

مفت  
مدللہ حامدی سہزادی  
ہیترالویرورہ

کتاب

# اسلطان ناصر الدین شاهی قاجار ملکہ

ہو اللہ سبحانہ  
از میامین دولت مسرت اقران  
وبرکات سلطنت

تو امان

شہریار تاجدار

سکندر داراقتدار

ہوشنگ بافرہنگ نیناج و اوزنگ

خدیو پرمال خسر عیدم المثل خورشیدل پرور

جمشید داد گستر رافع علم عدل و داد قانع الم ظلم و عظم  
مصدر افاضات الہی مہبط فیوضات یاقینا ہی الی سلطان  
والخاقان العدل الاکرم ابل الملوک استلہین قهرمان الماء و الطین  
مالک قاب الامم ملک ملوک العالم غوث الدینا والدین غیاث

الاسلام والمسلمین المجاہد فی سبیل اللہ العازی لدینہ مالک

الاملاک بالابستحقاق ناصر حکام الشریعہ فی الافاق احدارۃ

العصر ابو مظفر و ناصر خاقان و خواجہ

سلطان کلین این و نسخہ

مبارکہ را

کہ غنی از ضیافت اقل الحاج

و حق الطلاب العبد الجانی محمد بن

المرحوم الحاج محمد جعفر کاشانی

انجام دادہ برقع و رور

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY

(Oriental Section)

ARABIC PRINTED BOOKS.

Accession No. .... Cat. No. ....

Subject..... No.....

حررتہ فی واسطہ شہر صفر مظفر من شہور ۱۲۹۸ھ

Handwritten marginal notes in Persian script, including the name 'Salar Jung' and other administrative or library-related text.

Handwritten notes in Persian script, possibly indicating ownership or provenance.



وَقَارَنَ لِكُلِّ جَلِيلٍ اَنَا لِقَدَرْنَا بَدَائِعًا قَدَاجِمًا وَعَقَلْنَا بَنُو قَدَاجِمًا  
صَلَّى عَلَى النَّاسِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَنَ مَطْلُوعِ خَوْفِ صِلَاحِهَا

۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ايام القناب  
 واما من جمیع بن خنین  
 غیر قنابین بطنین  
 کون اومانیان قناب  
 اوله کون مقصدین  
 همن خود شمس الف  
 سبک ان الفم الزمان  
 لایح از نظر زمان  
 ولاق لکالبول  
 النج الذر لاساق  
 کسبنا رشفه لایست

تأليفه خلقه را بنام خدا  
الحمد والثناء من حيث  
الاستحقاق والحق  
بجانبه اكرم الله

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

هو المحيى المنطق المؤلف  
هذا الكتاب الشريف الأشرف المنيف على الأروقة السمتة  
بالشأى المنتظمة فى علم المنطق الميزان الجواهر المحيى المنطق  
فيلسوف العصور والظهور الدهر صدق ما هذه الإسلام إلى العلى الخلق  
الدار السلام النور الوجى والسر الوجودى الفانيزور  
الحاج ملاهاد السبزواري قدس سره وأعطى وجهه  
جسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

محمد  
 بن المتعلم بما فتح به كتابه  
 انه يغفر لذنوبه ويزهده  
 في الدنيا ليعمل في الآخرة  
 تيسر له التوفيق في كل  
 في كل ما يريد  
 في كل ما يريد  
 في كل ما يريد

لا حول  
 باعته استعمل  
 لبراعة في العمل من ربح المرء  
 انا في قوته والاستعمال  
 يستعمله من ربحه في  
 المرء ينفذ في صطلح الادب  
 كالحفاظ في سياحة الكتاب  
 المقصود لا رتبة لها في  
 في رتبة بعد  
 الارتباط

وہاں سے تھیں۔

نحمد من علمنا البينا انا اقتباس من القرآن العظيم الشان خلق الانسا  
 علمه البيان وقارن الكتاب باليزانا المراد بالميزان الانسان الكامل  
 ان اريد الكتاب الكتاب التكويني لافاقى او العقل الجامع للعالم والعدا  
 لمنطقا اريد الكتاب الانفسى والمعنى فان الكتاب التكويني الكتاب  
 الميزان بقوله لقد ارسلنا رسلنا بالبينات انزلنا معهم الكتاب  
 والميزان بالجملة فيه براعة ههنا الكمال لفكرنا بديعا قد انجا  
 وغيره وجمع البديع البيان ايهام الشان وعقلنا بنوع قد اجبا  
 ي صيرهم مسمونين عليه الذباها من تعليم كمال انقوا الله يعلمكم  
 صلى من الصلوات كون كل من موصو اول من كونها موصو الا صلوات  
 لا بد ان تكون معهم وهو معروف لجميع خلقه ومهمو هذه  
 لانفعال لعباده على الناطق بالصلوات اى بكلام الله منطوق حق

در کمال این پنج  
بجه نیز از پنج  
عم اینه قدیم  
بنه نیز از پنج  
عم اینه قدیم  
دکمه ها و زین  
پشتا

(۳)

والله ما خلق الفجر من شمس حقيقة على نور ولا بعد خالد دعوات الهك الاملاذين اللذات كنهك  
فانما خلقوا على الايمان انك على كبرية الميراث من خلق عني خوار واردها قريحة طيارك

بدل من الصواب أو من الشاطو كما قال علي أنا كلام الله الشاطو وكذا  
 فصل الخطاب كما اثنان علياً فيصد بين الحق والباطل والباطل الشاطو  
 البروج من شمس الحقيقة أي أنهم مدار شمس الحقيقة تدق عليهم  
 كسطحة البروج من شمس عالم الشهادة بها الحق ويزن صفته  
 وبعد فالدعوى المهدى إلى موازين الهداية بهذا قال تعالى  
 يا طالب اليقين إشارة إلى موقنة علم اللزائ متقنية أنل  
 عليكم حكمة اللزائ فيه إشارة إلى أن المنطق الحكمة قبل هو منها  
 ان فترنا ما يخرج النفس إلى كمالها الممكن في جانب العلم العلالي فترنا ما  
 بأحوال أعيان الموجودات على ما هو عليه ونفس الأمر قد الطائفة  
 لأن موضوع المنطق هو العقولات الثانية وليست بأعيان أقول  
 بل هو من الحكمة وان فترنا الثاني إلى المراد بأعيان الموجودات الموجودات  
 الخارجية والعقولات الثانية خارجية من وجه لأن كل موجود هو  
 خارج عن نفسه وإنما هو في القياس إلى الخارج لأنها هي النفس  
 والنفس خارجية وهيئة الأمر الخارج غابرية وكيف لا يكون من الحكمة  
 ووضعها لأن كونه ماله الحكمة وينظر به إليها ما ينظر إلى الشيء فان فيه  
 فهو هو لكن من حيث أنه ينظر لا من حيث أنه ينظر فيه واستفاد غير  
 بل إنما هو غاية بالعرض من منظر غير خزانة أي كثيرة الجوانب

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

فهو هو لكن من حيث انه ينظر لا من حيث انه ينظر فيه وارتفاع غير  
برأنا هو غاية بالعرض من منطق عيون خزانة كثيرة الجوانب

علا  
کار  
ادامه  
درج  
مطلع  
غیر  
کوتاه  
خوب  
کند  
کند  
و

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم

والصواب الذي يصدر من غير المنطق كريمة من غير رام وكذا واه عجزت  
قال والمنطق يصلح لبناء الملوك الذين يتوقع منهم ان يصيروا ملوكا لا  
ليعلموا الافتراضات الشرطية ولوازم المتصلات المتفصلات بل ليعرفوا الصفا  
الحسن ويقيدوا على مخالطة كل صنف من الناس بما يليق بمجالمهم على ما قال  
ادع الى سبيل دينك بالحكمة والوعظ الحسنة وجادهم بالحق في احسن  
فالحكمة لمن يطول البرهان الموعدة الحسنة لمن لا يطيق والجمل للفقار  
لمن ينصب للمعاندين من ذي الجوار المنطقية غير المراد وفيه اجماع  
بمنظومتنا المسماة بغير المراد في الحكمة هذا هو القسط المستقيم اقبا  
من الكتاب الى نواب القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا  
تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى قولنا نلزم اياه بالتفصيل من  
ضميره واسأله الى اصطلاح بعض حكماء الاسلام في تأويل كلام الله  
وتفسير ضمير واعل استثنائي لا تضاعف الا لاقصا بغير ان التلزام وميزان  
التعاند وعن الاقران بغير ان التعاند عن الاشكال لثلاثة موازين التقابل  
الأكبر والادسط والاصغر وعن الكل بالموازين الخمسة حوت فيه اي في  
المنطق السعاه الشفة الى الله ثم يقدم العلم حقيقة منيفة غالية فظهر  
اما بصيغة الفاعل واما بصيغة المفعول سميها اللئالي المنظمة زينة سمع  
القلوب من في مكرمة المادبر العقل الفعال كانت كلمة من شئتوا واهل

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم

هذا هو القسط المستقيم ويوزن الدين به قويا ثلاثا نعاندا تاديل من اصغر اوسط اكبر حتى  
حوت فيه للشاكر حقيقة منيفة مطلقة سميها اللئالي المنظمة زينة سمع القلوب في عيونكم





وَالْبَحْثُ عَنْ مَوْصِلِ الْقَدَمِ فَقَدْ بَقِيَ أَوْ تَصَوُّرُهُ فَلْيَسِّرْ أَبَوَابَهُ فَاسْتَعِمْ  
بَابَ الْحُدُودِ الرَّسُومِ قَلْبِي بَابَ الْمَقْدَمَاتِ يَا عَوْنِي وَمَبْدُ الْمَوْصِلِ تَصَدَّقْ بِي بَابَ الْقَضَاءِ وَالْحَقُّوْدِ  
ذَا مَا يُقَالُ بَارِي كَيْفًا صَوْرِي بِحُجَّتِ الْمَوْصِلِ قَلْبِي

وَالْبَحْثُ عَنْ مَوْصِلِ الْقَدَمِ فَقَدْ بَقِيَ أَوْ تَصَوُّرُهُ فَلْيَسِّرْ أَبَوَابَهُ فَاسْتَعِمْ  
بَابَ الْحُدُودِ الرَّسُومِ قَلْبِي بَابَ الْمَقْدَمَاتِ يَا عَوْنِي وَمَبْدُ الْمَوْصِلِ تَصَدَّقْ بِي بَابَ الْقَضَاءِ وَالْحَقُّوْدِ  
ذَا مَا يُقَالُ بَارِي كَيْفًا صَوْرِي بِحُجَّتِ الْمَوْصِلِ قَلْبِي

تفصيلها وافراد كل قياس بشرط ضرورة وتميز للشيخ عن العقيم الى غير  
ذلك من الاحكام هو او قد كدنا فيه انفسنا واسكرنا اعيننا حتى  
استقام على هذا الزمان مع لاحد من باقي بعدنا فيه زيادة او اصلاح  
فليصله او خلل فليسد فقال الشيخ انظر واما شرا المتعلمين ههنا في  
احد بعد زاد عليه واظهر فيه قصورا واخذ عليه ما خذ مع طول  
المدّة وبعد العهد بل كان ما ذكره هو التام الكامل والميزان الصحيح والحق  
انتهى وبعد الفراغ عن الثلاثة المهمة وذكر الواضع والوقوف شرعنا في  
القسمه اي قيمة ابواب المنطق لان القسمه احد الروس الثمانية واقصرنا  
عليها لانها اهم فقلنا في وجه الضبط والبحث في المنطق اما عن موصلي  
عن مقدمه اي مقدمه الموصلي ما يتوقف عليه فصليا او تصوريا  
الموصلي قيمان تصديقي تصويري لكل منهما مقدمه قد علمه اي قيم  
المنطق فليسه ابوابه فاستعير احدها بابا فيه بحث عن الموصلي للتصو  
وهو باب الحدود والرسوم قلوبى وثانيها باب المقدمات للموصل  
التصوري هو ايضا عوحي باليونانية اي باب الكلمات الخمس ومبدؤ  
الموصل تصديقا عوحي ثالثها باب مقدمه الموصلي التصديقي هو  
باب القضاء والعقوداد عوحي ذاما يقال باليونانية باري كينا سار  
ورابعها باب القياس لان البحث عن نفس الموصلي التصديقي اما عن التصو

وَالْبَحْثُ عَنْ مَوْصِلِ الْقَدَمِ فَقَدْ بَقِيَ أَوْ تَصَوُّرُهُ فَلْيَسِّرْ أَبَوَابَهُ فَاسْتَعِمْ  
بَابَ الْحُدُودِ الرَّسُومِ قَلْبِي بَابَ الْمَقْدَمَاتِ يَا عَوْنِي وَمَبْدُ الْمَوْصِلِ تَصَدَّقْ بِي بَابَ الْقَضَاءِ وَالْحَقُّوْدِ  
ذَا مَا يُقَالُ بَارِي كَيْفًا صَوْرِي بِحُجَّتِ الْمَوْصِلِ قَلْبِي

وَالْبَحْثُ عَنْ مَوْصِلِ الْقَدَمِ فَقَدْ بَقِيَ أَوْ تَصَوُّرُهُ فَلْيَسِّرْ أَبَوَابَهُ فَاسْتَعِمْ  
بَابَ الْحُدُودِ الرَّسُومِ قَلْبِي بَابَ الْمَقْدَمَاتِ يَا عَوْنِي وَمَبْدُ الْمَوْصِلِ تَصَدَّقْ بِي بَابَ الْقَضَاءِ وَالْحَقُّوْدِ  
ذَا مَا يُقَالُ بَارِي كَيْفًا صَوْرِي بِحُجَّتِ الْمَوْصِلِ قَلْبِي

وَالْبَحْثُ عَنْ مَوْصِلِ الْقَدَمِ فَقَدْ بَقِيَ أَوْ تَصَوُّرُهُ فَلْيَسِّرْ أَبَوَابَهُ فَاسْتَعِمْ  
بَابَ الْحُدُودِ الرَّسُومِ قَلْبِي بَابَ الْمَقْدَمَاتِ يَا عَوْنِي وَمَبْدُ الْمَوْصِلِ تَصَدَّقْ بِي بَابَ الْقَضَاءِ وَالْحَقُّوْدِ  
ذَا مَا يُقَالُ بَارِي كَيْفًا صَوْرِي بِحُجَّتِ الْمَوْصِلِ قَلْبِي

بالحث عن ملة الباب ثم وكس من صناعي من الارتشاق من والي الجا اما تصور يكون ما ذجا  
او هو تصديق هو الحكم فقط ومن يركبه في كمال الشط

هذا هو الباب الثاني من باب الحث عن ملة الباب ثم وكس من صناعي من الارتشاق من والي الجا اما تصور يكون ما ذجا  
او هو تصديق هو الحكم فقط ومن يركبه في كمال الشط

هذا هو الباب الثاني من باب الحث عن ملة الباب ثم وكس من صناعي من الارتشاق من والي الجا اما تصور يكون ما ذجا  
او هو تصديق هو الحكم فقط ومن يركبه في كمال الشط

وصوري عجب الموصول التصديق قياسا واما من حيث المادة بالحث  
عن ملة مخفف مادته الباب قسم اي يصير باب الحث عن الموصول التصديق  
من حيث المادة مقما لمخففه ابواب وكس من صناعي من صناعي سم كباب  
البرهان باب الخطابة اه ضار الجميع تسعة ابواب هذا مع رعاية الترجع بالث  
والوجدان الاضطران الحث فيها اما عن الموصول اما عن مقداته والموصول اما  
تصوري اما تصديقي فالحث عن نفس الموصول التصوري بالحدود الزم  
وعن مقداته باب الكليات الحث عن الحث عن مقداته الموصول التصديق  
باب القضاء وعن نفس الموصول التصديقي اما من حيث صورته فهو باب  
القياس اما من حيث مادته فهو ابواب خمسة الصناعات الحث عن كمالها  
عن الملة شرعا عو من نصيما في الصور في المقصود قلنا  
الارتشاق من اذ والي الجا اي العقد الارتشاق من اذ والي الجا هو العلم  
فان العلم هو وصوي الحث وهو العلم الحاصل عند العقل والمضي  
هو العلم الذي هو عين المعلوم لا صورته ونقشه كعلم الحجة بذاته لا يعلم  
كعلم الحق ثم يعملوا عند المحققين ليس تصور لا بتصديق مقسمها  
العلم الحثو فلفظ الارتشاق في التخصيص الحثو اما تصور يكون ما ذجا  
اي لا يكون معه حكم او هو تصديق هو الحكم فقط اي مجرد الازعان  
وادراك ان النسبة فلهذه وهذا مذمب الحكم ومن يركبه اي يفسب

هذا هو الباب الثاني من باب الحث عن ملة الباب ثم وكس من صناعي من الارتشاق من والي الجا اما تصور يكون ما ذجا  
او هو تصديق هو الحكم فقط ومن يركبه في كمال الشط

[illegible]

التصديق في التركيب هو الامانة فخر الرازي فيجمله مجموع تصورات الحكماء  
عليه وتصوّر الحكموم وتصوّر النسبة الحكيمية للحكم بخلاف الحكماء فان  
التصورات الثلاثة شرط عند تركيب الشطط اي يتعدى عن حد  
الافضرار على الحكمه كل اي كل من التصوّر والتصديق فمان ضروري  
وكيفي فالكسبي ما يحتاج الى فكر ونظر والضروري ما لا يحتاج اليه ان  
اخراج المنيبه او احسان تجربه او غيرها وذا الى الكسبي من كل منهما  
من الضروري منه بفكر اخذ والفكر المصطلح حركة من المطالب  
التصورية والتصديقية الى المبادئ من مبادئ المبادئ الى تلك المطالبات  
في تقسيمها الى قسمين **القسم الاول**  
**القسم الثاني** ثم المبادئ المشار اليها في تعريف الفكر خمسة شريكة تصورات تصدق  
فالمبادئ التصورية هي المحذور والرسوم والتصديقية هي القضايا المؤلفة  
منها الاقضية وغيرها والمبادئ الخاصة في التصورات مثل التصورات  
والطامة والمشاركة فيها مثل الاجناس الاعراض الطامة المأخوذة في الشترها  
والمبادئ التصديقية الخاصة مثل قضايا خصوصية خاصية بطلب  
محصنة والتصديقية الطامة والمشاركة بخلافها مثل ان القيصين لا يجتمعان  
ولا يرتضيان هذا اكثر شركة وعموما في المبادئ الخمسة تنقسم على ما بعد  
المبادئ اولها والاولى في الاذهان مثل ان النيران لا يجتمعان ان التصديق





والله اعلم  
بما  
كان  
مخفيا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

والله اعلم  
بما كنا نعبد  
وإلى الله  
نرجع

42



مفهوم الشرط ومفهوم الوصف غيرهما وطرق الجملية هي العقلية والطبيعية  
 والوصفية كل منها لفظية وغير لفظية اعتبر اللفظية الوضعية  
 باعتبار الانادة والاستفادة والآفاق العقلية والطبيعية اتم واعم وايدم  
 لاتصالان باختلاف الاخصار والام ولا متعلقان بازادة اللاتصال  
 اللفظية الوضعية كون اللفظ بحيث يفهم من رآه بتوسط الوضع  
 دلالة اللفظ الموضوع هي المطابقة حيث تمام معنى وافه وفهم  
 منه وجه فتيمة بالمطابقة وما اى دلالة على الجبر من المعنى الدقيق  
 الكل تضمناً وسيم وما على خارج المعنى التزام ان لازم الخارج للمعنى  
 او عرفاً ونسبة الثلاثة الى الوضع لانه اعم من الاصاله والطفل واستلزام  
 اى النضم والتزام الاولى اى المطابقة لان الدلالة على جزء المعنى لا  
 فرع الدلالة على المعنى بل العكس اى لا يستلزمها المطابقة اذ رتب  
 بسيط لاجزائه ولا لازم له في يتحقق المطابقة بدونها وما بقى ان كل  
 شيئ له لازم واقفه الشيئية العامة وانه ليس غيره ليس شيئاً لاننا نص  
 للوجود مع الذمول عن كونه شيئاً اذ ليس غيره ومجرد كونه لاننا في  
 لا يكون في الالتزام كما بينا فما اى بين النضم والتزام بالذات لا لانا  
 اذ يجوز ان يكون اللفظ معنى مركب لا لازم له او معنى بسيط له لازم فيتحقق  
 احداهما بدون الاخر وقولنا بالذات اى بالكلية معناه انه ليس هنا استلزام



واللفظ من حيث لا حقيقة ثم الجان قابلا للشيء مستعار وان كان علاقه اخرى فمسلق  
واللفظان واحد المعنى مشترك واذا عكسهما بالوضع تخصيصة لتوابع مع التخصيص  
هو اول اللفظ منقول لنا في عام وخاص فارتقب مركبا دل جزمه على جزم اعناه ومفرد جلي  
خلفا فكلية اذا لفظه يستعمل بهيئة منزهة على الزمان دل

اللفظان واحد المعنى مشترك واذا عكسهما بالوضع تخصيصة لتوابع مع التخصيص هو اول اللفظ منقول لنا في عام وخاص فارتقب مركبا دل جزمه على جزم اعناه ومفرد جلي خلفا فكلية اذا لفظه يستعمل بهيئة منزهة على الزمان دل

من شئ من الجانبين بخلافهما مع المطابقة اذ هناك كان استلزامهما  
لما ولم يكن منها لهما واللفظ في معناه الموضوع ليحيث استعمل  
حقيقة ثم الجان قابلا اي مقابل لما هو اللفظ المستعمل في غير ما وضع  
لعلاه فان كانت العلاقة هي الشابهة كما قلنا للشيء فذلك الجان استعار  
وان قرن علاقه اخرى فمسلق اي جازم مسلق اي حقيق وهي كالتبعية  
والمسببية والحالية والمحمية والمجرية والكيفية والمجاورة وقمية الشيء  
باسم ما يؤول اليه وباسم ما كان غير ذلك قد حصرت في خمس غير  
واللفظان واحد المعنى مشترك واذا عكسهما بالوضع تخصيصة لتوابع مع التخصيص  
اي هنا المعنى واحد اللفظان واحد بالوضع الثاني تخصيصة لتوابع مع التخصيص  
نقسم للوضع للفظ فالوضع التخصيصي ان يقول الواضع وصفت هذا  
اللفظ لهذا المعنى الوضع التخصيصي ان يستعمل لفظ في معنى كذا استعماله  
فيه بحيث يصير حقيقة فيه المعنى لغير مع التخصيص اي مع المجرة عن  
معنى اول اللفظ منقول لنا في عام وخاص فارتقب مركبا دل جزمه على جزم اعناه ومفرد جلي  
خلفا فكلية اذا لفظه يستعمل بهيئة منزهة على الزمان دل

### المفرد والمركب

مركب ما من اللفظ الموضوع دل جزمه على جزم اعناه ومفرد  
جلي اي اظهر خلفا اي خلافا اي لا يلائم جزمه على جزم اعناه فكلية  
اي المفرد كلمة اذا المعنى مستقل وبهيئة منزهة على الزمان دل

اللفظان واحد المعنى مشترك واذا عكسهما بالوضع تخصيصة لتوابع مع التخصيص هو اول اللفظ منقول لنا في عام وخاص فارتقب مركبا دل جزمه على جزم اعناه ومفرد جلي خلفا فكلية اذا لفظه يستعمل بهيئة منزهة على الزمان دل

اللفظان واحد المعنى مشترك واذا عكسهما بالوضع تخصيصة لتوابع مع التخصيص هو اول اللفظ منقول لنا في عام وخاص فارتقب مركبا دل جزمه على جزم اعناه ومفرد جلي خلفا فكلية اذا لفظه يستعمل بهيئة منزهة على الزمان دل

ان لم يد اسم معنى المستقل فلفظه ستم اذ لمثل هل وما راى اديب لقسا في القضايا مو بطلها  
زمانى الاداء عند المنطقيين بربطه بطلح العرفين في غير الزمانى هو نحو وقد عارها لها والنع  
سم ثنائى ان بطلحد وهو ثلاثى ان بطلحد كذا الثنائى والثلاثى طلبا هل بسيط ومركب كما

ان لم يد اسم معنى المستقل فلفظه ستم اذ لمثل هل وما راى اديب لقسا في القضايا مو بطلها  
زمانى الاداء عند المنطقيين بربطه بطلح العرفين في غير الزمانى هو نحو وقد عارها لها والنع  
سم ثنائى ان بطلحد وهو ثلاثى ان بطلحد كذا الثنائى والثلاثى طلبا هل بسيط ومركب كما  
ان لم يد اسم معنى المستقل فلفظه ستم اذ لمثل هل وما راى اديب لقسا في القضايا مو بطلها  
زمانى الاداء عند المنطقيين بربطه بطلح العرفين في غير الزمانى هو نحو وقد عارها لها والنع  
سم ثنائى ان بطلحد وهو ثلاثى ان بطلحد كذا الثنائى والثلاثى طلبا هل بسيط ومركب كما

ان لم يد اسم معنى المستقل فلفظه ستم اذ لمثل هل وما راى اديب لقسا في القضايا مو بطلها  
زمانى الاداء عند المنطقيين بربطه بطلح العرفين في غير الزمانى هو نحو وقد عارها لها والنع  
سم ثنائى ان بطلحد وهو ثلاثى ان بطلحد كذا الثنائى والثلاثى طلبا هل بسيط ومركب كما

وان لم يدل عليه مع استقلال المعنى واسم واما معنى ثنائية  
استقل فلفظه اى لفظ ذلك المعنى ستم اذ لمثل هل واما معنى  
المعنى فوق المعنى الادوى وما راى اديب اى المعنى الصفى  
واللغوى علماء المعانى البيان البديع وغيرهم فعلا ناقصا اى  
شما به فانهم يسمون كان اخوانها افعالا ناقصة في القضايا اهلولة  
الفعل الناقص ربطا وابطاة خالصا اى ليس له معنى مستقل بل  
معنى ادوى زمانى الاداء اى اذ زمانية خبر بعد خبر عند  
المنطقيين متعلق بربط زمانى الاداء كليهما وبين اصطلاحها  
الفرق بين قري ولا تخط واذاء غير الزمانى هي هو ونحوها من اللفظ  
وقد عارها لها اى للاداء الغير الزمانية اولواللهى اى باب القول  
اذ لم يجدوا فى اللغة العربية وابطاة غير زمانية تقوم مقام اسين التوا  
واسمى الفارسية او كسرة الحز الكلمة مثل فلان بيرجهان درود كرمها  
كانت الصاير معارة لانها اسماء مستقلة المعانى لادوات وقد يذكر  
للرباطة الغير الزمانية اسماء مشتقة من افعال الناقصة مثل كان  
وصاير ونحوها ستم القضية ثنائية ان بطلحد وهي ثلاثية  
ان بطلثقف كاتهار باعية ان كرت الجملة بهامته للقضية الثانية  
والثلاثية معنى ان كاتهار كذا الثنائى والثلاثى من المعنى ما مطلبا

ان لم يد اسم معنى المستقل فلفظه ستم اذ لمثل هل وما راى اديب لقسا في القضايا مو بطلها  
زمانى الاداء عند المنطقيين بربطه بطلح العرفين في غير الزمانى هو نحو وقد عارها لها والنع  
سم ثنائى ان بطلحد وهو ثلاثى ان بطلحد كذا الثنائى والثلاثى طلبا هل بسيط ومركب كما



وَمُتَوَلِّاَوْ مُشْكَلٌ بِدِ انْ سَاوِيَةً اَوْ مُتَوَلِّاَوْ بَاوَلِيَةً اَوْ اَفْعَلِيَةً اَوْ اَزِيدِيَةً اَوْ اَكْثَرِيَةً  
 وَبِالْاَشْدَّ اَوْ تَشَاوُلُ الْاَلَامِ يَجْمَعُهَا الْكَمَالُ الْقَصْدُ بِالْعَامِ الْخَاصِّي تَكْلِفُ اِذْ هُوَ مَائِلٌ لِّلْفَاوْتِ عِلْمِ  
 اِنْ مَابِ الْفَاوْتِ لِيَعْلَمَ غَدَا فَمِنْ اَخَاصِي تَكْلِفُ

فان قيل  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا

فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ وَفِي قَوْلِنَا مَدَخَلَتْ شَارَةَ الْقِسْمِ اُخْرٍ وَهُوَ الْكَلِّي الَّذِي  
 لَهُ اَفْرَادٌ غَيْرُ مُتَوَلِّاَوْ مُتَعَاقِبَةٍ لِمَجْمَعِهِ عَلَى مَذْهَبِ كَمَاءٍ فِي اَفْرَادِ الْكَلِّيَا  
 الطَّبِيعِيَّةِ سَيِّمًا الْاَنْوَاعَ الْمُوَالِدَةِ وَهُوَ مُنْجِجٌ فِي الْكَيْفِ الْمُنْتَهِى بِوَجْهِ  
 اِذْ فِي كُلِّ نَمَازٍ دَوْرَةٌ وَكُورَةٌ مُتَنَاهِيَةٌ وَمُتَوَلِّاَوْ مُشْكَلٌ بَدَتْ  
 الْكَلِّي اِنْ سَاوِيَةً اَوْ مُتَوَلِّاَوْتَ بَاوَلِيَةً وَخِلَافُهَا اَوْ اَقْلَ  
 وَاخِرِيَةً اَوْ اَزِيدِيَةً وَانْقِصَةً وَقَدْ تَخَصَّصَ بِالْكَمِ التَّصَلُّ اَوْ اَكْثَرِيَةً  
 وَاقْلِيَةً وَقَدْ تَخَصَّصَ بِالْكَمِ التَّفْصِيلُ وَبِالْاَشْدَّ اَلْاَضْعَفُ قَدْ  
 بِالْكَفِّ اِنْ تَشَاوُلَ بَدَلُ الْاَشْدَّ بِالْاَلَامِ فَلَا تَخَصَّصَ بِالْكَفِّ  
 يَجْمَعُهَا اَيَّ جَمِيعِ السَّيِّمَةِ الْكَمَالِ الْقَصْدُ اِنَّ قِلَّتِ الْفَاوْتِ بِكَذَا  
 وَكَذَا فِي تَعْرِيفِ الْكَلِّي الشَّكْلِ الْفَاوْتِ بِالْكَمَالِ اَلْتَقْصُ لَكُنْ لَانْ كَمَالِ  
 كَلِّ شَيْءٍ مَجْبُورٌ نَقْصٌ مُقَابِلُهُ بِالْغِنَى اَلْعَمُّ احْتِرَازٌ عَنِ النِّقْصِ مُقَابِلِ  
 الزِّيَادَةِ الْمَقْدَارِيَّةِ فَاِنْ تَخَصَّصَ بِالْكَمِ التَّصَلُّ بِالْعَامِ الْخَاصِّي  
 قِيمٌ اِنْ هُوَ اَيُّ الشَّكْلِ مَا اَيَّ كَلِّي فِيهِ اَلْفَاوْتُ عِلْمٌ وَهَذَا عَامٌ  
 يَشْمَلُ كُلَّ مَا يَتَّقَى بِالشَّكْلِ اِنْ مَابِ الْفَاوْتِ اَعْدَا فَمِنْ اَخَاصِي تَكْلِفُ  
 خَاصِّي تَكْلِفُ اَيَّ اَلْكَلِّي يَكُونُ حَيْثُ كَانَ فِي نَفْسِ الْفَاوْتِ يَكُونُ  
 مِنْ نَفْسِ نَفْسِ الْفَاوْتِ كَالْعَدَدِ فَاِنْ كُلُّ عَدَدٍ مُؤَلَّفٌ مِنَ الْوَحْدَاتِ  
 وَتَقَاوُمُهَا بِالْقِلَّةِ وَالْكَثْرَةِ فَمَا فِيهِ الْفَاوْتِ الْوَحْدَاتِ مَابِ الْفَاوْتِ

فان قيل  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا

فان قيل  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا

فان قيل  
 في قوله  
 وبتواليا او مشكلا



مثل الزمان أو بالفرق متحد بمثل الفرق وكل كائين قد تنافا كثيرا التباين قد يحدقا

ايضا كثرات القول اكثر والكثرة هي الوحدة كذا اللقداد كالحظ الطويل  
والقصير ما به المساوات متساوية طول في جهة واحدة وما به الماخلة  
ايضا امتداد كذا ومثل الزمان انما به افرق فيه من التقدم والناخر  
والطول الفصر متحد بنفس ما به انفق فضا فيه التقدم والناخر  
عين ما به فانه زمانا بنفس ذاته بخلاف الزمان الذي كذا لان الطبيعة  
لا تدم ما فيه التقدم والناخر ولكن ليس ما به بل ما به هو الزمان فهو ما به  
بالزمان الحاصل ان الكلي اتم يكن فيه التفاوت في جملة على انما كان  
فهو متواط كالبيان الضارق على باخر هذا الشئ وذلك الشئ في ذلك  
الشئ وان كان فيه التفاوت فكان باخره من الغايب والعوارض في ذلك  
بالتشكيك العام كنور الشمس الضارق على الضياء ونور القمر والظلال  
وهذا يسمى مشككا اذ فيه التفاوت عا ما اذ كون الكلي في التفاوت  
يشمل هذا والخاص لكن مرجع هذا التشكيك الى القواطع القابلية  
في هذه الأنوار يرجع الشدة والضعف العلية والعلولية الوجود  
للاهمية لها وان كان فيه التفاوت بنفسه التفاوت بان يكون نفس  
الحقيقة عرض عرض في ذاته وبذاته التمام والنقصان فهو المشكك  
الخاص والنور الحقيقي عند الشيخ الاشرفي هكذا عند المحققين والحكام  
حقيقة الوجود هكذا في النسخ الأربع اذ لها دساتر متفاضلة في ذلك

قوله  
فوقه الا انوار  
وضع لما يتوهم من ان  
هذه تكون متفوقة لا يوجد  
بما هو عابر

ومع تضاد كذا قاربا ثم التقيضا هنا تكافيا وواحد مستوعبا ان صد كالاعم والاضطر طالفا  
 ذي النسبة التقيضي لكن يعكس على العيينة من وجه اعم والاضطر من جانب الصد جريئا زك  
 وللتقيضين التباين كذا جريئا التباين كذا

وجبه حصر النسب في الأربع ان كل كليين فاما ان يصد لهما على كلي يصد  
 على الاخر لا يصد فان صد فاما مع العكسها المتساويان والاعم لعكس  
 فالتصدق هو الاعم مطر والاخر لخص مطر وان يصد على كل فانه صد  
 على بعضه فكل منهما اعم واخص وجه والا فلهما المتباينان فكلنا وكل  
 بالنسبة كليين قد تفارفا كلياً التباين قد ينفصا ومع تضاد كذا  
 اي كليا قاربا ثم التقيضا هنا اي تقيضا للتساويين تكافيا اي متباين  
 ايضاً وواحد فقط مستوعبا ان صد فاما كان اي تحققوا لاعم ولا  
 مطلقا ذي النسبة اي هذه النسبة التي هي العموم المحصور في التقيض  
 اي تقيض اعم والاضطر سيرة لكن يعكس على العيينة جريئا اي تقيض  
 الاعم لخص وتقيض الاخص اعم ومن وجه اعم والاضطر من جانبين  
 الصد جريئا زك اي علم والتقيضين اي تقيض اعم والاضطر  
 وجه التباين كذا بكسر الكاف جريئا تشبيها للتصاف بالاكثاء والتباين  
 البعثة هو المشترك بين التباين الكلي والعموم وجه فانه صد كل الكليين يكون  
 الاخر في الجملة فان صد فاما ايضاً كان بينهما عموم وجه ان يتصافا املا  
 كان بينهما تباين كذا فالتباين بينهما ماعوم وقد يكون بين تقيضيهما ايضاً  
 عموم وجه كالجوان الابيض فبين تقيضيهما ايضاً عموم وجه قد يكون بين  
 تقيضيهما تباين كالاخضر والالويان فبينهما ماعوم وجه لتصافهما في الماعوم



هله  
جوزا لى المصنفين  
بى ابي بكر بن  
الاضا ارا ارك  
الوور ولف صا  
بقا لاد اقصيه  
اقتير وبقا انا  
اشم ارك اشتق  
نصيه ارا صفا  
حققه وكر ريه  
در المدا عا  
وفا م ادر  
ح

فنفس الاتصال الموجد الحقيقي نفس الوجود فنفس الكلية هي الكل ولا يعتبر  
الذات المشقوقة بل دلالة العهد المشترك بين البسيط والمركب من الذات  
ومبدأ الاشتقاق كذلك الأقسام الخمسة التي هي الجنس النوع الفصل  
والخاصة العرض العام كالمقسم الذي هو الكل ثم المجزئ أيه كان يوصف  
بهذه الثلاثة فنطقت كل واحد من هذه الستة وطبيعي عقل  
نفس مفهوم النوع وهو النوعية نوع منطقي والانسان مثلا نوع  
طبيعي المجموع نوع عقلي وقس عليه ثم شرعنا في بيان التمايز بين الثلاثة  
بوجه آخر وهو انه لا شك ان الكل المنطقي غير موجد في الخارج فان الكلية  
من العوارض العقلية المفهومات في العقل ولهذا كانت من العقول الثانية  
فلا يجازيها شيء في الخارج فهي كما ير العقول الثانية التي هي موضوعات  
مسائل المنطق وكذا الكل العقلي لان الانسان مثلا بشر الكلية ليس موجد  
في الخارج اذ الشيء عالم يتشخص لم يوجد الكلية معتبر فيه وهي غير موجد  
كما علمت انما الخلاف في وجود الكل الطبيعي هل هو منشف عن الاعيان اشا  
لانه مهمة الشيء والمهمة اعتبارية محضة او موجودة والوجود وصف له  
بما له متعلقة اى فرد موجد او وصف له بما لذاته والاشا هو الحق  
لكن لا بمعنى اصل المهمة في التحقق لان الوجود الحقيقي هو الاصل الحق  
بل بمقتضى ان اسناد التحقق اليها بالحققة وليس يجوز ان عند العقول الجزئية

[illegible]

كل الطبيعي هي المهيمة وجوهها شخصية لا مطلقه  
 لان المهيمة بشرط الوجود موجودة واللا بشرط عيها اذ هو قسم والمقسم  
 هو هو على اقسامه لا استدلال الجسمية كما استهزاد ليس الا بشرط خفاها  
 للمهيمة بشرط شئ فلا فان الشخص الفرسي الشخصي البياض الشخصي غيرها  
 من الهيئات المحلولة بالوجود موجوده في العالم والطبيعي منها هو الا بشرط  
 المقسم لا خصوصية منها مقدم معها فوجوه واحد التحديد في جود لاخره الوجود  
 الحقيقي واسطه في العوض لتحقيق المهيمة لا واسطه في الثبوت لكن الواسطه  
 لها اقسام منها كحركة السفينه كحركة جالها ومنها كابيضه البياض  
 لا ببيضه الجسم حيث لا وليين موجودتان بوجوهين منفصلين في الوضع  
 والاخيرتين كذلك لكن متحدتان في الوضع ومنها كاجنس الفصل حيث  
 ان الفصل مله لتحصل الجنس هما متحدان في الوجود المحل سيما في البياض  
 وهذا مناسب لتحقيق المهيمة بواسطة تحقق الوجود الحقيقي لكن ليعلم ان الاعتبار  
 انتزاعية وان كانت من اعتبارات النفس لا مهيمة الا ان اعتباراتها لا يتحققها  
 بواسطة الوجود الحقيقي بل بوقوعه اذ في غير ذات بغير واسطه لها كان الفرد  
 الذي لمفهوم الوجود في الها ومنشأ انتزاعها فوصفها بالتحقق وصف محال  
 نفسها بالحقيقة العقلية والعرفية ولو قوه بالتجوز كان نظره في اذهانها  
 ادق لا يعرف الا الراشخ في الحكمة اذ اعرفت هذا فلتشرح المتن كل الطبيعي  
 هي المهيمة اي المهيمة التي هي المقسم للمطلقه والمحلولة والمجرد ووجوهها

یہ کتاب میری تحریر ہے

[illegible]

31



فصل ما من ان قد شكا فصل بعيد الجنس كما قال بالجوابة عن مهية والبعض من الكونيات  
هو الجواب عن جميعها هو قريبا البعيد ما خالفه النوع ما على كبر اتفق عند سؤال الحقيقة صد

بالنسبة الى الانسان الفرس ان قد شكا كايته ما لكن لا يحوى على الاجزاء  
المشتركة بينهما كالنامى والمحرك بالارادة فهو فصل بعيدا كلابنا  
نوعك ليس جنسا اذ ليس تمام المشترك ثم تذكر الجنس قريبا  
والفرق بينهما فان بالجواب عن مهية كالانسان والبعض من  
الشركة الجنسية كالفرس في الحيوان في السؤال عنها بما هما وما  
بدانها عن السؤال عنه وعن البقر وعن الغنم وغيرها من الماشا كان  
في الحيوانية كالفلان هو الجواب عن جميعها هو جنس قريب والجنس  
البعيد ما خالفه كل جسم النامي حيث يقع جوابا عن السؤال بالانسان  
والشجر لا يقع جوابا عن السؤال بالانسان الفرس مع اشتراك النوع  
النوع ما اى على كثر متعلق بصدق اتفق اى متفق الحقيقة عند  
سؤال الحقيقة اى الحقيقة احتراز عن ما الشارحة والمعلقات حقيقة  
ذلك الكثير المتفق صدق اى حل الجاهم جنس دفع اشكال الفرس  
حيث يعد الجنس مهية مبهمة النوع مهية متصلة وكل منهما لا يتصل  
له الا بالافراد كما لا يتصل للحيوان الا بالانسان الفرس غيرهما كما لا يتصل  
للانسان الا بنيد وعثر ومثلهما والحل انهما الجنس مبهمة وجوده وجود  
ذاتين وجودات انواع لان فصوله القسم على متصلة بخلاف النوع فله  
وجودا في العقل منفكا عن هذا المصنفا والمختصات الكونية والمجملة عن

فصل ما من ان قد شكا فصل بعيد الجنس كما قال بالجوابة عن مهية والبعض من الكونيات هو الجواب عن جميعها هو قريبا البعيد ما خالفه النوع ما على كبر اتفق عند سؤال الحقيقة صد  
بالنسبة الى الانسان الفرس ان قد شكا كايته ما لكن لا يحوى على الاجزاء المشتركة بينهما كالنامى والمحرك بالارادة فهو فصل بعيدا كلابنا نوعك ليس جنسا اذ ليس تمام المشترك ثم تذكر الجنس قريبا والفرق بينهما فان بالجواب عن مهية كالانسان والبعض من الشركة الجنسية كالفرس في الحيوان في السؤال عنها بما هما وما بدانها عن السؤال عنه وعن البقر وعن الغنم وغيرها من الماشا كان في الحيوانية كالفلان هو الجواب عن جميعها هو جنس قريب والجنس البعيد ما خالفه كل جسم النامي حيث يقع جوابا عن السؤال بالانسان والشجر لا يقع جوابا عن السؤال بالانسان الفرس مع اشتراك النوع النوع ما اى على كثر متعلق بصدق اتفق اى متفق الحقيقة عند سؤال الحقيقة اى الحقيقة احتراز عن ما الشارحة والمعلقات حقيقة ذلك الكثير المتفق صدق اى حل الجاهم جنس دفع اشكال الفرس حيث يعد الجنس مهية مبهمة النوع مهية متصلة وكل منهما لا يتصل له الا بالافراد كما لا يتصل للحيوان الا بالانسان الفرس غيرهما كما لا يتصل للانسان الا بنيد وعثر ومثلهما والحل انهما الجنس مبهمة وجوده وجود ذاتين وجودات انواع لان فصوله القسم على متصلة بخلاف النوع فله وجودا في العقل منفكا عن هذا المصنفا والمختصات الكونية والمجملة عن





والثاني ما قيل عليه من  
مع غيره الجدل جواباً  
بجسم النوع الذي ليس  
والجزء بالاضمحض فيهم

بينهما اليوم والضم  
ترتيب الاجناس كل مرة  
بغير الاطلاق تماماً من  
بعض اقسام مقول العشر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

قَوْلَنَا

المفارقة قال  
و شكك العين يا اية  
زود مع قرائن  
فهمين نظرة من

سنگ

قولنا

از اید مطلق بحکم  
مطلق بحکم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
مثلا بقریة

३६

قوله

من مطلق كقولهم  
من مطلق كقولهم  
من مطلق كقولهم  
من مطلق كقولهم

درج محض الی الخ  
نوع  
کاجم المطلق اذ  
کاجم النامی

المقاولان غدا مقولان  
المنى من يكون المراد  
من مصحح البصاف  
حاشية منه

مقام

٤

...

11/11/11

مجلس

۱۰۰

۱۳۳۳









والخارج المحمول عليه  
من لا حول ذلك شيء  
بلا توسط لغيره انه  
فشل الامكان هو الذاتي لا الذاتي لا لا حول ذلك شيء

ان العرف الذي قد لا  
تتعلل الشيء بوجه فضلا  
فمن لا حول ذلك شيء  
بلا توسط لغيره انه  
فشل الامكان هو الذاتي لا الذاتي لا لا حول ذلك شيء

ولا يحمل على موضوعه ذلك مثل الأبيض اذا العرض يحمل على عرضه  
ماخوذ لا بشرط لكن المنطق فيطلق العرض على العرض كالعرض العام والعرض  
الخاص العرض للذات والعرض للمفارق فلا يراد بها العرض عني الحال المحل  
المستغنى والخارج المحمول عليه جميعه متعلق بالخارج اي خارج عن ذات  
العرض بغاير المحمول بالضميمة اي قديم العرض يراد به انه خارج عن  
ومحمول عليه كالوجود والوجود والوحد والتخص ونحوها مما يتو اتم  
عرضيا لغيرها فانها فان مفاهيمها خارجة عنها وليست محمولة بالضمائم  
وقديم العرض يراد به المحمول بالضميمة كالأبيض والأسود في الاجسام والخالق  
والمذكور في النفوس كذلك الذاتي له اطلاقا ان احدهما هذا المكان  
الذاتي المستعمل في الكليات الخمسة اي ليس خارجا عن الشيء ليس هو الذاتي  
في كتاب البرهان اذ يراد بالذاتي المستعمل هناك ما يتبرع من نفس ذات  
الشيء فيكون ذاته في ذاته كذا فلنا من لا حول ذلك شيء في حيزه بلا توسط  
لغيره انه في حيزه فشل الامكان هو الذاتي فيقول الحكم ان الامكان  
للهيئة الامكانية لا غيري بهذا المعنى فلنا لا الذاتي لا لا حول ذلك شيء في حيزه

مخصوص في العرف

ان العرف هو الذي قد عقلنا الى تعقل الشيء العرف بوجه فضلا  
بعد ما كان الشيء العرف متصفا بوجه يحمل اذ لا يطلب المحمول المطلق مساويا

هذا هو المعنى الذي قد عقلنا الى تعقل الشيء العرف بوجه فضلا  
بعد ما كان الشيء العرف متصفا بوجه يحمل اذ لا يطلب المحمول المطلق مساويا

هذا هو المعنى الذي قد عقلنا الى تعقل الشيء العرف بوجه فضلا  
بعد ما كان الشيء العرف متصفا بوجه يحمل اذ لا يطلب المحمول المطلق مساويا



وكل هذی بالحقیقی سَم تعریف اسی هو شرح الا اُس الطالب ثلثه علم مطلبنا مطلب كل مطلب

فَإِذَا هُوَ الشَّارِحُ وَالْحَقِيقَةُ وَذُو اسْتِبَالٍ مَعَ هَلْ نَقِ وَهَلْ بَسِيطًا وَرَبَّكَ ابْتِ لِيهِ شَوْنًا ابْنَانَا هَوْنٌ

[illegible]

وَكُلُّ هَذِهِ أَقَامَ التَّعْرِيفَ بِالْحَقِيقَةِ سَمِّ وَفِي مُقَابَلَةِ تَعْرِيفِ اسْمِي هُوَ

شرح الاسم بليّاح عو<sup>ك</sup> في المطالب حقيقة اللفظ الاممية اليه

أَسْأَلُكَ لِلنَّاسِ فِي سَعْلَامِ الشَّيْءِ مَثَلًا لَعَلَّكُمْ وَكُلُّهَا أَتَانِ الْكَلَامَ

سِتَّةٌ أَوْ هَامَ مَكْلَمًا وَثَانِيَهُمَا مَكْلَمٌ هَلْ وَثَانِيَهُمَا مَكْلَمٌ لَمْ فَتَاتِمَا

أحدُها هو الشارحون أنفسهم لكونهم مطلقاً للشارحة ولا شرح

مفهوم اللغات مشاع الزلا وما الخفا وما البتة : توقفا وقت النفس

لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَنْتَظِرُ

[illegible]

اے نبی! یہ سچ سن ہے کہ وہ لوگ جو تیرے ساتھ ہیں وہ اس کے ساتھ ہیں اور اس کے ساتھ ہیں وہ اس کے ساتھ ہیں

مفعلة على هذا البسيط بن على الحارade بلدان جهام مدلون للفظاوة

ثم هل تبسيطه مقلد على الحقيقة اذ الوجود معلوم بالحقيقة على الحقيقة

وما لا وجود له لا مية له والحليم يحث عن حقايق وما لم يعبر الوجوه مع مية

لاستحق اطلاق لفظ الحميم وهذا فالوجوه حقيقة كل ذي حقيقة وبعد

هل الركبة وانما كانت بعد لان بقوت شي مخرج شون المثبت وهل

بسيطاً انما يسمى بسيطاً لان المطلوب به وجوه الشيء والوجود المطلق بسيط

وَمُرْكَبًا بَدَتْ لَانَ الْمَطْلُوبِ بِهِ الْوُجُوهَ الْمُقَيَّدَ كَالْكَاتِبِ وَالضَّحْكَ فِي مَوَاقِفِ الْأَشْيَاءِ

وَالْجُودُ الْقَيْدُ مَرْكَبٌ مِنَ الْوُجُودِ الْقَيْدِ لِمَا يَبْقَى ثَبُوتًا إِذَا نَاحَوْتُ يُطْلَبُ

علة الحكم والواسطة له وهو قيمان واسطة في الشبوت واسطته في الاشياء

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

---

إِلَيْهِ التَّائِبُونَ يُبْنِئُونَ مِثْلَ مَا هُمْ فِيهِ مُبْتَذَلُونَ

اليه الى المذكور من اس المطالب الكما اي مطالب اخرى فربما اثبتا  
ان كانت هي مطالبته ومطلب ابن ومطلب كيف ومطلب كذا ومطلب  
اما مطالبتي فلان اي الجوهريه يطلبها الفضل سيا فان شئت النوع  
بالفضل بالصورة فيقول الله الحقيقه واي العرضيه يطلبها عوار الشيء  
فيقول اهل المركبه واما البواقي فوجوعها الى اهل المركبه واضحه وانما قلنا  
ان كانت لان كثيرا من الاشياء كالحجرات لا اين لا كم ولا متى بل اكم لها زمانا  
على وجودها وان كان لا يدا على همتها فيقوما العقل الحكيم وهل هو ولم يكن  
لا يقاير همتي هو ومقداره وفي كثير من الاشياء كان ما هو لم هو  
وان كانا باعتبار العنوان اثنين كذا فيما بعد قال سبط الطالع في كثير من الاشياء  
ما هو ولم هو احد ماله العقل للمطابقه اذ لا مادة ولا صورة لها حتى  
يكون لها كالمركبات ما هو غير لم هو بل هي من ذلك المهيئات في الحق  
فليس لها الالم هو وعلتها الغائيه هي علمها الفاعليه فهي وحدانيه الالم  
انها وحدانيه المائيه والليت كما يكون ما هو هل هو انبها هو ان كان  
المهيئه عي الوجود وهذا ايضا كما لمارقا عند اهل التحقيق انه لا مهيئه  
وكا الوجود المبسط اذ لا مهيئه له والاختلاف في انساب لما سيأتي  
في مشاركة الحد والبرهان وفي جوهر اتحاد المطالب الثلاث اي باعتبار  
ذات وجودي الحقيقه فان الوجود الحقيقي موجود بذاته لا بوجوده لا لانه



جواب الحقيقة قد كانتم الجنس النوع معداً هوتم بالذات والعلو والاعلى قدت فأن جعل ما قد فصلت  
 ادشئوا واشياء كونشؤ تختلف الحقايق لا تتفق فالأول الكلي بعد اجبا وثانياً ايجب منسباً

هذا هو الوجه الذي عليه  
 في جواب الحقيقة قد كانتم  
 بالذات والعلو والاعلى قدت  
 فأن جعل ما قد فصلت  
 ادشئوا واشياء كونشؤ  
 تختلف الحقايق لا تتفق  
 فالأول الكلي بعد اجبا  
 وثانياً ايجب منسباً

مقومة له فهميته وذاته الوجو وجوده مهية بمعنى ما به الشيء هو هوفا  
 وهل فيه واحد مطلق الوجو بسيط الاجزاء خارجي ولا جزء محلي فتتفق  
 الحقيقة بالوجود المنبسط الذي هو فاعله غاية وأصله المضاف غير محال  
 عن الصنف المقتد عن المطلق سيما أن القيد الذي هو المهية لا مكانية اعتباراً  
 وعلى قول من يقول ان النفس الناطقة القدسية لا مهية لها فالأول أوضح ولا  
 جذو لا أصل لا مادة ولا صورة لها وكل هذا ليكن في قوام وجود الناطقة  
 نقوام وجودها بالوجو المنبسط الذي هو وظل الله فاهو فيه هو فيه

**عنوان في اقسام هو شيئية المهية**

جواب الحقيقة فيه الوهمان السابقان قد كانتم الجنس النوع وحداً  
 هوتم اي هذه الثلاثة تقع في جوابها هو عند السؤال عن شيئية المهية  
 بالذات والعلو والاعلى قدت لافشرب فيسبجمل كالنوع وما  
 قد فصلت كالحداثات واما المهية الناقصة الجسمية والمهية النامة  
 النوعية ثم شرعنا في وجه الضبط للاجوبة بقولنا ادشئ واحد اشياء  
 بسؤل يتشق اى في السؤال فيجتمع وتنظم واذا كانت اشياء فاما تختلف  
 الحقايق لها وتتفق واذا كانت احداً فاما كلي واما جزئ فالا وكلي  
 مثل الانسان ما هو مجيد تام اجبا مؤكداً بالنون الخفيفة المبذلة بالالف  
 وفقاً وثانياً ما هو الاشياء المتخالفة الحقايق ايجب مجيبين نسباً اليها نسبة

**قوله**

الوجهان بقان  
 عند شرح قوله النوع ما  
 في كثير ائق عند سؤال  
 الحقيقة صدق ما هو قوله  
 هناك امر الحقيقة جزاز  
 عن ايات رداً عن الحقيقة  
 ذلك الحق المتفق  
 ولا على كلام  
 سليمة

والاول الجزف ثالثه فالنوع انما اليه تدلله وقد يقال الفصل فيقال وما الحقيقي السؤال  
 وليس فيه البعد عن صواب عند الحكم صواب الباب اذ الفصول صور نوعية والثالث شينا كالباقي  
 وفي على الفصل القراءه اذ المقومات كالأدوية

ذاتية والاول الواحد الجزف مثل زيد ما هو وثالث مثل زيد عن  
 وبكر ما هم شرك كل مع الاخر في النوع اى في ان يجاب عنه بما بدان ما هو  
 اليه تدلله لا بمر هو اذ يسئل عن العارض الشخص لا عن مهية الشيء  
 وحقيقته وقد يقال الفصل فيقال اى يحمل ويجاب به والحال ان  
 ما الحقيقي به السؤال اى بما يقا الفصل يوزج جواب ما هو وليس فيه  
 البعد عن جواب عند الحكم الا على صواب الباب اذ الفصول صور  
 اى هي ما اخذها في الحكمة قمتى الصور النوعية فصولا حقيقية فالنظر  
 فصل حقيقة لا الناطق الذي هو مفهوم كل والنفس الحساسة فصل حقيقة  
 للحوائى بعيدا لسان لا مفهوم الحساسة المتحركة بالازالة والنفس الناطقة  
 فصل حقيقى للنبات لا مفهوم الناطق قس عليها نعم هذه عنوان الفصل  
 تؤخذ منها في تعاريفها ولا محالة كليات عقلية لتعمل والثالث شينا كالفصل  
 اى شبيهة التي بصورتها لأمادته والصورة ما به الشيء بالفعل والمادة ما  
 التي بالقوة من ذلك اى من ان شبيهة التي بصورتها النوعية على الفصل  
 القريب رجب رجب كاتران التعريف بصير جدا بالفصل القريب بل حد تام  
 عند البعض اذ المقومات كالأدوية الفصل القريب جدا اذ كالتالى  
 السلسلة الضعيفة جامع لجميع كالات اللؤلؤة وأعلى ضعيفات الفصول  
 الثابتة وتحصل ان جناسها جميعا منطوية في الفصل الاخير الحقيقي

فصل  
 عنوان الفصل في  
 الفصل في حقيقته  
 الاول من ذلك في  
 الفصل في حقيقته  
 عن حقيقة كغيرها  
 بخلاف الحقيقة  
 لتعريف الحقيقة  
 والفصل في حقيقته  
 عند صدر المثلين  
 فلا يجوز التعريف بها  
 على غير  
 حقيقته

جواب الحقيقة قد كان ثم  
الجنس النوع مدهوتهم بالذات والعلو والاعلى  
اذن شيئا واشياء لولئذ  
تختلف الحقائق وتتفق فالأول الكلي مجدا جبا وثانيا اج مجس نبيا

الجنس النوع مدهوتهم بالذات والعلو والاعلى  
اذن شيئا واشياء لولئذ  
تختلف الحقائق وتتفق فالأول الكلي مجدا جبا  
وثانيا اج مجس نبيا

مقومة له فمهيته وذاته الوجود وجوده مهيته بمعنى ما به الشيء هو هو  
وهل فيه واحد مطلق الوجود بسيط لا جزء خارج له ولا جزء حلي فتتقوى  
الحقيقي الوجود المنبسط الذي هو فاعله غاية واصلا والمضاف غير حال  
عن الصنف المقيده عن المطلق سيما ان القيد الذي هو المهيته لا مكانية اعتبار  
وعلى قول من يقول ان النفس الناطقة القدسية لا مهيته لها فلا فراوح ولا  
جنس لا ضل لا مادة ولا صورة لها وكل هذه ليست في قوام وجود الناطقة  
فقوام وجودها بالوجود المنبسط الذي هو ظل الله فاهو فيه هو

### عقود في قسام هوش شيئية المهيته

جواب الحقيقة فيه الوهم ان السابقان قد كان ثم الجنس النوع و  
هو ثم اي هذه الثلاثة تقع في جوابها هو عند السؤال عن شيئية المهيته  
بالذات والعلو والاعلى وبعثت ان في شريتها فليس مجمل كالنوع وما  
قد فصلت كالحداثات واما المهيته الناقصة الجفسيه والمهيته النامة  
النوعيه ثم شرعنا في وجه الضبط للاجوبة بقولنا اذ شيئا واحد واشياء  
بسؤل يتسق اي في السؤل يتجمع وتنظم واذا كانت شيئا فاما تختلف  
الحقائق لها وتتفق واذا كان احدا فاما كلي واما جزئي فالأول الكلي  
مثل الانسان ما هو مجدي تام اجبا مؤكدا بالنون الخفيفة المبدة بالالف  
وقفا وثانيا وهو الاشياء المتخالفه الحقائق واجب مجس نبيا اليها نسبة

### قول

الوجه بان  
عند شرح قول النوع ما  
في كثير تفن عند سؤال  
الحقيقة صدق ما هو قول  
هناك ان الحقيقة جزاء  
عزائم من المعرفة  
وكنت الكيفية المتفق  
لا على كلام  
سليمة

والاول الجزئي ثالثه فالنوع انما اليه تدرك وقد يقال الفصل فيقال وما الحقيقي به السؤال  
وليس فيه البعد عن صواب عند الحكم صاج الباب اذ الفصول متنوعة والثاني شيئا كالمفصلة  
في اعلى الفصل القراءه اذ المقومات كالأول

ذاتية والاول الواحد الجزئي مثل زيد ما هو وثالث مثل زيد عمرو  
ومكر ما هم شرك كل مع الاخر في النوع اى ان يجاب عنهما بان ما هو  
اليه كسلك لا يبر هو اذ يثب من عن الغرض للشخص لا عن مهية الشيء  
وحقيقته وقد يقال الفصل فيقال اى يحمل يجاب به والحال ان  
ما الحقيقي به السؤال اى بما يبقا الفصل يؤخذ جوابها هو وليكن  
البعد عن صواب عند الحكم الا لى صاج الباب اذ الفصول متنوعة  
اى هي مأخذها وفي الحكمة تسمى الصور النوعية فصولا حقيقية فالنفس  
فصل حقيقة لا الناطق الذي هو مفهوم كل والنفس الحساسة فصل حقيقة  
للحيوان بعيد الانسان لا مفهوم الحساسة المتحركة بالارادة والنفس النباتية  
فصل حقيقي للنبات لا مفهوم النامي قر عليها نعم هذه عناوان الفصول  
تؤخذ منها في تعاريفها ولا مجالا لكتابات عقلية لتخل والثاني شيئا كالمفصلة  
اى شيئية التي بصورتها لا بامادتها والصورة ما به الشيء بالفعل والمادة ما  
الشيء بالقوة ومن ذا اى من ان شيئية التي بصورتها النوعية على الفصل  
القريب رحد كما ان التعريف يصير حدا بالفصل القريب بل حد تام  
عند البعض اذ المقومات كالأول اى الفصل القريب جحد اذ كل نال في  
السلسلة الصغرة جامع لجميع كالات المتلويحات واعلى ضعيفات الفصول  
الشابرة وتصل الى اجناسها جميعا منطوية في الفصل الاخير الحقيقي

قوله  
عن اول الفصل قوله  
الفصل في تعريف منطق  
الاول عزوم ومبدأ في تعريف  
لنفس الفصول المنطقية تؤخذ من  
عن حقيقة وتعريف ما للمهية  
بجملان الحقيقة اذ قد فرغ  
لنفس التعريف للمهية وبالبيان  
والفصول الحقيقية كالمفصلة  
عند صدر المتألمين والمصنف  
فلا يجوز التعريف بها  
على ما ذكره  
حفظه







لكنه قواعد القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط  
فان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط  
فان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط

القول هو ان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط  
فان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط

اذا الكامل الحقيقي مشتمل على ما هو ضلية الناقص وزايد لكنه اى ما قبل  
قواعد القوم هدم مثل جواب ما هو بما ذكر وانما الفصل يوفى جواب  
اى شئ في جوهر شئ وقولهم لدى الجمع محترم لا يحكم قواعدهم وانما هما  
والتوفيق لا اله الا الله تعالى تفضل ووجه ميز في الفصل بقوام ما اخلط  
يسى انتم قال ان الفصل يجاب به ما هو يقول به وجهه انه مقوم كما انه في  
لحد الثام يجاب به ما هو بل هو الركن الركن هناك لا الجسد اليهم اما  
وجهه للين الذي في حجب هو ميز فيشارك النطق في انه يجاب به اى فلا هدم  
**عوض في مشاركة الحد والبرهان**

واشتمال الحد على العمل لان كل او بعضا وان ردت ايصاح مشار  
الحد والبرهان في الحدود فاعلم مقدمين احدهما ان ليس المراد بالحد هنا  
ما يقابل الرسم كما يدل على التعريف كما في تعريف القوس بقطعة والذات  
ان من ثابته يادة الحد على الحدود معلوم انه ليس حذا بمعنى التعريف بالفصل  
القريب كما في الثبوت الاضافي هو المعبر في تحديد السلب على الاطلاق ويعنى به  
ان الثبوت اعم من ان يكون جودا مطلقا او مقيدا معتبرا في تعريف العلم العظيم  
ومعلوم ان عدم السلب لا جنس له ولا فصل ولو مثل العلم والجهل كونه في الحد  
يطلق على الاسمى حق اعم قالوا ان التعاريف المثبتة في اذيل العلوم المدققة  
للاشياء قبل اثبات جودها حدود اسمية بعد حدود حقيقة ومعلوم

القول هو ان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط  
فان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط

القول هو ان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط  
فان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط

القول هو ان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط  
فان القوم هذا وقولهم لدى الجمع محترم ولا كفى نقض الخط. ووجه ميز بقوام ما اخلط

(١) قوله تعالى  
 لا اله الا الله  
 وحده لا شريك له  
 له الملك وله الحمد  
 وهو على كل شيء  
 قدير

ان اكثرها رسوم وثانية ما ان الحد قمان بقيم اخرها ما بحسب الوجود  
 ولما بحسب الماهية من حيث هي ولا ينفق في الحد بحسب الوجود نفس جديته  
 الوجود مطلقا وان اطلق عليه اي في السنة المتألهين كما يقولون ان وجود  
 حد تام لوجود الماهية ووجود الماهية حدان فوجود العلة ومشاركة العلة بالبرهان  
 فيه اي صحة كبر الوجود المنطوق ليس هذا بل المراد الماهية الموجودة لا الماهية  
 وحيث هي غير اعتبار الوجود اذ الماهية معرفة الحقائق ولا ان الماهية من حيث  
 هي هي غير اننا لا نرى ارتباطا بالما على اعتبارية صفة بالبرهان لا اتفاقا  
 فلا علة لها حتى تؤخذ في حدتها او برهانها الا على قولها لا الماهية والوجود  
 من اجزائها الوجودية بل شيئية مهيبة جنبها وصلها المنقذين عليها  
 تعلقها بالمعنى والقرن فعرف بها او بالفصل لا غير فهذا الحد الماهية بالوجود  
 هو الماهية فالوا فيه ان وجود التعاريف ما اشتمل على العلل الاربع وياقضية الاقنا  
 الاليتية والاشتمال على الاربع كأمثلة تذكرها وقال الشيخ في النجاة كبر المعنى  
 بانها الزمناعية من جديد شكلها كذا البحت بها الخشب الصناعات على القنا  
 والشكل على الصورة والتحت على الغاية والحديد على الماده فنقول ان المراد بالحد  
 في الحد اجزائه وبالحدود والبراهين الحدود الوسخة بالجمعة باعتبار تعدد  
 الموارد وان الحد كما قال الشيخ في النجاة خمسة اقسام حداسمي حد كامل هو تمام  
 البرهان حد مبد البرهان حد هو نتيجة البرهان وحد مبد لا على لها ولا

قوله

وشركة الحد البرهان  
 فيه اي صحة كبر الوجود  
 من اجزائها الوجودية بل شيئية  
 مهيبة جنبها وصلها المنقذين  
 عليها تعلقها بالمعنى والقرن  
 فعرف بها او بالفصل لا غير  
 فهذا الحد الماهية بالوجود

قوله

وشركة الحد البرهان  
 فيه اي صحة كبر الوجود  
 من اجزائها الوجودية بل شيئية  
 مهيبة جنبها وصلها المنقذين  
 عليها تعلقها بالمعنى والقرن  
 فعرف بها او بالفصل لا غير  
 فهذا الحد الماهية بالوجود







هَذَا وَمِنْ أَعْدَادِ الْوُجُوهِ عَلَى حُدُودِ وَسْطَى الْبَرَامِجِ كُلِّ فَتَنَةٍ مَا سَبَدَ بَرَهَانَ مَا نَقِيصُهُ وَمَا لَاقَى مِنْهَا  
وَمَا تَامَ فَادْرَجَ سَبَبُ لَأَخْرَجَ كَثْرَتِهَا لُغْبُ بَغِيَا لِيَوْمَ قَلْبِي عِيَرِي لَلْإِثْمَانِ وَخُشُوفِ الْقَمَرِ  
بِأَخْيَارِ نَوْرِ وَالطَّيْسِ لِحُبِّ الْأَرْضِ يَدِينُ التَّمَرِ إِنَّ قِيَاسِينَ كُلَّ حُلَا عَمَلِكَ تَرْتِيبُهُمَا خَفِيَا  
فَإِنْ عَلَى الْعِلَّةِ يَقْصُرُ بَعْدَ بَدْرُ بَرَهَانَ بِالْمَعْلُولِ نَتِجَةُ لَهُ وَتَمَّ حَصْلًا يَجْمَعُ الْأَخْيَارَ حُجُبًا مَثَلًا

هَؤُلَاءِ أَيْ قَالُوا إِلَى حَيْثُ الْوُجُودِ أَيْ حَيْثُ الْمَقَرَّةِ فَرَحَّشَتْ أَيْ مَجَّوَلَتْ وَأَمَّا مَوْجُودَاتُ  
حَيْثُ هِيَ بَعْلَانِ دَيْحٍ كَلَّمَا أَوْ بَعْضَهَا هِيَ حُدُوسُ طَعْنِ الْبَرَاهِينِ تَحْلُ  
بِالْبَاءِ لِلْفِعْلِ مِنْ أَحَلِّ فَيَنْهَ مَا أَيْ حُدُوسُ بَرْهَانٍ مَا أَيْ حُدُوسُ نَتِيجَةِ  
لِبَرْهَانٍ وَمَا أَيْ حُدُوسُ تَاتِي صَهْمَا وَذَا أَيْ مَا تَاتِي صَهْمَا عَامَّةً أَيْ حُدُوسُ كَامِلٍ  
هُوَ تَامُ الْبَرْهَانِ فَادْخُلْ سَبَبَ الْخَرَاءِ هَذِهِ الثَّلَاثَةُ حِينَ كَانَ جُزْءُ الْعَدِّ  
سَبَبَ الْخَرَاءِ وَكَثَرَتْ أَنْظُرْ فَمَعْلُوقٌ يَقُولُنَا إِنْ قِيَاسُ بَرَاهِينِهِ أَوْ فَا لَكَ كَثَلُ بَعْضِ  
الْغَضَبِ بَعْلَانِ دَيْحٍ كُلِّ بَعْتَرِي لِلْإِنْتِقَامِ قَدْ مَثَلَ الشَّيْخُ <sup>بِرَبِّهِ</sup> <sup>بِرَبِّهِ</sup> وَخَوَّ  
الْقَمَرِ عَطَفَ عَلَى الْغَضَبِ وَتَرَفِيفُ خَوْصِ الْقَمَرِ بِأَنْحَاءِ نُورِهِ وَالطَّيْمِ  
عَطَفَ تَفْسِيرِي لِأَنْحَاءِ الْحُجَجِ الْأَرْضِيَّةِ وَبَيْنَ الشَّمْسِ قِيَاسِينَ بِكُلِّ  
فَالثَّالِثِينَ طَوِيلًا عَلَيْكَ تَرَفِيفُهُمَا مَا خَفِيفًا أَمَا قِيَاسًا تَرَفِيفُ الْخَوْصِ  
فَضِيًّا وَأَمَا قِيَاسًا تَرَفِيفُ الْغَضَبِ فَهَكَذَا فَلَانِ يَرِيدُ الْإِنْتِقَامَ وَكُلُّ زَيْدٍ لَا  
يَعْلَمُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَقُولُ فَلَانِ يَحْلِي دَيْحُ قَلْبِهِ كُلُّ مَنْ يَحْلِي دَيْحُ قَلْبِهِ غَضَبَانِ عَلَى  
الْعِلَّةِ تَقْصُصُ يَأْتِي تَقْوَانِ تَرَفِيفُ الْغَضَبِ هُوَ إِدَادَةُ الْإِنْتِقَامِ وَهِيَ عِلَّةُ  
لِلْعِلَّةِ كَمَا أَنَّ عِلَّةَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَلَامِ فَإِنَّ الْعَامِلَةَ تَحْتَ الشُّوْقِ وَالشُّوْقِ الشُّوْقَةُ  
تَحْتَ الْمَدْرَكَةِ يُعَدُّ هَذَا هُوَ مَبْدُ بَرْهَانٍ بِالْمَعْلُوكِ أَنَّ شَوْ الْغَضَبِ  
عَلَيَانِ دَيْحُ الْقَلْبِ هُوَ حُدُوسُ نَتِيجَةِ لَدَيْ الْبَرْهَانِ وَتَمَّ أَيْ حُدُوسُ التَّامِ الْكَامِلِ  
حَصَلَ الْجَمْعُ الْأَخْوَابُ حَبَّ مَثَلًا فِي تَرَفِيفِ الشُّوْقِ وَفِي تَرَفِيفِ الْغَضَبِ تَقْوَانِ



وان اوسط هو الرقيم فكيف لا تناصر لهذا المحض وايضا ان اطلقت حمل الاكبر فكيف لا تستنج في الاصغر  
وان على حذية له حمل فكيف حذ النوع للحقل

باوسط لم يكن حذ الاصل بل هو الرسم والخاصة اقتضت فكيف لا تقتل  
للذات والحد الذي هو عينه يخص مختصا منه فلزم كونه العرضي ثانيا  
وايضا على تقدير كون الاوسط رسما ان اطلقت حمل الاكبر على الاوسط  
اي الحمل ذاتيا كان وعرضيا هكذا اي بجواز اطلاق مستنجد في الاصغر  
اي في حمل الاكبر وهو الحد عليه فلا يلزم المطلوب ان على سبيل حذية له  
اي للاوسط حمل الاكبر على الاوسط فكيف حذ النوع للحقل حمل بل يكون  
حدا لانسان الصالح احدا وان حمل على انه حد لموضوع الاوسط الذي  
هو الخاصة اعقل الانسان فخذ اخذ المطر في بيان نفسه قال الشيخ في كتاب النجاة  
لا يمكن اكتاب الحد بالبرهان لانه لا ينفذ حد اوسطا وللطرفين لا  
الحد والمحد متساويان ذلك الاوسط لا يخفى اما ان يكون حذ اخر او يكون  
رسما وخاصة فاما الحد الاخر فاذا الشئ في الكتاب ثابت فان كتب بجذاتك  
فلا كره اذهب الى غير النهاية وان اكتب بجذ الاول فذلك وروان اكتب  
بوجه اخر غير البرهان فلم لا يكتب به هذا الحد على انه لا يجوز ان يكون شئ واحد  
حدا ثانيا على ما سنوضح وان كانت الواسطة غير حذ فكيف صار ما ليس  
بجذ اعرف وجود المحدود من الامر الذاتي المقوم له وهو الحد حتى يكتب به  
هذا الكلام قلت كثيرا اما يكون ما ليس بجذ اعرف لان تصور الشئ بوجه  
من تصور الشئ بالكنه فكيف قال الشيخ فكيف صاراه قلت ان اراد بالوجود المحدود

قوله  
فكيف لا تناصر لهذا المحض  
اذ هو مقتضى شئ شئ  
ويجوز عليها حلا اوليا ذاتيا  
ليس امر سبيل  
والا لكان ذاتيا  
ح

قوله  
فلا يلزم المطلوب  
فاما اذا قلنا ان  
وكتبت ملك جليظا فليكن  
ان نيلين فليكن  
حدا كبر على الاوسط حلا  
وح كبر على الاوسط حلا  
حلا عرضيا لا تسامح  
والنتيجة المحدود يلزم المطلوب  
من الحد الذي هو موضوع  
المحدود ووجهه لا يجوز  
ان يكون كبر على  
حلا اوليا  
ح

فكيف لا تناصر لهذا المحض  
اذ هو مقتضى شئ شئ  
ويجوز عليها حلا اوليا ذاتيا  
ليس امر سبيل  
والا لكان ذاتيا  
ح  
قوله  
فلا يلزم المطلوب  
فاما اذا قلنا ان  
وكتبت ملك جليظا فليكن  
ان نيلين فليكن  
حدا كبر على الاوسط حلا  
وح كبر على الاوسط حلا  
حلا عرضيا لا تسامح  
والنتيجة المحدود يلزم المطلوب  
من الحد الذي هو موضوع  
المحدود ووجهه لا يجوز  
ان يكون كبر على  
حلا اوليا  
ح



وليس استقر اجزيان اذ لم يفد علما بكتليات فالحمد بالتركيب اقتباسه وذا بان قسّموا شخا  
حق تروا وانما الاجناس فاحذوا مقوماته الاخر ضبائر تبكلا وجد جلا ومقوى بارو المحل  
تناوى المحل لتيه بعد تناوى العقول فيهم معتد ان الحدود حسب الوجوه والمحصن في التميز وورد  
فجوه وناطق ومايت تميز الانسان فيها ثابت

هذا هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان  
فانما هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان

اي من هذا الصدد الاخر بالآخر حق يكون احدها مفروغا عنه ويستنبط من الاخر  
اذ المفروض ان الحد مجهول بعد نريد ان نكتب هذا ظاهر لكن لما كان المجهول  
فكون حد هذا الصدد لذلك وحدته ان هذا ايتم والمحل واليتمين سيقول اجزيان  
اذ لم يفد علما بكتليات لان المحل لا يفد شيئا والجزئان غير متناهين فكيف  
استقرت الكل حتى تجعل حدتها النوعها وانما اني ضعف ان الحد محمول على شخص  
فالمحل اعم والذاتي فكيف ينقل النوع وان جعلت ان حد النوعها ان لا يحد الصدا  
فاذا بطل الانقسام جميعا فلحمد بالتركيب اقتباسه وذا بان قسّموا شخا اي نظروا  
اشخاصه هي اشخاص المحدود لا تخادها بالذات حتى تروا اي قتلوا علما  
تقليلا ان الاشخاص هي الاجناس العشر حد لنا للذات والى القول لا يظفر  
عقولكم بجنسها الاعلى الا فاحذوا بعد ذلك مقوماتها الاخر واجناسها  
وضوؤها البعيدة والقريبة وتصناد واحدوها وقدر كرنا اشكنا الاجناس  
عند قولنا ترتب الاجناس كما في فغما ترتب كل ما وجد حلا ومقوى تميز  
قدما على عاملها سائر المحدود فهو حد تناوى المحل لتيه للمعرف  
عما عده محمد صدقنا والحق والمفهوم مهية بالاجناس التفصيل اليهم  
معتقد اذ للقصوم من الحد الاطلاع على ليات المحدود حسب وجوه  
والمحصن في التميز من دود ومن الشهور ان بينهم حتى صار كل الشاير  
ان المحدود بقدر الوجوه فواطوق ومايت تميز الانسان فيها ثابت

هذا هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان  
فانما هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان

هذا هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان  
فانما هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان

هذا هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان  
فانما هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان

هذا

هذا هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان  
فانما هو الحق في  
الاجناس والحدود  
والتميز في الانسان



لكنها ليست له سوية ولقد قول قدحك اللهم من ثم ما في بك وعلم نضع للاسم بالاثبات فليست

لكنها ليست له سوية والمحدود قد حكم الله به والشيخ في الجواب قد  
ما ذكرنا المحدود يقض بالتركيب ذلك بان يعمد الى الاستحسان ونظروا  
جنس هي من العشرة ويؤخذ جميع المحولات المعقولة لها التي في ذلك الجذر  
قال بعد كلام يؤيد جميع الفضل والذاتية وان كانت الفاركانت بواحد منها  
كطائفة في التمييز فانك اذا ترك بعض الفضل وضد ترك بعض الذات المحدود  
للذات وبيان فيجب ان يقوم المحدود بنفسه موقوفة معقولة مساوية للشيء  
بتمامها في معرض انتباهه المحدود وقال لذلك فلاحد بالحقيقة لا الا  
وانما ذلك القول يشرح الاسم واليه اشار قولنا من ثم ما في بدو تعليم نفع  
والحدود قبل ثبات وجود المحدود للاسم بالاثبات اي بعد ثبات وجود  
قلبه يقع اي قلبا الشارحة الى الحقيقة فله الحد الاسمي الى الحد الحقيقي  
ايضا فلما علمهم في موضع اخر ان التعريف التفصيلي المشهور للاشياء المحسوسة  
تصور العنصر جوهر قابل الابدان فام حساس متحرك بالارادة فكما اشار به الى  
هيوليتها بالجواهر الى الجسمانية بالقابل للابعاد والالوانية بالناسخ الى  
الحيوانية والمشاعر الظاهرة والباطنة والمتحركة المتباعدة والجامعة بالمشاعر  
والمتحرك بالارادة والالعقل بالقوة والعقل في الانسان بالتأطير فليس هذا  
الامقام المعدنية وما قبلها اذ الطبيعة مالم تستوف ثرايط النوع الاخص  
لم تختص به الى النوع الاشراف التعريف التام والمحد الكامل ان يبق الانسان هو

قوله

فجوه و مناطق روستا

و المراد بهذا الموت هو الموت  
الاختيارى و لا يفسد مستغفرا  
اصفا فارقة احد الموت  
او عمر و هو ما قلنا نفس الحما  
بالمجد الاكبر قد سمي ايضا ذ  
الموت بالموت الحى مع تسمية  
بجميع انواع الوات و فيها موت  
لا يفسد هو الجمع لانه يجوز ان  
و عيسى و بعد قلبه و الم شمع  
السك لا زال له انعامات  
الموت الا يفسد في جميع نقطته  
ان البطش ميتة لقلب فسميت  
بطنة حيث خلقت و انما الموت  
لا يفسد هو بس المرقع موقوف  
للقلة لانه لا يفسد لانه قال على  
لقد رقت دمي فسميت ميتة  
من انعامها راجع الموت الاكل  
و ما جعلت الا ذرا و الملامح  
الخلق جالقي اجله  
في احوال الجنة  
لذلك خلقت  
القوم  
ع

[illegible]

可

ان القضية لقول محتمل للصحة الكذب طالما نزل والعقد والقضية ترادفا اذ انهما طارعا معا صاذا  
حليلة بسيطة نقول جزئها الموضوع المحل شرطية او قوة الشرطية تعليق وعناد لا يتبع  
مباينان باعضاشتنا كل القضيةين اخلنا

القول في ان القضية لقول محتمل للصحة الكذب طالما نزل والعقد والقضية ترادفا اذ انهما طارعا معا صاذا  
حليلة بسيطة نقول جزئها الموضوع المحل شرطية او قوة الشرطية تعليق وعناد لا يتبع  
مباينان باعضاشتنا كل القضيةين اخلنا

الجوهر القابل للابعاد والصورة العنصرية والعنصرية آه وان ادريج العنصر  
والركب الثام المعد في قابل الابعاد فليدج النامي والحساس فيه وهو مناذ  
للفرض الذي هو الاطلاع على الدائيات وليس الفرض الامثيا فقط والا  
لثاني من الناطق فقط **عوض القضاء** او التامك فقط  
ان القضية لقول محتمل للصحة الكذب طالما نزل والعقد والقضية ترادفا اذ انهما طارعا معا صاذا  
اي عارض للقول ما اخل اي عدم احتمال الكذب باعتبار كونه قول الجمل الصادق  
لم يخل الاحتمال باعتبار ان القول والعقد القضية ترادفا اذ انهما طارعا معا صاذا  
صاذا فاعلى جملها المقصود ان العقد الذي يطلق على القضية انما يعنى الربط  
او بمعنى الاعتقاد وكل منهما يانسا القضية حليلة اي هي حليلة شروع في  
بسيطة نقول اي نطلق لفظ البسيطة على الحلية بالنسبة الى الشرطية ايضا  
للاخلال لا جزئها اي جزئها الحلية والبسيطة الموضوع والمحل اي  
مستينان هما وهي ايض شرطية او قوة الشرطية وهي المفصلة لان ليس لها  
شرط صريح وانما هي في قوة الشرطية لان قولك هذا لعدا امان زوج وامازد  
في قوة قولك ان لم يكن وجا فهو فرد وان لم يكن فردا فهو زوج تعليق او  
عناد لا يتبعه كافي الحلية في هذا المصراع اشارة الى ان القسمين المتصلين  
والمنفصلين وتعرفهما بما يتصلان ان فصلا شئنا ان فرق العقد وضع  
كل منهما الاقسام لا يتبعه فالمنفصلة ما حكمها بتعليق نسبة على اخرى والمنفصلة

القول في ان القضية لقول محتمل للصحة الكذب طالما نزل والعقد والقضية ترادفا اذ انهما طارعا معا صاذا  
حليلة بسيطة نقول جزئها الموضوع المحل شرطية او قوة الشرطية تعليق وعناد لا يتبع  
مباينان باعضاشتنا كل القضيةين اخلنا

وَقَدْ هَامَا فِي الْإِسْطِطَالِ قَدَسِيَا الْمَقْدَمَ وَالْثَّالِثَ بَعْلَقَةً وَقَدْ هَامَا أَتْقَالِيَةً كَانَتْ لِرُؤْيَا نِيفَةِ انْفَاقِيَةٍ  
ثُمَّ الْعُنَادُ وَضَعَا أَوْ رَفَعَا أَوْ هَمَّا جَعَلَهُمَا لِمِ الْإِخْطَاطِ مَذْهَبِيَّةً أَمَّا ذَانِكَا فَتَمَّ جَعْلُهُمَا وَتَمَّ

مَا حَكَمَ فِيهَا بِالْعُنَادِ وَالْثَّانِي بَيْنَ خَبَرِيَّةٍ كُلِّ مَنَّهُمَا إِلَى تَضْيِيقِ الْإِخْطَاطِ  
سَوَاءً إِلَى الْخَلْقِ كَمَا لَا إِخْطَاطَ إِلَى الْمُتَضَلِّينَ إِلَى الْمُفَصِّلِينَ إِلَى الْإِخْطَاطِ  
أَمْثَلُهُمَا وَطَرَفُهُمَا إِلَى طَرَفِ التَّضْيِيقِ وَالْمُفَصِّلِ إِلَى الْإِسْطِطَالِ إِلَى الْمُنْطَبِقِ  
قَدْ سَمِيَا الْمَقْدَمَ وَالْثَّالِثَ وَبَعْلَقَةً إِلَى بَعْلَقَةٍ شَرُوعٍ فِي تَقْسِيمِ التَّضْيِيقِ بَابَهُ  
بِوَجْدَانٍ بَعْلَقَةً إِلَى التَّضْيِيقِ الْمَذْكُورِ وَقَدْ هَامَا فِيهِ أَتْقَالِيَةً إِلَى التَّضْيِيقِ  
الْمَقْدَمِ كَانَتْ لِرُؤْيَا نِيفَةِ عَلَى الْأَوَّلِ وَانْفَاقِيَةً عَلَى الثَّانِي ثُمَّ الْعُنَادُ شَرُوعٌ فِي  
تَقْسِيمِ التَّضْيِيقِ بَابَهُ الْعُنَادِ وَالْثَّانِي لِلْمَذْكُورِ وَأَمَّا وَضَعَا فَطَرَفٌ إِلَى الْبُتُوثِ  
أَوْ رَفَعَا فَقَطْرٌ إِلَى التَّقْوِ أَوْ هَمَّا أَوْ تَمَّ أَوْ تَمَّ الرُّضْعُ بِحَيْثُ جَعَلَهُمَا لِمِ الْإِخْطَاطِ  
مِنْ خَطِّ الْإِخْطَاطِ أَوْ شَيْءٍ قَطْرٌ وَبِالْجَمْعِ نَاكِدًا الْعُنَادُ قَدْ هَامَا فِيهَا بِتَنَاقُضِ  
الْمَقْدَمِ وَضَعَا أَوْ رَفَعَا مَعًا مُفَصِّلَةً حَقِيقِيَّةً أَمَّا ذَانِكَا أَوْ مَا حَكَمَ فِيهَا بِتَنَاقُضِ  
وَضَعَا أَوْ مَا حَكَمَ بِهِ رَفَعَا فَتَمَّ جَعْلُهُمَا أَوْ تَمَّ جَعْلُهُمَا أَوْ تَمَّ جَعْلُهُمَا أَوْ تَمَّ جَعْلُهُمَا  
وَالْتَمِيزُ يَأْتِيهَا أَمَّا الْأَوَّلُ فَكَالْتَقْسِيمِ الْأَشْيَاءَ لَا يَجُوزُ رَفَعُهَا وَلَا اجْتِمَاعُهَا  
مِثْلُ الْإِثْنِ أَمَّا وَاجِبٌ أَوْ مُمْكِنٌ وَمِثْلُ الوجودِ أَمَّا وَاجِبٌ أَمَّا لَذَاتِهَا أَمَّا  
بِالْعَبَرِ وَأَمَّا الثَّانِي فَكَالْتَقْسِيمِ الْأَشْيَاءِ الْمُنْتَشِرَةِ لَا يَجُوزُ اجْتِمَاعُهَا وَلَكِنْ  
يَجُوزُ رَفَعُهَا مِثْلُ الْحَيَوَانِ أَمَّا نَاطِقٌ أَمَّا صَاهِلٌ أَمَّا نَاطِقٌ أَمَّا نَاطِقٌ أَمَّا نَاطِقٌ  
طَائِرٌ أَمَّا الثَّالِثُ فَكَالْتَقْسِيمِ الْأَشْيَاءِ الْخَاصَةِ لَا يَجُوزُ رَفَعُهَا وَلَكِنْ  
يَجُوزُ اجْتِمَاعُهَا مِثْلُ الْمَوْجُودِ أَمَّا ذَهَبٌ أَمَّا خَرَجٌ أَمَّا خَرَجٌ أَمَّا خَرَجٌ أَمَّا خَرَجٌ

فَمِنْ ذَلِكَ مَا يَدْعَى بِالْمَقْدَمِ وَالْثَّانِي بَيْنَ خَبَرِيَّةٍ كُلِّ مَنَّهُمَا إِلَى تَضْيِيقِ الْإِخْطَاطِ  
سَوَاءً إِلَى الْخَلْقِ كَمَا لَا إِخْطَاطَ إِلَى الْمُتَضَلِّينَ إِلَى الْمُفَصِّلِينَ إِلَى الْإِخْطَاطِ  
أَمْثَلُهُمَا وَطَرَفُهُمَا إِلَى طَرَفِ التَّضْيِيقِ وَالْمُفَصِّلِ إِلَى الْإِسْطِطَالِ إِلَى الْمُنْطَبِقِ  
قَدْ سَمِيَا الْمَقْدَمَ وَالْثَّالِثَ وَبَعْلَقَةً إِلَى بَعْلَقَةٍ شَرُوعٍ فِي تَقْسِيمِ التَّضْيِيقِ بَابَهُ  
بِوَجْدَانٍ بَعْلَقَةً إِلَى التَّضْيِيقِ الْمَذْكُورِ وَقَدْ هَامَا فِيهِ أَتْقَالِيَةً إِلَى التَّضْيِيقِ  
الْمَقْدَمِ كَانَتْ لِرُؤْيَا نِيفَةِ عَلَى الْأَوَّلِ وَانْفَاقِيَةً عَلَى الثَّانِي ثُمَّ الْعُنَادُ شَرُوعٌ فِي  
تَقْسِيمِ التَّضْيِيقِ بَابَهُ الْعُنَادِ وَالْثَّانِي لِلْمَذْكُورِ وَأَمَّا وَضَعَا فَطَرَفٌ إِلَى الْبُتُوثِ  
أَوْ رَفَعَا فَقَطْرٌ إِلَى التَّقْوِ أَوْ هَمَّا أَوْ تَمَّ أَوْ تَمَّ الرُّضْعُ بِحَيْثُ جَعَلَهُمَا لِمِ الْإِخْطَاطِ  
مِنْ خَطِّ الْإِخْطَاطِ أَوْ شَيْءٍ قَطْرٌ وَبِالْجَمْعِ نَاكِدًا الْعُنَادُ قَدْ هَامَا فِيهَا بِتَنَاقُضِ  
الْمَقْدَمِ وَضَعَا أَوْ رَفَعَا مَعًا مُفَصِّلَةً حَقِيقِيَّةً أَمَّا ذَانِكَا أَوْ مَا حَكَمَ فِيهَا بِتَنَاقُضِ  
وَضَعَا أَوْ مَا حَكَمَ بِهِ رَفَعَا فَتَمَّ جَعْلُهُمَا أَوْ تَمَّ جَعْلُهُمَا أَوْ تَمَّ جَعْلُهُمَا أَوْ تَمَّ جَعْلُهُمَا  
وَالْتَمِيزُ يَأْتِيهَا أَمَّا الْأَوَّلُ فَكَالْتَقْسِيمِ الْأَشْيَاءَ لَا يَجُوزُ رَفَعُهَا وَلَا اجْتِمَاعُهَا  
مِثْلُ الْإِثْنِ أَمَّا وَاجِبٌ أَوْ مُمْكِنٌ وَمِثْلُ الوجودِ أَمَّا وَاجِبٌ أَمَّا لَذَاتِهَا أَمَّا  
بِالْعَبَرِ وَأَمَّا الثَّانِي فَكَالْتَقْسِيمِ الْأَشْيَاءِ الْمُنْتَشِرَةِ لَا يَجُوزُ اجْتِمَاعُهَا وَلَكِنْ  
يَجُوزُ رَفَعُهَا مِثْلُ الْحَيَوَانِ أَمَّا نَاطِقٌ أَمَّا صَاهِلٌ أَمَّا نَاطِقٌ أَمَّا نَاطِقٌ أَمَّا نَاطِقٌ  
طَائِرٌ أَمَّا الثَّالِثُ فَكَالْتَقْسِيمِ الْأَشْيَاءِ الْخَاصَةِ لَا يَجُوزُ رَفَعُهَا وَلَكِنْ  
يَجُوزُ اجْتِمَاعُهَا مِثْلُ الْمَوْجُودِ أَمَّا ذَهَبٌ أَمَّا خَرَجٌ أَمَّا خَرَجٌ أَمَّا خَرَجٌ أَمَّا خَرَجٌ

وَالْعُنَادُ

تحديد تقسيمها القداو بحسب الموضوع والمحواد جهات أو رابطات ذميمة وما بموضوع ظل المحل  
أما على شخص فخصيته أم على الطبيعة الطبيعية سم والحكم أن كان على الأفراد ولم يكن كمية فمحملة  
وان يكن كلا وبصانته حاكما محصورة متو للتسلب الإيجاب عند الأبع كلاً وبصانته الإيجاب  
لا شيء لا واحد السلب الكل للجزء ليس بجزء وليس كل والتو للشرطية يكون متهما وكلما وقد يكون

هذا هو المقصود من هذا الكلام وهو أن الموضوع هو الذي يحدده الحكماء في تقسيمها القداو بحسب الموضوع والمحواد جهات أو رابطات ذميمة وما بموضوع ظل المحل  
أما على شخص فخصيته أم على الطبيعة الطبيعية سم والحكم أن كان على الأفراد ولم يكن كمية فمحملة  
وان يكن كلا وبصانته حاكما محصورة متو للتسلب الإيجاب عند الأبع كلاً وبصانته الإيجاب  
لا شيء لا واحد السلب الكل للجزء ليس بجزء وليس كل والتو للشرطية يكون متهما وكلما وقد يكون

والمفهوم اما كلي واما جزئي لا غير ذلك في اقسام الحمل بحسب الموضوع  
تحديد تقسيمها القداو بحسب الموضوع والمحواد جهات أو رابطات ذميمة وما بموضوع ظل المحل  
أما على شخص فخصيته أم على الطبيعة الطبيعية سم والحكم أن كان على الأفراد ولم يكن كمية فمحملة  
وان يكن كلا وبصانته حاكما محصورة متو للتسلب الإيجاب عند الأبع كلاً وبصانته الإيجاب  
لا شيء لا واحد السلب الكل للجزء ليس بجزء وليس كل والتو للشرطية يكون متهما وكلما وقد يكون  
فلهما تقسيمات اربعة وهذا كان الحركة قسم بحسب القابل للتمازج والخصو  
وبحسب الفاعل الا لادوية وغيرها وبحسب ما فيه الا لادوية وغيرها وبحسب  
الا الدائمة والنقطعة والسريعة والبطيئة الا غير ذلك فحي لم القيمة بحسب الرابطة  
قد مضت اثنا عشرية وثلاثية زمانية وغير زمانية وماله تقسيم  
عوضوع وبحسبه فقل في بيان ما اى طبيعة محمول حملت على الموضوع  
اما حملت على شخص فخصيته فبالفرضية أم على الطبيعة الكلية حيث هي  
كلية فالفرضية الطبيعية سم والحكم أن كان على الأفراد اى الموضوع فكن  
لم يكن كمية اى كمية أفراد الموضوع فمحملة وان يكن كلاً وبصانته الإيجاب  
الموضوع قد حاكمها فاعل قدر والتغير للخصية في خصوص متوسرة  
اسم اخر لها اى مذوبة الى التور للسلب الإيجاب اللام للتعليل خذ  
بالاربع المحصورات اى بالسلب الإيجاب في المحصور الكلية والجزئية صاد  
المحصورات اربع كلاً وبصانته مفعول مقدم اى لفظ كل وبعض سو الإيجاب  
في باب القضاء دعى الياء للاطلاق دعى بمنزلة ص لا شيء لا واحد اى  
هذان اللفظان سور للسلب الكل والجزئي ليس بعض وليس كل والتو  
للشرطية يكون متهما وكلما وقد يكون اى هذا اللفظان لا يكونان يطاء مع

هذا هو المقصود من هذا الكلام وهو أن الموضوع هو الذي يحدده الحكماء في تقسيمها القداو بحسب الموضوع والمحواد جهات أو رابطات ذميمة وما بموضوع ظل المحل  
أما على شخص فخصيته أم على الطبيعة الطبيعية سم والحكم أن كان على الأفراد ولم يكن كمية فمحملة  
وان يكن كلا وبصانته حاكما محصورة متو للتسلب الإيجاب عند الأبع كلاً وبصانته الإيجاب  
لا شيء لا واحد السلب الكل للجزء ليس بجزء وليس كل والتو للشرطية يكون متهما وكلما وقد يكون

والشور للكلية المفصلة فلما اوردنا او مائله قضية شخصية لا اعتبار اذ لا كمال في اقتناصها  
بكلية جزئية بكذا  
الاول والى مائله كذا وسرمد مثل دائما اما العدد زوج واقا فرد ثم ان كسر  
المثلثة اولى عوج في لية على اجنبا الشخصية العلوية كالا ينفق

قضية شخصية لا اعتبار في العلوم لان معرفة الجزئيات الجسمانية جهة ضر  
التفكير في محتاج في معرفتها لا البد والاية فلا تعب الا بقدر الدريعة الكليات  
بجلائ تفعل الكليات فانه جهة غناها اذ لا يحتاج النطق العقل استيعا  
القولى الجسمانية بل مكفية بذاتها الا في الابداء بنحو لا عدالة الافادة  
اذ من هذا صنف علماء فان شئت الفقه فداوم الكليات وراود المجردة  
وايضا اذ لا كمال في اقتناصها اذ ثر بجلائ الكليات المحفوظة بتعاطف الا  
سيما الكليات العقلية المجردة الدائمة الثابتة في عالم الفكر الحكيم بل ليس  
جزئي بكذا لا مكتب اذ من يد لجزئيا بما هو جزئي و حاله الجزئي  
لا يدر له منه جزئيا اخر بما هو جزئي لان محي بل جاسا اخر ولا يكون الا اخر  
مكتبا منه ولا الكل لان الكليات اقل من نياال الجزئيا بما هو جزئي الكليات  
والكتب هو الكليات واذا استيعب تفعل كل تفعل كل اخر استيعب تفعل احكام جزئيا  
ولكن احكامها الكلية بحيث لا يشدا احكام فرد من الناصير الغابرين عنه  
ولا يبقى حاجة الى استيعاب نظر لتفعل ذاتيا لها وعرضها المشتركة فعلو  
التصوي التصديقي من الكليات نور يضي بين يدي عقلك يرشدك

مكتبة بل كمال في الفلا  
والا كمال في اقتناصها  
الاول والى مائله كذا وسرمد مثل دائما اما العدد زوج واقا فرد ثم ان كسر  
المثلثة اولى عوج في لية على اجنبا الشخصية العلوية كالا ينفق  
قضية شخصية لا اعتبار في العلوم لان معرفة الجزئيات الجسمانية جهة ضر  
التفكير في محتاج في معرفتها لا البد والاية فلا تعب الا بقدر الدريعة الكليات  
بجلائ تفعل الكليات فانه جهة غناها اذ لا يحتاج النطق العقل استيعا  
القولى الجسمانية بل مكفية بذاتها الا في الابداء بنحو لا عدالة الافادة  
اذ من هذا صنف علماء فان شئت الفقه فداوم الكليات وراود المجردة  
وايضا اذ لا كمال في اقتناصها اذ ثر بجلائ الكليات المحفوظة بتعاطف الا  
سيما الكليات العقلية المجردة الدائمة الثابتة في عالم الفكر الحكيم بل ليس  
جزئي بكذا لا مكتب اذ من يد لجزئيا بما هو جزئي و حاله الجزئي  
لا يدر له منه جزئيا اخر بما هو جزئي لان محي بل جاسا اخر ولا يكون الا اخر  
مكتبا منه ولا الكل لان الكليات اقل من نياال الجزئيا بما هو جزئي الكليات  
والكتب هو الكليات واذا استيعب تفعل كل تفعل كل اخر استيعب تفعل احكام جزئيا  
ولكن احكامها الكلية بحيث لا يشدا احكام فرد من الناصير الغابرين عنه  
ولا يبقى حاجة الى استيعاب نظر لتفعل ذاتيا لها وعرضها المشتركة فعلو  
التصوي التصديقي من الكليات نور يضي بين يدي عقلك يرشدك

الاول والى مائله كذا وسرمد مثل دائما اما العدد زوج واقا فرد ثم ان كسر  
المثلثة اولى عوج في لية على اجنبا الشخصية العلوية كالا ينفق



وَجُودُ مَوْضُوعٍ لَا يَجَائِيهِ حَكْمٌ فَإِنْ كُنَّا نَحْتَاجُهُ زُهْنِيًّا إِنْ هُوَ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى الْحَقِيقَةِ نَفْسِيًّا كَمَا  
وَالْحَكْمُ فِي الْمَوْضُوعِ يَتَجَرَّعُ عَلَى الطَّبِيعَةِ بِحَيْثُ ظَهَرَ

والنفسية قضية  
حكم فيها المناقاة بغير  
فان كانت في طرف الاشياء  
فقط كقولنا هذا شاة  
او جرس وانتهى بجمع  
مركبة من قضية وما هو  
من قضية وهذا يتبع جماع

جزئيا لا يصدق فانه  
يشي مع الخاص يستلزم  
صدق مع العام الذي لا يتغير  
فيلزم جماع التقيض على  
واته مع ولا يتبع جماع  
على الكذب بل يجوز كذا  
مع صدق ثم وانه لا يصدق  
الكل كذا كذا يستلزم  
فلا يكون كذا خاص من قضية  
والعقد خلافه وان كانت  
طرفة اشياء فقط كقولنا  
انه ليس كذا في كذا  
لانه لا يصدق في كذا  
مركبة من قضية وما هو  
ولذا يتبع جماع غير  
الكذب بل كذا يتبع  
العام يستلزم كذا مع  
الذي لا يتغير فليزم  
التقيض على كذا مع  
ولا يتبع جماع غير  
الصدق بل يجوز صدق  
مع كذا الخاص وانه لا  
لكن كذا خاص احد كذا  
الاخر من كذا واحد  
الاخر في كذا العام  
و هو مع ولا كانت  
والاشياء غير حقيقة  
من قضيتين احد ما  
كقولنا هذا العدد زوج او لا  
وس و لا يفيض الا  
في العدد الزوج او فرد  
الفرس لا يفيض الزوج  
كله من كذا كذا  
التقيض البقية فان  
التقيض لا يصدق  
الباقية علم  
لانه شرط فيها  
جميع اجزائها  
جميعها كذا

والنفسية قضية  
حكم فيها المناقاة بغير  
فان كانت في طرف الاشياء  
فقط كقولنا هذا شاة  
او جرس وانتهى بجمع  
مركبة من قضية وما هو  
من قضية وهذا يتبع جماع

الحقايق كليات اخرى مجهولة واحكام مشتركة بين الجزئيات فكمال النفس  
سبيلها عمار الكليات في موصفها وسياحة ديار الرسلات وكونها بل الجزئ  
المادى كسراب في الغلاء او كجانب الداملة والفلان جمع الغلاء فالجزئ  
كسراب يقعه بحسب الظان ماء حتى اذا جاز له يحد شيئا وجد الله عنده  
فوقه حجابا واما في بعض احكام الموصو الكلى فاذم مجرد  
وجود موضوع لا يجائيه اى القضية الواجبة حكم اذ للوجبة ما حكم  
فيها بثبوت شيئا ثبوته وبثبوت شيئا ثبوته فرع ثبوت المثبت فان كان اجبا  
وثبوت المثبت عينيا اى الخارج فخر اجية اى تسمى القضية خارجية  
وهي التي حكم فيها على افراد موضوعها الموجودة في الخارج محققة مثل كل من  
في العسكر قتل كل دار في البلد هدمت وهي ذهنية اى هو اى الموصو فيها  
اى الذهن اذ رجاء هي التي حكم فيها على الافراد الذهنية فقط مثل كل اجتماع  
التقيضين مغاير لاجتماع التاكيد كل جيل باقوت ممكن في الحقيقة نفس  
ظرفا لوجود موضوعها وهي التي حكم فيها على الافراد النفس الاخرية محققة كما  
او مقدة مثل كل جسم مركب كل جسم مثناه العيز ذلك من القضايا  
في العلوم مما ليس الحكم فيها مقصودا على الافراد المحققة اذ المقصود في العلم  
ان كل ما يصدق عليه جنم صد عليه انه مركب انه مثناه والحكم في  
ايضا جرى على الطبيعة كما في القضية الطبيعية لكن في الطبيعة الحكم على

والنفسية قضية  
حكم فيها المناقاة بغير  
فان كانت في طرف الاشياء  
فقط كقولنا هذا شاة  
او جرس وانتهى بجمع  
مركبة من قضية وما هو  
من قضية وهذا يتبع جماع

افرادها و ذلک علی انرا لم یکن لیثقی عداها و غص او موضوع الحقیقات و قیمة بحسب المحمول و نحوه التحصیل والعدول و التلبات جزء بذل الخ و سائبة المحمول اینجا با تعد از ربط سلبی سلب الربط

نفس الطبيعة لا بحيث يدرى إلى الأفراد كالأشياء نوع وفي المحصورة الحكم على  
الطبيعة بحيث قلنا سر أفرادها أي إلى أفرادها فالكلام من الجذر والأيضا  
إذ لو كان الحكم على أفرادها كانهم الأكثرون لم يمكن إذ ليس بينهم تلك الأعداد  
وكيف يمكن استحضار ما لا فانية له تفضيلاً والقوى الجسمانية منهاهية الثابتة  
والناثر والعقل لفظ الكل وعصم موضوع الحقيقة وكثرها الغير المنشأ  
النفس لا مرتبة الشاملة للأفراد الخارجية والذهنية الغير لها طارة للقوى  
فانظر بعين العقل في المحصورة إلى العنوان وهو الطبيعة الكلية العقلية  
والمراتب أي جعلها مراتب المظاهر في الذات وما به ينظر إلى العنوان لا  
ما فيه ينظر كما في القضية الطبيعية وأعرض أحكام الجزئيات الغير المنشأهية  
حيث لها المشتركة بالعدل أقصا التحمل المحمول الجزئية البسيط البسوطا  
وقصبة بحسب المحمول هذا ثالث القضايا الأربع للحمية وهي من حمية  
التحصيل والعدل فالتسلب في القضية أي جزء أبدا للجزء له أي لجزء من القضية  
وتذكير الضمير لنا أو لغيرنا بالقضية بالعقد في معدولة لأن إزاء التسلب معدولة  
تسلب النسبة فإذا استعملت لا في هذا المعنى كانت معدولة فتسمية القضية  
تسمية الكل باسم الجزء فان جعل جزء الموضوع في معدولة الموضوع أدلال  
معدولة المحمول أو للطرفين معدولة الطرفين العناية هنا بعملية المحمول  
وذلك منه محصله ومما لبته المحمول أي موجبة متالبة للمحمول أي بما أتت

[illegible]

فكان لايجابا لغيره ولم  
أولا وغيرهما العدول  
ووجود موضوعه والسلب  
ليس عن سلب فلا يزول  
عدوله وقصوع بسبق  
التيه ميره دروا  
وعدول عدم للقيته  
وليس لا نحوها نطقه

فكان لايجابا لغيره ولم  
أولا وغيرهما العدول  
ووجود موضوعه والسلب  
ليس عن سلب فلا يزول  
عدوله وقصوع بسبق  
التيه ميره دروا  
وعدول عدم للقيته  
وليس لا نحوها نطقه

اذ ربط سلب ليس سلبا لربط واحد اي مفهومها وهذا قسم اخر من القضية  
فكان لايجاب سوا كان موجبة محصلة او موجبة معدولة او موجبة  
سالبة المحمول اخصل اذ لم وجود موضوع له كالمركب والسلب لم لصبة  
بانتفاء الموضوع بسبق ربط البناء للسببية سلبا اي على السلب الجزئية  
اي تحقق جزئية السلب للمحمول مثل زيد هولا كانه هو ليس بكتاب فاذا اذ  
زيد لا هو كانه زيد ليس هو بكتاب لم يكن السلب جزءا وفي ثنائيتها اي  
ثنائية القضايا كان جزئية بالتيه او نقول لفظ لا وغير فيما العدول  
بالمواضع واما لفظ ليس عن سلب فلا يزول ثم انه عدول وقصوع  
يعبر ايضا مع انه قليل الفائدة اذ المعبر في الموضوع الذات لا الوصف فجاء  
المحمول اذ المعبر فيه المفهوم فيعتبر وصفه المنطوق به في القضية فاذا اعتبر  
يفرق بينه وبين السلب بسبق السور اذ كانت القضية مسورة على السلب  
مثل كل لحي جامد فكانت معدولة وانما خرف كانت سلبا محصلا مثل ليس كل  
انسان كاتب او كما الكاف اسمية اي يسبق مثلها والذي عليه ان كانت غير مؤ  
مثل ما هولا لحي والذي ليس محجاد والنية اي بالتيه ان لم يكن شيء  
من هذه ميره عن المسالبة دروا او بالمواضع كالمفهوم عدول عدم للقيته  
اي عدم الملكة الذي وضع له لفظا شوقي والحال انه ليس لا نحوها نطقه  
مثل زيد اعني فان هذه القضية معدولة كزيد لا بصير ومثل زيد لا كزيد لا

فكان لايجابا لغيره ولم  
أولا وغيرهما العدول  
ووجود موضوعه والسلب  
ليس عن سلب فلا يزول  
عدوله وقصوع بسبق  
التيه ميره دروا  
وعدول عدم للقيته  
وليس لا نحوها نطقه

فكان لايجابا لغيره ولم  
أولا وغيرهما العدول  
ووجود موضوعه والسلب  
ليس عن سلب فلا يزول  
عدوله وقصوع بسبق  
التيه ميره دروا  
وعدول عدم للقيته  
وليس لا نحوها نطقه



جعل الجهان جزءاً ايضاً قلنا فالكتب بالامكان لا يتازم وايضاً المطلق والمقيّد والوجود هل يرتدّد  
اقياسها بموجب الجهان قلنا ان تجزئيات فنيته القضية مكيفه في الواقع ونفس الامر يصف  
كيفية النسبة سيماً ضرورية امكاناً او غيرهما لفظاً على المدّة دلالتها تلك الرباعية والوجهة

الوجهة الاولى ان الجهان جزء من الوجود والوجود هل يرتدّد  
الوجهة الثانية ان الجهان جزء من الوجود والوجود هل يرتدّد  
الوجهة الثالثة ان الجهان جزء من الوجود والوجود هل يرتدّد  
الوجهة الرابعة ان الجهان جزء من الوجود والوجود هل يرتدّد

هذا فاعلم ان كثير منهم ذهبوا الى ان سالبه المحو كالتالي في عدم استدعاء  
وجود الموضوع وليس محو لانها موجبة حيث انها ربطت سلباً سلباً بطا  
اشرفا الى جعل الجهان جزءاً للوجود ايضاً فاعلم ان قيمة القضية الى ما  
يجعل فيها الجزء من المحو ولا غيره كما في السلب فتمت بحسب ما كنت  
بالامكان لا يتازم فمصر القضية ح ضرورية كما يستفاد من الشيخ  
وايضاً اي قيمة اخرى بحسب محو الوجود المطلق من الوجود والمقيّد من الوجود  
هل به اي المذكور تبدّد اي اذا كان محو القضية وجوداً مطلقاً مثل لا  
موجود فالقضية هيّة بسيطة واذا كانت وجوداً مقيداً فهي هيّة مركبة  
مثل الانسان كاتب **الموجهات** واذا فرغنا من التقييم  
الثلاثة للحيلة شرعنا في ابعها فقلنا اقامها بموجب جهات قدحان  
ان تجزئيات ولما لم تحقّق الجهة اولاً قلنا فنيته القضية مكيفه  
في الواقع ونفس الامر يصف تلك الصفة النفس الامر وكيفية النسبة  
مدّة محققة مادة سيماً امر موكّد بالنون الخفيفة المبذلة بالالف قد يصح  
بالعصر ايضاً ضرورية امكاناً او غيرهما من المواد وهذا بيان للمادة  
لفظاً على المدّة في القضية المفوضة دلالتها بتي جهة وتلك القضية  
الحيلة تسمى الرباعية كونها ذات اربعة اجزاء مع ذكر الرابطة والوجهة  
لاشتمالها على الجهة ومقابلها تسمى مطلقة ويحتمل في اعراضها ان تكون

هذا فاعلم ان كثير منهم ذهبوا الى ان سالبه المحو كالتالي في عدم استدعاء  
وجود الموضوع وليس محو لانها موجبة حيث انها ربطت سلباً سلباً بطا  
اشرفا الى جعل الجهان جزءاً للوجود ايضاً فاعلم ان قيمة القضية الى ما  
يجعل فيها الجزء من المحو ولا غيره كما في السلب فتمت بحسب ما كنت  
بالامكان لا يتازم فمصر القضية ح ضرورية كما يستفاد من الشيخ  
وايضاً اي قيمة اخرى بحسب محو الوجود المطلق من الوجود والمقيّد من الوجود  
هل به اي المذكور تبدّد اي اذا كان محو القضية وجوداً مطلقاً مثل لا  
موجود فالقضية هيّة بسيطة واذا كانت وجوداً مقيداً فهي هيّة مركبة  
مثل الانسان كاتب **الموجهات** واذا فرغنا من التقييم  
الثلاثة للحيلة شرعنا في ابعها فقلنا اقامها بموجب جهات قدحان  
ان تجزئيات ولما لم تحقّق الجهة اولاً قلنا فنيته القضية مكيفه  
في الواقع ونفس الامر يصف تلك الصفة النفس الامر وكيفية النسبة  
مدّة محققة مادة سيماً امر موكّد بالنون الخفيفة المبذلة بالالف قد يصح  
بالعصر ايضاً ضرورية امكاناً او غيرهما من المواد وهذا بيان للمادة  
لفظاً على المدّة في القضية المفوضة دلالتها بتي جهة وتلك القضية  
الحيلة تسمى الرباعية كونها ذات اربعة اجزاء مع ذكر الرابطة والوجهة  
لاشتمالها على الجهة ومقابلها تسمى مطلقة ويحتمل في اعراضها ان تكون

هذا فاعلم ان كثير منهم ذهبوا الى ان سالبه المحو كالتالي في عدم استدعاء  
وجود الموضوع وليس محو لانها موجبة حيث انها ربطت سلباً سلباً بطا  
اشرفا الى جعل الجهان جزءاً للوجود ايضاً فاعلم ان قيمة القضية الى ما  
يجعل فيها الجزء من المحو ولا غيره كما في السلب فتمت بحسب ما كنت  
بالامكان لا يتازم فمصر القضية ح ضرورية كما يستفاد من الشيخ  
وايضاً اي قيمة اخرى بحسب محو الوجود المطلق من الوجود والمقيّد من الوجود  
هل به اي المذكور تبدّد اي اذا كان محو القضية وجوداً مطلقاً مثل لا  
موجود فالقضية هيّة بسيطة واذا كانت وجوداً مقيداً فهي هيّة مركبة  
مثل الانسان كاتب **الموجهات** واذا فرغنا من التقييم  
الثلاثة للحيلة شرعنا في ابعها فقلنا اقامها بموجب جهات قدحان  
ان تجزئيات ولما لم تحقّق الجهة اولاً قلنا فنيته القضية مكيفه  
في الواقع ونفس الامر يصف تلك الصفة النفس الامر وكيفية النسبة  
مدّة محققة مادة سيماً امر موكّد بالنون الخفيفة المبذلة بالالف قد يصح  
بالعصر ايضاً ضرورية امكاناً او غيرهما من المواد وهذا بيان للمادة  
لفظاً على المدّة في القضية المفوضة دلالتها بتي جهة وتلك القضية  
الحيلة تسمى الرباعية كونها ذات اربعة اجزاء مع ذكر الرابطة والوجهة  
لاشتمالها على الجهة ومقابلها تسمى مطلقة ويحتمل في اعراضها ان تكون



كذلك في القضية العقلية معقول ههنا من عقلية فالحكم ان ضرورة اَبانا  
كانت ضرورة الذاتية طلق ضرورة ازيله  
كلمة تلك مصانفا اليها الكلمة جملة وح لم تكن من باب الفصل والوصل كذلك  
في القضية العقلية والكلام النفسى الذى هو نطق النفس الناطقة معقول  
هذه اى هذه الهمات للمفوضة جهة عقلية قدر في عمله ان التفاوت  
بالتعريف الشك في الكثرة في الخواص لا في الابطاء وانما لم يفلح  
القضية الذهنية لئلا يشبه بالذهنية المقابلة للحاجية والحقيقية و  
لان الاعتناء بالعلوم الحقيقية بالمعقول لا بمطلق العلوم الذهنية  
خصوصا في بعض اقسام الموضوعات المهمة  
فالحكم في القضية ان ضرورة للنسبة اَبانا اظهر ما دام هو الموضوع  
اى موجودا كانا هذه العبارة كقولهم ما دام ذات الموضوع موجودا كانت  
القضية ضرورة الذاتية اى تسمى بالضرورة الذاتية وهذه القضية  
تتعد في موارد ثلثة في حمل ذات الشيء على ذاته بمعنى عدم هذا ان الشيء  
نفسه مثل الانسان لثان بالضرورة وحمل ذاتية عليه كالانسان حيوان بالضرورة  
وحمل الوازم مهية عليها كالانسان به رزج بالضرورة وكلها يقيد بما دام ذات  
الموضوع موجودة وطلق محض بسيط صرف لا يتعدى فما حق قد دام  
الذات قضية اخرى اشرف القضايا هي قضية ضرورة ازيله تتعد في  
وجود الحق بتم وصفاته مثل الله بتم موجود بالضرورة الازلية والله حي  
عالم قادر بالضرورة الازلية لان احب الوجود بالذات واجب الوجود بجميع



والأضرورة ممكنة بجهة واحدة مفتنة فلاضرورة الخلافه  
وعمه بسيطة بالثالث وخصه من التركيبات والبعض من جهة ثالثة  
كذا بالأضرورة ذاتية قد ثبتت مطلقة ضلته فتختلف القيود اذ تركبت  
فادع بوجودية الفعلية اذ لم تجتصص صفة

والضخ لاضرورة بوجه  
باللادوام الدالة تركبا  
عن اسمها وبعضها تتركب

فالتمكنه خارجة وان كان الحكم بالأضرورة ممكنة وهي بجهة اى ممكنة عام وممكنة  
خصية مفتنة اى مفتنة فان كان الحكم بالأضرورة خلاف النسبة المذكورة  
فالخصية ممكنة عامة وان كان الحكم بالأضرورة الطرفين المخالف للموافق للخصية  
ممكنة خاصة كالمفاد فلاضرورة الخلاف عمه مثل كل اشياء كائنا ما كانا  
والخصية اى الامكان الخاص لاضرورة بجهة اى بالتمام وكلا الطرفين  
اعطاه برؤنه اى بجهته مثل كل اشياء كائنا ما كانا بالامكان الخاص الممكنة الخاصة  
والتركيبات هذه القضية والعنى قضيتان ممكنتان عامتان اى كل اشياء كانت  
بالامكان العام ولاشئ من الاشياء كائنا ما كانا بالامكان العام وهذا فلفنا  
وعمه بسيطة بالذات **عوض في التركيبات وخصه من التركيبات**  
والبعض من جهة اى الوجهان حيثما قيد باللادوام الدالة لا الوصفى  
اذ يلزم التناقص في المحكوم بالتمام الوصفى وتقيده كالشرطة العرفية  
تركيبا بكذا اى يحصل القضية المركبة كذا بالأضرورة ذاتية قد ثبتت مطلقة ضلته  
اى المطلقة العامة فتختلف القيود اذ تركبت القضية عن اسمها وهذا فلفنا  
المطلقة والمنشئة للطلقة ما ذاتها باللادوام حذف لفظ المطلقة عن اسمها  
فوق لها الوقتية والمنشئة وبعضها اى بعض التركيبات بتلك بحسب الاسم  
كالمفاد فادع وجودية اى سم بوجودية اذ دائمة وبوجودية لاضرورة الفعلية  
اى المطلقة العامة القيدة باللادوام واللاضرورة اذ ان اى من التبعين بخصه

الوجهان حيثما قيد باللادوام  
باللادوام الدالة تركبا  
عن اسمها وبعضها تتركب  
فادع بوجودية الفعلية اذ لم  
تجتصص صفة

فادع بوجودية الفعلية اذ لم تجتصص صفة  
فادع بوجودية الفعلية اذ لم تجتصص صفة  
فادع بوجودية الفعلية اذ لم تجتصص صفة

خاتمة مداولة لاداعيا  
 الشَّيْخُ الْأَشْرَفِيُّ وَالْعَلَّامُ  
 خاتمة دُفْعِ الْأَصْلِ لَكُنَّا  
 قَضِيَّةٌ صُتِرَ فِي الثَّانِي  
 مَكُولُوا الضَّرُورَةُ مَكَانَهُمْ  
 كُلُّ الْجِهَانِ فِي الضَّرُورَةِ كَمَا  
 كَلَامُ دَامَ لَهَا كَيْفَانَهُمْ  
 إِذَا الْوَجْهُ كَاشِفُ الْوُجُوبِ  
 وَالْجِهَةُ أَجْزَاءُ مَحَلِّ غَدِّ  
 فَالضَّرُورَةُ لَهَا ثَلَاثُ

صِفَتِ صِفَتِهِ الْمَدَّ بِالْوَصْفَةِ الْمَحْكُومُ بِالْقَدَمِ الْوَصْفِ الْأَعْمُ وَالضَّرُورَةُ الْوَصْفَةُ  
أَيْ تَمَّ فِي الْمَشْرُطَةِ الْعَامَّةِ بِالْمَشْرُطَةِ الْخَاصَّةِ وَالْعَرُوفَةِ الْعَامَّةِ بِالْعَرُوفِ الْخَاصَّةِ  
عَمَّا أَنَّ الْمَدَّ وَالْمُاشَارَةَ إِلَى الْمَطْلُوفَةِ عَامَةً خَالِفَةً لِأَصْلِ الْقَضِيَّةِ فِي الْكَيْفِ فَقَدْ  
لَفِ الْكَلِمَ كَمَا لَفْنَا خُلِيَّةً مَدْلُولَةً لِأَدَاءِهَا أَمَّا بِالْإِثْبَاتِ وَمَا وَجَّاهُ الْجَنْدِ  
وَالِإِصْطِلَاقِ الْمَدْلُولَةِ لِلْفِعْلِ أَدَاءِهَا فِي الْقَضِيَّةِ الْكَيْفِيَّةِ لِأَصْلِهَا كَمَا  
مِثْلُ كُلِّ كَاتِبٍ يَحْرُكُ الْأَصَابِعَ بِالضَّرُورَةِ مَا دَامَ كَاتِبًا لِأَدَاءِهَا إِلَى شَيْءٍ وَكَاتِبًا يَحْرُكُ  
الْأَصَابِعَ بِالْفِعْلِ كَمَا مَدْلُولُ الضَّرُورَةِ أَمَّا كَيْفَ يَكُنْ عَامَةً كَلَامًا وَلَمْ يَدْرُهَا  
كَيْفًا وَكَمْ أَيْ يَجِبُ الْكَيْفُ الْكَمِّيَّ أَنَّ ذَلِكَ الْمُمْكِنَةُ الْعَامَّةُ خَالِفَةٌ لِأَصْلِ الْقَضِيَّةِ  
فِي الْكَيْفِ وَالْفَوْقِ وَهِيَ الْكَلِمَةُ مِثْلُ كُلِّ إِصْبَانٍ يَحْرُكُ الْأَصَابِعَ بِالْفِعْلِ أَلَا بِالضَّرُورَةِ  
أَيْ لَا شَيْءَ إِلَّا هَاتَانِ **عَوْنٌ فِي رَجَاءِ الشَّيْخِ الْمُبَالِغَةِ** مَحْرُوكًا أَمَّا بِالْإِثْبَاتِ  
شَهَابُ الدِّينِ السَّهْمُورِيُّ سَ كُلِّ مَوْضِعٍ لَا الْقَضِيَّةَ الْإِثْبَاتِيَّةَ الشَّيْخُ الْأَشْرَفِيُّ الْفَلَا  
الْأَلِهيَّةُ بِالْإِلَهِيَّةِ فَصِيَّةً فَصِيَّةً فِي الْبَيِّنَاتِ بِتَقْدِيمِ الْبَيِّنَاتِ الْمَوْجُودَةِ عَلَى الشَّاهِدِ  
وَالْتَّوَنُّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ بِمَعْنَى الْقَطْعِ وَالْجَرَمِ فَإِنَّ الضَّرُورَةَ هِيَ الْيَقِينُ كُلُّ الْجِهَانِ  
فِي الضَّرُورَةِ أَيْ كُلِّ الْمَوْضِعَاتِ وَالْقَضِيَّةِ الضَّرُورِيَّةِ أَدْرَجْنَا طَبْلًا لِلْإِثْبَاتِ  
وَلَقَدْ لَانْتَبَاهُ رِعْنَانِيَّةً بِالْأَصُولِ رَفَضًا لِلْفَضُولِ أَدْرَجْنَا كَاشِفًا لَوُجُوهَ الْكَلِمَةِ  
لَا نَحِيَّةَ الْوُجُودِ حَيْثِيَّةَ الْإِبَاءِ عَنِ الْعَدَمِ وَأَدْرَجْنَا الْجِهَانَ خَرْفًا مَحْمُودًا  
كَلِمَةً يَجْلِي عَنْهَا لَوُجُوهَ الضَّرُورَةِ لَقَدْ دَلَّ عَلَى بَعْثِ الْقَضِيَّةِ لِبَيِّنَاتٍ

[illegible][illegible]

لَكُنَّا مُدَاقِفِيْنَا اَرْهُمُ اِذْ لَكَ الْفَصِيلُ شَرْحًا لَمْ يَحِثْ تَقْرِيطُ لَنَا وَلَا شَطَطُ

للضرورة قال في حكمة الاشراق ما كان الممكن مكانه ضروريا والمفزع امتثالا  
 ضروريا والواجب جوبيا ايضا كان فلاولى ان يجعل الجهات من الوجوب قيمه  
 اجزاء للمحولات حتى يصير القضية على جميع الاحوال ضرورية كما نقول كل انسان  
 بالضرورة هو ممكن ان يكون كاتباً او يجب ان يكون حيواناً او يمنع ان يكون  
 فهذا هي الضرورة البتانه فاننا اذا طلبنا في العلوم امكان شئ وامتناعه فهو  
 جزء مطلوبنا الا ان نجهله بل بالجهة الكلية الضرورة المطلقة ولا يمكننا  
 ان نحكم حكما جازما الا انما نعلم انه بالضرورة كذا فلا نور من القضايا الا البتانه  
 انتهى ما اردنا من كلامه لكننا قد افقينا اثرهم اذ ذلك التفصيل شرح ما  
 اى للضرورة مراتب متفاوتة فيجب ان ينبى على ان الضرورة الذاتية غير الضرورة  
 الوصفية وغير الضرورة الموقرة وان التوهم استحالة الاشكال غير القوي  
 ضمن اللدوام الذي لا معها وقصر عليها نتم مطلق الضرورة اصل محمولاتها  
 لم يحرم اى ما لا يقترن بطلانها بان لا تذكر احكام القضايا المهمة بالضرورة  
 عن الحس والمزاييد ولا شطط بالاطلاق في الوجهات كما فعله بعض المتأخرين  
 جعلنا الله ارسطو سطا كما فان كتابه المجيد كذلك جعلناكم امة وسطا  
 والجهة وان قصر في بعض الملاحظات منسوبة محمولة كما معنى الحرف الذي  
 قد يصير معنا اسميا ملحوظا بالذات لكنها ككيفية الذي هو المنتزعة  
 الحافظ في ذاتها المرات اى مثلها في انها ما يما ينظر لا ما يما ينظر وطلو



تقيض كل رفع أو كرفع تعميم رفع لها مروجع. فاحذر الطريق لا مناص وبالقبضة هنا اختصار  
وهو اخلاص القصيد لا بالذات في الصد كذا في الله فاخلافا كيفاً وكمية والوجه فملا بمشبه

بَلْ هِيَ تَكُونُ غَوْصًا فِي التَّنَاقُصِ مَحْمُولًا عَلَى الْعِلْمِ

نَقِضُ كُلَّ شَيْءٍ رَفَعَ أَيْ رَفَعَهُ أَوْ مَرْفُوعٌ بِرَفْعِ الْإِنْسَانِ نَقِضُ الْإِنْسَانِ  
لِكُونِهِ رَفْعًا لِلْإِنْسَانِ نَقِضُهُ لِكُونِهِ مَرْفُوعًا بِالرَّفْعِ نَعِيمٌ رَفَعَ لَهَا أَيْ إِلَيْهَا  
مَرْجُوعٌ لَمَّا قَالَ بَعْضُهُمْ نَقِضُ كُلِّ رَفْعَةٍ هُمْ مِنْهُ الْخَاصُّ عَنِ الْإِنْسَانِ  
وَلَمْ يَشْمَلْ عَيْنَ الشَّيْءِ بَدَلَهُمْ هَذَا بِقَوْلِهِ رَفَعَ كُلِّ شَيْءٍ نَقِضُهُ بَعْضُهُمْ عَمَّ الرَّفْعَ  
بِأَنَّ الصَّدَقَ بِمَعْنَى الْقَدْرِ الشَّرَكِ بَيْنَ الْبَيْنِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَبْنِيِّ لِلْفِعْلِ وَهَذَا  
قَوْلُنَا نَعِيمٌ أَوْ فَرَادٍ الشَّرْطُ بَيْنَ الْمَنَاصِ أَيْ فَرَادِ كَامِ التَّقْضِ بَيْنَ الْأَجْزَاءِ  
رَفْعُهَا وَلَا جَمْعُهَا وَبِالْقَضِيَّةِ هُنَا أَيْ الْمَطْلُوقُ فِي الْحُكْمِ وَهُوَ اخْتِصَاصُ  
وَهُوَ أَيْ التَّنَاقُضُ لِنَطْقِي اخْتِلَافَ الْقَضِيَّتَيْنِ بِالذَّاتِ خَرَجَ مِثْلُ زَيْدٍ  
إِنْسَانٌ زَيْدٌ لَا نَاطِقٌ فَاتَمَّ نَقِضُهُمَا بِالْعَرَضِ فِي قُوَّةِ التَّقْضِ فِي الصَّدَقِ  
كَذَا فِي الْبَيْنِ أَيْ لَا بَدَانَ يَقْتَضِي الصَّدَقَ وَالْكَذِبَ فَلَا يَصْدَقَانِ مَعًا لَا يَكُونُ  
مَعًا فَخَلَفَا كَيْفًا أَيْ الْإِيجَابُ السَّلْبُ كَمَا أَيْ الْكَلِمَةُ وَالْجَزْءُ حَقٌّ  
عِنْدَ الْآخَرِينَ وَالْوَحْدَةُ فِيمَا عَدَا هَذِهِ الثَّلَاثَةَ مَجْتَمِعَةٌ مِنَ الثَّمَانِيَةِ الثَّمَانِ  
وَهِيَ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى الْحُكْمِ عَلَيْهِ الْحُكْمُ بِشَرْطِ الْأَضَافَةِ وَالْكُلِّ وَالْجُزْءِ  
وَالْقُوَّةِ وَالْفِعْلِ الْمُقَوَّلِ وَالْأَبْنِ غَيْرِ مُخْتَلَفٍ أَوْ مَعَ الْإِخْلَافِ جُزْءًا وَالصَّدَقِ  
فِي جَمْعِ الْمَوَادِّ فَلَا تَنَاقُضَ كَقَوْلِنَا زَيْدٌ كَاتِبٌ عَمْرٌو وَلَيْسَ كَاتِبٌ زَيْدٌ كَاتِبٌ  
وَلَيْسَ عَمْرٌو وَلَا سَوْدٌ قَابِضٌ لِنُورِ الْبَصَرِ أَيْ شَرْطِ السَّوَادِ وَلَيْسَ قَابِضٌ لِنُورِ

[illegible]

وقد كثر ما قيل في هذا من اها وصحة الحمل اعرف جملها بذكر بالمتضاد او تحت  
فالكيف في الكرم قد اختلفا

فالكيف في الكرم قد اختلفا

بشرط زوال السواد وزيد بابي اعرف وليس بابي لبكر والابن اسود  
اي بشرته وليس اسود اي سنه والصل حار اي بالقوة وليس حار اي  
بالفعل زيد موجود اي لان ليس موجود اي في المستقبل زيد جالس  
اي في السوق وليس جالس في الدار وقد كثر في الوحد ان جحد  
جزءاها اي جزء القضية فترجع الثانية الى حدة الحكم عليه بمتعلها  
ووحدة الحمل اعرف جملها اي حدة ناسعة هي حدة الحمل اي معتبرة  
ولهذا قلنا جرحي اي الحمل الاول ليس جرحي اي الحمل الشايع والعلم  
بالاول وليس بعدم الشايع وكذا الملح واللائث والذهن والاهمك العلم  
والاشي موصوها بذكر لفظ التناقض في اصطلاح المنطق بالمتضاد او تحت  
اي لفظ المتضاد متى كان القضيةتان في الكيف في الكرم قد اختلفا مثلا  
كل حيوان انسان لا يمشي وان انسانا كلناها كاذبة ومثل بعض الحيوانا  
وبعض الحيوان ليس انسانا كلناها صادقة فالاول تضاد والثاني التناقض  
قال الشيخ الرئيس الشافعي ليس الكل السابق بالكل الموجب مقابلة التناقض  
بل هو مقابلة من حيث هو سالج ولم مقابلة اخرى فلنسم هذه المقابلة  
اذ كان المتقابلان هما لا يمتعا صفا اصلا ولكن قد يمتعان كذا كالاشداد في  
اعيان الامور انتهى قال الشيخ الطوسي في شرح الاشارات فختلفنا الكيفية  
الكيتان كانتا كليتين ممتعات متضادتين لجواز اجتماعهما على الكذب وصدق

فالكيف في الكرم قد اختلفا

فالكيف في الكرم قد اختلفا

الموجبات لضرورتها إمكان عم وشروطها حينية ممكنة ودائم اطلاق عم لقيضها سنة

عرفية عنها القابلة حنية مطلقه خذ عاقله

وهو مادة الامكان انكنا جرنينيين ستمتا داخلين تحت النسخة لهولما  
تحت الكليتين هما يجوز اجتماعا على التسدق والكذب كما في ذلك الما بعينه <sup>التي</sup>  
فالكلين في مادة الامكان كقولنا كل انسان كاتب لا يثبت من الانسان بكاتب كلنا  
كاذبة والجرنيتان في تلك المادة بعينه كما قولنا بعض الانسان كاتب بعض انسانا  
ليس بكاتب كلناها في نقايض المعية صادرة كذا اسلما الشيخ  
موجهات في نقايض لوجهات بياها ان الضرورية ما خبر مقدم امكان <sup>م</sup>  
متدا ثنائ مؤخر والجملة خبر الاول والعنى موجهات في نقيض الضرورية المطلقة  
هو الممكنة العامة لان نقيض كل شئ رفعه كالمشاور رفع الضرورة امكان الطرف  
المقابل لكل انسان جوان بالضرورة نقيض ليس بعض الانسان جوانا بالامكان  
العامة والنقيض شرطها اي شرطها عامة هو حقيقتة ممكنة حكم فيها  
بكل الضرورة الوصفية عن الجانب المخالف فيكون نقيضها محكم في ضرورة  
الجانب المخالف بحسب الوصف فنقيض بالضرورة كل كاتبة متحرك الاصابع ما دام  
كاتباً كونها ليس بعض الكاتب متحرك الاصابع حين هو كاتبة لا مكانا والاعمال  
اطلاقاً ثم لنقيضها ساءى المطلقة العامة نقيض الدائم لان سلب الدائم  
يلزم ضلعية الطرف المقابل فكل ذلك متحرك دائماً نقيض ليس بعض الكاتبة  
متحرك بالفعل عرفية عنها المقابلة والنقيض لها حقيقتة شرطها خذ  
يا عاقله نظير نقاضة المحيثة الممكنة للشرطة العامة فنقيض بالذم كل كاتبة

ولربكافا المنفصلة ما بين خبرها هي الجملة وموضع الترديد في الخبر

متحرك الاصابع مادام كاتباً قولنا ليس بعض الكاتب متحرك الاصابع حين هو  
كاتب بالفعل وقصر عليها نقيض الوقتية والمنتشرة للماضي لأن نقيض كل  
شئ هو كماله فكأن النقيض للضرورة الذاتية الامكان الذاتي والضرورية الوقتية  
الامكان الوصفية كمال الضرورة الوقتية الامكان الوقتي فكل من يخفف بالضرورة  
وقد الحيلولة نقيضه ليس بعض الغير مخفف قد الحيلولة بالامكان فيه الامكان  
المطلق بمعنى سلب الضرورة في جميع الاوقات كما في المنتشرة المطلقة فكل انسان  
منفصل بالضرورة وقد ما تفحص ليس بعض الانسان منفصل بالامكان في جميع اوقات  
والنقيض كما قلنا اي المركبات من الوجهات المنفصلة المانعة للحالوة  
وجزئين هاتئذ في المركبة في ما بين جزئيهما اي في المنفصلة المحتملة  
اي في نقيض الزاوية اما هذا واما ذاك لاعلى التعيين ان نقيض كل شئ في  
رفع المركبة من اصل الجزئين كما يكون برغمها ولهذا فالمنفصلة مانعة للحالوة  
فقولنا كل كاتب متحرك الاصابع بالضرورة مادام كاتباً لا دائماً نقيضه  
من نفسه هي قولنا اما بعض الكاتب ليس متحرك الاصابع بالامكان حين هو كاتب  
واما بعض الكاتب متحرك الاصابع دائماً وقصر هذا في المركبة الكلية ولا تكر  
موضع الترتيب المركبة الجزئية افراد موضوع في الكلية المرددة المتوحد  
يكذب المركبة الجزئية كبعض الحيوان انسان بالفعل دائماً ويكذب كل نقيض في مبنها  
ايها الانسان في الحيوان باسناد دائماً وكل حيوان انسان دائماً فقيضها صنية



[illegible]



سلب ضروري كان لا مطلقه وغيرهما مثلا كان سلبا بيده اوجبا مثلا كانت سلبا  
مطلقه وغيرهما مثلا كان سلبا بيده اوجبا مثلا كانت سلبا

سلب ضروري كان لا مطلقه وغيرهما مثلا كان سلبا بيده اوجبا مثلا كانت سلبا

العدم واجب الوجود ويمكن العدم ممكن الوجود ثم قال ان اذ تحقق له بيان  
السلب بما هو سلب ليس له معنى محصل ثبت له اوجبا ويرفع عنه اوجبه معنى علم

العدم واجب الوجود ويمكن العدم ممكن الوجود ثم قال ان اذ تحقق له بيان

سبيل الوجود الامتناع والامكان ففعله ريت انه لا تكون نسبة سلبية  
مكيفة بضرورة اودام او غلبة واما انما يؤول ضرورة النسبة السلبية  
الى امتناع النسبة الايجابية التي هي نقيضها ومعنى دام النسبة السلبية  
سلب تلك النسبة الايجابية في كل وقت على ان يعتبر ذلك في الايجاب يجعل  
السلب قطعاً له بذلك الاعتبار ويرفع بحسب أي جزء فوضه اجزاء الاوقات  
انتهى على هذا ليس لقضية موجبه نقيض هو موجبه اخرى لا سلب تلك  
الموجبه الموجبه ولم يرد الا الاليس على النسبة وكيفيهما وجهها الا في الاكثر  
فليس نقيض الضرورية لا سلبها ولا نقيض الالزام لا سلبها لا يمكنه ولا  
عامة ولا غيرها في غيرها لان نقيض كل شيء رفعه اليه اشرنا بقولنا سلب ضروري  
وعند سالب هو نقيض عقده موجب ضروري فحسب ليس امكان ممكنه ولا  
اطلاق ومطلقة عامة وعند سالب نقيض عقده موجب ضروري دام وغيرها  
مثلا اي تبع الضرورية والذكر او لا الناطم فلا دوا واطاب لا التفان والتكم  
لا الغيبة او لا النظم واطاب الاستاد المجازي او لا القائل بالقول الشبه هو قينا  
بين المتأخرين كان سلبا على هذا بكمه أي في الابتداء قبل دخول اذاه السلب  
اوجبا وفي الوجوه ملة أي مادة كانت بعد اذ اخذ نقيضه سلبا فالسلب

سبيل الوجود الامتناع والامكان ففعله ريت انه لا تكون نسبة سلبية  
مكيفة بضرورة اودام او غلبة واما انما يؤول ضرورة النسبة السلبية  
الى امتناع النسبة الايجابية التي هي نقيضها ومعنى دام النسبة السلبية  
سلب تلك النسبة الايجابية في كل وقت على ان يعتبر ذلك في الايجاب يجعل  
السلب قطعاً له بذلك الاعتبار ويرفع بحسب أي جزء فوضه اجزاء الاوقات  
انتهى على هذا ليس لقضية موجبه نقيض هو موجبه اخرى لا سلب تلك  
الموجبه الموجبه ولم يرد الا الاليس على النسبة وكيفيهما وجهها الا في الاكثر  
فليس نقيض الضرورية لا سلبها ولا نقيض الالزام لا سلبها لا يمكنه ولا  
عامة ولا غيرها في غيرها لان نقيض كل شيء رفعه اليه اشرنا بقولنا سلب ضروري  
وعند سالب هو نقيض عقده موجب ضروري فحسب ليس امكان ممكنه ولا  
اطلاق ومطلقة عامة وعند سالب نقيض عقده موجب ضروري دام وغيرها  
مثلا اي تبع الضرورية والذكر او لا الناطم فلا دوا واطاب لا التفان والتكم  
لا الغيبة او لا النظم واطاب الاستاد المجازي او لا القائل بالقول الشبه هو قينا  
بين المتأخرين كان سلبا على هذا بكمه أي في الابتداء قبل دخول اذاه السلب  
اوجبا وفي الوجوه ملة أي مادة كانت بعد اذ اخذ نقيضه سلبا فالسلب

سلب ضروري كان لا مطلقه وغيرهما مثلا كان سلبا بيده اوجبا مثلا كانت سلبا

لكن نقيض لاجتيازهم لازم ولازم تصديق القصد بالمستقيم المتساوي العكس بتبديل جزئي القضية دعي

بعض القيد والمقيد جميعا وعلى هذا يستغنون عن كثير من تطويلات كثير من

المناخرين لكن نقيض لاجتيازهم اي النقيض للثاقل على السنة المناخرين

هو لازم من لازم اي لازم النقيض على من سياخنا كما حرمنا في هذا نقلنا

عن الشيخ الاشراقي انه قصد به القصد اي سبيل لاقتضادتم اي هو تمام لا

ايجاز غزلا **عوض في العكس المستوي** تطويل مد

بالمستقيم السوي ما هو العكس للمصطلح دعي بتبديل جزئي القضية

وهذا اول من الوضوع والحول لشمولة عكس الحملات والشرطيات والمراد

المحكم عليه لانهما الزكان اللذان لا اقل هما في تحقق القضية والتوحد

واذا السبب عبارة عن كيفية رعي في رسمه خالكون المبدل في ضيقها

اي صدق القضية لاصل وكيفما لها التجرد ومقارنة الكذب في بعض

القوم سهوا لا متفاضر بقولنا كل جوان انسان فانه كاذب صدق كذبه هو

بعض الانسان جوان التعريف للعكس للصدق المصطلح واطلاق العكس على

القضية المبدلة مجازي لو كان حقيقة علم رسمه وهذا ان قبل عليه على التنا

المشهوره انها منقوضة بمثل قولنا كل انسان ناطق فانه صادق مع قولنا كل

ناطق انسان ليس عكسا مصطلحا قلنا المراد ان يكون صدقه على صفة المراد

فان العكس لازم للاصل اي يكون هيئة الاصل بحيث كلما تحققت صدق في

مادة كانت صدق العكس هذا انما هو في الجزئية واما في هذه الموجبة الكلية

بعض القيد والمقيد جميعا وعلى هذا يستغنون عن كثير من تطويلات كثير من  
المناخرين لكن نقيض لاجتيازهم اي النقيض للثاقل على السنة المناخرين  
هو لازم من لازم اي لازم النقيض على من سياخنا كما حرمنا في هذا نقلنا  
عن الشيخ الاشراقي انه قصد به القصد اي سبيل لاقتضادتم اي هو تمام لا  
ايجاز غزلا **عوض في العكس المستوي** تطويل مد  
بالمستقيم السوي ما هو العكس للمصطلح دعي بتبديل جزئي القضية  
وهذا اول من الوضوع والحول لشمولة عكس الحملات والشرطيات والمراد  
المحكم عليه لانهما الزكان اللذان لا اقل هما في تحقق القضية والتوحد  
واذا السبب عبارة عن كيفية رعي في رسمه خالكون المبدل في ضيقها  
اي صدق القضية لاصل وكيفما لها التجرد ومقارنة الكذب في بعض  
القوم سهوا لا متفاضر بقولنا كل جوان انسان فانه كاذب صدق كذبه هو  
بعض الانسان جوان التعريف للعكس للصدق المصطلح واطلاق العكس على  
القضية المبدلة مجازي لو كان حقيقة علم رسمه وهذا ان قبل عليه على التنا  
المشهوره انها منقوضة بمثل قولنا كل انسان ناطق فانه صادق مع قولنا كل  
ناطق انسان ليس عكسا مصطلحا قلنا المراد ان يكون صدقه على صفة المراد  
فان العكس لازم للاصل اي يكون هيئة الاصل بحيث كلما تحققت صدق في  
مادة كانت صدق العكس هذا انما هو في الجزئية واما في هذه الموجبة الكلية

بعض القيد والمقيد جميعا وعلى هذا يستغنون عن كثير من تطويلات كثير من

فَصَدَقَهَا وَكَيْفَ بَالُهَا اتَّخَذَ مَعَ صَدِّ الْأَصْلِ الْعَكْسَ فَقَطَّاقُ الْإِجَابِ جَزَاءُكُمْ

فعلی سبیل المیة الاتفاقية ولفظ الانحاء في هذا الرسم يدل على المراد مع صحت  
الأصل العكس فحينئذ عن سنده هذا من فروع العكس ثمراته واحكاماً فقولنا  
 الكل والجزء جزئياً عكس لجوارعهم للحكوم به ولا ينقض مثل قولنا كل  
 شيخ كان شاباً صدق وكذلك عكسه هو بعض الشاب كان شيخاً فان هذا ليس  
 لأن كان جزء المحمول في الأصل لم ينقل في العكس بل عكسه الصحيح بعض وكان شاباً هو  
 شيخ فهذا مثل أن بعض الحيوان هو غير انسان ليس عكسه بعض الانسان هو غير  
 حيوان لأن السلب جزء المحمول ولم ينقل الى الموضوع بل بعض غير الانسان هو  
 حيوان والمسألة الكلي كفسه انكسر والألزم سلب الشيء عن فصلاته كلما صدق  
 لاشي من الانسان محجراً صدق لاشي والحجربا انسان الأصل فيضيض وهو بعض الحجر  
 انسان فضمهم مع الأصل فنقول بعض الحجر انسان لاشي والانسان محجراً فينتج بعض  
 الحجر ليس محجراً وهذا محض مفشاه فقيض العكس لأن الأصل صادق وهيته الأولى  
 بديهية الانحاج فبقى ان يكون نقيض العكس باطلا فيكون العكس حقا وهو  
 وايضا لو صدق بعض الحجر انسان صدق عكسه اي بعض الانسان حجر وقد كان  
 الانسان محجراً ولا ينقض القاعدة بالامثلة المشهورة مثل لاشي والحائط  
 في الوند لاشي والحفنة في الدرة ولاشي في السرير على اللك نحوها لا عكسها  
 ليست لاشي في الوند في الحائط ولاشي في الدرة في الحفنة ولاشي في اللك على السرير  
 كما يوم ادخ لم ينقل المحمول بكونه فان كلمة في على بل متعلقها المفرد لم تنقل

والسالب الجزئية والاعكس وفاقا لترتيب كالمفصلة دائما ما ان اوجب حينئذ مطلقا انعكست

عكس لعقد الخاصين لازم حينئذ مطلقا لا دائما

هذا هو الوجه في كون مطلقا لا دائما

فكوسها العينية الاشياء الكائنة في الوقت تحايط ولا شيء من الكائنة في الدهر حقيقة

ولا شيء من المستقر على الملك جبر والتسليم الجزئية وان عكس له بموازع

الحكوم عليه في صد بعض الحيوان ليس احيانا لا يصدق بعض الاشياء ليس

بحيوان وفاقا لترتيب كالمفصلة اي ليس لها عكس اذ لا فائدة في تبد

قولنا اما ان يكون العدد زوجا واما ان يكون فردا الى قولنا اما ان يكون العدد

فردا واما ان يكون زوجا لفظ الترديد الجبري وليس معناه الا العائدة بين

الشيئين المتفاوتين ليس عكس الوجه المتفاوتين

دائما ان اي الضرورية المطلقة ولذا مطلقا دائما ان الشرطية

والعرفية العامة اوجبت اي الموجبات من هذه الاربع حينئذ مطلقا

اي اليها انعكست مثلا كما صد قولنا بالضرورة اودا دائما كل انسان حيوانا

صدق قولنا بعض الحيوان انسان بالفعل حين هو حيوان الا في صد بعضه

وهو دائما لا شيء والحيوان شيئا فهو مع الاصل نقيض لا شيء ولا انسانا باننا

بالضرورة اودا دائما عكس لعقد الخاصين اي الشرطية الخاصة والعرفية

الخاصة الموجبة كذا في قضاياها بعد ما بقية القابلة للسؤال بالضرورة لازم

العقد لان العكس لازم الاصل حينئذ مطلقا لا دائما اي مقيدة بالاداء

اما الحيئية المطلقة فلانها كلما تحققت كانت متحققا دائما وكلما تحققت

صدق عكسها الحيئية المطلقة واما الاداء فاما فلا يلزم ان يصدق صدقها

صدق عكسها الحيئية المطلقة واما الاداء فاما فلا يلزم ان يصدق صدقها

صدق عكسها الحيئية المطلقة واما الاداء فاما فلا يلزم ان يصدق صدقها

صدق عكسها الحيئية المطلقة واما الاداء فاما فلا يلزم ان يصدق صدقها

صدق عكسها الحيئية المطلقة واما الاداء فاما فلا يلزم ان يصدق صدقها

صدق عكسها الحيئية المطلقة واما الاداء فاما فلا يلزم ان يصدق صدقها

هذا هو الوجه في كون مطلقا لا دائما

هذا هو الوجه في كون مطلقا لا دائما

منفا الوجيزة والوقتية عكس ذي الاربع هو الفعلية وذی لنفسها وليس عكس

*[Handwritten signature]*

داده اند و چون در این کتاب که از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام است  
در بیان فضیلت اهل بیت علیهم السلام آمده است که هر کس با ایشان  
مخالفت کند خداوند او را لعنت کند و در این کتاب که از حضرت امام جعفر  
علیه السلام است که هر کس با ایشان مخالفت کند خداوند او را لعنت کند

ونضمه الى الجزء الاول لاصل وهو المشروطة العامة فينتج نتيجة ونضمه الى الجزء

الغذاء والصحة ما شافوا هناك النبتة مثلاً كما صلب بالضرورة أو بالدوم

تأكلت مع الإصا ما كانا لاذاء في العك بعض مع

[illegible]

كق١ ق١ ق٢ ق٣ ق٤ ق٥ ق٦ ق٧ ق٨ ق٩ ق١٠ ق١١ ق١٢ ق١٣ ق١٤ ق١٥ ق١٦ ق١٧ ق١٨ ق١٩ ق٢٠ ق٢١ ق٢٢ ق٢٣ ق٢٤ ق٢٥ ق٢٦ ق٢٧ ق٢٨ ق٢٩ ق٣٠ ق٣١ ق٣٢ ق٣٣ ق٣٤ ق٣٥ ق٣٦ ق٣٧ ق٣٨ ق٣٩ ق٤٠ ق٤١ ق٤٢ ق٤٣ ق٤٤ ق٤٥ ق٤٦ ق٤٧ ق٤٨ ق٤٩ ق٥٠ ق٥١ ق٥٢ ق٥٣ ق٥٤ ق٥٥ ق٥٦ ق٥٧ ق٥٨ ق٥٩ ق٦٠ ق٦١ ق٦٢ ق٦٣ ق٦٤ ق٦٥ ق٦٦ ق٦٧ ق٦٨ ق٦٩ ق٧٠ ق٧١ ق٧٢ ق٧٣ ق٧٤ ق٧٥ ق٧٦ ق٧٧ ق٧٨ ق٧٩ ق٨٠ ق٨١ ق٨٢ ق٨٣ ق٨٤ ق٨٥ ق٨٦ ق٨٧ ق٨٨ ق٨٩ ق٩٠ ق٩١ ق٩٢ ق٩٣ ق٩٤ ق٩٥ ق٩٦ ق٩٧ ق٩٨ ق٩٩ ق١٠٠

لوم يصل الصلابة هو دائما لاسي من تحرك الاصابع بركاتها دام حرك

الاصابع وهو مع الاصل ينتج بالضرورة اوبالذام لاشئ من الكتاب بكتاب

كَلَامًا وَأَمَّا صَدُوحُ الْجَزْأِ الثَّانِيَةِ إِلَى اللَّادِ وَأَمَّ وَمَعْنَاهُ لَيْسَ بِبَعْضِ مَعْرِكَ الْأَصَابِكَا

بالفعل فإنه لو لم يصدق نقيضه هو قولنا كل متحرك الاصاب كاتباً دائماً

فنفهم مع الجزء الأول الأصل ونقول كل متحول لا صاحب كاتبه لما وكل كاتب

مَعَ الْإِصْبَاعِ مَا دَامَ كَالثَّانِيَةِ كَمَا مَعَ الْإِصْبَاعِ مَعَ الْإِصْبَاعِ دَائِمًا

[illegible][illegible][illegible]

النتيجة السابقة صنفا الوجوبية اى الوجوبية اللادائمة والوجوبية اللا

وصفا الوقتية عكس ذي الأربع والقضايا هو الفعلية أي الظرفية

وَذِي لُفْضِهَا إِلَى الْمَطْلُوقَةِ الْعَامَّةِ عَكْسَ لُفْضِهَا أَيْضًا فَقَوْلُ كَلَامِ صَدِّقِ كَلِمَاتٍ

لِكَمَا أَنْتَ خَصُّوا بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ بِالْفِعْلِ وَالْأَلِفُ نَقِيضُ هُوَ لَا شَيْءَ وَنَبَّحَ وَالْمَاءُ مَوْ

مع الاصل بنوع الاشياء موجبة وان لم يكن بمكانها عند شيخه ابو علي بن

١٠٠

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

[illegible]





[illegible]

فان بعضنا بعضنا  
المستأجرين في ذلك  
الوقت في بعضنا  
بعضنا بعضنا

فلو جيان منها ياترقى في الحكم كالسؤال في المتو والنايب كالواجب العكس ولا والله استويا فاخذنا

إِنْ قِيَاسَنَا فَصَلِّ عَلَى النَّبِّ بِالذَّانِقِ وَلَا تَزَالُ

فَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ  
لَيْسَ مِنْكُمْ فَكُلُّكُمْ  
لِللَّهِ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ  
يَوْمَ تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ  
الْمَنْقُوشِ

حكم عكس أى عكس النقيض حسبنا فالواجب أن هذا أى عكس النقيض  
يأمر قو طالب الرى الخوى فى الحكم كالتوالجى العكس للتوالتى أنا السالبة  
الكلية تنعكس فى العكس المستوكفها والجزئية لا تنعكس صلا كذا المستوكف الكلية  
وعكس النقيض عكس كفسها والجزئية لا تنعكس صلا وكل الحكم يجب والتال  
كالواجب العكس لا بد من العكس أى عكس النقيض فالطرف متعلق بالسالى العلى  
أن الوجبة كلية كانت اجزئية تنعكس بالعكس المستوكف الجزئية كل السالبة تنعكس  
بعكس النقيض الجزئية ولكن بحسب المهور أى عكس النقيض وذلك العكس  
المستوى استوى ما هذا عكس فى القياس أى مناطا وليلا  
أن قياسنا معاشر المنطقين خج القياس الفهمى فانه التمثل للطفى قضايما المتأخر  
من القضية الواحدة المستلزمة لاندائها عكسها والعكس لازم القضية والباد هو  
القضايما الصريحه فخرجت القضية الموجبة المركبة للمستلزمة لعكسها فالجزء الثالث  
منها ليس كالمقت الناليف التركيب من الاجزاء المناسبة لانه ما خوز ولا فقه  
بالذات متعلق باستلزامه أى لا يكون استلزامها القول الاخر لا ضمارة قضية لم  
يصح بها او يكون بعضه فى قوة اخرى ما التى للاضمار فتلها فى قياس المساواة  
مستلزم قولاً اخر بواسطه مقدمه خارجة كسالى المساوى ما وجزء الجزى  
اذ لو اصدقها لم تستلزم كضف الضعيف ففما التى تستلزم لكون بعض فى  
قوة بعض فكذلكنا الجسم ممكن المكن حادث فالجسم ليس بقديم والاستلزام هنا

[illegible]

وَهَلْ تُولِدُ أَوْلَادًا شَيْئًا أَوْ بَالَتُكَ فِي عَمَاءِ اللَّهِ حَزَنٌ وَالْحَقُّ أَنِّي فَاضِلٌ الْقَدْسِ

لكون الثاني منها في قوة قولنا والمكمل ليس بقديم قول الآخر احتراز عن صدق  
 احكام القضايتين بخلاف مجموعهما فان المجموع وان استلزم كل واحدة منهما بالذات  
 قياسا بالنسبة الى الشيء مما بل بالنسبة الى القول المظاير لكل منهما فان قيل قولنا  
 ان كان ينبغي ذلك انما باعتبار قديمه فقياس هو فينتج قد وليس كذلك قولنا ان  
 هو داخل في القياس كذا في كل قياس استثنائي قلنا ان ذلك لا اتصال ولا انفصال  
 اخرجنا مثال هذه حيث هي داخل في القياس عن التمامية وصلوح النص لا الكد  
 فليس النتيجة خرجت هي قضية جوهري قياسي فلا يتناقض بها استلزامك لزمانيتها  
 كما في القياس الكامل وهو الشكل الاول وكثيرين كما في غير الكامل منه وهو ما في غيره  
 والاشكال وانما استعملنا لفظ الاستلزام ولم نفل استنبطت وقد انتجت تبعا  
 للقوم حيث استعملوا لفظ الزوم للاشارة الى المذهب الحق من المذاهب التي اشتركت فيها  
 بقولنا وهل الاشاج بوليد بناء على افعال التوليدية التي يقول بها العقول  
 فان المقتنين مولدان النتيجة عندهم او اعاد ثبتت من المقتنين لا غير ولا فاش  
 وعالم القدس كما هو مذهب الحكماء او لا لزوم عقلي واستلزام وجوب بل بالانوار  
 ومجرد المعية بين المقدمين والنتيجة لا علة عادة الله جرت بحصول النتيجة  
 عقبيه ما مع جواز الخلف علة كما هو مذهب الاشاعرة والحق مذهب الحكماء وهو  
 ان فاضل القديسي الصواب العقلية على النفوس الناطقة المستعدة لا لا مشيئة  
 في الوجود الا الله وانما اعادته في الفكر ناهية عن العقلية والمطالب المبادي

فجرى عادةً متشابهة وليست العلية قوليداً

فجرى عادةً متشابهة وليست العلية قوليداً

فجرى عادةً متشابهة وليست العلية قوليداً

المبادئ المطالبة عدة وفي كيفية فيضان الصور العقلية على النفوس النطقية  
القدسية اقوال احدها انه على سبيل تشع الصور على النفوس عند اتصالها بالحواس  
بالعقل الفعال اذ فيه صوكل الحقايق ويترشح عليها على حسب استعدادها وثانيها  
انه على سبيل الاشراق بان يشرق نور العقل الفعال على العقل بالفعال يعطف  
منه الى العقل الفعال فيرى ما فيه بقدر استعداده وطلبه في الابصار على قول  
الرياضيين يخرج الشعاع يشرق شعاع والبصر على الجسم الصيقل فينعطف  
على الراى فيرى ما يقابله وثالثها انه على سبيل الفناء في القدسي البقا كما فلا  
صدد للمشاهدين في الاسفار انه لا هذا ولا ذاك بل بان سبيل ايضا الاتمام  
بالمبدء لما كان من جهة فانها من ذاتها وان كان جبل بينها وبقاتها بالحق  
فيرى الاشياء كما هي عليها في الخارج وجرى عادة يقول الاشعري خطأ  
شديداً حيث يقول يجوز ان يعتقد ان كل انسان حيوان وكل حيوان حشاش لا  
يعتقد ان كل انسان حشاش فيقول يجوز ان يخلف هذا العلم عن نيك العلمان  
الا ان عادة الله جرت ان ترتب عليهما والعقل بفطرته الاصلية يكذب هذا  
وليست العلية قوليداً هذا باطل الالذهب المعتزلي حيث يقولون بالقوليد ان  
حركة اليد المولدة لحركة الفتح كيف ليكت في التسلسل العرضية عليه بنحو  
الافاضة وان كانت بنحو الاعداد انما هي السلسلة الطولية اي من الباطن الظاهر  
ومن باطن الباطن الباطن كل شيء محيط والمحيط بما احاط هو الله الواحد

فجرى عادةً متشابهة وليست العلية قوليداً

فجرى عادةً متشابهة وليست العلية قوليداً

فجرى عادةً متشابهة وليست العلية قوليداً



فَالنَّجْمُ أَمَا يَهْدِيهِ هَذَا فِيهِ فَلَا اسْتِغْنَاءَ وَلَا لَجْدًا الْأَمْرُ أَنِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

مَوْضُوعٌ مَطْلُوبٌ بِنْتِي صَغْرًا      مَحْمُولٌ مَطْلُوبٌ بِنْتِي كَبْرًا      قَضِيَّةٌ بِاصْغَرٍ قَدْ لَحُونُ

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچے۔ وہاں پر ان کے والدین نے ان کو بہت سی تحفے دیئے۔

[illegible]

الْقَارِءُ حَالَالُهُ وَالْكَتَابُ الْعَقْلِيَّةُ الْقَصْدُ النَّاصِلُ بِالْحَقِيقَةِ عَنْهَا الْمَجْمُوعُ

[illegible][illegible]

واحد لها صفاتها المدح  
تسليم لبقيا  
النفس اصبحت بها

فالمخرج بالفتح أى التبرج اما جيسين بدله أى القياس لا يستعمل

ای فالقیاس هو الاستثنائی سی به لا شمله علی کلہ الاستثناء اعلیٰ لکن المراد

بِأَيْهِ التَّرْتِيبُ الْوَاقِعُ بَيْنَ طَرَفِي الْحُكُومِ عَلَيْهِ زِيَادَةُ الْإِنْجَابِ التَّلْبِخِ رَجُلَانِ قَوْلُنَا

كلما كانت الشمس لعة كان النهار موجوداً لكن الشمس لعة فالنهار موجوداً ولكن النهار

لَيْسَ عَوْجُودُ فَالْشَّمْسُ لَيْسَتْ بِطَالِعَةٍ أَوْ لَا تَبْدُو الْقَوْلُ الْآخِرُ الْمُنْتَجِ هَيْئَتُهُ وَالْقِيَّاسُ

لمعادته اذ لا يكون قياس لا يشتمل على شئ من المادة والصورة للنتيجة فجدد امره

ما لم يخففه الوضوء الواحد الا فترا نى ستي به لا فترا ن حلا المطوب فيه

أما أو الشطحي كذا القياس لا ينقسم إلى ما وعكاز. يؤخذ من القياس

٢٠٠٠

وَجِبْ حَقَّهِ وَتَرَكْ لَهَا بِعْدَ جَهْدٍ سِرَّيْهِ كَلَى يَتِيَانِ

الکلام من بخلف لا یصال الوجود والوجود لان یصل الوجود لکلام

اليقين بالافئسة والبراهين وددناى د ع افتدناىا سترطيا الانجلى عر فشر

فنقدم القياس الافتراضي الجملي في الذكر ونقول موضوع مطلوب لشيء غير الكو

جوتيا والاوسط وتحت الجولا ذالمعبر في الجول هو المفهوم مجموع مطلوب بهي

لما ذكره قضية والقياس باصغر من اخون اى اشمك عليه صغركم

طه نزل في مكة  
التي هي مكة  
المكة  
والتي هي مكة  
والتجلى

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰



فحكبت للاقصينك للثان للثالث معك

ولو كانت الكبرى جزئية جازان يكون البعض المحكوم عليه بالاكبر غير صالح على  
الاصغر كقولنا كل انسان حيوان فبعض الحيوان فليس من خصائص الانسان اي خلافا  
المقدمين في الكيفية كلية الكبرى اذ لو اتفقنا في الكيفية لختلفنا في النتيجة الا  
كيف نختلف نقول مثلا كل انسان حيوان كل ناطق حيوان فالحق هو الايجاب لو  
في الكبرى كل فليس حيوان فالحق هو السلب لكن نقول لاشي لانسان محرم لاشي  
الناطق محرم فبعض الايجاب لو قلنا لاشي الفرس محرم فبعض السلب لو كانت الكبرى  
جزئية لم يخلو خلاف ايتم نقول كل انسان ناطق فبعض الحيوان ليس ناطق فالحق  
الايجاب لو قلنا وبعض الحيوان ليس ناطق كان الحق السلب نقول لاشي والاشي بغير  
وبعض الحيوان فليس فالحق هو الايجاب لو قلنا وبعض الصاهل فليس فالحق هو  
لثالث معك انجب اي وصية الصغرى وكلية احدها المقدمين في الحكم في الكبرى  
على الاوسط فلو لم يوجب الصغرى لم يتحد الاصغر مع الاوسط فلم يتعد الحكم والاط  
الى الاصغر وايضا لو لم تكن الصغرى وجبة حصل الاختلاف وهو توافق الطرفين  
وتباينهما انتهى اما التوافق فانه يصح لاشي لانسان فليس لاشي والاشي بغير  
فالحق الايجاب اما التباين فكلو بدلنا الكبرى بقولنا لاشي والانسان فالحق  
هو السلب فلم تكن احدهما كلية بل كانتا جزئيتين جازان يكون البعض والوسط  
المحكوم عليه بالاصغر غير البعض المحكوم عليه بالاكبر فلم يتعد الحكم وايضا لو كان  
الاختلاف اما التوافق فكلما يصح بعض الحيوان انسان فبعض الحيوان ناطق والاشي

والاشي بغير  
فالحق الايجاب  
اما التباين  
فكلو بدلنا  
الكبرى بقولنا  
لاشي والانسان  
فالحق هو السلب  
فلم تكن احدهما  
كلية بل كانتا  
جزئيتين جازان  
يكون البعض  
والوسط المحكوم  
عليه بالاصغر  
غير البعض  
المحكوم عليه  
بالاكبر فلم  
يتعد الحكم  
وايضا لو كان  
الاختلاف اما  
التوافق فكلما  
يصح بعض  
الحيوان انسان  
فبعض الحيوان  
ناطق والاشي  
بغير

فالحق الايجاب  
اما التباين  
فكلو بدلنا  
الكبرى بقولنا  
لاشي والانسان  
فالحق هو السلب  
فلم تكن احدهما  
كلية بل كانتا  
جزئيتين جازان  
يكون البعض  
والوسط المحكوم  
عليه بالاصغر  
غير البعض  
المحكوم عليه  
بالاكبر فلم  
يتعد الحكم  
وايضا لو كان  
الاختلاف اما  
التوافق فكلما  
يصح بعض  
الحيوان انسان  
فبعض الحيوان  
ناطق والاشي  
بغير

فالحق

وَمِنْكُمْ أَوْ خِيفَ لَكُمْ لَوْلَاكُمْ عَزِيزٌ لَمْ يَكُنْ قِيَاسُ كَالْبَيْنِ مَالِهِ الْبُشَاسُ

فالأول لضرورتها لادعيم الحصنة مستقبلاً

فَمَا بَلَّغْنَا الْكِبْرِيَّاتِ بِقَوْلِنَا بُعْثَ الْجَوَانَ فَرْسٍ وَمَيْمَنُكَ أَيُّ أَجَابِ الْقَدَمَيْنِ مَعَ كُلِّهِ  
الصَّغْرَى وَخَيْنُكَ أَيْ اخْتِلَافُ الْقَدَمَيْنِ فِي الْكَيْفِ مَعَ كُلِّهِمَا أَحَدُهُمَا يَجْعَلُ أَحَدَ  
الْأَرْكَانِ قَدْ لَزِمَ لِلرَّابِعِ وَذَلِكَ لِأَنَّهُ لَوْلَا أَحَدُهُمَا لَزِمَ أَنَّ أَكُونَ الْقَدَمَيْنِ سَابِلَيْنِ  
أَوْ مُوجِبَيْنِ مَعَ كَوْنِ الصَّغْرَى جُزْئِيَّةً وَأَوْجِبَتَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فِي الْكَيْفِ عَلَى التَّفَادُّ  
يَحْصُلُ الْاِخْتِلَافُ هُوَ دَلِيلُ الْعَمِّ أَمَا عَلَى الْأَوَّلِ فَأَذَا بَلَّغْنَا الْأَشْيَءَ فِي الْحُجْرَانِ لَا يَشْتَرِ  
وَالنَّاطِقُ يَحْجُزُ فَالْحَقُّ الْأَجَابُ إِذَا بَلَّغْنَا الْأَشْيَءَ فِي الْفَرْسِ يَحْجُزُ فَالْحَقُّ السَّلْبُ أَمَا عَلَى الثَّانِي  
فَأَذَا بَلَّغْنَا بُعْثَ الْجَوَانَ سَابِلًا وَكُلُّ نَاطِقٍ جَوَانٌ فَالْحَقُّ الْأَجَابُ إِذَا بَلَّغْنَا وَكُلُّ فَرْسٍ  
جَوَانٌ فَالْحَقُّ السَّلْبُ أَمَا عَلَى الثَّالثِ فَأَذَا بَلَّغْنَا بُعْثَ الْجَوَانَ سَابِلًا وَبُعْثَ الْجَوَانِ  
بِجَوَانٍ فَالْحَقُّ الْأَجَابُ إِذَا بَلَّغْنَا بُعْثَ الْجَوَانِ لَيْسَ بِجَوَانٍ فَالْحَقُّ السَّلْبُ فَالشَّرْطُ لِلْاِشْكَالِ  
الْأَرْبَعَةُ ذِي الْمَذْكُورَاتِ كَيْفًا وَكَمْ أَيْ حَسْبُ الْكَيْفِ وَالْكَفِّ مَا عِلْمُ وَالتَّشْرِيطُ أَنَّهُ  
عَنْ جُزْئِيَّاتٍ لَمْ يَكُنْ قِيَاسٌ كَسَابِلَيْنِ أَيْ كَالْمِيَالِ فَيُقَاسُ عَنْ سَابِلَيْنِ هَذَا  
مَابِهِ التَّبَاسُ فَالْأَوَّلَى إِلَى الشَّكْلِ الْأَوَّلِ لَهُ ضَرْبَانِ بَعْتُهُ مُتَّبَعَةٌ لِلْأَرْبَعِ لِلتَّبَاسِ  
الْأَرْبَعِ الْقَوِي الْأَرْبَعُ لِلْخَصُوصَةِ مُسْتَبَعَةٌ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمَّا امْكُنْ فِي بَادِي النِّظَرِ وَقَعُ كُلُّ  
وَالْمُسَوَّاتِ كُلُّ مَقْدَعَةٍ فِي الْقِيَاسِ الْمُهْلَكَةِ فِي حُكْمِ الْجُزْئِيَّةِ كَانَتْ ضَرْبًا كُلُّهَا لِأَشْءٍ  
الْأَرْبَعَةُ سِتَّةَ عَشْرَ وَهِيَ الْخَاصَّةُ وَضَرْبُهَا بِأَرْبَعَةٍ فِي نَفْسِهَا لَكِنْ بَعْضُهَا مُنْجَبٍ وَهِيَ  
اسْتَجْمَعَتْ الشَّرَاطِطُ وَبَعْضُهَا عَقِيمٌ وَهِيَ مُتَجَلِّدَاتُهَا وَالتَّشْرِيطُ بَعْضُهَا عَامٌ لِأَنَّ الشَّكْلَ الْأَوَّلَ  
كَأَنَّ الْأَخْيَاسَ عَنْ سَابِلَيْنِ لِأَنَّ جُزْئِيَّاتٍ بَعْضُهَا خَاصٌ بِكُلِّ أَحَدٍ مِنْهَا كَمَا ذَكَرُوا

بجملتها الصواب والالتزام بالنسبة موجبة كلياته بنسبة موجبة كلية مثل كل الفأ  
 حيوان كل حيوان حشاش وكل انسان حشاش الثاني من صفى موجبة جزئية وكبرى  
 موجبة كلية ينتج موجبة جزئية مثل بعض الحيوان لاطق وكل لاطق ضاحك فبعض  
 الحيوان ضاحك الثالث من صفى موجبة كلية وكبرى سالبة كلية ينتج سالبة  
 مثل كل انسان حيوان لا يمشي والحيوان يمشي من الانسان يمشي الرابع من صفى  
 موجبة جزئية وكبرى سالبة كلية ينتج سالبة جزئية مثل بعض الحيوان لاطق ولا  
 من اللاطق يفر من بعض الحيوان ليس يفر من الشكل الاول بل هي لا نتائج حقائق  
 وما يورده من الشبهة من الاستدلال بهذا الشكل وروى فضل الرحمن ان يكون في  
 الصدق لان العلم بالنتيجة موقوف على العلم بكلياته الكبرى العلم بالكليات موقوف  
 على العلم بحكم جميع افراد الاوسط التي من جملتها الاصغر فلو استنفد العلم بالنتيجة  
 العلم بالكبرى لزم الدور فدفع بان الحكم يختلف باختلاف العنوان حتى يكون  
 الموضوع بحسب وصف معلوم الحكم وبحسب صف آخر فهو لا يستنفد حكمه باعتبار  
 وصف من العلم بحكمه باعتبار آخر فاذا قلنا كل انسان حيوان كل حيوان حشاش  
 اخذنا افراد الحيوان الذي هو الحد الاوسط بعنوان الحيوان لا بعنوان الانسان  
 فلا دور ولا مضادة ويختلف الاحكام باختلاف العوانا باختلافنا  
 وانما بالنظر والكسب صدق نتائج الاشكال الاخر كما ياتي اتمه بالخلاف والاد  
 الما الاول وغير ذلك ثم ضرر وبالشكل الثاني النتيجة اربعة فالقول الاول

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



بالخلف أو بعكس كيريج للاول أو عكس متتابع ثم لترتيب مطلوب عكس من مطلع الأنوار أو التمس

مؤلف من كليتين صغرها موجبة ينتج سالبة كلية مثل كل انسان ضاحك فلا ينتج  
من الفرس ضاحك فلا شيء ولا انسان يفرس والثاني من كليتين صغرها سالبة ينتج  
ايجابية سالبة كلية مثل لا شيء من الفرس ضاحك لكل انسان ضاحك فلا شيء من الفرس  
بالاشارة الثالثة من صغرى موجبة جزئية وكبرى سالبة كلية مثل بعض الحيوان ضاحك  
ولا شيء من الفرس ضاحك فبعض الحيوان ليس بفرس والثالث من صغرى سالبة جزئية  
وكبرى موجبة كلية مثل بعض الحيوان ليس بفرس ضاحك لكل انسان ضاحك فبعض الحيوان  
ليس با انسان سالبين كلية وجزئية مفعول مقدم هذه اى الضروب الاربع المذكورة  
مستتجة اى نتيجة كما علمت في الامثلة وليس ههنا نتيجة موجبة لان النتيجة  
لاضرب القدمين بالخلف اى دليل انتاج هذه الضروب الحائين السالبيين امورنا  
الخلف سيما في ضرب لا يطرأ انعكاس سنوفا للشرائط الاخرى كما في الضرب الرابع  
لان كبراء تنعكس الى العجزية ولا قياس عن جزئيين صغرا لا تنعكس فيا الخلف  
انه لو لم يصل بعض الحيوان ليس با انسان لصدق قضيته هو كل حيوان انسان فيضم  
الى الكبرى بمجمله صغرى فينتج الاولنا ينافى في الصغرى منها عكس الكبرى ليرتد الى  
الشكل الاول كما قلنا او بعكس كبرى يرجع للاول لينتج النتيجة المطلوبة ومنها  
عكس الصغرى ليرتد الى الرابع الاشكال ثم يفعل بها يفعل كما قلنا او عكس غير الرابع  
ثم لترتيب مطلوباى نتيجة عكس بعض مجمل عكس الصغرى كبرى والكبرى  
صغرى ليصير شكلا او لا ينتج نتيجة تنعكس الى النتيجة المطلوبة وذلك فيما يليك

ثم ضرر دبا الثالث شأنك لموجب سالب كما مضت في الثاني النتيجة الجزئية تقع ورا بعا ينوع الطبع تقع

عكس الصغرى كلية ليصل لكبروية الشكل الأول وهذا في الضرب الثاني فان سالبه  
الكلية تنعكس كقسطها واما الضربان الاول والثالث فالصغرى فيها موجبة فحكم  
الاجزئية وفيها مانع اخر واما الرابع اى الضرب الرابع فصغره سالبه جزئية لانهم  
من مطلع الانوار نور الشمس في هذا المصراع اشارة لما قلنا ان الافكار معدة  
وفيض العلم انما هو من عالم الذكر الحكيم ولا مفيض في الحقيقة الا الله ونور ضمير  
يعود الى المطالع والمراد نور العلم والعلم نور يقذفه الله في قلب من يشاء ثم ضرب  
الشكل الثالث ستاآت وتجريدا است باعتبارنا بل الضرب المرتبة نحوها فتج  
لموجب سالكها مضت في الشكل الثاني اى دليل انتاج الضروب الستة لها تدر  
النتيجتين مثل الدليل الثاني من الخلف وعكس الصغرى وعكس الكبرى والنتيجة  
وهذه الضروب اناهي الجزئية تقع لا غير الضرب الاول ومؤلف من موجبات كليات  
ينبع موجبة جزئية كقولنا كل انسان جواد كل انسان اطلق فبعض الجواد اطلق  
ويتبين بعكس الصغرى ليرتد الى الاول لا ينعكس كليا لاحتمال كون الاصغر جنسا  
للاوسط والاكبر فضلا في هذا المثال والثاني من كليتين كبراهما سالبه ينبع سالبه  
جزئية كقولنا كل انسان جواد لا يثبت من الانسان بغيره فبعض الجواد ليس بفرس  
ويتبين هذا بعكس الصغرى ليرجع الى الاول ولا ينعكس كليا لاحتمال كون الاصغر جنسا  
للحديث الاخرين هذا المثال اذا لم ينفع هذا الضربان اللذان هما الخص من المبو وكليا  
لم ينفعه الواق والثالث من صغرى موجبة جزئية وكبرى موجبة كلية ينبع موجبة جزئية

ذوالشرفين لا تضرهم كلمة كذا لا تضر ولا تضر  
كقولنا مضل لحيوان انسان كل حيوان جسم فبعض الانسان جسم يتبين بعكس الصغرى  
والواحد وصغرى موجبة كلية وكبرى موجبة جزئية ينتج موجبة جزئية كقولنا  
كل حيوان حساس بعض الحيوان انسان ينتج بعض الحساس انسان يتبين بعكس الكبرى  
ويجعل صغرى عكس النتيجة والخامس صغرى موجبة كلية وكبرى سالبة جزئية  
ينتج سالبة جزئية كقولنا كل حيوان حساس بعض الحيوان ليس انسان فبعض الحساس  
ليس انسان يتبين بالخلف فانه لو لم يصد بعض الحساس ليس انسانا لصدق فيضيه  
وهو كل حساس انسان ويضم الى الصغرى يوق كل حيوان حساس كل حساس انسان  
فكل حيوان انسان هو يناقض الكبرى الصادقة فيكون محالاً والسادس صغرى  
موجبة جزئية وكبرى سالبة كلية ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض الحيوان انسان  
ولا شيء للحيوان محرج فبعض الانسان ليس محرج ويتبين بعكس الصغرى بالخلف فانه  
لو لم يصدق بعض الانسان ليس محرج لصدق فيضيه هو كل انسان محرج ويضم الى الصغرى  
ويوق بعض الحيوان انسان كل انسان محرج ينتج ما يناقض الكبرى الصادقة فيقتضيه  
باطل فالنتيجة حقة لان الصغرى مفروضة الصدق والهيئة بالاشكال والخطا محرج  
والصغرى بالسنة كما في هذا فيقتضيه النتيجة ويجعل لكليته كبرى وصغرى القياس  
لا يحتاج صغرى لينتج القياس الكامل الذي هو الشكل الاول ما ينافي الكبرى واجبا  
والاشكال ينوب بعد عن الطبع نفع وتكفي بدلالة الشرط الجاهل فان صح وبما  
ضرر دليل انهاها ونحو ذلك الى كتاب القوم ذوالشرفين لا يمانى الكلي لا





الانفصال الحقيقية فيه باريك من اربع نتيجته اذ وضع كل رفع جزء الو وجعلنا الاثنين اعتبار

وضع جمع وضع كل رضا في منع مخلو وضع كل وضع

ثم ان الاحتمالات المتصورة في نتائج الاستثناء انبقة وضع كل رفع كل كان كانت

الشرطية منفصلة فنياً تفصيلها وان كانت متصلة بنوع احتمال وضع المقدم بنتج

وضع التالي استلزام تحقق للمازوم تحقق للمازوم ورفع التالي بنتج رفع المقدم

لاستلزام انقضاء الممازوم انقضاء الممازوم واما رفع المقدم فلا بنتج رفع التالي لا وضع

التالي وضع المقدم يجوز كون الممازوم اعم مثل ان كانت النار موجودة كانت الحرارة

موجودة فلا يلزم من انقضاء النار انقضاء الحرارة ولا من وجود الحرارة وجود النار

ثم في الانفصال الى الاستثنائي المؤلف من الانفصلة الحقيقية في اي انطق

باركع والنتائج من اربع والصور نتيجته اي هذه نتيجته اذ وضع كل

والمقدم والتالي بنتج رفع جزء الآخر وكذا عكسه اي رفع كل منها بنتج وضع الآخر

كقولنا اما ان يكون العدد زوجاً او فرداً لكنه زوج فليس به فرد ولكنه فرد

بزوج ولكنه ليس زوج فهو فرد ولكنه ليس به فرد فهو زوج والنتيجتين المتبادلتين

اعتبر في انفصال وضع جمع بنتج وضع كل من جزئه رضا اي رفع الجزء الآخر

لا امتناع اجتماعهما مثل ان يكون هذا شجرة او حجر لكنه شجرة فليس به حجر ولكنه حجر

فليس به شجرة ولا بنتج وضع كل وضع الآخر عدم امتناع الخلو منها وفي انفصال مخلو

بنتج رفع كل من جزئه وضعاً اي وضع الآخر لا امتناع الخلو عنهما مثل هذا الشيء اما ان

او لا حجر لكنه ليس به شجرة ولا حجر او لكنه ليس به حجر فهو لا شجرة ولا بنتج وضع

كل وضع الآخر لعدم قياس الخلف امتناع الاجتماع

فليس به شجرة ولا بنتج وضع كل وضع الآخر عدم امتناع الخلو منها وفي انفصال مخلو

بنتج رفع كل من جزئه وضعاً اي وضع الآخر لا امتناع الخلو عنهما مثل هذا الشيء اما ان

او لا حجر لكنه ليس به شجرة ولا حجر او لكنه ليس به حجر فهو لا شجرة ولا بنتج وضع

كل وضع الآخر لعدم قياس الخلف امتناع الاجتماع

فليس به شجرة ولا بنتج وضع كل وضع الآخر عدم امتناع الخلو منها وفي انفصال مخلو

بنتج رفع كل من جزئه وضعاً اي وضع الآخر لا امتناع الخلو عنهما مثل هذا الشيء اما ان

او لا حجر لكنه ليس به شجرة ولا حجر او لكنه ليس به حجر فهو لا شجرة ولا بنتج وضع

كل وضع الآخر لعدم قياس الخلف امتناع الاجتماع

الانفصال الحقيقية فيه باريك من اربع نتيجته اذ وضع كل رفع جزء الو وجعلنا الاثنين اعتبار  
وضع جمع وضع كل رضا في منع مخلو وضع كل وضع  
ثم ان الاحتمالات المتصورة في نتائج الاستثناء انبقة وضع كل رفع كل كان كانت  
الشرطية منفصلة فنياً تفصيلها وان كانت متصلة بنوع احتمال وضع المقدم بنتج  
وضع التالي استلزام تحقق للمازوم تحقق للمازوم ورفع التالي بنتج رفع المقدم  
لاستلزام انقضاء الممازوم انقضاء الممازوم واما رفع المقدم فلا بنتج رفع التالي لا وضع  
التالي وضع المقدم يجوز كون الممازوم اعم مثل ان كانت النار موجودة كانت الحرارة  
موجودة فلا يلزم من انقضاء النار انقضاء الحرارة ولا من وجود الحرارة وجود النار  
ثم في الانفصال الى الاستثنائي المؤلف من الانفصلة الحقيقية في اي انطق  
باركع والنتائج من اربع والصور نتيجته اي هذه نتيجته اذ وضع كل  
والمقدم والتالي بنتج رفع جزء الآخر وكذا عكسه اي رفع كل منها بنتج وضع الآخر  
كقولنا اما ان يكون العدد زوجاً او فرداً لكنه زوج فليس به فرد ولكنه فرد  
بزوج ولكنه ليس زوج فهو فرد ولكنه ليس به فرد فهو زوج والنتيجتين المتبادلتين  
اعتبر في انفصال وضع جمع بنتج وضع كل من جزئه رضا اي رفع الجزء الآخر  
لا امتناع اجتماعهما مثل ان يكون هذا شجرة او حجر لكنه شجرة فليس به حجر ولكنه حجر  
فليس به شجرة ولا بنتج وضع كل وضع الآخر عدم امتناع الخلو منها وفي انفصال مخلو  
بنتج رفع كل من جزئه وضعاً اي وضع الآخر لا امتناع الخلو عنهما مثل هذا الشيء اما ان  
او لا حجر لكنه ليس به شجرة ولا حجر او لكنه ليس به حجر فهو لا شجرة ولا بنتج وضع  
كل وضع الآخر لعدم قياس الخلف امتناع الاجتماع

وهذا هو المطلوب

هو كذا



وَضَعُ بَرُخَ الْفَيْضِ كَافٌ خَلْفَ خِلَافِ السَّيْقِمِ مُذٌ مِنْ اقْتِرَانِي وَلَا اسْتِثْنَانِي

وَأَذْفَرْتُ عَنْهُمْ الْحَجَّ أَذْنًا لِي أَسْتَفْرِغَ مِثْلَ هَاجِ حَكَمٍ عَلَى الْكَلْبِ بِالشَّاهِدِ

تم اذ الحكمه حاشا قل وناصح اذ انا لا كثر دى عظم اليقين لكم اذ قاس

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

نصفه النقض

عالمی سطح پر ان کا نام و ناموس بڑھ گیا۔

والمطابق له

هو الذي يبتغيه الظاهر كمن يفتيه فوق ولم يكن هذا حقاً الصديق لا يستحق

١. تفاء النقض لك نقض غير ضار فك. عنه حقا كما عا. نا فيا سلف

۱۱ اِنَّكَ لَآتِیْكَ بِشَیْءٍ مِّنْهُ لَآ اِیَّاهُ يَخَافُ ۝۱۱

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَهُ السُّعُودُ كُلُّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ الْمُظَاهِرَ

بهانه بودی خلاف مقررات مخصوصه که به تحصیل بیرون از کشور و غیره

ای ہیصہ ہو خلاف لیسیم و دعوی دلیل الخلفیو بمقابلہ الدلیل السیم

وقياس الخلف بالحقيقة يغفل الى قياسين قياس افتراء وقياس استثنائي كما قلنا

من افتراق الاستثنائي قياس خلفه واختلف جلي هكذا ولم يشك العلماء

نقيضه وكلما ثبت نقيضه ثبت مع ينفع لو ثبت الطاء ثبت الح لكن الح غير ثابت

غوص الأسنقاء والتأمل

بسم الله الرحمن الرحيم

وَلَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ

الأحرار: نعمة أبي وأولادهم عرفاء سفراء حكم بغير أن ملكه سلطان

مثلا على الكلى كليوان بالمشاهدة أى بشاهدة الخاتم افراده كالأضواء والقمر

والبقر وغيرهما مما صودف بهذا استقرأهم فحدده اى عرف ثم الاستقرأ كما

تَمَّ خَفَافًا إِذْ لَمْ يَجْعَلْهَا شَمْلًا وَاشْتَمَلَ عَلَى الْخَصْرِ كَقَوْلِنَا الْخِيَّانَ وَالنَّبَاتَ وَالْمَاءَ

متخيز فكا حرم متخيز وكذا الهواء الناطق حشا في الهواء انما الغير الناطقة حشا

نكحها بحشاش وناقته اذا لا يكون لك كالوضع تحت القبر القامح

بیش از ۱۴ سال که ۱۸۸۱ که در آنجا

العام اديين كرم رجب و كاس ي رجبه ييس كرم لقياس

الحق يفرق بيننا وبينهم

بسم الله الرحمن الرحيم

والناقص فلتأخذ لم يتبع في الحكمة ومثل الصغرى وتسمى جزيء لجزيء لما مجبه في الحكم تمثيلاً سما

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

القدس اعظم في المال الاول ان كل جسم اما حيوان او نبات او جماد وكل حيوان ونبات

وہی اولاد ہے جس کی  
وہی اسی قوم سے ہے جو  
جس کے ہاتھ میں ہے اس کا  
جس کے ہاتھ میں ہے اس کا

وجاد متخير فكل جسم متخير وفي الثاني كل حيوان متناطوق وغير ناظوق وكل  
حساس كل غير ناظوق والحيوان حساس كل حيوان حساس فان الحكم ان فيه الجمع  
الاستقواء الناقص والناقص ظنا حاد اى عالم يتبع في الحكمة اذا يعاين

لكن ان الشئ الذي كان في  
البيت كان في البيت  
لكن ان الشئ الذي كان في  
البيت كان في البيت

فيهما وهذا المثلج فيها البرهان القيد لليقين مثل المضغ وحكي يسمع ٢٥٧  
 مثال الاستقراء الناقص لا يمكن ان يكون في الجوانب التي تضاد فيها ما لم يتحرك ففكه  
 الأسفل عند المضغ كما يقان التماسيح يحرك ففكه الاعلى عند المضغ واقول في تعريف  
 التمثل تشريك جزئي في جزئي لا يجمعها في الحكم تشابها وقد سبق التشابك تشريك جزئي

وَمَا تَقْضِي لَهُمْ  
فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي  
كَانَتْ لَكُمْ مِنْهُمْ  
شَيْئًا مِنْ حَقِّهَا  
وَمَا تَقْضِي لَهُمْ  
فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي  
كَانَتْ لَكُمْ مِنْهُمْ  
شَيْئًا مِنْ حَقِّهَا

بجزة في معنى مشترك بينهما ليثبت في الشبه الحكم الثابت في الشبه العلل بذلك المحذور  
 كقول بعض الحكماء العالم مؤلف فيكون خادماً كالبيت قول الفقهاء وديمقياً  
 البند حرام لأن المحذورام وعلته الحرمة الاسكان وهو متحقق في البند فالصواب  
 أن البند حرام لأن المحذورام وعلته الحرمة الاسكان وهو متحقق في البند فالصواب

و قد ذكر في بيان  
الملكوت المسمى بالملكوت  
الملكوت المسمى بالملكوت  
الملكوت المسمى بالملكوت

كان الحكم فيها ثابتاً بالاشاق كالبيت الخرم حتى اصلاً والاخرى كالإمام والبيدرة  
والعق المشترك على وجامعا كالتأليف كالاسكار ومثل الحدود والحرم حكماً  
فالقتيل الثام لا بد فيه وان بغير حدود الأصل والفرع والجامع والحكم ويشنون تحليل  
هك الملام يطبقه (الأدوار) والطر والعكس من الزيادة ونحوه

وَمَا كَانَ الْمُقَدِّمُ إِلَّا فِي الْخَلْفِ  
وَمَا كَانَ الْخَلْفُ إِلَّا فِي الْمَقَدِّمِ  
وَمَا كَانَ الْمَقَدِّمُ إِلَّا فِي الْخَلْفِ  
وَمَا كَانَ الْخَلْفُ إِلَّا فِي الْمَقَدِّمِ

وعدما فان المعنى الجامع كالناتى في جميعها متحقق كالناتى في البيت ما يقوم مقامه كان مقروفاً  
بهذا الحكم اعني الخلو وبالعكس اي حيث ان في الشيء زيفاً بانه يقضي عليه كل واحد من الخلو

الاول من هذا

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْحِجَّةِ فَالْحُلَّةُ لِلْغَنِيِّ وَالْفُلُكُ لِلْفُقَرَاءِ

بالدوران هو له عكس بالسر والتقسيم ترديداً ان القياس ان يندخل تصديقاً محجباً وخيلاً  
فذاك شعري ان يتحقق ظناً للخطا به حقيقة مع جزم ان غير التسليم لا الحق فهو له عكس  
برهان ان غير الحق ان لا الحق كسفسطى متحقق والعدة البرهان المغالطى فالتعق والتزديد ينسبط  
كلها في غير الفانيس ام لنفسه كالعالم بالشهداس

والتقسيم هو له عكس بالسر والتقسيم ترديداً ان القياس ان يندخل تصديقاً محجباً وخيلاً  
فذاك شعري ان يتحقق ظناً للخطا به حقيقة مع جزم ان غير التسليم لا الحق فهو له عكس  
برهان ان غير الحق ان لا الحق كسفسطى متحقق والعدة البرهان المغالطى فالتعق والتزديد ينسبط  
كلها في غير الفانيس ام لنفسه كالعالم بالشهداس

والحكم للخر وهو مع والثاني التزديد وفيه بالسر والتقسيم وهو انهم يعتقدون  
الاصل يعلمون الحكم بكل كل ويطلون بها حتى يستقر على واحد مثل ان علمه حدث  
البيت اما التاليف لا مكان الجوهرية والجحيمية ليس التاليف علمه  
اما الاختاز من العباد اليعان اللون المحصول والطعم المحصول ليس الار  
وهذا ايضاً مريباً انما لا تسلم الحصر مع كثرة الاوصاف فلعن الناطق شي الخوا  
الترديد بين التقيضين الى الطريق الاول اشراً بقولنا بالدوران هو كورد  
وعكس الى الطريق الثاني بقولنا او بالسر والتقسيم ترديداً بالجدال  
او بالرفع خبر من عند محمد بن عيسى في الصنعة الحسية دروا تعليل الحكم بالما  
كما ان القياس قسماً ما بحج الصبورة والافترايات والاستثنائيات كلبه اقسام  
حسب المادة والصناعات المحسنة الى وجه الضبط بقولنا ان القياس هذا شيئاً  
تصديقاً محجباً وخيلاً كلمة اي تفسير لشيء ان اي شيئاً سوى التعجب والفيل  
فذلك قياس شعري ان يندفع ظناً فذلك القياس هو الخطا به حالكونه  
حقيقاً بها ومع افادة جزم ان غير التسليم او عموم الاعتراف بالحق وهو له  
عندهم وبرهان ان غير الحق في الواقع ان لا الحق في الواقع هو سفسطى  
متحقق اي محذور هو والعدة في الحكمة البرهان المغالطى لا يذنبه فالتعق  
الحقيق هو اصابة الحق والضرر كما الاحتراز عن الضرر الحقيقي بذهن اي البرهان  
والمغالطة استنبط كلاهما في غير الفانيس ام اي قصد لنفسه كالعالم بالشهداس

والتقسيم هو له عكس بالسر والتقسيم ترديداً ان القياس ان يندخل تصديقاً محجباً وخيلاً  
فذاك شعري ان يتحقق ظناً للخطا به حقيقة مع جزم ان غير التسليم لا الحق فهو له عكس  
برهان ان غير الحق ان لا الحق كسفسطى متحقق والعدة البرهان المغالطى فالتعق والتزديد ينسبط  
كلها في غير الفانيس ام لنفسه كالعالم بالشهداس

والتقسيم هو له عكس بالسر والتقسيم ترديداً ان القياس ان يندخل تصديقاً محجباً وخيلاً  
فذاك شعري ان يتحقق ظناً للخطا به حقيقة مع جزم ان غير التسليم لا الحق فهو له عكس  
برهان ان غير الحق ان لا الحق كسفسطى متحقق والعدة البرهان المغالطى فالتعق والتزديد ينسبط  
كلها في غير الفانيس ام لنفسه كالعالم بالشهداس

مقدمتان برهان ثلثه. موقنة ضرورة او نظرا حد اليقين هو القطع. تصديق جان مطابق ثبت

ان ضروريا ناست و مرجع كل النظر ثانيا نعتا

البرهان بالبرهان في ستم اي وكالعلم بالسم ليجنب هذا ناظر الى الغاطلة

بجلاف الصناعات الثلث الاخرا فاما مقصود لغيره فان الجدل للانعام وحفظ النظام

والغاية للخطي في الطريق ارشاد من هو بالحق القراح لا يليق بهما يتثبت في

باجوده وامنه هي المدعوة بلنا القرن بالوعظة الحسنه كما عبر عن شرفها هو

البرهان بالحكمة والشعري كسر سؤلة الاستبعاد والترغيب بالتحليل والتخييل

ليس له بعد من العلم اليقيني نصيب البرهان ثم مقدمتان برهان وماذا للفق

ههنا هي القضية التي جعلت في حجة قياسا كانت او استفرا او تمثلا ترى قلم

موقنة ضرورة او نظرا اي ايقانا ضروريا كان وكسيتا وفي صيته كع اشان

لان الخبر في البرهان ان يكون جميع مقدماته يقينية بخلاف غيره اذ يكفي كون

القياس مخالطيا ثلثا ان يكون احد مقدمتيه حية وان كانت الاخرى يقينية نعم

ان لا يكون بها ما هو اذون مما يغير بها الا خلق الاذون الموقن من مقدسه هو

ومن جملته لا ياتي بلبا بل شرا وحد اليقين تعريفه وهو القطع وبات اي

اليقين مساوية فاما انه تصديق جان مطابق ثبت فباعبار التصديق لم يشمل ذلك

والخيال والتوهم وسائر الصوران وباعبار الجرح خرج التصديق الظني وباعبار الظان

خرج الجهل المركب وباعبار الشا التفلد عكس ضرورة ثانيا ناست في اي الت

سيما الاوليات مرجع كل النظر ثانيا نعتا لاستحالة الدعوى والتشاكل ليلجا

بذو كل اشار النظريات والاهما انتهى كل اليقينيات هي هم موهبة اعطاه الله

البرهان بالبرهان في ستم اي وكالعلم بالسم ليجنب هذا ناظر الى الغاطلة

بجلاف الصناعات الثلث الاخرا فاما مقصود لغيره فان الجدل للانعام وحفظ النظام

والغاية للخطي في الطريق ارشاد من هو بالحق القراح لا يليق بهما يتثبت في

باجوده وامنه هي المدعوة بلنا القرن بالوعظة الحسنه كما عبر عن شرفها هو

البرهان بالحكمة والشعري كسر سؤلة الاستبعاد والترغيب بالتحليل والتخييل

ليس له بعد من العلم اليقيني نصيب البرهان ثم مقدمتان برهان وماذا للفق

ههنا هي القضية التي جعلت في حجة قياسا كانت او استفرا او تمثلا ترى قلم

موقنة ضرورة او نظرا اي ايقانا ضروريا كان وكسيتا وفي صيته كع اشان

البرهان بالبرهان في ستم اي وكالعلم بالسم ليجنب هذا ناظر الى الغاطلة  
بجلاف الصناعات الثلث الاخرا فاما مقصود لغيره فان الجدل للانعام وحفظ النظام  
والغاية للخطي في الطريق ارشاد من هو بالحق القراح لا يليق بهما يتثبت في  
باجوده وامنه هي المدعوة بلنا القرن بالوعظة الحسنه كما عبر عن شرفها هو  
البرهان بالحكمة والشعري كسر سؤلة الاستبعاد والترغيب بالتحليل والتخييل  
ليس له بعد من العلم اليقيني نصيب البرهان ثم مقدمتان برهان وماذا للفق  
ههنا هي القضية التي جعلت في حجة قياسا كانت او استفرا او تمثلا ترى قلم  
موقنة ضرورة او نظرا اي ايقانا ضروريا كان وكسيتا وفي صيته كع اشان  
لان الخبر في البرهان ان يكون جميع مقدماته يقينية بخلاف غيره اذ يكفي كون  
القياس مخالطيا ثلثا ان يكون احد مقدمتيه حية وان كانت الاخرى يقينية نعم  
ان لا يكون بها ما هو اذون مما يغير بها الا خلق الاذون الموقن من مقدسه هو  
ومن جملته لا ياتي بلبا بل شرا وحد اليقين تعريفه وهو القطع وبات اي  
اليقين مساوية فاما انه تصديق جان مطابق ثبت فباعبار التصديق لم يشمل ذلك  
والخيال والتوهم وسائر الصوران وباعبار الجرح خرج التصديق الظني وباعبار الظان  
خرج الجهل المركب وباعبار الشا التفلد عكس ضرورة ثانيا ناست في اي الت  
سيما الاوليات مرجع كل النظر ثانيا نعتا لاستحالة الدعوى والتشاكل ليلجا  
بذو كل اشار النظريات والاهما انتهى كل اليقينيات هي هم موهبة اعطاه الله

فان ثلثة التصوكهت في حكمها فالاوليان بكت اولان بالاحسان فايقده ظهر لو بطننا فالشاهد

فتم ما بالظهور حسيات وانما بالوجودان بطنان باله

فان ثلثة التصوكهت في حكمها فالاوليان بكت اولان بالاحسان فايقده ظهر لو بطننا فالشاهد

لكل العقول الحيوانية وبها صار عقلها بالملكة اذ الخالق بين هاتين المرتبتين  
والعقول الكائنة بين عدم والملكة اذ مرتبة العقل الحيواني قوة وعدم وفي هذه  
المرتبة الثانية ضلالتان ملكان لقوى اعدام الا العقل الا لثلف الى هذه  
الفنية ولا يكتب فاما بحتاجهم بل لا تدخل تحت اطلاق الكاشيب الله  
اشرا الى وجه ضبط اللس بقولنا فان ثلثة التصور اى تصور المحكوم عليه  
والنسبة الحكيمه كعت في حكمها اى حكم الضرورية والثلثة وهذا الوجه عباد  
بعضهم ان كفى تصور الموضوع وللحوال النسبة الحكيمه لعدم شمولها الشطية  
فالاوليان بكت فالاول هو الذى يكون كثرية اى الكسب كائنا فى الجزى بالنسبة  
بينهما ولا يتوقف فيه احد لا ياتى انكاره الا لا يتصور الحدود كلفهم باليقين  
لا يجهت ان لا يرتفعان من الكل اعظم الجزى واقبالا شياء المساوية لشيى واحد  
متساوية وان الضدين لا يجهت ان عمل واحد شخص ماذى زمانا لحد وان فيه  
خفاء فلفظ الاطراف مثل الملك يحتاج الى المؤثر فلفظه لا يتصور لكن بعنوان شئ لله  
الخالية عن العجز وعدم وانما مثل حق ليزان المتساوية بين ان المتساوية بالبرج  
احدهما بفصل لم يقع الا لا يكون التصور كالثلثة في الحكم فالاحسان فايقده  
ظهر لو بطننا اى بطلان الظاهر بالحق فالشاهد انما اى احب فتم ما بالظهور  
حسيات مثل الشمس ضياء وهذا الحيوان مناث وهذا الورد عطر والسكر ملو  
والنافع وانما بالوجودان اى تم بالوجودان بطنان اى ما يملك بالقوى

فان ثلثة التصوكهت في حكمها فالاوليان بكت اولان بالاحسان فايقده ظهر لو بطننا فالشاهد  
فتم ما بالظهور حسيات وانما بالوجودان بطنان باله  
فان ثلثة التصوكهت في حكمها فالاوليان بكت اولان بالاحسان فايقده ظهر لو بطننا فالشاهد  
لكل العقول الحيوانية وبها صار عقلها بالملكة اذ الخالق بين هاتين المرتبتين  
والعقول الكائنة بين عدم والملكة اذ مرتبة العقل الحيواني قوة وعدم وفي هذه  
المرتبة الثانية ضلالتان ملكان لقوى اعدام الا العقل الا لثلف الى هذه  
الفنية ولا يكتب فاما بحتاجهم بل لا تدخل تحت اطلاق الكاشيب الله  
اشرا الى وجه ضبط اللس بقولنا فان ثلثة التصور اى تصور المحكوم عليه  
والنسبة الحكيمه كعت في حكمها اى حكم الضرورية والثلثة وهذا الوجه عباد  
بعضهم ان كفى تصور الموضوع وللحوال النسبة الحكيمه لعدم شمولها الشطية  
فالاوليان بكت فالاول هو الذى يكون كثرية اى الكسب كائنا فى الجزى بالنسبة  
بينهما ولا يتوقف فيه احد لا ياتى انكاره الا لا يتصور الحدود كلفهم باليقين  
لا يجهت ان لا يرتفعان من الكل اعظم الجزى واقبالا شياء المساوية لشيى واحد  
متساوية وان الضدين لا يجهت ان عمل واحد شخص ماذى زمانا لحد وان فيه  
خفاء فلفظ الاطراف مثل الملك يحتاج الى المؤثر فلفظه لا يتصور لكن بعنوان شئ لله  
الخالية عن العجز وعدم وانما مثل حق ليزان المتساوية بين ان المتساوية بالبرج  
احدهما بفصل لم يقع الا لا يكون التصور كالثلثة في الحكم فالاحسان فايقده  
ظهر لو بطننا اى بطلان الظاهر بالحق فالشاهد انما اى احب فتم ما بالظهور  
حسيات مثل الشمس ضياء وهذا الحيوان مناث وهذا الورد عطر والسكر ملو  
والنافع وانما بالوجودان اى تم بالوجودان بطنان اى ما يملك بالقوى

فان ثلثة التصوكهت في حكمها فالاوليان بكت اولان بالاحسان فايقده ظهر لو بطننا فالشاهد  
فتم ما بالظهور حسيات وانما بالوجودان بطنان باله  
فان ثلثة التصوكهت في حكمها فالاوليان بكت اولان بالاحسان فايقده ظهر لو بطننا فالشاهد  
لكل العقول الحيوانية وبها صار عقلها بالملكة اذ الخالق بين هاتين المرتبتين  
والعقول الكائنة بين عدم والملكة اذ مرتبة العقل الحيواني قوة وعدم وفي هذه  
المرتبة الثانية ضلالتان ملكان لقوى اعدام الا العقل الا لثلف الى هذه  
الفنية ولا يكتب فاما بحتاجهم بل لا تدخل تحت اطلاق الكاشيب الله  
اشرا الى وجه ضبط اللس بقولنا فان ثلثة التصور اى تصور المحكوم عليه  
والنسبة الحكيمه كعت في حكمها اى حكم الضرورية والثلثة وهذا الوجه عباد  
بعضهم ان كفى تصور الموضوع وللحوال النسبة الحكيمه لعدم شمولها الشطية  
فالاوليان بكت فالاول هو الذى يكون كثرية اى الكسب كائنا فى الجزى بالنسبة  
بينهما ولا يتوقف فيه احد لا ياتى انكاره الا لا يتصور الحدود كلفهم باليقين  
لا يجهت ان لا يرتفعان من الكل اعظم الجزى واقبالا شياء المساوية لشيى واحد  
متساوية وان الضدين لا يجهت ان عمل واحد شخص ماذى زمانا لحد وان فيه  
خفاء فلفظ الاطراف مثل الملك يحتاج الى المؤثر فلفظه لا يتصور لكن بعنوان شئ لله  
الخالية عن العجز وعدم وانما مثل حق ليزان المتساوية بين ان المتساوية بالبرج  
احدهما بفصل لم يقع الا لا يكون التصور كالثلثة في الحكم فالاحسان فايقده  
ظهر لو بطننا اى بطلان الظاهر بالحق فالشاهد انما اى احب فتم ما بالظهور  
حسيات مثل الشمس ضياء وهذا الحيوان مناث وهذا الورد عطر والسكر ملو  
والنافع وانما بالوجودان اى تم بالوجودان بطنان اى ما يملك بالقوى



الباطن بغير حصر الوسيط اسلم يفرح ذلك في لاطل يدعي بغيره ان قضائنا قياسا معها بلا خنايا  
وانه في استعمال التجارب فالتجربيات او الخاطئة

الباطن اوعيد وانما مثل اننا شهودا وغضبنا وخوفنا وشجائنا وكلنا بدأنا

وبافعاله وانما ولاحكام المحبة جميعها جزئية فالعقل لا يصلح الا ان هذه النقاخذ  
واما انكار المارقة فحكم عقل استفاد العقل للمارقة باعد الاحاسن ببعضها  
ان ليس في منتهى العقل اطلاع على الكليات والاحاطة بكل الجزئيات وغام ذاتها  
المشتركة ان تلك قد يشبه بعض الاوليات انه بالمشاهدة مثل حكمنا بان السواد والابيض  
لا يجتمعان في محل واحد نعمان امدقنا لو تحقق الافتقار الى المشاهدة والاوليات هو  
الاطراف لا للصدق اذ ربما تكون الاطراف محسوسة وقابلة فهدا فصدقنا  
المشاهد فان التصديق للجزم بالنسبة فيها مفقود الى المشاهدة وانما يطابق  
الحكم منوطا ومنعنا بغير حصر الوسيط الذي هو غير الاحاسن انما ينبغي ان  
ذي الاطراف قط يدعي بغيره ان قضائنا قياسا معها بلا خنايا مثل الاد  
زوج في بديهية فطرة قياسا معها وهو انما منقسمة بعساوين كل منقسم  
بعساوين زوج وانما في الوسط واسم استعمال التجارب والتجربيات مثل التقوى  
سهل الصغرى وهي منوطا بامر من احداهما تكرار المشاهدة والاخر القياس انتهى وهو  
انه لو كانا في الماكان دائما ولا اكتر ما ثم يستثنى نقيض التثنية لثبوت المقدم  
النواثرات في الاشغال على تكرار الاستماع والقياس الخفى فلنا او الخاطئة في  
قواص الكذب اي على الكذب يمنع هذا الامتناع هو العنصر لا عدمه حصو  
كالاربعين فالتواثرات عندنا تمنع حكمه بوجوده وطام ولا بد للنواثرات

الباطن اوعيد وانما مثل اننا شهودا وغضبنا وخوفنا وشجائنا وكلنا بدأنا



وَمَا نَحْنُ بِالْمُؤَلَّمِينَ وَلَا الْمُؤَلَّمِينَ عَلَيْهِمْ مِنْ الْجَلْدِ بِالْمَعْلُومِ وَعَكْسَانُ وَلَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ وَهُوَ بِإِعْطَالِ الْيَقِينِ كَثُرَ

فَالْوَسْطُ الْوَاسِطُ الْأَيْتُكُلُ إِنَّ قَاعِي السُّبُورِ قَاعِيدُ

*[Handwritten notes in Urdu script, likely bleed-through from the reverse side of the page.]*

[illegible]

ملك البنادى فهو له أو بصوته فاك حوصولا فهو له في الحديث لا يملكه

تغم في العقل مرتبه وينشق الذهن اليها ملاطفا واكتشافا اياك خصوصا في

النظر في هذه المسألة في الثالث اما ان يكون حصول السمع في الله تعالى

وَأَمَّا الْيَهُودُ الَّذِينَ كَتَبُوا بِحُكْمِ اللَّهِ فَيَلْوِيهِمْ وَيَكْتُبُ فِي كُتُبِهِمْ أَفْعَبَتْكُمْ لِكُتُبِهِمْ أَفَتَحْمِلُ الْبُحْلَ كُلَّهُ أَوْ لَا تَحْمِلُونَهُ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ لَكَرْبُ اللَّهِ عَظِيمًا

والله اعلم بالصواب

فی سواران و غیره مشاهده فی جہات ایما میم لی بلات لکھا یا و هو علی اس  
 انھ

الحق يَوْمَ يَوْمٍ لَّمَّا كَادَتْ هِيَ ابْنُهَا الْيَتَامَى وَالْأَرْثَاءَ هَذَا سَنَتَا صَنَافَ

برهاننا بالعلم والاثبات فاما هو علم من اجلة بل اجل اولم ويق له البرهان

وَعَلَيْهِ وَهُوَ الْعِلْمُ بِالْعِلْمِ الْعُلُولُ إِنَّ وَقَوْلَهُ الْبَرْهَانُ الْإِنِّي قَوْلٌ أَسْبَقَ الْبَرْهَانَ

وَالْآنَ هُوَ الْبَرُّ هَٰذَا الَّذِي بَاعِطُوا الْيَقِينَ أَفَتُؤْتُونَ لَهُمُ الْأَجَلَ مَسْتَوْزِمِينَ

بالمعلول المعين العلم بالمعلول سنلزم العلم بعلته ما ثم اشرفنا الى البيان الا بقليل عرف

الأوضح بقولنا فالوسط الأوسط الاثنان بكل أي الحد الأوسط لا بد أن يكون عليه

لا تثنانا الاكبر للصغر والتصديق بفي كل قياس لهذا قوله الواسطه في الاثبات والتصديق

إِنْ دَا عَلَى الشُّوْنِ أَيْ عَلَى شُؤْنِ الْأَكْرَلِ الْمَغْرُورِ أَتَى فِي الْوَأْتِ وَنَفْسُ الْأَمْرِ

بذلك كما يدل على شدة له في الذهب فهو له كالألوان على الكمال والماتة. أي يدل

عاش في الزمان والافعال انشا الله الا ان الكون قد مضى

سی یسیر مندن و سلسله پانجم که هوان لاسه منی اسیه نام و صفها

سبل یدیعفن حلاط وکل معفن حلاط محوم فرید محوم می هوالش و لا

وصنعها الابن موضع الاوسط وبالعكس جارا نيا والمعاد بالتون بوق

فان كان المالك قد اقرضه فله ان يبيع في كل حال وان كان قد اقرضه فله ان يبيع في كل حال وان كان قد اقرضه فله ان يبيع في كل حال

[illegible]



عقل  
دین کا وارث  
خداوند تعالیٰ کی رضا و رغبت سے  
میرا دل بے اختیار اس طرف مائل ہو گیا ہے

وہ لوگوں کے لئے ایک نور ہیں جو ان کو ہدایت دیتے ہیں  
اور ان کو اپنے رب سے ملنے میں مدد دیتے ہیں  
ان کی صحبت میں رہنا ہر انسان کی فلاح کے لئے ضروری ہے  
ان کی باتوں کو سن کر دل پر عمل کرنا ہر انسان کی تکامل کے لئے واجب ہے  
ان کی نصیحتیں قبول کرنا ہر انسان کی نجات کے لئے لازمی ہے  
ان کی دعاؤں کو مانگنا ہر انسان کی خوشحالی کے لئے مفید ہے  
ان کی خدمت میں حاضر ہونا ہر انسان کی سعادت کے لئے بہتر ہے  
ان کی رضا حاصل کرنا ہر انسان کی کامیابی کے لئے عمدہ ہے  
ان کی ناراضگی سے بچنا ہر انسان کی حفاظت کے لئے احتیاط ہے  
ان کی عتاب سے ڈرنا ہر انسان کی ترس و گھبراہٹ کے لئے موجب ہے  
ان کی رحمت سے امید کرنا ہر انسان کی تسکین کے لئے مناسب ہے  
ان کی قہر سے ڈرنا ہر انسان کی خوف و وحشت کے لئے باعث ہے  
ان کی کرم سے شکر کرنا ہر انسان کی حمد و ثناء کے لئے مستحب ہے  
ان کی جود سے بخشش کرنا ہر انسان کی سخاوت کے لئے پسندیدہ ہے  
ان کی غلظت سے نفرت کرنا ہر انسان کی پاکیزگی کے لئے لازم ہے  
ان کی برکت سے استغاثہ کرنا ہر انسان کی توفیق کے لئے قابل ہے  
ان کی مبارکباد سے شکر کرنا ہر انسان کی امتنان کے لئے سزاوارت ہے  
ان کی تعریف سے تمجید کرنا ہر انسان کی عظمت کے لئے مستحق ہے  
ان کی تعظیم سے احترام کرنا ہر انسان کی وقار کے لئے واجب ہے  
ان کی تعجب سے حیرت کرنا ہر انسان کی شگفتگی کے لئے متعارف ہے  
ان کی تعجب سے تعجب کرنا ہر انسان کی شگفتگی کے لئے متعارف ہے  
ان کی تعجب سے تعجب کرنا ہر انسان کی شگفتگی کے لئے متعارف ہے

[illegible]

كالنص للفعل والتصدق بفاعله والشوق والآزدة وبالذات كالنص للفعل  
 بذاته وبالعرض كالنصونا بآزدة لأنه فاعله الصفراء المسخنة وشره الماء الباردة  
 يبرّد بالذات ويخضع بالعرض لأن يجمع المسخ والمادة بالفعل كالتى تضاهج جمل  
 الصورة وبالقوة كالتى تضاهج الفقدان خاملة القوة لا القوة بعد القرية  
 كالاعضاء البسيطة من الاعصاب الشرايين والأوردة والصلوات اللحم والشحم  
 والتمين غيرها للاعضاء المركبة والبعيدة كالاغلاط والابعد كالكليوس والقلة  
 والعناصر والابعد من الجميع كادة المواد والمادة بالذات كما يقبل الشيء بآزته  
 وبالعرض كان فخذ القابل مع ضد المقبول فيجعل مادة له مثل الماء للهوى والاب  
 للسواد والغاية بالفعل الملصق والتصل بالعلوك هي القرية والغاية بالقوة  
 مالم تضل به ولكن تترك بعد وهي البعيدة فلاولى كالعقل النفس المستقلة والثانية  
 كالاتصال بالعقل الضعيف الفناء والبقاء بعده والغاية بالذات مالا جله الفعل  
 اول الفكر اخذ العلم بالعرض ما يضادف مالم يكن اعياء كالشور على الكثر للفاخر  
 للبر لا صابة الماء والصورة القرية كالصورة النوعية الانسانية الطبيعية والجد  
 كالعقل بالفعل المستفاد الى ما شاء الله تعالى الصوة للتقسيم عن ما به الشيء بالفعل  
 والصورة بالذات كاشكال الكرسى بالعرض كالسواد والياض الزينة البعيد  
 له كجولس السلطان عليه باقامة العلفا والعلنة الغاية صورة الصوة لا غير ذلك  
 من احوال العلم والعوم الخوض والبساطة والتركيب غيرها ويجب ان يعطى البراءة

[illegible]





وأوسط هو قوة عليته كاشفة لها انبساطه  
 وتارة يبرهن عليه من ناحية الغاية بان النفس الناطقة بصددها الاستكمال والحق  
 عن البعد والطبيعي وقواه ولا اتصال بالحق في عالم القدس فاذا كانت غنة فاضلت  
 تركب المركب رفضا لا لانه يرفع التدبير والخلق العقلي عن الحد الطبيعي وما  
 ولا يقلح بقية تعلق وهي في بعض المولد وان برهنا عليه من ناحية الفاعل فنقول  
 التدبير ليس الحيوان هو القوى الجسمانية والقوى الجسمانية منتهية التاثير والتاثير  
 ونظير المهيمنة من كذا وتارة من كذا في مطلقا محدوقا في المادة والفاعل في  
 مجموع القابل والفاعل تارة في عريضة الارض اس الطول والارتفاع التاثيرات  
 كانت كبيرة فاعلمنا لهذا الشكل المقدار مصادفة للفاعل التام ففصلنا  
 الصورة الكذائية مرة فنقول ريد من الطول والارتفاع غاية هي الطول وكل ما يراود من الطول  
 يبرهن ان الانبساط ريد منها القطع اعطيت الحدة واسطوى من قوة والشيء عليته  
 كاشف احكام ذهابا في الصورة الذي هو للعلول انبساطا في الصورة  
 اي غلبة ذي القوة كما اننا قد بان يبرهن على ان الشيء سري اذا كان له صورة الشئ  
 سواء كان جسميا طبيعيا خبيثا او ذهابا او عاجا او ابوسا او غيرها ام كان جسميا  
 مثاليا في عالم المثال الاكبر والمثال الاصغر بان شئيتة الشيء يصون وخصيصة القوة  
 ما يبرهن بالعلول المادة ما يبرهن بالقوة ثم علم انه كان وثيقا بالانبساط اعطى  
 اليقين التام الذي كانا وثيقا بالانبساط ما يبرهن بالعلول الغائية ثم الاثبات في  
 ما يبرهن بالعلول الغائية وهو الاشراف من الاشراف كيف والوثاق والشهادة اللذان

حق علوم الشئ ومفاعله دلالة الحق على مجعوله مسبب الأسباب في ترتيب به الوجود بالشرائط موجب

فَاعِلٌ مَحَلُّ الْفِعْلِ  
يَكْفُؤُا فَاثَرَهُ كَمَا هِيَ

[illegible]

للفاعية ترجع إلى الفاعل حيث لا علمه الفاعية عنه فاعلية الفاعل لا تألفا بالحقيقة  
فاعلية بل بالمقارنة بين الفاعل وفي الإنسان الكبير عين الحق الحقيقي الذي هو مبدأ  
المبادئ وغاية الغايات وقال رسطاطليس ما هو لم هو في كثير من الأشياء ثم العلم  
هو الفاعل الإلهي جل شأنه وبرهانه الجبر البراهين إلى هذا ثم ما بقوه على الشيء  
أي العلم به التام من فاعله ولأنه الحق تعالى على مجمله لأنه الفاعل التام  
فوق التمام الذي يرجع إليه فاعلية كل فاعل وهو سبحانه فاعلية ثم مراتب قدرته  
بمقتضى عموم قدرته ومشيته وعلمه الفعلي قال ثم احاط بكل شيء عموما وقال  
وهو الفاعل فوق عباده وهو مسبب الأسباب غير مسبب أي معطي السببية والتأثير  
لأنه معطي الوجود واليجاد فرع الوجود والشيء مالم يوجد لم يوجد بل يوجد بالشيء  
القابل بالاسكان الفضلان الفاعل بالوجود الوجدان كلفنا بالوجود بالاشتراك  
ما رايت شيئا إلا ورايت الله قبله فإنا لو جئنا أن الأشياء كلها حاضرة عند  
الأول على الضرورة والبتة فاعل حق فاعل الهى والفاعل على اصطلاح الحكيم الإلهي  
مفيض الوجود وعلى اصطلاح الطبيعى مبدأ الحركة فالنقيض للإلهي لا يخرج الفاعل  
الطبيعى بكشفه أثره كاهى أدله العلم التام بالعلة التامة حضوره علم العلم التام  
بالعوليات كل موجود منطوق بوجوده وعند الوجود إلى القوم وكل مهتة ولوازم  
أسمائه وصفاته لزوما غير متأخر في الوجود فلا يفرغ عن علمه متفاندة والظاهر  
فيه الباقي به علمه هو الفاعل في علة لا إشارة إلا أن في البراهين الصحيحة فضلا على

[illegible][illegible]

۱. کس شخص کی طرف سے  
 ۲. قانون کی طرف سے  
 ۳. قانون کی طرف سے  
 ۴. قانون کی طرف سے  
 ۵. قانون کی طرف سے  
 ۶. قانون کی طرف سے  
 ۷. قانون کی طرف سے  
 ۸. قانون کی طرف سے  
 ۹. قانون کی طرف سے  
 ۱۰. قانون کی طرف سے

وعدة معلولها ساون في برهانه المطلق اخذها المصنف فيها على الاوسط الاكبر اعطف فالان وجدود لم اشكف

لا اقله اخص ومعلومها بل جمة ذى العلم ثم لها

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

المساواة للعلو وفيها الإنفكا - لا إلا العلم الأخ - فلناوعاً

فَإِنْ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ مِنْهَا فَهُوَ كَالْمَنْعَةِ

برهانہ منقول برہان نظروں پر ادبہ الم اخذھا ای خدا علہ المساویہ

اصطفى اي الشوايق من اخذ العلة الاخص وايضا فيها اي في البرهان الماخوذ فيه

العلمة السائبة على الاوسط متعلق بما بعد الاكبر انطفا اذا اردنا ان يبين خا<sup>ل</sup>

عَلَّمَ بِالْعِلْمِ فَلَا يُؤْمَدُ وَلَا يُكَذَّبُ وَلَا يُخَالَفُ وَلَا يَنْتَهِى

الاولا ان يكون في كل بيت من بيوتكم

والفلكيان مثل سوادهم وبوسط الأرض بين الشمس في العنصر يا مثل

لورق مجود الرطوبة الماسكة وبطلان أزواجها فكايها المعلوم بالعلمه كليين العلم

بالمعول لكن الأول هو الذي الثاني هو الثاني للأعلى كلمة للأطباء واللاهوت في الدنيا

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا كَفِيلًا

يَسْتَبِيحُ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعُونِهِ بَلْ لَوْ خَلَدَ فِيهِ خَلَدَ بِهِ فَعَلَّدِي

لَقِيَ كُلُّ مَن مَّا اخْتَصَّ مَشْمُولًا وَالذِّكْرُ لِلضَّرُورَةِ فَيَكُونُ الْقَدْرُ الْمَشْتَرِكُ مَسَاوِيًا لِلَّهِ

لَعَامٌ فَالْحَلُّ الْأَخْصَنُ أَنَّهُ يَوْسُفُ فِي بَيْتِ الْبَرَاهِمِينَ هُوَ مِثْلُ تَكَثُّفِ الْهَوَاءِ الْعَصَافِيِّ الْبَرْدِ

الميدومشا افتقار الخاز المنضمه كآمنه اللسا ١٩١٠ - ١٩١١

کتاب التوحید عن مولانا محمد علی قاسمی

محرمه وجوف الارض وعن انحطاط اعالى هذه او اندفاع سيولها باطن الارض

الحج عن عفونته وعن قبحه روح بالاعفونه كما في خياات اليوم وقد يمكن ان يجمع لهذا

لجلل الخاصه معني عام يكون محمولا عليها ويكون انك انك الى العالم اجمع عليه

فَقُلْنَا

سأؤبرله ولما فرغنا عن البرهان مقدمنا سرعنا في عبءه وولدنا مقدما لها عليها  
 بكة ١٩٠٩ سم ١١ ع ١١ ب ١١

۴ عوض کے مقدت جسٹ اچریٰ البرہا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

سید قیاس علی خان صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible][illegible][illegible]

۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

فمنها من قال لا يخرج من الدنيا حتى ياتي بها  
الملك الموت فانه اذا جاءه لم يجد فيها







والقائس الخطيئتنا تبعاً لاسيما ظن يكون شايها والظن الاعلى ما يقبول والغرض من تقديره

على الخيلان الشعر احووا بالسمع والقافية زادوا ومنها البعض يخطو من الخطا والكتاب يتبع والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

وردي بالراء المهملة والذال المعجمة محقق ردي كقوله الضيف من كلبي وادي

بهم لئلا يكون مهوراً ويكون قصه الضرورة غير مناسباً لانه بمعنى القاس الخطا

والقائس الخطيئتنا تبعاً هذه هو الخلق بالحق الاخص كما لا سيما ظن يكون شايها

والظن الاعلى والارج غافي الظن بالحق الاخص ما اي من حاصل عبقولان

اي يقاس خطا حاصل بالنايف من مقبولان تمام اخذات من وادي وبنو ورو

او من اول الغرم ادغام اول الغرم سلام الله عليهم بجمعين والغرض من الخطا

تميز تقديره بان اي اما بالنفس على قديس الاخلاق وتحصيل ملكة العدالة للوكة

من العفة والتخاوة والشجاعة والحكمة السعير على الخيلان الشعر والقياس الشعر

احوا بالسمع والقافية زاد القياس الشعر ولاء ودونق اول يلزم فيه

ومنها البعض اي بعض الحكماء كالشيخ الاشراق بعض اي بعض الشعر او وقع

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

والغرض من الترغيب والترهيب ولو يكاذب به تعيب القس وهيئة مغالط من خالص الوهي او مخالط

وذلك اثنان من مذهبهم وجه تشبيه كلات والغرض التحزروا لابلأ ورغم كذا سلاسل  
والشغب السقط تحت الحكم الشطط وشأنه التوقيف الحكم الشطط والسقط من هنا قائلان ومشاكل المشاغبى مجادلا

ووجه تشبيه كلات في الما الطان وان لا يشبهه يكون ما بنو سطر اللغظ واما  
بتوسط المعنى وكل اقسام والغرض من التدب وصناعة الما الطان التحز عن

الغلط والابلأ أى امتحان الما طان الغرض اخراته لرغم انوف قوم ليه هذه لفتا  
وباليد الطولى فيها حيد اسلاسل الخسوع اعنائهم ودفع خصوماتهم وكذا ديم

ولا يندى الما الطان من ترويج يقضيه مشاغبه انا في مادة بان تشبه الحق والمشهدى  
ولا تكون شيئا منها اوفى صورة بان تشبه ضربا متجاا ويكون اياه فى قياس

يفسد صوته او مادته او لها جميعا ولا يقر به غلط في نفسه مغلط لغيره ولولا  
القصور وهو عدم التميز بين ما هو هو وبين ما هو غيره لما تم للغلط حقا

فهى صناعة كاذبة تنفع بالعرض وان صلحها لا يغلط ولا يغالط ويقدان يغالط  
الما الطان يعنى بها اويعا ندر بالجملة الما طان لها سبب فاعلى هو العقل الناض

او الوهم الراض وسبب غاى وهى شيطان وسبب صورى هو صورة الكذب لفتا  
في الباطن والتشبيه نرى العلماء والحكا والظاهر وسبب ما رى هو التشبه باللفظ

او معنى الوهميات والشغب السقط تحت الحكم الشطط أى هما صناع الما طان وشأن  
اى شأن الغلط والما طان التوقيف اى تصوير الباطل بوجه الحق والحكم الشطط

اى الحكم الغير العدل والقائل السقطى قائل ما مبهرها ثامنا لا ومشاكل القادر  
المشاغبى قائل ما مجادلا لان السقطه هى الحكمة للبدنه وهى مقابل الحكمة الحقيقية

والشغب هو تجميع الشر والمظالم فى مقابل الجمال ذى البرهان يعتبر للبرهن  
ووجه تشبيه كلات في الما الطان وان لا يشبهه يكون ما بنو سطر اللغظ واما

بتوسط المعنى وكل اقسام والغرض من التدب وصناعة الما طان التحز عن

الغلط والابلأ أى امتحان الما طان الغرض اخراته لرغم انوف قوم ليه هذه لفتا  
وباليد الطولى فيها حيد اسلاسل الخسوع اعنائهم ودفع خصوماتهم وكذا ديم

ووجه تشبيه كلات في الما الطان وان لا يشبهه يكون ما بنو سطر اللغظ واما  
بتوسط المعنى وكل اقسام والغرض من التدب وصناعة الما طان التحز عن

ووجه تشبيه كلات في الما الطان وان لا يشبهه يكون ما بنو سطر اللغظ واما



بالألفاظ لا محيث تركبها والمما يتعلق بها حيث تركبها والأول لا يخفى أما أن يقول  
 بالألفاظ أنفسها وهوان تكون مختلفة الدلالة فيقع الاشتباه بين ما هو المراد  
 بين غيره ويدخل فيه الاشتراك والتشابه إجمار المرسل والاستعارة وما يجري مجراها  
 ويسمى: ياء بالاشتراك اللفظي فلنا ثم اشتراك لفظه بالجوهره كاشتراك لفظ  
 الصورة والقوة والأمكن العقل والوجود وغيرها فيق العقل جوهره مفارق  
 ذاتا وعللا وربما يذهب لوجه إلى العقل الخرف ومثل مشاركة النورين الحسني وبين  
 الحقيقي كما تقدم وأما أن يتعلق بأحوال اللفظ وبمآل الكوالم الذاتية داخله فيصح  
 الألفاظ قبل تحصيلها كالاشتباه في لفظ الخمار والخبز فيقال كان معنى المفاعل  
 أو بمعنى المفعول فإذا قلنا الخمار له على أربع أو أن الخمار ما هو مقبول بالباد لا يتر  
 الحياة والعلم والقدرة والمشيئة واردة الفعل الاختياري فلعلمها يذهب إلى الخمار  
 الفاعل الوجودي هو غلط وأما أحوال غارضة لها بعد تحصيلها كالاشتباه فيجب  
 الاعجام والأعراب أما الاعجام فكما قال الشيخ الرئيس في التعليقات أن الحكماء قالوا  
 أنه لم يمتد جود وبعضهم صحفوه أنه لم يمتد جوده فالحق يقول أنه لم يمتد جود  
 وغير الحق يصحف يقول أنه لم يمتد جوده هذا يوم الزكياء العبراء للثنا  
 في المشق وهي المهمة وأما الأعراب فقل الحكماء قالوا الواجب لذات موجب  
 بكسر الجيم لأنه واجب فوجد الشيء لم يجب لم يوجد لا يوجد بالأول وتوجد  
 أوهاه إلا أنه عندهم موجب بفتح الجيم كالطبايع وإن هو إلا أنه تارة وللثعلف





ملاحظات على المتن في الصفحة ١٠٧  
في المتن: والقياس في الكبرياء...  
في المتن: والقياس في الكبرياء...  
في المتن: والقياس في الكبرياء...

ملاحظات على المتن في الصفحة ١٠٧  
في المتن: والقياس في الكبرياء...  
في المتن: والقياس في الكبرياء...  
في المتن: والقياس في الكبرياء...

وابت في الكبرياء لصدقا اختلت صورة القياس لعدم اشتراك الأوسط وأما  
الصورية فكما يكون على ضربين كمنج وجميع ذلك يتي سوء التأليف باعتبار الب  
وسوء البنية باعتبار غير البرهان أما الواقعة في القياس بالقياس إلى نتيجته  
فينقسم إلى ما يكون النتيجة مغايرة لاحد اجزاء القياس فلا يحصل القياس علم  
زايد على ما في المقدمات وهي مصادرة على المطلوب إلى ما يكون مغايرة  
لكونها لا تكون ما هي المطلوب من ذلك القياس ويأتي وضع ما ليس بعلة علة  
كقولنا كلما كانت الأربعة موجودة كانت الثلاثة موجودة وكلما كانت الثلاثة  
هي فردا كلما كانت الأربعة موجودة في فرد وهذا غير النتيجة إذ النتيجة كلما كانت  
الأربعة موجودة فالثلاثة فرد لأن الضمير في الكبرى يرجع إلى الثلاثة وإنما سمي  
لأن وضع القياس الكذا لا يفيج المطلوب لأنناجه هو وضع ما ليس بعلة للطل  
مكان علة فان القياس علة للنتيجة وأما الواقعة في ضاها ليست بقياس فستبي  
جمع السان في مسئلة واحدة كما يق زيد وحده كاتبه فانه قضيتان لافاة تقي  
ليس بكتابة أما المتعلقة بالقضية الواحدة فاما ان يقع فيما يتعلق بمجرى القضية  
جميعا وذلك بوقوع احدهما مكان الاخر وهي الهام لانعكاس مثل ان يحكم  
كل كون سواد بناء على ان كل سواد لون واما ان يقع فيما يتعلق بمجرى  
وينقسم إلى ما يوجد فيه بدل الجزء غيره مما يشبهه كواضه ومعوضاته في  
اخذهما بالعرض كان بالذات كمن رأى انسانا ابيض يكتب فخل أن كل كاتب يكون

ملاحظات على المتن في الصفحة ١٠٧  
في المتن: والقياس في الكبرياء...  
في المتن: والقياس في الكبرياء...  
في المتن: والقياس في الكبرياء...

انحاء من ناحية اللفظ الخط اوجبا باللفظ الخط

اللفظ الخط اوجبا باللفظ الخط

انحاء من ناحية اللفظ الخط اوجبا باللفظ الخط

اللفظ الخط اوجبا باللفظ الخط

كذلك فاخذنا ايضا مكان الاشياء الى ما يورد الجرح نفسه لكن لا على الوجه  
الذي ينبغي كما لو اخذناه ما ليس منه مخوزيد الكاتب اشان ولا يؤخذ معه  
منه من القيود والشرط كما لا يؤخذ غير الوجود فان غير موجود مطلقا في  
سواء اعتبار الحمل فحصل من الحجج ثلثة عشر نوعا منها ستة لفظية تتعلق  
منها بالبناء يطهى الاشتراك في جوهر اللفظ وفي احواله الذاتية وفي احواله العرضية  
وثلثة منها تتعلق بالتركيب هي التي نفس التركيب تفصيل الركبة تركب المفصل  
سبعة معنوية اربعة منها باعتبار القضايا المركبة وهي سواء التاليف الصادق  
على المظن ووضع ما ليس جملته علة وجمع المسائل في مسئلة واحدة وثلثة باعتبار  
القضية الواحدة وهي الهيام العكس واخذنا بالعرض كان ما بالذات وسواء اعتبار  
المحل او اما الخارجيات العرضيات لصناعة المغالطة التي اشار اليها بما يفهم قولنا  
ما بالذات هذى فاقضى المغالطة بالعرض كالتشيع على المخاطب بالخط بالخطو  
والهذيان ا الحدوث الى الامور الخارجية عن القياس لعدم معرفة القواني من جهة القائل  
والنسبة الى الضلال ان الحكمة اضلال ان الميزان لم يؤثر من الشرع الا غير ذلك  
منها يكون الجملته واهل الرئاسة الدينية ممنوعين بها وفي القرآن الحكيم مدح الحكمة  
والميزان اسعمل الاية الميزانية وقد اشير الى بعض النماذيل في اقل الكتاب  
فلنشع في شرح الفاظ المتن مع الضبط ادعاء اما من ناحية اللفظ الخط  
او كما بالعصر للضرورة بتايف الخطا للخطا اما اسم مقبول الذكركي

اللفظ الخط اوجبا باللفظ الخط

الحال في قوله لا يؤخذ غير الوجود فان غير موجود مطلقا في سواء اعتبار الحمل فحصل من الحجج ثلثة عشر نوعا منها ستة لفظية تتعلق منها بالبناء يطهى الاشتراك في جوهر اللفظ وفي احواله الذاتية وفي احواله العرضية وثلثة منها تتعلق بالتركيب هي التي نفس التركيب تفصيل الركبة تركب المفصل سبعة معنوية اربعة منها باعتبار القضايا المركبة وهي سواء التاليف الصادق على المظن ووضع ما ليس جملته علة وجمع المسائل في مسئلة واحدة وثلثة باعتبار القضية الواحدة وهي الهيام العكس واخذنا بالعرض كان ما بالذات وسواء اعتبار المحل او اما الخارجيات العرضيات لصناعة المغالطة التي اشار اليها بما يفهم قولنا ما بالذات هذى فاقضى المغالطة بالعرض كالتشيع على المخاطب بالخط بالخطو والهذيان ا الحدوث الى الامور الخارجية عن القياس لعدم معرفة القواني من جهة القائل والنسبة الى الضلال ان الحكمة اضلال ان الميزان لم يؤثر من الشرع الا غير ذلك منها يكون الجملته واهل الرئاسة الدينية ممنوعين بها وفي القرآن الحكيم مدح الحكمة والميزان اسعمل الاية الميزانية وقد اشير الى بعض النماذيل في اقل الكتاب فلنشع في شرح الفاظ المتن مع الضبط ادعاء اما من ناحية اللفظ الخط او كما بالعصر للضرورة بتايف الخطا للخطا اما اسم مقبول الذكركي

واللفظ بالافراد والتركيب ابدى والاعجام والتقريب تركيب بنفسه التقييد ام من غير قيد وكونه استم

تركيب الفصل الثاني عشر مهندس جديد كخمس زوجه وفرد فرقا وما باليف المعاني علقا

ان في قصته فذلك انفسه لما شطرها فوهم العكس

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

[illegible]

سید فخر الدین عارف از توحید و عرفان

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل أن يذكر فيه ما لا يحصى من النعمان والبركات

لفظ الـمَوْصُولِ وَأَمَّا مَصْدَرِيٌّ فَأَعْرَاجُ وَالْإِخْلَاطُ الْغَلَطُ وَاللِّفْظُ أَمَّا

بالافادو التكرار ابي الغناط اذ الاعاماء اخذنا هذا مع: اذ ابا كق

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

المعرب التي أعرب العطف في أعرب لاجتماع هو العطف في غير العطف

محصله واما الغلط باعتبار الصيغة اصل الهيئة قبل التحصل مطوينا وفي الافراد

كما غلط باعتبار جوهر اللفظ من جهة الاشتراك وتقنية التركيب في الاعراب ليحى

جوارها على الجبر يعلم القوافي اذ يقف كل من حروف اللين لا خولا ما لا ينفجا

ولكن على وضع التعريب فالنظم اطبع واصله تهذيب المنطوق واللحن ثم تركب تغليظه

انما احدها انه نفسه اي نفس الترك المغلطة واذ كانت مثاله ام من

كذلك اوصى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاستمعتم له يا ايها الذين آمنوا

وتم اى جود بمرتيب عال ثم استغود من ان هذا عال جود

العليق الذي يربى في القطر يهين ما وافق من ثمرته أو لها المنوط بفس

التركيب ما بهما تركيب الفضل كما قلنا تركيب الفضل الثاني هو فلان

مُهِند سَجِيدُ اِي وَنَفْسِ فَاضِلَهٗ وَاخْلَاقِ حَسَنَهٗ فَوْضِ مَرْجَايِ مِهْنَد

جَيْشُ الْهِنْدِ وَثَالِثُهَا ضَدٌّ وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ تَقْضِيْلُ الْمَرْكَبِ كَحَمْسَةِ أَيْ قَوْلُهُ

خسته زوکر و فرقه ای اردن آنها را ان ها و هم جامعه اناها جمع المرك اجزاء

١٢٤٠ فقاموا فسمعوا من الخياط ففهموا ان الله ايتى اذ كانوا في غلابة و هم غلبوا

وكانت له في ذلك الحين من المصروفات ما كان ينفق به على نفسه وعلى أسرته

هذه هي السنة النقطية واما السبعة المعويه فالعلم اه في بيها فعلنا و

ای غلط بنا ایضا علی علقان وقع فی قضیہ واحدہ و بسببہا فذلک

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

ان الله اعلم بالصالحين

---

وما بشرط كاشط الازل او غير هذا الشطر في شوط سوء اعتبار الجمع ما بالذات في انفسه  
او في قضائيا وهو الموضع الا اني ليست قياسا مع كمال الانس حده مجله وكل جملان هو الجوان

هذا الذي يتما جمع غايه جمع المسائل باحد مسئلة

لما اى الا غلط بشرطها اى يبقو مع احد ما كان الاخر فوهم العكس تم  
فيتي في الاصطلاح ايهام العكس واهام الانعكاس في حكم غلط ان كل لوت  
بناء على ان كل سواد لوت ان المجرد عن الجهات لا دقائق الاحياز ونحوها هو الله  
بناء على ان الله هو المجرد عنها ولا ما بشرط واحد من القسمة فكما شرط الازل  
كان يوم غير الموجود محسوسا غير موجود مطلقا او غير هذا الشطر في شوط  
ومرتبه حل بخلاف سابقه اذ فيه نفس مقامه لكن يمكن مع شرطه اوقيد  
المعبر في وضعه وحله مثل ان يق الفاج مفرق لنور البصر بل لياض ان والذبا  
متميز بالذات بدل الجسم اذ هو موضوعه سواء اعتبار الجماع ما بالعرضه  
ما بالذات اى لخذنا ذلك مكان هذا من ذين ان نفس الاول اسم في الاصطلاح الاول  
والثاني للثاني او في قضائيا اى لغلط متعلق باليف معاني قضائيا لا في حقيقته ولا  
وهي الموزع والنقسم والتذكير باعتبار رغاية لفظا الموصل الى لقياس ليع  
اى غايها كمال الانس حده مجلان وكل جملان هو الجوان وهذا القسم  
هو الذي يتما جمع عادته اى الذي يتوهم سميته به اذ بالميزان يحصل الجمع  
باجل مسئلة اسم الاصطلاحى جمع المسائل في مسئلة واحدة فالى الصغرى قضيتا  
في قضيتة واحدة احدهما موجبة هي لانسان مجلان هي تنبع مع الكبرى نتيجة  
والاخرى سالبة هي لا شئ غير لانسان مجلان ليست مطلوبا لان كذا لو كانت  
موجبة مثل غير لانسان لا يتصل بالجماع الا في اخره اصره نحو ذلك هي لا تنبع مع الكبرى

السطر الاول  
السطر الثاني  
السطر الثالث  
السطر الرابع  
السطر الخامس  
السطر السادس  
السطر السابع  
السطر الثامن  
السطر التاسع  
السطر العاشر  
السطر الحادي عشر  
السطر الثاني عشر  
السطر الثالث عشر  
السطر الرابع عشر  
السطر الخامس عشر  
السطر السادس عشر  
السطر السابع عشر  
السطر الثامن عشر  
السطر التاسع عشر  
السطر العشرون  
السطر الحادي والعشرون  
السطر الثاني والعشرون  
السطر الثالث والعشرون  
السطر الرابع والعشرون  
السطر الخامس والعشرون  
السطر السادس والعشرون  
السطر السابع والعشرون  
السطر الثامن والعشرون  
السطر التاسع والعشرون  
السطر الثلاثون  
السطر الحادي والثلاثون  
السطر الثاني والثلاثون  
السطر الثالث والثلاثون  
السطر الرابع والثلاثون  
السطر الخامس والثلاثون  
السطر السادس والثلاثون  
السطر السابع والثلاثون  
السطر الثامن والثلاثون  
السطر التاسع والثلاثون  
السطر الاربعون  
السطر الحادي والاربعون  
السطر الثاني والاربعون  
السطر الثالث والاربعون  
السطر الرابع والاربعون  
السطر الخامس والاربعون  
السطر السادس والاربعون  
السطر السابع والاربعون  
السطر الثامن والاربعون  
السطر التاسع والاربعون  
السطر الخمسون  
السطر الحادي والخمسون  
السطر الثاني والخمسون  
السطر الثالث والخمسون  
السطر الرابع والخمسون  
السطر الخامس والخمسون  
السطر السادس والخمسون  
السطر السابع والخمسون  
السطر الثامن والخمسون  
السطر التاسع والخمسون  
السطر الستون  
السطر الحادي والستون  
السطر الثاني والستون  
السطر الثالث والستون  
السطر الرابع والستون  
السطر الخامس والستون  
السطر السادس والستون  
السطر السابع والستون  
السطر الثامن والستون  
السطر التاسع والستون  
السطر السبعون  
السطر الحادي والسبعون  
السطر الثاني والسبعون  
السطر الثالث والسبعون  
السطر الرابع والسبعون  
السطر الخامس والسبعون  
السطر السادس والسبعون  
السطر السابع والسبعون  
السطر الثامن والسبعون  
السطر التاسع والسبعون  
السطر الثمانون  
السطر الحادي والثمانون  
السطر الثاني والثمانون  
السطر الثالث والثمانون  
السطر الرابع والثمانون  
السطر الخامس والثمانون  
السطر السادس والثمانون  
السطر السابع والثمانون  
السطر الثامن والثمانون  
السطر التاسع والثمانون  
السطر التسعون  
السطر الحادي والتسعون  
السطر الثاني والتسعون  
السطر الثالث والتسعون  
السطر الرابع والتسعون  
السطر الخامس والتسعون  
السطر السادس والتسعون  
السطر السابع والتسعون  
السطر الثامن والتسعون  
السطر التاسع والتسعون  
السطر المائة  
السطر الحادي والمائة  
السطر الثاني والمائة  
السطر الثالث والمائة  
السطر الرابع والمائة  
السطر الخامس والمائة  
السطر السادس والمائة  
السطر السابع والمائة  
السطر الثامن والمائة  
السطر التاسع والمائة  
السطر الحادية مائة

هذا الذي يتما جمع غايه جمع المسائل باحد مسئلة



والقياس القياس فالغلط اما القياس في غلط فمادة القياس في صورة وغلط في الصورة بكثرة  
كثرت ما سوى الضرب المتجه في كثرة المخلطة مستخرجة ذي سوء تالف وزم بها وسوء بتكت سواء كانا  
او في القياس قياسه الى مطلوب فخلط فخرج خلا ان نسبة ذي صور والغاز كما اتحادتها المصادر

فان كان الصغرى قضيتين اخذت قضيتي واحدة وقع الغلط لهما انه ينتج  
الانسان احد حيوان ولقي اي النقص الى القضايا التي هي القياس في الغلط اي هذه  
ايضا تنقسم الى قسمين لان الغلط المتعلق بالناليف القياسي اما تلك القياس في غلط  
اي غير ظاهرة في وجود الغلط الى مقايسته الى نتيجة وهذا لانه اما في مادة القياس  
اي مادته او في صورته وغلط في الصورة اي الغلط الواقع بحسب صورة القياس  
بكثرة لو صورته كمثل ما سوى الضرب المتجه من الاشكال كاشكال كاشكال  
الاولى من رتبة عشرة رتبة منها متباعدة والباقى غير متباعدة وقس على ذلك  
اي مادة القياس المخلطة مستخرجة اي مثالها ينتج كاذرا فاما في ذي  
اي المخلطة المتعلقة بالناليف القياسي بالقياس الى نفسه سواء كان بحسب الصورة  
او بحسب المادة كلها سواء ناليف اي ذي في الاصطلاح ولكن ان في ذلك برهاننا  
اي قصد البرهان استعمال لفظ سواء الناليف وسوء بتكت سواء كانا في عمل  
فيما سوى البرهان هذا او الغلط في القياس قياسه ونسبته الى مطلوب في نتيجة  
بان لا يكون النتيجة مغايرة لاحد اجزاء القياس فلا يحصل بالقياس علم وان كان لا يكون  
منه قول اخر وتكون مغايرة ولكن لا تكون لان في هذا القياس مطلوبه لم كانا  
فخلف ضج اي خلاف وضع حصلا وهو وضع ناليف علمه على ان نسبة  
اي نسبة القياس الى النتيجة صورة المغايرة اي بلا استلزام كما اتحادتها الى اتحادها  
فان كانت النسبة هي المصادر فالقياس المشتمل عليه ما كمال الحق الطوس هو ما

فان كان الصغرى قضيتين اخذت قضيتي واحدة وقع الغلط لهما انه ينتج  
الانسان احد حيوان ولقي اي النقص الى القضايا التي هي القياس في الغلط اي هذه  
ايضا تنقسم الى قسمين لان الغلط المتعلق بالناليف القياسي اما تلك القياس في غلط  
اي غير ظاهرة في وجود الغلط الى مقايسته الى نتيجة وهذا لانه اما في مادة القياس  
اي مادته او في صورته وغلط في الصورة اي الغلط الواقع بحسب صورة القياس  
بكثرة لو صورته كمثل ما سوى الضرب المتجه من الاشكال كاشكال كاشكال  
الاولى من رتبة عشرة رتبة منها متباعدة والباقى غير متباعدة وقس على ذلك  
اي مادة القياس المخلطة مستخرجة اي مثالها ينتج كاذرا فاما في ذي  
اي المخلطة المتعلقة بالناليف القياسي بالقياس الى نفسه سواء كان بحسب الصورة  
او بحسب المادة كلها سواء ناليف اي ذي في الاصطلاح ولكن ان في ذلك برهاننا  
اي قصد البرهان استعمال لفظ سواء الناليف وسوء بتكت سواء كانا في عمل  
فيما سوى البرهان هذا او الغلط في القياس قياسه ونسبته الى مطلوب في نتيجة  
بان لا يكون النتيجة مغايرة لاحد اجزاء القياس فلا يحصل بالقياس علم وان كان لا يكون  
منه قول اخر وتكون مغايرة ولكن لا تكون لان في هذا القياس مطلوبه لم كانا  
فخلف ضج اي خلاف وضع حصلا وهو وضع ناليف علمه على ان نسبة  
اي نسبة القياس الى النتيجة صورة المغايرة اي بلا استلزام كما اتحادتها الى اتحادها  
فان كانت النسبة هي المصادر فالقياس المشتمل عليه ما كمال الحق الطوس هو ما

فان كان الصغرى قضيتين اخذت قضيتي واحدة وقع الغلط لهما انه ينتج  
الانسان احد حيوان ولقي اي النقص الى القضايا التي هي القياس في الغلط اي هذه  
ايضا تنقسم الى قسمين لان الغلط المتعلق بالناليف القياسي اما تلك القياس في غلط  
اي غير ظاهرة في وجود الغلط الى مقايسته الى نتيجة وهذا لانه اما في مادة القياس  
اي مادته او في صورته وغلط في الصورة اي الغلط الواقع بحسب صورة القياس  
بكثرة لو صورته كمثل ما سوى الضرب المتجه من الاشكال كاشكال كاشكال  
الاولى من رتبة عشرة رتبة منها متباعدة والباقى غير متباعدة وقس على ذلك  
اي مادة القياس المخلطة مستخرجة اي مثالها ينتج كاذرا فاما في ذي  
اي المخلطة المتعلقة بالناليف القياسي بالقياس الى نفسه سواء كان بحسب الصورة  
او بحسب المادة كلها سواء ناليف اي ذي في الاصطلاح ولكن ان في ذلك برهاننا  
اي قصد البرهان استعمال لفظ سواء الناليف وسوء بتكت سواء كانا في عمل  
فيما سوى البرهان هذا او الغلط في القياس قياسه ونسبته الى مطلوب في نتيجة  
بان لا يكون النتيجة مغايرة لاحد اجزاء القياس فلا يحصل بالقياس علم وان كان لا يكون  
منه قول اخر وتكون مغايرة ولكن لا تكون لان في هذا القياس مطلوبه لم كانا  
فخلف ضج اي خلاف وضع حصلا وهو وضع ناليف علمه على ان نسبة  
اي نسبة القياس الى النتيجة صورة المغايرة اي بلا استلزام كما اتحادتها الى اتحادها  
فان كانت النسبة هي المصادر فالقياس المشتمل عليه ما كمال الحق الطوس هو ما

فان كان الصغرى قضيتين اخذت قضيتي واحدة وقع الغلط لهما انه ينتج  
الانسان احد حيوان ولقي اي النقص الى القضايا التي هي القياس في الغلط اي هذه  
ايضا تنقسم الى قسمين لان الغلط المتعلق بالناليف القياسي اما تلك القياس في غلط  
اي غير ظاهرة في وجود الغلط الى مقايسته الى نتيجة وهذا لانه اما في مادة القياس  
اي مادته او في صورته وغلط في الصورة اي الغلط الواقع بحسب صورة القياس  
بكثرة لو صورته كمثل ما سوى الضرب المتجه من الاشكال كاشكال كاشكال  
الاولى من رتبة عشرة رتبة منها متباعدة والباقى غير متباعدة وقس على ذلك  
اي مادة القياس المخلطة مستخرجة اي مثالها ينتج كاذرا فاما في ذي  
اي المخلطة المتعلقة بالناليف القياسي بالقياس الى نفسه سواء كان بحسب الصورة  
او بحسب المادة كلها سواء ناليف اي ذي في الاصطلاح ولكن ان في ذلك برهاننا  
اي قصد البرهان استعمال لفظ سواء الناليف وسوء بتكت سواء كانا في عمل  
فيما سوى البرهان هذا او الغلط في القياس قياسه ونسبته الى مطلوب في نتيجة  
بان لا يكون النتيجة مغايرة لاحد اجزاء القياس فلا يحصل بالقياس علم وان كان لا يكون  
منه قول اخر وتكون مغايرة ولكن لا تكون لان في هذا القياس مطلوبه لم كانا  
فخلف ضج اي خلاف وضع حصلا وهو وضع ناليف علمه على ان نسبة  
اي نسبة القياس الى النتيجة صورة المغايرة اي بلا استلزام كما اتحادتها الى اتحادها  
فان كانت النسبة هي المصادر فالقياس المشتمل عليه ما كمال الحق الطوس هو ما

اما من جوده ليست اقل مما يجب لكونها غير ما يجب هو وضع ما ليس بعلة علة الى  
حدود يجب لكونها اقل مما يجب هو الصادرة على المطلوب هي تشتغل على حد من مراد  
ويوزن من ان يكون هذا المقدنين حالته من الوضع والحر هي التي تتحدثاها والنا  
هي النتيجة بعينها فيكون لنا ليفة من مقدمه واحدة بالحقيقة ويكون لاحتكاك النتيجة  
هو الاوسط مثاله كل انسان بشرة وكل بشرة طاق كل انسان بالحق وقد مرنا ان وضع  
ما ليس بعلة علة وقد مثل له العلامة الشيرازي بقول من اوجب على امتناع كون الفلك  
بيضا باثباته لو كان بيضا وتحركه على قطر الاضطرار من الخلاء وهو محاذ لمع ما لم يكن  
بيضا بل منع تحركه حول الاضطرار يكون هو المورد لو تحركه على الاطول لم يلزم له

### خاتمة الكتاب

نذكر فيها بعض مغلطات وقع في اقوام وكتبها الغلط فيها تكثير الاشياء وزيادة  
خاتمة من ذلك في اننا نفي التناهي في الاغلاط التي بسبب الاشتراك ما  
وقع للامام غزالي في الرأى حيث قال الحكماء الالهيون المتأخرون انه قد لا مقبلة  
بل هو وجود تحت فقال الامام الوجود معلوم بالضرورة وذات الواجب غير معلوم  
وغير العلوم غير للعلوم فخلط الوجود الحقيقي حقيقة الوجود بالمعهوم العام الذي  
الذي هو ثابت بالجميع والباكان او حكما عند الجميع حكما كان ومتكلمنا فان حقيقة  
الوجود التي هي طرد العدم عن كل هيئته هي عين الاعميان كما انها معنونه مفهوم  
الوجود العام كذلك معنونه الوحدة المعنونة للمعنونة الحقيقية ومعنونه الوجود الحقيقي

هذا هو المقصود من هذا الكتاب وهو بيان ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة

والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة

والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة

والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة  
والتي هي من جملة ما يجب من العلم والادراك في هذه المسئلة

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

السَّادَةِ وَالْعِلْمَ وَالْمَشِيَّةَ وَالْحُبَّ وَالْعُشْقَ وَغَيْرَهَا مِنَ الْكَمَالَاتِ لَا تَصْطَحُّ خِلَافَهُمْ  
 أَنْ تَكُونَ بِإِهْتِيَةٍ نَعْمَ يَعْلَمُ بِالْحُضُورِ لِلْحَقِّ وَاللَّغْزِ فِيهِ لِأَبْلِ الْحَقِّ خَاصَّةً نَعْلَمُ لِلْإِهْتِيَةِ  
 الَّذِينَ هِيَ مَوْضُوعُ عِلْمِهِمُ بِالْأَوْثَانَاتِ الْمَذْكُورَةِ وَغَيْرِهَا وَالْأَوْثَانَاتُ هِيَ الْغَايَةُ كُلُّهَا  
 عَنِ الْإِخْلَافِ الْمَعْنُونِ كُلِّهَا وَإِنْ حَقِيقَةُ وَإِنَّمَا سَرَتْ عَنْ الْكَمَالَاتِ مَعَهَا وَقَدْ بَرَزْنَا  
 قَهْرًا نَحْضَعُهَا ضَعْفًا لِأَنْتَرِاقِ مَجُودِ الرُّوحِ الْمُرْسَلِ وَالْمُتَعَلِّقِ عِلْمُ بِنَاءِهِ  
 فِي عِلْمِ الْحُضُورِ نَالُهُ وَحَقُّ حَقِيقَتِهِ ذَاتُهُ لَكُمَا وَلِلْعِلْمِ ارَادَةُ بِنَاءِهِ وَعُشْقُ  
 بِنَاءِهِ وَبِقَوَاهُ وَمَحَالُّهَا بِتَبَعِيَّتِهِ ذَاتُهُ لَا تَقَرُّ عِشْقُ شَيْءٍ عَشْقًا ثَانًا وَقَدْ عَلِمْنَا  
 قَوَاهُ الْفِعْلِيَّةِ وَالْإِنْفِصَالِيَّةِ بِنَاءَهُ وَغَوَا سَهْبِ بَيْنِ لَصِيصِيَّتِهِ كُلِّهَا لِأَنْتَرِاقِ  
 بِحَثِّ غَلَبَةِ الْحَقِّ وَوَحْدَةِ الْحَقِّ ثَانًا لَكُمَا أَنَّهُ لَا مَهِيَّةَ لَهُ وَالْفَاوَرُ بِالْفَقْرِ وَالضَّائِلُ  
 وَأَنْ لَكُمَا أَنَّهُ مَهِيَّةٌ فَجَامِعِيَّتُهُ لِهَذِهِ الْكَمَالَاتِ غَيْرُهَا الْوُجُودَ لَا مَهِيَّةَ وَالْغُيُوبَ  
 سَفَحَ وَاحِدًا وَرَأَيْتُ كَيْفَ وَفِيهِ فَايْنَمَا تَحَقُّقُ هَذَا حَكْمُهُ وَلَا تَقَاوُنُ إِلَّا فِي الظَّاهِرِ  
 وَجَلَالُهُ ذَلِكَ يَقِي مَعَ الْمَغَالِطَةِ خَفَى عَلَيْكَ شَقُّ ثَالِثٍ أَنْ لَا يَكُونَ مَفْهُومُ الْوُجُودِ  
 وَلَا الْمَهِيَّةُ بَلْ يَكُونُ حَقِيقَةُ الْوُجُودِ كَيْفَ الْمَهِيَّةُ حَيْثِيَّةٌ عَدَمُ الْإِبَاءِ عَنِ الْوُجُودِ وَالْعَدَمُ  
 وَالْوُجُودُ يَحَقِّقُ حَيْثِيَّةَ الْإِبَاءِ وَالْإِنْتِاعُ عَنِ الْعَدَمِ لِأَنَّهُ مُقَابِلُ الْعَدَمِ وَالْمُقَابِلُ لَا يُقْبَلُ  
 الْمُقَابِلُ هِيَ قَابِلُهُ وَالْقَابِلُ شَأْنُهُ النَّصْحُ وَالْقَبُولُ الْكَلِمَةُ كَيْفَ تَطْرُقُ مَا هِيَ حَيْثِيَّةٌ  
 عَدَمُ الْإِبَاءِ عَنْهَا فِي عَزْلٍ لَا هُوَ وَجُوبُ كُلِّهِ فَكُلُّهُ الْوُجُودُ يَكُونُ وَبِأَنَّ ثَالِثًا  
 الْمَادِي دَأَسْتَعْلَى التَّنْفِصِلَ لِلْمُتَنَفِصِلِ لِهَيْبِ الْقَلْبِ بِجَامِعِيَّةٍ مَوْضِعِ الْحَقِيقَةِ لِلْأَلِ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

العلامه الذواني في هذا في طريقه التي سماها ذوق المتألهين هي ان العالمية  
هو حقيقة الوجود التي لا افراد ولا مراتب ولا انواع لها وهو المنسوب اليه لكل مهية  
ولا سهم لها من الوجود ولا انسابا اليه فقال اذا حمل كلام الحكماء على ذلك لم يتصور  
ان العقول من الوجود امر اعتباري هو اول الاوائل الصورية فاطلافة على تلك  
الطائفة بذاتها انما يكون المجاز وبوضع اخر فلا يكون حقيقة الواجب ويندفع المرجح  
والمرجح الذي يرض الناظرين بحيث تشوش الذهن بتبدل الطبع انتهى وهذا هو  
من الخط ما وقع للقائلين بمبني اي النور والظلمة المحسبين اذ سمعوا من الحكماء  
الكبار اولي الايد والابصار واول الاشراق والانوار ان المبدء نور والذو والمبدء  
الفاعل وانهم اطلقوا نورا لانوار على مبدء المبادئ اذاد ابا نواره الوجودات  
سيما وجودات العقول النفوس الكليين السماويين الارضيين وكذا النفوس  
البحرية سيما الخلقية وعلومها العقلية والعلم نور يقذفه الله في قلب من يشاء  
وقد يطلقون هؤلاء الكبار الظلمة والخس على المبدء القابل له الهيئته لا مكانية ولا  
المسوية فلهذا لك من اشتراك لفظ النور والظلمة للحسين من جميع كلام  
الله تعالى نور السموات والارض يتجلى وجهه الى النور الحق واين النور هو الله  
المتصور ونور الوجود الحق والانوار والقواهر الاعلى والادنى الانوار الاسفلية  
العلوية والسفلية فان انوار الحق كلها احياء عالمون فالحق اية النور الحق  
انبسط على السطوح والبصائر من نور الوجود وسعت كل شيء من المحسوسات

العلامه الذواني في هذا في طريقه التي سماها ذوق المتألهين هي ان العالمية هو حقيقة الوجود التي لا افراد ولا مراتب ولا انواع لها وهو المنسوب اليه لكل مهية ولا سهم لها من الوجود ولا انسابا اليه فقال اذا حمل كلام الحكماء على ذلك لم يتصور ان العقول من الوجود امر اعتباري هو اول الاوائل الصورية فاطلافة على تلك الطائفة بذاتها انما يكون المجاز وبوضع اخر فلا يكون حقيقة الواجب ويندفع المرجح والمرجح الذي يرض الناظرين بحيث تشوش الذهن بتبدل الطبع انتهى وهذا هو من الخط ما وقع للقائلين بمبني اي النور والظلمة المحسبين اذ سمعوا من الحكماء الكبار اولي الايد والابصار واول الاشراق والانوار ان المبدء نور والذو والمبدء الفاعل وانهم اطلقوا نورا لانوار على مبدء المبادئ اذاد ابا نواره الوجودات سيما وجودات العقول النفوس الكليين السماويين الارضيين وكذا النفوس البحرية سيما الخلقية وعلومها العقلية والعلم نور يقذفه الله في قلب من يشاء وقد يطلقون هؤلاء الكبار الظلمة والخس على المبدء القابل له الهيئته لا مكانية ولا المسوية فلهذا لك من اشتراك لفظ النور والظلمة للحسين من جميع كلام الله تعالى نور السموات والارض يتجلى وجهه الى النور الحق واين النور هو الله المتصور ونور الوجود الحق والانوار والقواهر الاعلى والادنى الانوار الاسفلية العلوية والسفلية فان انوار الحق كلها احياء عالمون فالحق اية النور الحق انبسط على السطوح والبصائر من نور الوجود وسعت كل شيء من المحسوسات

وهذا هو الذي سماه ذوق المتألهين هي ان العالمية هو حقيقة الوجود التي لا افراد ولا مراتب ولا انواع لها وهو المنسوب اليه لكل مهية ولا سهم لها من الوجود ولا انسابا اليه فقال اذا حمل كلام الحكماء على ذلك لم يتصور ان العقول من الوجود امر اعتباري هو اول الاوائل الصورية فاطلافة على تلك الطائفة بذاتها انما يكون المجاز وبوضع اخر فلا يكون حقيقة الواجب ويندفع المرجح والمرجح الذي يرض الناظرين بحيث تشوش الذهن بتبدل الطبع انتهى وهذا هو من الخط ما وقع للقائلين بمبني اي النور والظلمة المحسبين اذ سمعوا من الحكماء الكبار اولي الايد والابصار واول الاشراق والانوار ان المبدء نور والذو والمبدء الفاعل وانهم اطلقوا نورا لانوار على مبدء المبادئ اذاد ابا نواره الوجودات سيما وجودات العقول النفوس الكليين السماويين الارضيين وكذا النفوس البحرية سيما الخلقية وعلومها العقلية والعلم نور يقذفه الله في قلب من يشاء وقد يطلقون هؤلاء الكبار الظلمة والخس على المبدء القابل له الهيئته لا مكانية ولا المسوية فلهذا لك من اشتراك لفظ النور والظلمة للحسين من جميع كلام الله تعالى نور السموات والارض يتجلى وجهه الى النور الحق واين النور هو الله المتصور ونور الوجود الحق والانوار والقواهر الاعلى والادنى الانوار الاسفلية العلوية والسفلية فان انوار الحق كلها احياء عالمون فالحق اية النور الحق انبسط على السطوح والبصائر من نور الوجود وسعت كل شيء من المحسوسات

دست‌آورد کمال شد

الانسان لا يتصور ان يكون له وجود مستقل عن الله تعالى  
والله تعالى هو الذي خلقه وادخله في الوجود  
فانما هو كالمخلوق الذي لا يملك لنفسه حظا ولا قوة  
ولا سلطانا الا ما اراد الله تعالى به

والله تعالى هو الذي خلقه وادخله في الوجود  
فانما هو كالمخلوق الذي لا يملك لنفسه حظا ولا قوة  
ولا سلطانا الا ما اراد الله تعالى به

والتحليلات والموهومات المعقولات وما ولاء العقل للحس اي التوحيش له  
اولك لثان نور الوجود الحق لا ثاني له ولا اول اذ ليس وحدته عددية بل حقيقة  
حقيقية وعلت حقيقة الوجود يمنع عليها العدم وان جديته الوجود كاشفة  
عن الوجود ان القضية الفعلية ضرورية بشرط المحول فخور السموات والارض  
الحقيقي للنسب على ميثاق العقول النفوس الطباع والاجسام والاعراض  
فوجودها جميعا في النفوس النزول الصغرى من مقتضى وجوده المنبسط وميثاق  
التواسق بل انها هي المنبسط عليها والمستتيرة بالعرض الانوار الحسية الشمسية  
والقمرية والسرجية واظلالها بوجدها من نوره ووالا غلاظ التي وبابها  
الانكاس ما وقع للثنوية القائمين بيزان اهر من جعلو المشرى بوجوبها كما  
لغير جعلو الشر ضد الخير مع انه عدم الملكة والعدم لا يحتاج الى علتها فاعليه  
موجودة بل كيفية عدم علتها الملكة فجعلوا المقابل ضد بناء على ان الضد مقابل  
او ان غلظهم واخذنا بالعرض مكان بالذات ان اصابوا في جعل الشر عدم الملكة  
لكن غلطوا في مطالبه الفاعل الوجود بالذات لا لاستدعاء عدم الملكة محله هو  
اذ ليس عدمها صرفا فهو وان لم يمتحج الى علتها بالذات لكنه يحتاج اليها بالعرض لا حتما  
محلها بالذات او اخذنا بالعرض كان بالذات من جهة جعل الامور الوجودية  
المصلحة لعدم شرها والجملة قالوا فاعل الخيرات وهو يزاد ان يفعل الشر ولا بد  
لشره فاعل وجوده هو اهر من جعلها الظاهر باق الشر ليس ضد الخير ولا ضد

الانسان لا يتصور ان يكون له وجود مستقل عن الله تعالى  
والله تعالى هو الذي خلقه وادخله في الوجود  
فانما هو كالمخلوق الذي لا يملك لنفسه حظا ولا قوة  
ولا سلطانا الا ما اراد الله تعالى به

الانسان لا يتصور ان يكون له وجود مستقل عن الله تعالى  
والله تعالى هو الذي خلقه وادخله في الوجود  
فانما هو كالمخلوق الذي لا يملك لنفسه حظا ولا قوة  
ولا سلطانا الا ما اراد الله تعالى به



وَجُودِيَّاتِ الشَّرْعِ عَلَى قِيَابِ الْحَيْزِ تَقَابُلِ الْعَدَمِ وَالْمَلَكَةِ فَلَا يَحْتَاجُ الْعِلْمُ وَجُودِيَّةً  
وَمَبْدُومُوجُودَ وَالْحُكْمَ ادْعُوا الْبِدَاهَةَ فِي الْحُكْمِ بَانَ الْوَجُودِ خَيْرٌ بِالذَّاتِ أَنَّ الشَّرْعَ  
وَيَعَكْسَانِ عَكْسَ التَّقْيِضِ إِلَى أَنَّ الْإِلْسَ خَيْرٌ بِالذَّاتِ لَيْسَ بِوَجُودِ كُلِّ الْإِلْسِ بَعْدَ  
بَشَرِيَّةِ الْحُكْمِ الْبَدِيحِيِّ هُوَ حَتَّاجٌ إِلَى الْبَرْهَانِ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ هُوَ لِلنَّبَةِ وَلِذَلِكَ الْإِكْثَرُ  
بَذَكَرَ الْأَمَلِ مِثْلَ أَنَّ الْفَتْلَ يَسْتَدِيرُ عَظِيمًا وَلَيْسَ قَدَرُهُ الْقَائِلُ شَرًّا وَلَا كَوْنُ سَيْفِهِ  
قَائِلًا وَحَدِيدًا وَلَا كَوْنُ عَضْوِ الْمَقْتُولِ قَائِلًا لِلْقَطْعِ وَلَا عِيْزُ ذَلِكَ فِي إِنْ الشَّرْهَاقِ  
رُوحَ الْمَقْتُولِ هُوَ عَدَمُ التَّعَلُّقِ وَكَذَا أَقْدَرُ النَّارِ إِذَا كَانَتْ وَجَرَتْ وَهَرَكَتْ أَمَّا  
الشَّرْعُ عَدَمُ الْإِنْطِغَامِ فَالْإِسْرَافُ عَدَمُ وَجُودِهَا عَدَمُ كَالِ الْوَجُودِ كَعَدَمِ الْهَرَجِ أَوْ عَدَمِ  
اعْتِدَالِ خِلَاجِهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ فِي عَالَمِ الْعُقُولِ وَلَا فِي عَالَمِ السَّمَاءِ وَيُوجَدُ طَافِيَةً فِي عَالَمِ  
الْعَنَاصِرِ وَعَالَمِ الْعَنَاصِرِ بِالنَّسْبَةِ إِلَى السَّمَاءِ كَحِفْظِهِ فِي فَلَائِهِ وَكَيْفَ يَكُونُ جُودِيَّاهُ  
وَجُودُ شَرِّهِ أَوْ هُوَ حَيْثُ اتَّهَمُ لَعُولُ مَا فِي السَّلْسَلَةِ الطَّوْلِيَّةِ وَالْحُلُولُ مَا لَيْمَ لَعْلَتِهِ  
وَمَحِثَاتِهِ مَكْتُوبٌ بِقَلَمِ الْحَقِّ تَمَّ الْحُكْمُ الْخَيْرِ لِلْحَضَرِ وَأَنَّ الْأَثَرِ يَتَابِعُهُ مَفْعَةٌ مُؤَثَّرَةٌ  
قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ خَيْرٌ مَحْضٌ كَمَا مِنْ كَيْفِيَّةِ كَثَرَةِ الْمُنْفَعِينَ فِي السَّلْسَلَةِ الْقَرَّةِ  
وَأَنَّ الْمُسْتَضَى بِالْفَتْلِ لَيْلٍ وَأَنَّ فِي الْأَسْتَضَاءِ رَاقِبَةً انْتِفَاعَاتٍ وَأَصْلًا لِلتَّفَوُّثِ  
وَأَجُودَ مَضَاعِفَهُ لِلصَّبْرِ وَالْقَسِيمِ عَلَيْهِ وَلِذَا انْتَبَهْتَ اسْتَضَاءَ رَاكَ بِالْفَارِ مِثْلَ ذَلِكَ  
انْتِفَاعَاتُكَ مِنْهَا فِي بَيْتِكَ وَنَفْعُكَ مِنْهَا فِي كَيْفِيَّةِ اسْتِضَاءَاتِكَ فِي لَيْلِكَ بِجَلَالِهَا فِي النَّهَارِ  
النَّوْمِ تَلَمَّ جَدُّ شَيْئًا يَصَابُهُ بِالْأَنْتِبَةِ وَقَسَّ عَلَيْهِمَا مَا عَاذَهَا نَامَا يَسْتَدِيرُ شَرِّهُمَا

Handwritten marginal notes in Arabic script, likely from a commentary or a related text, written in a cursive style.

Handwritten marginal notes in Arabic script, continuing the commentary or related text.

ووياتي مع ما ليس بعلة على ليل التمانع وهو انه لو وجد لما زاد  
احد ما حركه الفلك في زمان الاخر سكونه في ذلك الزمان فاما ان لا يحصل شيء منهما  
او يحصل احدهما دون الاخر او كلاهما والاشتمال كلها باطله لاسئلام الاول واخلو الفلك  
عن الحركة والسكون بل عجز الالمين لعدم حصول مرادها والثاني عجز احدهما والاشتمال  
اجتماع الضدين فالاله واحد ولغا الطرفة في الملح لزوم فرض الهين مع اختلاف  
الادتهما ولا يلزم من استحالة الهين هذه الصفة استحالة الهين مطلقا الذي هو  
المطلوب فهذا مثل ما مر من لزوم الخلاء من بيضية شكل الفلك مع حركة على ظهر  
الاقصر لا مطلقا فذكره في موضع ما ليس بعلة على ما لا يكون الا صغرا والاكبر في  
النتيجة على ما ذكر في القياس اما الاصغر فكما يق الفلك المحد للجهان جسم لاجهه واما  
اذلا خلاء ولا ملاء هناك وكل جسم لاجهه واذ لا يخرق فالفلك لا يخرق  
فان موضوع الصغرى هو الفلك المحد للجهان ليس موضوع التيقير الفلك  
واما الاكبر فكما يق زيد كامل النظر في العلوم البرهانية وكل كامل النظر في العلوم  
البرهانية حكيم فيستفح ان زيدا هو الحكيم فالنكر غير المعرفة للسند المعروف باللام فيد  
العصر في السند اليه كما بين في موضعه فهذا باعتبار القياس وضع ما ليس بعلة على  
وباعتبار الحدود سواء اعتبار الحمل والاعطال للشهوة مثل زيدا انسان الانسان  
نوع فزيد نوع او كل انسان حيوان الحيوان جنس فكل انسان جنس فهذا الخلط الاظهر  
انه من سوء التاليف بحسب الصورة لان شرط كبرى الاول ان يكون محصورة كلية

Extensive handwritten marginal notes in Arabic script, providing detailed commentary or additional philosophical arguments related to the main text.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, continuing the discourse.

وهذه قضية طبيعية وما في بعض الكتب انهما قضية موهلة فليست كذلك لان الحكم  
في الموهلة على الافراد الشخصية لا يتناول بين كنهها وهذه هي الحكم على الطبيعة العامة ويكن  
ان يكون من باب السؤال اليف بحسب المادة لا نه بحث لورب على وجه يكون قياسا كدبت  
وان تب على وجه يصعد الكبرى يمكن قياسا على ما تقدم وبيان ان الموهلة الصغرى  
نفس الموهلة من حيث هي الا بشرط المقسم للهية لا بشرط وبشرط لا وبشرط شي ولو  
في الكبرى الطبيعة بشرط العوم والكلية فان اخذت المقدمات هكذا اخطأ القياس  
تكرر لا وسط وان اخذنا قياسا بحيث يكون في الكبرى لا بشرط كذب الكبرى ولو  
اعبر الخاط باعبار السور اعنى الاول واللام كان من باب الاشتراك بحسب جوهر اللفظ  
اذ تجنى للاسخرق والطبيعة والاعمال التي من باب اخذها بالعرض كانا  
بالذات وهو كثير الوقوع ما وقع لكثير من الفلاسفة في قولهم يقدم العالم وذلك  
لاشيتاء قدم الفيض يقدم المستفيض و قدم الحجم والعلم من اخطا بكثي نعم واما  
يقدم المرحوم والعلوم وقدم الفضل الاحسان يقدم المفضل عليه كالمحصل الجمعد  
اولو للحقيقة بعدم اهل المستنير وعدم نفاذ كل ان الله بعدم انقطاع الخاط  
وكذا في الله والقدور والشيء المشي والوجود المجدى الغير الذي لا اسماء والشيء  
لان لا بد ان لا يخطأ على الشاهد البصير العالم وما هو من صقع الله ثم من فضة القدر  
ورحمه الواسع وكله الوجودية الاحزما ذكرنا وما لم تذكر مع عدم اليقونة  
لكمال فخر العالم وانوار في عدة الله ومعينه القويمة لا بمقارنته وهذا القدر وجود

في الموهلة على الافراد الشخصية لا يتناول بين كنهها وهذه هي الحكم على الطبيعة العامة ويكن ان يكون من باب السؤال اليف بحسب المادة لا نه بحث لورب على وجه يكون قياسا كدبت وان تب على وجه يصعد الكبرى يمكن قياسا على ما تقدم وبيان ان الموهلة الصغرى نفس الموهلة من حيث هي الا بشرط المقسم للهية لا بشرط وبشرط لا وبشرط شي ولو في الكبرى الطبيعة بشرط العوم والكلية فان اخذت المقدمات هكذا اخطأ القياس تكرر لا وسط وان اخذنا قياسا بحيث يكون في الكبرى لا بشرط كذب الكبرى ولو اعبر الخاط باعبار السور اعنى الاول واللام كان من باب الاشتراك بحسب جوهر اللفظ اذ تجنى للاسخرق والطبيعة والاعمال التي من باب اخذها بالعرض كانا بالذات وهو كثير الوقوع ما وقع لكثير من الفلاسفة في قولهم يقدم العالم وذلك لاشيتاء قدم الفيض يقدم المستفيض و قدم الحجم والعلم من اخطا بكثي نعم واما يقدم المرحوم والعلوم وقدم الفضل الاحسان يقدم المفضل عليه كالمحصل الجمعد اولو للحقيقة بعدم اهل المستنير وعدم نفاذ كل ان الله بعدم انقطاع الخاط وكذا في الله والقدور والشيء المشي والوجود المجدى الغير الذي لا اسماء والشيء لان لا بد ان لا يخطأ على الشاهد البصير العالم وما هو من صقع الله ثم من فضة القدر ورحمه الواسع وكله الوجودية الاحزما ذكرنا وما لم تذكر مع عدم اليقونة لكمال فخر العالم وانوار في عدة الله ومعينه القويمة لا بمقارنته وهذا القدر وجود

منه فلو لم يستعد ما ذكره بعد  
المعاداة الا انفق لمواد  
بعد رعاية هذا المبدأ  
الخلق بمادة ثم ان  
المذكورة في الفهم  
المتعلق بصورة ثم  
في اثرها الا ان  
من المصادرة على المطلوب  
في وضع ليس بمتعة  
الخلق من التوبة

[illegible]

الأمر ليس لما في تلك المرجحة الوجود فضلاً عن توابع الوجود وكذا زاد وبالعلم  
ما سوى الله وما سواه للمهتان الامكانية التي علمنا باعتمادها وهو لا يخلو  
غلطوا وعدوا وفشروا بهذه الاحكام الذاتية الى الوجود فحكموا ان التما للوجود  
والارض للوجود وما بينهما وما تعلق بها وما معها والمجردات كلها بما هي موجودة  
اعتبارية ولم يعلموا ان حقيقة الوجود الحقيقي كاشفة عن الوجود وانها آية عن عدم  
وان الوجود المنبسط من صقع الحق الحقيقي وان المهتان الامكانية باطلان وحقيقية  
اضافة الوجوه المقيدة اليها ما لك كل شئ مالمالك الا وجهه الاكشفي لمصداق الله تعالى  
وما حكمه المحدثون ايضا ان الكثرة اعتبارية ازاد واكثر المهتان ان شيئية  
متكثرة بالذات وشيئية الوجود تنكسر بها بالعرض لان مراتب الوجود وشؤون  
الذات اعتبارية فان حدة حقيقة الوجود حقيقة لا حدة عددية كرات  
الانسان بالفضل لطايفة المنقشة واطول ان كماله لم يخلقكم اطوارا مع حدة  
الحقة الاظلية لم تزل بل كيف قد اظلم من هذا النوع من الغلط ما وقع للنكرين  
للعلم الحسوري ثم لم نعلم انه يستلزم الغير والتغير في علمه فان الحقيقي  
قالوا ان الوجود شراشر علمه والعالم الحسوي الصور المرقعة في ذاته ما  
عندهم فقالوا ان صفات فضل الوجود صايف الاعيان بالنسبة الى الحق ثم كلفوا الال  
بالنسبة اليها في انما ينفذها وجودها لا بصورها علمونا والاشياء الامور الغير  
النهائية فكل الامور في عوالمنا الحسية والخيالية والوهمية والعقائدية لا مكنون في

Handwritten marginal notes in Arabic script, likely commentary or additional philosophical arguments, covering the left and bottom margins of the page.



صفحة اذ هاتان الاوهو علم لنا كذلك لا موجود في علم العالم ولا تنشق حقيقة  
صغاف الاعيان في نفس الامر الا وهو علم الله نعم ولا تغير ولا تغاير فيها بما هي علم الله  
كاليساف فيها بما هي وجه الله وعلم قدرته ومشيئته ونوريته وجميعها واحدة  
ومغايرة مفهومها وهي ساقطتها بما هي علمها بما هي معلومة ومقدورة ومشيئة  
ومستتيرة سبق الوجود على المهيته وسبق وجه الله النوراني على وجه النفس الظلاني  
فالغیر والتغاير في العلم والوجه النوراني من باب اشتباه ما بالعرض بما بالثابت لا  
حكم المهيته الى الوجود والمظهر الى الظاهر والاذن الغير المتأخر في الوجود الى الملتزم  
الى الجلي الصغافيه هذا في العلم الفعلي الذي مع الایجاد وفي الوحدة في الكثرة كما  
قال الله وهو معكم اينما كنتم وقال اينما تولوا فثم وجه الله واقال العلم العاني والذليل  
الایجاد في مقام الكثرة في الوحدة فهو باظهار كل الوجود في وجوده اذ هو كل الوجود  
وكله الوجود وكل المهيته لان اسم اسمائه وصفاته كان مفاهيم اسمائه وصفاته وان  
فانترنما غير متأخر في الوجود في الموضعين سبحانه من بطل الوحدة بالوحدة والكثرة  
بالكثرة واللهذا اشار العالم الثاني بقوله يمال الكفر في التره وهو لا يكتفي وحدة وفي هذا  
العلم المحذور العاني المنقطع على الاطلاق لا تغاير في العيود ولا تكان في الفهم وفي  
الوحدة المربوط اليها والمنوط بها تلك الوحدة ومن الاغلاط التي من باب سوء اعتبار  
المحل ما وقع لبعض المتكلمين في نسبة القول بالایجاد الى الفلاسفة الذين في صانعيه  
الوجود بالذات الذي هو واجب الوجود مع جميع الجاهان فاذا غير الخصال المنقطع القيص

مختاره مطلقا وغير المختار باختيار زائدا وغيره وجوب غير مختار مطلقا وغير المختار  
المصاحب للمكان في القوة غير قادر مطلقا فاللهيون منفقون على انهم قادر مختار  
باختيار دائم واجبة على الانسان ان يقضه المقدس دائم غير منقطع وان المختار كان  
ضله مسبوقا بالمبادى الاربعه الحق والعلم والمشيئة والقدرة فكون الفعل مسبوقا بهذه  
معيان الاختيار وقاد دام الفعل وجوبه فلا يصاحبه الوجوب بالاختيار ولا ينافي في الازد  
ولوفرضا ان الانسان انما يعلم بالوجوب انما يفعل بالاختيار فعلة الوقت كذا فاعلا  
دائما لم يقدر في كونه اختياريا ثم هو فاعل بالعناية لا فاعل بالتقدير الداعي  
الزائدين فان الفاعل بالداعي الزائد يجوز لذلك الداعي مقهوره ويضطره الداعي  
الزائد الى الفعل بخلاف المختار باختياره هو عين ذاته فانه المختار للمحض كلما اعتبر في  
الاختيار من الجهوات والعلم والاداة والقدرة متحققة فيه ثم بجوئات والاداة في  
كل مورد صفة موجبة للفعل عند اكثر المتكلمين فكيف في الارادة التي هي عين  
المريد المنطوية في ارادة ذاته لذاته ومحبته ذاته لذاته فان من واجب شيئا احب انما  
وقدرته وجوبية هي كون الفاعل بحيث ان شاء فعل وان لم يشأ لم يفعل لكنه شاء  
وصلا الشرعية لا يستلزم تحقق المقدم ولا يصاد وجوبه ولا امتناعه بل انما يقتضي  
ويمكن من غير هذا ان نشيت احدية التعلق وقد برز وجوبية لان الواجب هو الجواب  
الوجوب وجب الجها ولا يستفهمه امكانية تفسير القدرة بصفة الصدق والاصد انما انما اقتضى  
ليكون لان الصحة امكان هو وجوبه وكيفية كذا لا لا يضره ولا الحمد لله على الامانة

١٠ اعمدا بنا في محراب من الفان شاني المتخصصين كل واحد  
فولنا يا رب انك ترحم العبيد المذنبين

١٩  
 ٢٠  
 ٢١  
 ٢٢  
 ٢٣  
 ٢٤  
 ٢٥  
 ٢٦  
 ٢٧  
 ٢٨  
 ٢٩  
 ٣٠  
 ٣١  
 ٣٢  
 ٣٣  
 ٣٤  
 ٣٥  
 ٣٦  
 ٣٧  
 ٣٨  
 ٣٩  
 ٤٠  
 ٤١  
 ٤٢  
 ٤٣  
 ٤٤  
 ٤٥  
 ٤٦  
 ٤٧  
 ٤٨  
 ٤٩  
 ٥٠  
 ٥١  
 ٥٢  
 ٥٣  
 ٥٤  
 ٥٥  
 ٥٦  
 ٥٧  
 ٥٨  
 ٥٩  
 ٦٠  
 ٦١  
 ٦٢  
 ٦٣  
 ٦٤  
 ٦٥  
 ٦٦  
 ٦٧  
 ٦٨  
 ٦٩  
 ٧٠  
 ٧١  
 ٧٢  
 ٧٣  
 ٧٤  
 ٧٥  
 ٧٦  
 ٧٧  
 ٧٨  
 ٧٩  
 ٨٠  
 ٨١  
 ٨٢  
 ٨٣  
 ٨٤  
 ٨٥  
 ٨٦  
 ٨٧  
 ٨٨  
 ٨٩  
 ٩٠  
 ٩١  
 ٩٢  
 ٩٣  
 ٩٤  
 ٩٥  
 ٩٦  
 ٩٧  
 ٩٨  
 ٩٩  
 ١٠٠

هو العليم الحكيم عز شأنه

هذا الشرح الشريف على المنطق المسماة بغر الفيلد

في فن الحكمة لناظرها العالم الفاضل العامك الحكيم البارع الكامل

كاشف الرُموز الخفية والكنوز المحفية العلم الرباني العارف الصمداني الكد

كافي كرسى سماء المجد الكف الخفي في الأرض للقوم هضيب الجامع لحقايق الحكمة وثقا

لخطاب العارف بأسرار البدء لا ياب قُدرة المنير في زبدة المتألمين نخبة أولياء العرفان

وقبله أصفاء البرهان طليد الأراض العلل النفسانية معالج الآلام والأسقام الروحانيات

التاخر بحقايق الأشياء خير بصير أو مصداق في ثبوت الحكمة فقدوة وخير

المولى العلامة الفهّام والأوسناد لأجل التمام الأصل

الرحمة ربّه الباك الحاج ملاهادي التبريزي

قدس الله روحه وروح قومه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتجلي بنور جماله على الملك الملوك المحتجب في غر جلاله بشيعة

اللاهوت عن سكا الجبروت فضلا عن قطان الناس أنا وبشرق وجهه

كل شيء فقد نوره بحيث أفي المستنير وأعار لشاهده طرأ فاعينه

راه المستنير وعندك كشف سبحان جلاله لم يبق الإشارة والمشير فنه

المسير واليالمسير والصلوة والسلام على المجلى الأم سيد ولد آدم

المستشرق بنور عقلة الكل عقول تآخرو تهتدم المتعلم في مدرست علمك ما

لم تكن تعلم وهو بصوته وإن لم يخط بيمينه فقد كان بعنا على القلم بين أصبعي

رب لاكرم وهو بنفسه الكتاب الحكيم المحكم الذي جوامع الكلام لطائف الحكم

وفي باطنه النقطة الراسمة لكل حرف الجهم أن هذا القرآن يهدد للفقهاء قوم

واله معادن العلم والحكمة ومجامع العلم والعصمة الذين هم لبيح الأوردة

وشموس منضجها كل ديب بين ولا يعترها أكف غيم غيب القديسون

المبرؤون عن كل نقص شيئا والصديقون المرتبون كل نعيم ومن أولئك  
الذين عاش اليوم ملأ الكف بما لا تم وكل عرس ساد وعاد غدا وقله  
جنتين وكلان صفلا الكفة منها حجاب اب يحيى حين وعلى الصواب اتباعه  
الفايزين في النشائين **وبعد** فاقول هذا زمان محل الحكمة وقلة  
نزل اقطار اليقين من حجاب الرحمة لكثرة ذنوب اهل الغفلة والجهل فاستدليم  
ابواب السماء العقل وحواعن معرفة رب الفلق والوعول في العشق الخسوف وقد  
فرغوا عن الحق الا بالابل وعكفوا على الزخارف التمايل ولم يتكلموا عن شيئا  
ديارا والكليات وسباحت بحار الحقائق لم سالت لأجل السبدال الباقا  
الصالحان الجزيان الداثان فلم الغبن الاخش وسم ناب الارش ان الذين  
اشترى الضلالة بالهدى فادرجت تجارهم فانيان حركاهم واهية وهية  
واغراض طلباهم وانيته فنبأهم المخطئة وشيئهم الواضبة وخطه  
ذرههم ياكوا وامتنعوا بيههم الامل فويلوا الغسوان يركوا سدا ليتعب  
يومهم غداهم هاهنا ان اجل الله لان والي لما رايت الحكمة بنح عليه ما عاك  
النسيان وبند شخصه ما ع سوده في ذل وية الخوك المحرق هو كسلطان عاياه  
طفوا عليه وصلوا هم في الجاء اليه سيما العلم الالهى الذل للرياسة الكبرى  
على جميع العلوم مثله كمثل القمر البازغ في النجوم فالتجاة للاله ولدت فبناه  
وتعلق به بل سخاء فاجدت قراح سعيه املك قراح راني وخصت في بحر الفكر

وَعَصَتْ لَمْ تَسْتَحْجِ شَيْئًا وَالدَّفَالَتْ أَنْ كَسَى مِلَاحَ الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ بِحَمَلِ النِّظْمِ  
حَتَّى أَوَّلَ الْأَذْوَانِ السَّليمةِ وَتَرْغِبًا لِلذَّوْاقِ السَّليمةِ لِمَا هُوَ شَاهِدٌ  
وَالشُّوقِ الْوَاقِعِ وَالتَّوَقُّعِ الْكَافِي لِلنِّظْمِ الطَّيِّبِ الصَّافِي فَظَنَ ذَلِكَ لِلدَّيْنِ سِلَاقًا  
فَإِنَّ الْمَطَالِبَ الْعَالِيَةَ كَمَا لَوْ مَتَوَجَّعٌ بِتَيَّانِ الثَّقِيَّةِ هَامَاتُهَا وَكَانَتْ أَكْسِيَّةُ  
التَّعَابِيهِ وَلَوْ بِالنَّشَاطَةِ عَرَفْنَا هَآ <sup>هَآ</sup> الْآنَ ثَوْبًا بِخِطِّهِ <sup>تَسْبِيحُهُ</sup> وَعَشْرِيهِ قَاعِيهِ الْفَاصِرِ  
نَعْمَ الْبَحْرُ لَا يَسْعَى الْبَحْرُ وَأَيُّ الْأَرْضِ السَّفْهُنِ الْمَجْرَى وَالثَّرَى وَالْثَرَى وَالْقَبْرِ لِلْحَيَاةِ  
وَالْقُتُورَةِ وَالْذَّمَا وَذَرَّةُ الْهَبَاءِ وَالِدَّةُ الْبَيْضَاءُ ثَمَرَانِ لَمْ يَزِدْ وَلَمْ يَخْلَعْ عَنْ غِلَاقِ  
لَا نَمُ لِنِظْمِ الْمَطَالِبِ إِنْ لَمْ يَخْلُذْ وَالْبَلْبُ هَذَا الْمَثَلِ شَرِّ مَا يَدُلُّ صَاحِبَهُ عَلَى كَيْفِ  
عَنْ جَلَسَ أَرْقَابَهُ مَجْتَنِبًا عَنْ لَطَائِفِ مَلَاذِ الْأَخْطَاءِ مَلْتَمِزًا وَفَوْرًا مَعِيشَةً  
وَأَحْوَاثُهُ عَلَى الدَّلِيلِ فَلَمْ يَلْمُوهَا هَذَا الرَّجْحُ وَالْعَيْنُ الْمُبْطُونُ الْفُظْهُ وَالْمُحْظُوفُ  
النِّظْمُ الْقَدْ أَكْثَرُ لِيَسْمَعَ وَتِلْكَ أَحْذَاءُ بِالْعَقْلِ حَذْوُ الْقَدْ لِنِظْمِهِ دَا  
جُودَةِ النِّظَامِ الصَّادِرِ رُجُوعُ الْوُجُودِ التَّامِ بِلَفَوْقِ الْقَامِ وَعَلَيْكُمْ بِهَذَا التَّنْزِيلِ  
الرَّاضِ الطَّائِرِ عِقَابِ عَنَاءِ الْبَارِعِ عَلَى دَجِّ مَحْضِيَّةِ الْوَاقِعِ فَوْقَ السَّمَاءِ الشَّابِعِ  
لِيَجْمَعَ بَعْزًا لِيَدْفُؤَ نَارَ لَوْلَا الْوُجُودِ وَيَلْغَمُ الْقَامِ الْحَيُّ بِعَوَانِهِ الْمَطَالُودِ  
فَانْتَهَزَ الْفَصْرَ وَانْتَهَزَ قُلُوبَ الْحَكَمَةِ وَتَمَوَّكَ الْحِكْمَةَ وَاسْتَجْلَوْا لِقَيْضِ الرَّحْمَةِ إِنَّ اللَّهَ  
هُوَ الْكَرِيمُ الْوَهَّابُ مَرُفُوسُكُمْ لَا تَعْمَلُوا مِنْ خَطْوَاتِهَا وَلَا تَفْعَلُوا مِنْهَا كَمَا كُنْتُمْ  
وَمُؤَاظَفَاتِهَا وَمَنَاهَا وَلَا تَحِينَ تَوَانِ فَاجْعَلُوا دِينَكُمْ رَفْعَ عَالِمِ الدِّينِ وَنُصْرَةَ عَالَمِ

الْمَشْهُورِ



يا واهي العقل للمحامد الى جنبائك انتهى المقاصد

ياون هو خفي لفرط نور الظاهر الباطن في ظهوره

الحمد ثانياً لاقتصاص العلم والعرفان فلعلم أن التحرف فداكم قال الله تعالى لا تعجلوا به  
 في كتابه الكريم المجيد ولم ينظر إلا ما خلق الله من شيء وإن عسى أن يكون أقبلاً إليهم  
 فبأي حديث بعد يؤمنون فاخلقوا باب الملأ الأعلى راودوا المعلم الشدوق  
 وراجعوا إليه مرة بعد أخرى ذكره بعد أخرى تعوزوا بالوصول إلى الغاية المقصود  
 بعناية وإليه الرجوع أنه هو الموفق المعين براستعين بالله والعقل لك المجاهد  
 إلى جنابك انتهى المقاصد المهمة افادة ما ينبغي لا نعوض لا نعز  
 والمراد بالعقل ما العقل الكل الذي هو كصورة للعالم الطبيعي  
 وكفضل محصله وبالحكمة جهة واحدة له وقد كانت النفوس  
 متوسطة في قبول تلك الفائدة والعائدة وأما المراد من العاقلة  
 المستكملة بالحكمتين العقلية والعملية والثاني هو الأنسب  
 بالمقام وفي هذا اللفظ براءة استهلال بالنسبة إلى الحق الحكيم  
 وفي المصراع الأول إشارة إلى أن الله جل جلاله هو المبدء  
 والثاني إلى أنه المنتهى كما بدتكم بتقودون يا من هو خفي  
 لفرط نوره أي لا حجاب مسدول ولا عطاء مضروب بينه  
 وبين خلقه الأشدة ظهوره وقصور بصائرنا عن إكتناه نوره  
 إذ المحيط بالحق لا يصير محجوداً مستوراً فإلحجاب مرجعه  
 مرعد من هو وقصور الإدراك وهو الظاهر الباطن في ظهوره

وقد كانت النفوس  
يعني انها الرابطة  
بين الماد والروح  
المجردة المحض ولو  
لم يكن فيها مادة  
فلم يتحقق الاستغناء  
عن المادة

١٠٠  
 ١٠١  
 ١٠٢  
 ١٠٣  
 ١٠٤  
 ١٠٥  
 ١٠٦  
 ١٠٧  
 ١٠٨  
 ١٠٩  
 ١١٠  
 ١١١  
 ١١٢  
 ١١٣  
 ١١٤  
 ١١٥  
 ١١٦  
 ١١٧  
 ١١٨  
 ١١٩  
 ١٢٠  
 ١٢١  
 ١٢٢  
 ١٢٣  
 ١٢٤  
 ١٢٥  
 ١٢٦  
 ١٢٧  
 ١٢٨  
 ١٢٩  
 ١٣٠  
 ١٣١  
 ١٣٢  
 ١٣٣  
 ١٣٤  
 ١٣٥  
 ١٣٦  
 ١٣٧  
 ١٣٨  
 ١٣٩  
 ١٤٠  
 ١٤١  
 ١٤٢  
 ١٤٣  
 ١٤٤  
 ١٤٥  
 ١٤٦  
 ١٤٧  
 ١٤٨  
 ١٤٩  
 ١٥٠  
 ١٥١  
 ١٥٢  
 ١٥٣  
 ١٥٤  
 ١٥٥  
 ١٥٦  
 ١٥٧  
 ١٥٨  
 ١٥٩  
 ١٦٠  
 ١٦١  
 ١٦٢  
 ١٦٣  
 ١٦٤  
 ١٦٥  
 ١٦٦  
 ١٦٧  
 ١٦٨  
 ١٦٩  
 ١٧٠  
 ١٧١  
 ١٧٢  
 ١٧٣  
 ١٧٤  
 ١٧٥  
 ١٧٦  
 ١٧٧  
 ١٧٨  
 ١٧٩  
 ١٨٠  
 ١٨١  
 ١٨٢  
 ١٨٣  
 ١٨٤  
 ١٨٥  
 ١٨٦  
 ١٨٧  
 ١٨٨  
 ١٨٩  
 ١٩٠  
 ١٩١  
 ١٩٢  
 ١٩٣  
 ١٩٤  
 ١٩٥  
 ١٩٦  
 ١٩٧  
 ١٩٨  
 ١٩٩  
 ٢٠٠  
 ٢٠١  
 ٢٠٢  
 ٢٠٣  
 ٢٠٤  
 ٢٠٥  
 ٢٠٦  
 ٢٠٧  
 ٢٠٨  
 ٢٠٩  
 ٢١٠  
 ٢١١  
 ٢١٢  
 ٢١٣  
 ٢١٤  
 ٢١٥  
 ٢١٦  
 ٢١٧  
 ٢١٨  
 ٢١٩  
 ٢٢٠  
 ٢٢١  
 ٢٢٢  
 ٢٢٣  
 ٢٢٤  
 ٢٢٥  
 ٢٢٦  
 ٢٢٧  
 ٢٢٨  
 ٢٢٩  
 ٢٣٠  
 ٢٣١  
 ٢٣٢  
 ٢٣٣  
 ٢٣٤  
 ٢٣٥  
 ٢٣٦  
 ٢٣٧  
 ٢٣٨  
 ٢٣٩  
 ٢٤٠  
 ٢٤١  
 ٢٤٢  
 ٢٤٣  
 ٢٤٤  
 ٢٤٥  
 ٢٤٦  
 ٢٤٧  
 ٢٤٨  
 ٢٤٩  
 ٢٥٠  
 ٢٥١  
 ٢٥٢  
 ٢٥٣  
 ٢٥٤  
 ٢٥٥  
 ٢٥٦  
 ٢٥٧  
 ٢٥٨  
 ٢٥٩  
 ٢٦٠  
 ٢٦١  
 ٢٦٢  
 ٢٦٣  
 ٢٦٤  
 ٢٦٥  
 ٢٦٦  
 ٢٦٧  
 ٢٦٨  
 ٢٦٩  
 ٢٧٠  
 ٢٧١  
 ٢٧٢  
 ٢٧٣  
 ٢٧٤  
 ٢٧٥  
 ٢٧٦  
 ٢٧٧  
 ٢٧٨  
 ٢٧٩  
 ٢٨٠  
 ٢٨١  
 ٢٨٢  
 ٢٨٣  
 ٢٨٤  
 ٢٨٥  
 ٢٨٦  
 ٢٨٧  
 ٢٨٨  
 ٢٨٩  
 ٢٩٠  
 ٢٩١  
 ٢٩٢  
 ٢٩٣  
 ٢٩٤  
 ٢٩٥  
 ٢٩٦  
 ٢٩٧  
 ٢٩٨  
 ٢٩٩  
 ٣٠٠  
 ٣٠١  
 ٣٠٢  
 ٣٠٣  
 ٣٠٤  
 ٣٠٥  
 ٣٠٦  
 ٣٠٧  
 ٣٠٨  
 ٣٠٩  
 ٣١٠  
 ٣١١  
 ٣١٢  
 ٣١٣  
 ٣١٤  
 ٣١٥  
 ٣١٦  
 ٣١٧  
 ٣١٨  
 ٣١٩  
 ٣٢٠  
 ٣٢١  
 ٣٢٢  
 ٣٢٣  
 ٣٢٤  
 ٣٢٥  
 ٣٢٦  
 ٣٢٧  
 ٣٢٨  
 ٣٢٩  
 ٣٣٠  
 ٣٣١  
 ٣٣٢  
 ٣٣٣  
 ٣٣٤  
 ٣٣٥  
 ٣٣٦  
 ٣٣٧  
 ٣٣٨  
 ٣٣٩  
 ٣٤٠  
 ٣٤١  
 ٣٤٢  
 ٣٤٣  
 ٣٤٤  
 ٣٤٥  
 ٣٤٦  
 ٣٤٧  
 ٣٤٨  
 ٣٤٩  
 ٣٥٠  
 ٣٥١  
 ٣٥٢  
 ٣٥٣  
 ٣٥٤  
 ٣٥٥  
 ٣٥٦  
 ٣٥٧  
 ٣٥٨  
 ٣٥٩  
 ٣٦٠  
 ٣٦١  
 ٣٦٢  
 ٣٦٣  
 ٣٦٤  
 ٣٦٥  
 ٣٦٦  
 ٣٦٧  
 ٣٦٨  
 ٣٦٩  
 ٣٧٠  
 ٣٧١  
 ٣٧٢  
 ٣٧٣  
 ٣٧٤  
 ٣٧٥  
 ٣٧٦  
 ٣٧٧  
 ٣٧٨  
 ٣٧٩  
 ٣٨٠  
 ٣٨١  
 ٣٨٢  
 ٣٨٣  
 ٣٨٤  
 ٣٨٥  
 ٣٨٦  
 ٣٨٧  
 ٣٨٨  
 ٣٨٩  
 ٣٩٠  
 ٣٩١  
 ٣٩٢  
 ٣٩٣  
 ٣٩٤  
 ٣٩٥  
 ٣٩٦  
 ٣٩٧  
 ٣٩٨  
 ٣٩٩  
 ٤٠٠  
 ٤٠١  
 ٤٠٢  
 ٤٠٣  
 ٤٠٤  
 ٤٠٥  
 ٤٠٦  
 ٤٠٧  
 ٤٠٨  
 ٤٠٩  
 ٤١٠  
 ٤١١  
 ٤١٢  
 ٤١٣  
 ٤١٤  
 ٤١٥  
 ٤١٦  
 ٤١٧  
 ٤١٨  
 ٤١٩  
 ٤٢٠  
 ٤٢١  
 ٤٢٢  
 ٤٢٣  
 ٤٢٤  
 ٤٢٥  
 ٤٢٦  
 ٤٢٧  
 ٤٢٨  
 ٤٢٩  
 ٤٣٠  
 ٤٣١  
 ٤٣٢  
 ٤٣٣  
 ٤٣٤  
 ٤٣٥  
 ٤٣٦  
 ٤٣٧  
 ٤٣٨  
 ٤٣٩  
 ٤٤٠  
 ٤٤١  
 ٤٤٢  
 ٤٤٣  
 ٤٤٤  
 ٤٤٥  
 ٤٤٦  
 ٤٤٧  
 ٤٤٨  
 ٤٤٩  
 ٤٥٠  
 ٤٥١  
 ٤٥٢  
 ٤٥٣  
 ٤٥٤  
 ٤٥٥  
 ٤٥٦  
 ٤٥٧  
 ٤٥٨  
 ٤٥٩  
 ٤٦٠  
 ٤٦١  
 ٤٦٢  
 ٤٦٣  
 ٤٦٤  
 ٤٦٥  
 ٤٦٦  
 ٤٦٧  
 ٤٦٨  
 ٤٦٩  
 ٤٧٠  
 ٤٧١

5

بِنُورِ جَهْمِهِ اسْتَخْلَجْنِي وَعِنْدَ بُونِ جَهْمِهِ وَافِي ثُمَّ عَلَى النَّبِيِّ هَذَا الْيَوْمَ وَاللَّهُ الْعَرُوفُ وَجْهَهُ  
 وَجَدْتُ الْعَبْدَ الْخَلَاءِي لَا زَالَ مَهْدِيًّا إِلَى الرَّشَادِ يَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَؤْ كِتَابِيهِ مَنْطُومٌ قَدْ جَمَعْتُ شَافِيهِ

قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه

هذه نسخة من كتابي الذي كتبه في سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة بغداد  
 في سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة بغداد  
 في سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة بغداد

أَيْ فِي عَيْنِ ظُهُورِهِ بَاطِنٌ يَصَالُ مَا عَلِمْتَ مِنْ قُصُورِ الْمَذَارِكِ  
 وَأَنْ جُعِلَتْ كَلِمَةٌ فِي السَّبَبِيَّةِ كَانَ الْمَصْرَاعُ الثَّانِي كَالنَّتِيجَةِ لِلأَوَّلِ  
 وَفِيهِ تَحْلِيلَةٌ لِلْسَّانَةِ بِذِكْرِ اسْمَيْهِ الشَّرِيفَيْنِ بِنُورِ جَهْمِهِ  
 هُوَ نُورُ الْوُجُودِ الْمُنَبِّطُ الْمَشَارِكِيهِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى مِثْلَهُ الْعَزِيزُ  
 أَيُّهَا تَقُولُوا فَمِنْ وَجْهِهِ اللَّهُ اسْتَنَارَ كُلُّ شَيْءٍ أَيْ كُلُّ مَهْمَةٍ وَمِثْلَانِ  
 عَوَالِمِ الْأَرْوَاحِ وَالْأَشْبَاحِ وَعِنْدَ نُورِ جَهْمِهِ سِوَاهُ وَجُودًا  
 كَانَ أَوْ مَهْمَةً فَيَعْنِي أَنَّ الْوُجُودَ الْخَاصَّ فَظَاهِرًا وَأَمَّا الْمَهْمَةُ فَتَعْنِي كَوْنَهَا  
 ظُلْمَةٌ أَمَّا لِقَائُ الْيَقِينِ عَلَيْهَا بِاعْتِبَارِ رَاصِلِ التَّعْلَاقِ بِالْغَيْرِ ثُمَّ بَعْدَ حَمْدِ  
 وَاجِبِ الْوُجُودِ عَلَى النَّبِيِّ الْخَتَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَذَا الْكَلَامُ  
 هِدَايَةٌ تَكُونِيَّةٌ بِبَاطِنِهِ وَتَشْرِيعِيَّةٌ بِظَاهِرِهِ وَاللَّهُ الْعَرُوفُ الْغَرِيبُ الْغَرِيبُ  
 فِي الْعَرَةِ بَيَاضُ الْوُجْهِ أَذْ بَانَوَاهُمْ تَلَا لَأَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُونَ  
 صَلَوةٌ حَمْدٌ وَبَعْدَ أَيْ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ فَالْعَبْدُ الْإِلَهِيُّ  
 الْمُحْتَاجُ إِلَى رَحْمَةِ الْبَارِي الْهَادِي ابْنُ الْمَهْدِيِّ الْبَرْزَاوِيِّ أَوْتِيَا  
 كِتَابَهُمَا عَيْنًا وَحُسْبَانًا بِإِسْرَارٍ لَا زَالَ مَهْدِيًّا إِلَى الرَّشَادِ  
 دَعَاءُ لِنَفْسِهِ يَقُولُ مُنْجَا بِسُطُورِهِ بَاطِنُهُ لَيْسَ فِي كِتَابِهِ هَذَا إِلَّا  
 الْمَطَالِبُ الْحَقَّةُ الْخَالِصَةُ النَّقِيَّةُ وَالْفَوَائِدُ الْمَهْمَةُ مِنَ الْعُلُومِ  
 الْحَقِيقَةِ هَاؤُمُ اقْرَؤْ كِتَابِيهِ اقْتَبَسَ مِنَ الرَّحَى الْإِلَهِيِّ مَنْطُومًا

هذه نسخة من كتابي الذي كتبه في سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة بغداد  
 في سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة بغداد  
 في سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة بغداد

قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه

قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه

قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه

قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه

قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه  
 قوله هاءؤم اقروا كتابيه منظوم قد جمع شافيه

نظمتها في الحكمة التي تمت في الذكر الخير الكثير تمت  
لا تم بسهم هذا التو في صحن من عند الحو  
البحار هاشمو نه من در بسناها مو شح بالره

لِيَقِيمَ جَهْلَ شَيْفِهِ هَذَا الْمَصْرَاعَ فِي مَوْضِعٍ تَقْلِيلٍ لِلْمَصْرَاعِ الْأَوَّلِ  
نَظَّمَهَا فِي الْحِكْمَةِ الَّتِي سَمَّيْتُ أَيْ عَلَّتْ فِي الذِّكْرِ أَيْ الْقُرْآنِ الْحَمِيدِ  
بِالْخَيْرِ الْكَثِيرِ سَمَّيْتُ قَالَ تَعَالَى تَبَارَكَ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ  
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا لَأنَّ الْحِكْمَةَ هِيَ الْإِيمَانُ الْمُشَارِإِيهِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى لِلْمُؤْمِنِ  
كُلٌّ مِنَ اللَّهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَكِتَابُهُ وَرُسُلُهُ الْآيَةُ وَهِيَ الْعَرَفَةُ يَقُولُ  
الْحُكَمَاءُ الْحِكْمَةُ صَيْرُورَةُ الْإِنْسَانِ عَالِمًا عَقْلِيًّا مُضَاهِيًّا لِلْعَالَمِ  
الْعَيْنِيِّ لِأَنَّ الْحِكْمَةَ كَمَا قَالُوا الْفَضْلُ عِلْمٌ بِالْفَضْلِ مَعْلُومٌ أَقَامَ أَنَّهَا الْفَضْلُ  
عِلْمٌ فَلَهَا عِلْمٌ يَقِينٌ لَا تَقْلِيدِيهِ أَصْلًا بِخِلَافِ سَائِرِ الْعُلُومِ لِأَنَّ  
خُصِيْلَةَ الْعِلْمِ أَمَّا بِفَضِيلَةِ مَوْضُوعِهِ أَوْ بِوُثَاقَةِ دَلَالَتِهِ أَوْ بِشَرَفَةِ  
غَايَتِهِ وَالْكُلُّ حَقُّ هَذَا الْعِلْمِ بِلَا حَاجَةَ إِلَى الْبَيَانِ أَقَامَ أَنَّ مَعْلُومَهَا فَضْلُ  
الْمَعْلُومَاتِ فَلَا تِلْكَ الْعُلُومُ بِهَا هُوَ الْحَقُّ تَعَالَى شَانَهُ وَصِفَانَهُ وَإِضَالَهُ  
الْمُبْدَعَةِ وَالْمَخْتَرَعَةِ وَالْكَايِنَةِ وَمَا يَقْرُبُ مِنْ ذَلِكَ وَالْعُلُومُ فِي غَيْرِهَا  
لَيْسَ إِلَّا الْأَعْرَاضُ كَالْكَيْثَانِ وَالْكَيْفِيَّاتِ وَالْحَرَكَاتِ أَوْ مَا يَجْرِي  
مَجْرَاهَا لَا تَقْتَضِي أَيْ الْحِكْمَةُ الْمُتَعَالِيَةُ أَوِ الْمَنْظُومَةُ بِاعْتِبَارِ اشْتِمَالِهَا  
عَلَى مَسَائِلِ الْحِكْمَةِ الْمُتَعَالِيَةِ وَقَرِصَ عَلَيْهِ الضَّمِيرُ فِي الْبَيْتِ الثَّلَاثَةِ  
بِرِسْمِ أَيْ بِأَنْ يَجْرِيَ عِدَادُ النُّوْرِ فِي صَفْحَائِهِ مِنْ تَبَاحُودٍ  
إِلَى جُورٍ أَنْجَارُهَا مَشْحُونَةٌ مِنْ ذُرَرٍ بَسِيتَانِهَا مَوْشَعٌ بِالزَّهْرِ

مَوْلَانَا

قَوْلَانَا

مايگريجو

سميت هذا غر القريد اودعته فيها عقد الحق فيها انا الخايش المصو يكون في واجب الوجه  
ايقنة الامور طريد والكل مستعدة وميد ان كتابنا على مقاميد وكل مقصدي على طريد  
فالمقصد الاول فيها هو اوله كانت في الوجه العد

سَمَّيْتُ هَذَا عَانِدًا إِلَى الْكِتَابِ لَمْ يَنْقُلْ هَذَا فَقَالَ قَوْلُنَا فِيهَا  
رِغَايَةً لِلتَّجَمُّعِ عَرَّ الْفَرَائِدِ الْفَرِيدَةُ هِيَ الْيُوهَرَةُ النَّفِيسَةُ وَاللَّهُ  
ذَا نَظَّمُوا وَالْمَرْجِعُ الْأَعْرَاقُ وَالْمَا الْعَرُوفُ عَنَّا نَاسِلُ الْكِتَابِ  
فَأَمَّا هَكَذَا وَأَمَّا بَقِيَّةُ الْأَوَّلِ مَصْدَرٌ وَجْهُهُ أَيْ أَبْيَضٌ صَادِقٌ  
أَوْ دَعِيَ فِيهَا عَقْدُ الْعَقَائِدِ هَذَا وَفِيهِ لِحَيْثُ الْمَاءِ فَمَا أَنَا  
الْمَخَاضُ فِي الْمَقْصُودِ بَعْدَ بَنِي أَجْبَابِ الْوُجُودِ أَوْ مَّةُ  
الْأُمُورِ طَرَابِيدُ وَالْكُلُّ مُسْتَمَدَّةٌ وَمَعْدَهُ هَذَا الْبَيْتُ  
فِي مَوْضِعِ التَّعْلِيلِ وَالْمَصْرَاعِ الْأَوَّلِ أَشَارَ إِلَى التَّوْحِيدِ الَّذِي  
وَالثَّانِي إِلَى الْأَمْثَالِ إِنَّ كِتَابَنَا مُشْتَمِلٌ عَلَى مَقَاصِدِ  
وَكُلُّ مَقْصِدٍ مُشْتَمِلٌ عَلَى فَرَائِدٍ فَالْمَقْصِدُ الْأَوَّلُ فِيمَا  
هُوَ عَمَّ أَيْ فِي الْأُمُورِ الْعَامَّةِ وَهِيَ فِي الْأَلْهِ كَالسَّمَاءِ الطَّبِيعِيِّ  
الْمُسَمَّى بِسَمْعِ الْكِيَانِ فِي الْعِلْمِ الطَّبِيعِيِّ أَوَّلِيَّةُ أَيْ الْفَرِيدَةُ  
الْأُولَى مِنَ الْمَقْصِدِ الْأَوَّلِ كَانَتْ فِي الْوُجُودِ وَالْعَدَمِ

عَزَّ وَجَلَّ بِدَا هَذَا الْحَقِّ

وأنه غنى عن التعريف الحقيقي وإن ما ذكره من المعارف تعريف  
لفظي معرف الوجود كالثابت العين والذي يمكن أن

بخ





قلنا

والمهية التي هي في الوجود  
اذ الحق الطبيعي هو معنى  
الذات هو لا في ذاته ولا في  
الحقيقة المنطقية في ذاته  
ويجوز ان يكون في ذاته  
اينما لا والوهم في نفس المهية  
والهوية محفوفة لا يخرج المهية  
بعضها عن بعض بل هو لا ينفك  
في الوجود حقيقة ايضا وهو لا ينفك  
في جواب هو

قلنا

متباينين  
لا اذا كان الوجود في الخارج  
متباينين لان الوجود كيف  
والا فوجوده مع انه متباين  
بسبب الوجود فكيف لا يكون المهية  
وغيره عدم الوجود والوجود  
والعدم متباين للوجود هو  
سبح الاباء العظم

قلنا

وغير ذلك من التواضع  
كعدم انقضاء كونه في ذاته  
لزم التواضع لغيره في ذاته  
لان الوجود حقيقة في ذاته  
فلا في غيره من الوجود  
متا صلا  
شبهه

قلنا

والمهية عندنا هي  
وتميزها عن غيرها في  
القواعد الكلية من القول  
قائلة بعض متوفاة لغير  
الوجود عندنا في ذاته  
المهية عندنا هي في  
وهذا الصادر من اوصال  
فصدرا اولها بالاصل  
وانت تعلم ان الشرع علم  
ملكته وعلته لعدم  
فكيفية فكيفية المهية  
الا اعتبارية

قلنا

نفس نفس المهية  
لان ما في ذاته في  
كونه في حقيقة الوجود  
كونه في حقيقة  
شبهه

قلنا

محقق في ذاته  
اذ لا يكون في ذاته  
لم يتبدل لان كونه في ذاته  
مع انه في ذاته في الوجود  
الحقيقة في الوجود في الوجود  
بقيته الا في ذاته في الوجود  
وهو في الوجود في الوجود  
وهو في الوجود في الوجود  
شبهه

عليه الاثار المطلوبة منه واما ان لا يرتب فلم يكن  
حقيقة الوجود التي هي عين منشأية الاثار وايضا  
كلما يرتسم بكنهه في الازدهار ان يكون مهميته محفوفة  
مع تبدل وجوده والوجود لا مهية له ومهيته التي  
هو بها هو عين حقيقة الوجود ولا وجود زايد عليها  
حتى يزول عنها وتبقى نفسها محفوظة في الزمن

## غَرَفُ فِي اَصْلِ الْوُجُودِ

اعلم ان كل مكر في تركيب له مهية وجود والمهية التي يقال  
لها الكل الطبيعي ما يق في جوابها هو ولم يقل احد من الحكماء  
باصالتهما معا اذ لو كانا اصليين لزم ان يكون كل شي شيئين متباينين  
ولزم التركيب الحقيقي في الصاد والاول ولزم ان لا يكون الوجود  
نفس تحقق المهية وكونها وغير ذلك من التواضع الفاسدة بل اختلفوا  
على قولين احدهما ان الاصل في التحقق هو الوجود والمهية اعتبارية  
ومفهوم حاله عنه متحده وهو قول المحققين في الشاين وهو المختار  
كما في النظم ان الوجود عندنا اصيل وثانيتها ان الاصل هو المهية

لَا تَنْبَغُ كُلِّ شَرَفٍ وَالْفَرْقِ بَيْنَ الْحُكْمِ كَذَا زُومَ السُّبْقِ الْعَالِيَةِ عِلْمُ التَّشْكِيلِ فِي الْمَهْمَةِ

والوجوب اعتباري هو بمنزلة شح الاشتراك فيها للذين السهم وقس  
وهو المشار اليه بقولنا دليل من خالفنا عليل مثل الوجود  
لو كان حاصل في الأعيان كان وجوداً فليست وجوباً ولو وجوباً  
لا غير النهاية وهو من قبيل الوجود موجب بنفسه لا بوجوب غيره فلا  
ينبغي الأمر لا غير النهاية وقس علينا إرادته المذكورة بأجوبها والمطلوب  
ولا مطلق هذا المختصر يذكرها ثم اشترنا البعض أدلة المذهب المنصور  
وهي ستة الأول قولنا لا بد من شئ كل شئ حق في الحكمة  
أن الوجود خير بدية ومعلوم أنه لا شئ في الأخير في المفهوم الاعتباري  
والثاني قولنا والفرق بين محوي الكون أي الكون الخارجي الكون  
الذهني يقضي بآثار المظهر بآثاره أن الهيئة الوجود الخارجية عليه  
الآثار المطلقة منها وفي الوجود الذهني بخلافه فلو لم يكن الوجود متحقفاً  
بل للمحقق الهيئة هي محفوظة في الوجودين لا تفاوت لم يكن فرق  
بين الخارجي الذهني والثاني بطناً فاقدم مثله والثالث قولنا كذا  
في بآثار المظهر لزوم السبق بالذات في العلية أي كون  
شئ علة لثب مع عدم جواز التشكيك في الهيئة بآثاره  
يجب تقدم العلة على المفعول ولا يجوز التشكيك في الهيئة فإذا كان ثابته  
واحداً وجد في حد ذاته في علية آثارها وعلية المفعول والصور لا يمكن العقل أن

بعضی از آن که از این  
فایده میگیرند از آنکه در بعضی  
و کمال معلوم بداند و غیره  
معلوم و کمال معلوم بداند  
و کمال معلوم بداند و غیره  
بنا بر آنکه بعضی از این  
کتاب است  
محمد بن علی

و هو من غزواته و آلامه  
بصورة الدورية على ان  
لوجوب الطين من العالم  
كانه انما هو من غزواته  
الى جرحه فانه قد انشأ  
بما لم يكن له و انما هو  
و غير ذلك من الغزوات  
منه

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Urdu, written vertically on a page. The text is dense and fills most of the page area.

قوله  
ان المقدم يتقدمه  
بانه في المقدم  
بانه في المقدم  
واحد  
شبه

قولنا  
كان انواع غير متناهية  
وايضا لزمت ثلاثيات  
والاثنيات  
منه

[illegible]

فولان بن مونا  
محببنا اليك  
عمر حسن الرضا  
عبد الله بن  
عبد الله بن  
عبد الله بن  
عبد الله بن  
عبد الله بن





وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ  
وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ سَاقِطَةً  
فَيَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ

[illegible]

قولنا

و هو بحر القنطرة  
كما قال المتن في البحر  
جسان حقه را بنده در بحر  
و نه خطی تیره بر  
پشته  
قولنا  
بیشیت و بحر غری  
فیه بیهشتر از بحر غری  
بیشتر از بحر غری  
البحر انما یسكن بحسب  
تدریج البحر و غیره  
بیهشتر از بحر غری  
و بحر غری  
و غیره

فان كل اية لجليل وخصمنا هذا لا يعطيل

الدليل على ان العالم لا بد له من مؤثر موجو اعتقادا واثقا بموجب المؤثر  
ثم لو حصل لنا التردد في انه واجب ان يكون له مؤثر في ذلك التردد في  
الاعتقاد المذكور فاذا اعتقدنا انه واجب بل ذلك الاعتقاد اعتقادا  
انه ممكن ان يقع الاعتقاد بانه واجب لا يرتفع الاعتقاد بانه موجب فلو  
لا اشتراك لا يرتفع الاعتقاد بانه موجب ايا ارتفاعه واجب الشا في  
بعض ما تقدم مثله والرائع ان كل من الوجوه اللاحقة لا انفسية  
اية الجليل جل جلاله علامته كما في كتاب المجيد سترهم اياتنا  
في الافاق في انفسهم حتى يتبين لهم انه الحق وعلامة الحق لا تبانيه  
من جميع الوجوه بل يكون ليفق من الشيء هل يكون الظلمة اية الحق  
والظلمة اية الحق فلو لم يكن الوجوه مشتركة بين الوجوه اياتنا واما  
ان الوجوه بما هي موجبات ايات له ثم مسطوح في كتابه التكوين فاقول  
التكوين لا انفسية كما ذكر في مواضع من كتابه التكوين الموافق لما موقعه الوجوه  
الكبرى اللفظي للوجوه الدنيوي العيني الخامس خصمنا كالمعسر  
الاشعري والحقير وكثير من معاصرين من غير اهل النظر فانهم  
لا اشتراك المعنوي هذا من المشاهدة السخيفة في العلل والمحال ان  
السفينة كسفية الشيء والقوى من ارباط العلوية والمعلق قد انما التعطيل  
اي عن معرفة ذاته ووصفاته لاننا اذا قلنا انه موجو فمعنا منه ذلك المعنوي

قولنا

ولا يرتفع الاعتقاد بان  
لان الاثر اذا كان موجو  
موجو الاصل لا محذور اذا كانت  
في الماد موجو كانت قلت موجو  
الشيء ولا يبدل الاعتقاد وجوه  
احدا لا ترد في خصوصياتهم  
وهم من المحركة

قولنا

فكان الكون  
كتاب الله تعالى في  
الدين كونه موجو في  
الافاق في كتاب المحو والاش  
والكتاب المبين ام لم يكن  
في ذلك وجه من وجه  
ولا يبدل الا في كتاب  
والنفسانية في كتابه  
في عين ذلك العبد  
في عين

قولنا

دال ان السخيفة  
كيف لا عقله الوجوه وعقله  
العدم عدم وعقله  
حيث  
منه











قوله  
المطابق مع  
كأنه القول المطابق  
بلكر يصف بالصدق  
المطابق في الظن

كان عدم قنطرة البطلة  
العدام والعدام اعز  
الاعز كاذب القصر  
فلك عند الملك  
الخلق وهو الواجب لذات  
الايه غفرته ورجح الغيرة

ويعينها لها ولا يجرها وأما  
يقع فيها والروح الحجاز  
بها ولا يجرها والروح الحجاز  
والروح صقع من صقع

لي قولنا  
عيسى ايقظ  
كان الشيطان يفتقن اذ وجدنا  
به وسخ الهية لا اله الا  
بذاتنا لئلا يترحم الله على  
من يفران كيد حقيقته لئلا  
يترحم الله على من لا يحضر  
بعضهم لئلا يترحم الله على  
لا تحفه في انوار اياتهم  
ليقولنا

لا يكون تعيينك للمنتخب  
ادبائك اذ افاضت  
لكن تعلم انها من  
الرجوع اذ الكلام فيها  
من كونه ذات او خروجه  
الاقامة للرجوع اذ

(۱) اولاد  
 زین العلف  
 وین قمبر  
 اور زینبها  
 کمترین  
 کانت خیر  
 لا خلاص  
 لیس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

الاول حيث ان عينية الوجود للذات من غير الوجود  
غير في بيان الاقوال في وحد حقيقة الوجود كما  
القولون من الحكماء واليهلوى مبريا ليهلوى الوجود عند فهم حقيقة  
ذات اى صالحة تشكك نعم مراتبها مفعول غنى فقر ا على سبيل  
التبثيل فكذلك وضعها وقدما ولاحز او غير ذلك تخلف كالقول  
يعقون التور الحقيقى الذى هو حقيقة الوجود اذ التور هو الظاهر بذاته  
الظهور لغيره وهذا خاصية حقيقة الوجود لكونها ظاهرة بذاتها  
ليتمها الذى هو مميزات هو اول ولاح واواضى الاشباح كالقول  
الحق الذى هو ابيض طبيعة مشككة ذات مراتب متفاوتة حكيم اقوى  
ذلك التور الحق ضعيف فالاختلاف بين الاقوال ليس اختلافا عينا

[illegible]







فَقَالَ جَوَابُ  
السَّالِئِ  
مَنْ

بِهِ  
أَجَابَ  
بِهِ

قَالَ  
لَا مَبْدَأَ  
لَهُ  
فَنَبَتْهُ  
بِسْمِ  
الْإِلَهِ  
الْعَزِيزِ  
الْمَلِكِ  
الْقَدِيرِ  
الْمُتَعَالِ

الْأَفْرَادِ مَثَلًا وَكُلُّهُ هُوَ الْإِتِّحَادُ فِي الْوُجُودِ قُلْتُ بَلَى لَكِنَّ الْمَوْضُوعَ فِي الْحَقِيقَةِ  
جِهَةٌ الْوَحْدَةُ فِي الْأَفْرَادِ فَإِنَّ جِهَاتَ الْكُثْرَةِ فِي أَفْرَادِ الْإِنْسَانِ شُلَاهُ  
الْعَوَارِضُ لَكُمْ وَالْكَيفُ الْمَوْضِعُ وَغَيْرُهَا وَمَعْلُومٌ أَنَّ كَلِمَتَهُ فِي نَفْسِهِ لَيْسَ  
الْإِنْفُسُ أَيْضًا لَوْ أَنَّ نَزَعَ مَفْهُومَ وَاحِدٍ مِنَ التَّخَالُفَاتِ بِمَا هِيَ تَخَالُفَاتُ  
فَأَمَّا أَنْ يُسَبِّحَ هَذَا الْخُصُوصِيَّةُ فِي صَدَقَةٍ لَمْ يَصْدُقْ عَلَى الَّذِي لَهُ خُصُوصِيَّةُ  
أُخْرَى مِمَّا تَحْتَهُ وَأَمَّا أَنْ يُسَبِّحَ الْآخَرَى لَمْ يَصْدُقْ عَلَى هَذَا وَإِنْ عَتَبَ  
الْمَجْمُوعُ فَلَا يَجُوزُ لَهُ سِوَى كُلِّ وَاحِدَةٍ وَاحِدَةٍ وَعَلَى تَقْدِيرِ وَجُودِ عِلْمٍ لَهُ  
يَكُونُ الْوَاحِدُ عَيْنَ الْكُثْرَةِ كَيْفَ يَكُونُ مُحْتَقِقِينَ مُخْتَلِفِينَ وَهَيْتَهُ وَاحِدَةً  
وَلَا تَفَاوُتَ بَيْنَ الْهَيْتَةِ وَالْحَقِيقَةِ إِلَّا بِاعْتِبَارِ عَوَاءِ الذِّهْنِ الْخَارِجِ بِلَا تَحَدُّ  
هَذَا كَأَنَّهُ فِي إِبْطَالِ مَذْهَبِ الشَّيْئِيَّةِ لِأَنَّ مَفْهُومَ الْوُجُودِ كَالْمُهَيْتَةِ مُحْتَقِقُهُ  
وَأَنَّ كَانَتْ الْخُصُوصِيَّاتُ مُلْغَاةً فَالْقَدْرُ الْمَشْتَرِكُ هُوَ الْمَحْكِيُّ عَنْهُ وَهُوَ وَاحِدٌ أَمَّا  
صَدْرُ الْمُنَاقَضَةِ مِنْ فَضْلِ الْأَسْفَارِ وَالْبَسْطِ الْمَعَادِ غَيْرِهَا هَذَا الْحُكْمُ  
أَعْقَبَ عَدَمَ جَوَازِ انْتِزَاعِ مَفْهُومٍ وَاحِدٍ مِنْ حَقَائِقِ تَخَالُفَةٍ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرُ  
مِنَ الْفَطْرِيَّاتِ كَأَنَّ مِنْ مَذْهَبِ مَنْ خُذَ رِغْمُ الْمُحَقِّقِ الدِّقَّةُ إِلَى دَوَائِلِ الْفَنَاءِ  
أَيُّ التَّوَعُّلِ فِي الْعِلْمِ الْأَلْهِيِّ فَالْإِتِّحَادُ كَمَا فِي التَّطْبِيقِ فِي زِيَادَةِ الْمُنَاقَضَةِ  
عَلَى زِيَادَةِ الْعَالِي أَقْنَصُ وَخُذْ مَنْ قَالَ مِنَ التَّكْلِيفِ مَا نَأْتِيهِ كَانَ  
أَيُّ الْوُجُودِ أَفْرَادٍ حَقِيقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ بِالذَّاتِ وَبِالْمُنَاقَضَةِ الْكَمَالَةِ الْفَتْرَةِ

قَوْلَانَا

و حصص المذنبية  
قيمة الذنبية بها وفي الحج  
في المشية يرث في الاثر المشية  
في مجرد التناق في الاثر المحرم  
ان انحصار عقابته ولباس  
في حر ورك لم يبق في الحج  
قيمة المذنبية في الدنيا  
حصص المذنبية

قولنا

هو جرح الوجه  
ارثا النوع ولا افراد ولا  
مراتب لا ينزح يقول المراتب  
يسجد المرتبة الثالثة يسجد  
والثاني عنه هو لا وهو المرتبة  
لا صاليتها لا تنقق  
وفي الجسد  
منه

Handwritten text in Arabic script, likely a manuscript page, showing dense cursive writing across the page.

والمحصنة الكلّي مفيد أي تفيد جزو قيد خارجي للشيء غير الوجودي لا يمكن كون نفسه الذي لا ذهان

والمضاف اليه انحاء الوجودات التي المتعلقة بنفسها المتكاثرة بالذات  
 بالمرتبة الغير النهائية في شدة النورية بل اصطلاحا على تسمية ما بال  
 والروابط المحصنة لانها اشياء لها التعلق والربط وثانيها قول  
 المتكلمين المذكور ولما كان هذا القول بظاهر باطلا اردنا اننا وبيله  
 بارجاعه الى الاول بتزويل جميع ما قالوا في المفهوم على الحقيقة بان يكون  
 مرادهم بكون الوجوه مفهوما واحدا كون حقيقته واحدة كما في ذلك  
 المذهب المنسوب اذ لو كانا لهين مرادهم بمجسبات التحليل التي تستلزم  
 تكرار في الجلي الا ان النسب كما قالوا لا تكثر في مفهوم الوجوه الا بمجرد  
 الاضافة كما ان المحصنة نفس ذلك المفهوم الواحد مع اضافة الى خصوصية  
 داخلية بما هي اضافة لا بما هي مستقلة في الالحاظ لانها محاصصة فافهم  
 كل معنوها اعني المحصنة الحقيقية التي هي نفس حقيقة الوجود مع اضافة  
 اشراقية وتجلياتي بما هي ربط محض بحيث لا يخفى في الالحاظ عن الحقيقة  
 والمحصنة هي الكلّي مفيد أي مقصود لضرورة الشعر بقيد جزو عما هو  
 قيد لا بما هو قيد وقيد خارجي فالمحصنة تقاير نفس الكلّي الا بالاعتبار  
 لان القيد خارجي والثقيد بما هو قيد ان كان خلا لا اذ ان اعتبر  
 لاحكم له في نفسه لا غير في الوجود الذي نفسيته له هذه الحقيقة  
 للشيء أي المهمة غير الوجود الاعيان وهو الوجوه الذي يرتب عليه

قولنا  
 لا اننا اشياء لها ذاتها  
 ولا لازم فاما في مرتبة ما  
 وهو بطلانها بانها نفس الشيء  
 الما انما له هو لغز ورسوخة  
 في ذاتها بل وجوب شق في  
 المهمة بعد وفاء  
 قولنا  
 بان يكون مرادهم  
 بان يكون الحكم على المفهوم  
 حيث لبرية الى الحقيقة  
 والمحاكاة  
 قولنا  
 بمنزلة حقيقة  
 اطلاق مقصود بنامها بالكلية  
 وتطبيقها على الذات والارج  
 فترادف من حيث ثبات  
 وفي الذات حقيقة ثابتة  
 مقول  
 في

الأمار المطلق منه كون ينفسه ومهية هذا إشارة إلى ما هو التحقيق  
من أن الأشياء تحصل بانفسها لدى أذهان وهو الوجود الذي لا يترب  
عليه تلك الأمار لنقل في الأذهان للإشارة إلى أن قيام الأشياء بها في  
صدور حلولي كتمام الأشياء بالمبادئ العالية ولا سيما مبدأ المبدأ  
ثم أسرنا إلى جواب من الأدلة الأولى قولنا الحكم إيجاباً أي حكم حكماً إيجاباً  
على المعدوم أي لا يوجد له في الخارج كقولنا بحر من ريق بارد بالطبع  
 واجتماع التقيضين مغاير واجتماع الضدين بوثبتي لثني فرع بوث  
المثبت له واذ ليس للمثبت هنا في الخارج فحق القول الثاني قولنا لا يتبع  
الشئ في العموم أي تصور مفهومات تصف بالكلية والعموم يحذف  
مابعد الامتياز عنها والتصورات عقلية والمعدوم المظهر لا يشار إليه  
في نحو الكلية موجبة ولكن في الخارج لأن كل ما يوجد في الخارج هو في حق القول  
والثالث قولنا صرف الحقيقة أي حقيقة كانت لدى صفه صرف ما  
نافية كثر الألف للاطلاق من دون مضمناً أي غائبها واجانبها كالمادة  
ولواقعها العقل يرى أي يعرف صرف الحقيقة مفعول يرى قديم عليه الخ  
أن صرف كل حقيقة باسقاط اضافته عن كل ما هو غير من الثوابل لاجبية  
والحد كالساق فانه إذا اسقط عنه الموضوعات من الثلج والحاج والنظن  
وغيرها من الزمان المكان الجهة وغيرها مما لمحق بالذات وبالعرض

قولنا

أي صير لا أصل له  
أي تصور راسخ في ذاته  
بأنه لا ينفرد في عالمه من غير  
تجرداً برزخياً مثلاً وأما القول  
العقلية فبما هو العقل البسيط  
صديقه كما قال الحكماء لا ينفرد  
ببسيط الذرير مقام مستغنى  
من انفسه فلا حاجة للحقوت  
للمفوضية

قولنا

والمعدوم المظهر  
والتقصير في الشقوق أربعة  
فإن التي انقصت معدوم  
لا يشي إليه أما ليس له إلا  
شبهية المهية غير تفرق المهية  
مشكلة عن كذا في الاحتمالات كما  
يقول به أكثره وهو مبطل  
وأن مرجوحه الخارج فلا يكون  
عليها إذ ليس له مضمناً  
وأن مرجوحه الذهن  
فهو المطلوب  
فيه









فمن قطع النظر عن الوجود لا يكون هناك مهية أصلا والوجود الذي الخارج  
مختلفان الحقيقة فإذا تبدل الوجود بان يصير للوجود الخارجى مكوّنوا الذين  
لا استبعادا ن يتبدل المهية أيضا فإذا وجد الشيء الخارج كانت مهية  
أما جوهرا أو كم أو من مقوله أخرى إذا تبدل الوجود وجد الذين انقلبته  
وصارت من مقوله الكيف عند هذا اندفع الاشكال لأن هذا الجمع على  
أن الوجود الذي باق على حقيقة الخارجة أقول ماذا شكل كون شيء واحد شيئا  
وكليا ليس عليه ثم أورد على نفسه هذا هو القول بالشيء وأما جوهرا ليس  
بالنظر إلى ذاته بذاته حقيقة معينة بل للوجود الخارجى بحيث إذا وجد الذين  
انقلب كيانا وإذا وجد الكيفية الذاتية في الخارج كانت عين العلوم الخارج  
ثم أورد سؤالاً آخر بانه إنما يتصور هذا الانقلاب لو كان بين الوجود والشيء  
والخارج مادة مشتركة كما قرره الأمر في الميثاق البهية وليس كذلك ولجواب  
بانه إنما استدعى الانقلاب مادة لو كان انقلاباً لم يفصنه أو صوراً  
انقلاب نفس الحقيقة بما هما الحقيقة أخرى فلا نعم يفرض العقل التصور  
هذا الانقلاب أمر أبهى ما عايناهم هذا المذهب السيدى وهو بظاهره خفيف  
لأنه قائل باصالة المهية واتى للمهية هذا العرض المرضع كونهما مشار  
الاختلاف عدم وجود مادة مشتركة كما اعترف به في الانقلاب الثاني  
نعم هذا حق طلق للوجود لكونه مقولاً بالتشكيك على مراتب فيها أصل محفوظ

سنة ١٢٠٠  
سنة ١٢٠١  
سنة ١٢٠٢  
سنة ١٢٠٣  
سنة ١٢٠٤  
سنة ١٢٠٥  
سنة ١٢٠٦  
سنة ١٢٠٧  
سنة ١٢٠٨  
سنة ١٢٠٩  
سنة ١٢١٠  
سنة ١٢١١  
سنة ١٢١٢  
سنة ١٢١٣  
سنة ١٢١٤  
سنة ١٢١٥  
سنة ١٢١٦  
سنة ١٢١٧  
سنة ١٢١٨  
سنة ١٢١٩  
سنة ١٢٢٠  
سنة ١٢٢١  
سنة ١٢٢٢  
سنة ١٢٢٣  
سنة ١٢٢٤  
سنة ١٢٢٥  
سنة ١٢٢٦  
سنة ١٢٢٧  
سنة ١٢٢٨  
سنة ١٢٢٩  
سنة ١٢٣٠  
سنة ١٢٣١  
سنة ١٢٣٢  
سنة ١٢٣٣  
سنة ١٢٣٤  
سنة ١٢٣٥  
سنة ١٢٣٦  
سنة ١٢٣٧  
سنة ١٢٣٨  
سنة ١٢٣٩  
سنة ١٢٤٠  
سنة ١٢٤١  
سنة ١٢٤٢  
سنة ١٢٤٣  
سنة ١٢٤٤  
سنة ١٢٤٥  
سنة ١٢٤٦  
سنة ١٢٤٧  
سنة ١٢٤٨  
سنة ١٢٤٩  
سنة ١٢٥٠  
سنة ١٢٥١  
سنة ١٢٥٢  
سنة ١٢٥٣  
سنة ١٢٥٤  
سنة ١٢٥٥  
سنة ١٢٥٦  
سنة ١٢٥٧  
سنة ١٢٥٨  
سنة ١٢٥٩  
سنة ١٢٦٠  
سنة ١٢٦١  
سنة ١٢٦٢  
سنة ١٢٦٣  
سنة ١٢٦٤  
سنة ١٢٦٥  
سنة ١٢٦٦  
سنة ١٢٦٧  
سنة ١٢٦٨  
سنة ١٢٦٩  
سنة ١٢٧٠  
سنة ١٢٧١  
سنة ١٢٧٢  
سنة ١٢٧٣  
سنة ١٢٧٤  
سنة ١٢٧٥  
سنة ١٢٧٦  
سنة ١٢٧٧  
سنة ١٢٧٨  
سنة ١٢٧٩  
سنة ١٢٨٠  
سنة ١٢٨١  
سنة ١٢٨٢  
سنة ١٢٨٣  
سنة ١٢٨٤  
سنة ١٢٨٥  
سنة ١٢٨٦  
سنة ١٢٨٧  
سنة ١٢٨٨  
سنة ١٢٨٩  
سنة ١٢٩٠  
سنة ١٢٩١  
سنة ١٢٩٢  
سنة ١٢٩٣  
سنة ١٢٩٤  
سنة ١٢٩٥  
سنة ١٢٩٦  
سنة ١٢٩٧  
سنة ١٢٩٨  
سنة ١٢٩٩  
سنة ١٣٠٠

قوله  
حقيقة معينة  
خبر كبر من لغتها شجاعة  
ابهام مشددة الامر الذي  
بين الجوهري وكيف قال  
بالموجودات مثلثين في غير  
الكل بل طبعه كغيره من  
لغة المطابق بوجه مجرد للشيء  
و دون شلوه فيها غاية  
البعد عن المثلث بل طبعه انه  
لا صدر الكيفية الخارج كان  
عين الا فراده لو حصلت في  
له قدر صارت عين ذلك  
الكل الجوهري وكيف  
غرا بها  
منه

قوله  
لغة  
شرفى لاسر زهير المثلث  
لنقد واحد منها في العقول  
التي فيها كذا في شرفى المثلث  
فلم كغيره في شرفى  
الاحوال  
منه



هذا هو الحق الذي لا يخفى على العقلاء من حيث كونه معلوماً لا يدخل تحت مقولة  
من المقولات من حيث جوهها في النفس في جودها لا في ملكة في الغير  
فصير مظهرها ومصادها تحت مقولة الكيف ثم شرع من في يدهم بما  
خلاصته ان الجوهر ان اخفى طبيعة نوعه كالانسان كذلك الكرم فليكنه  
نوعه كالسطح فاصدحه ابما اشتمل عليهما وكذلك في باقي الاجناس  
الا انواع كيف لو لم توجد فيها لم يكن الاشغال في جواهرها وكمياتها وغيرها  
بالحقيقة وبالجمال الشائع مع انها كانت كغيرها لان جبرها داخل في مفهوم  
في مفهوم نوعي لا يوجب لتلج ذلك النوع في ذلك الجنس كدراج الشخص  
تحت الطبيعة ولا حمل شايها عليه اذ لم يكن ازيد من صدق ذلك الجنس  
على نفسه حيث لا يوجب كونه فرداً من نفسه بل الاندراج الموجب لذلك  
ان يرتب على المنهج ان اثار تلك الطبيعة المنهج فيها كما يرق السطح كم متصل  
فان منقسم في الجهتين فيكون السطح باعتبار ركيته قابلاً للانقسام باعتبار  
اتصاله واحد مشترك وباعتبار قران ذالجران ومجموعه في الوجود ترتب  
الاثار مشروط بالوجود العيني كما في الشخص الخارجي من السطح ولما طبيعة  
السطح المعقول فلا ترتب عليها تلك الاثار كما لا يخفى نعم مفاهيمها متفكك  
عنها اقول الملاك كل الملاك فينا ذكره من اعتبارية الماهيات المعبر عنها  
بالكليات الطبيعية فهي قطع النظر عن الوجود ليس الامر مفهوم الجوهر

قولنا  
تصير مظهرها  
المظهرية ليست الا المقولة  
المصدرية ليست الا الكميات  
وذلك لان العينة تقصر رايته  
ازيد تارة لعلقات اذ لها  
تجود واسع ووجهية كما  
تجود النفس الطيبة لغيره  
من موقع النفس كالمظهر  
المعارضة من موقع الوجود  
الكميات لان كلامها كده  
متقد شرط ولا توجد حقيقة فيها  
ولذا كثر ما يقولون تقدر الان  
والغير لا وقتية اذ  
الشيء

هذا هو الحق الذي لا يخفى على العقلاء من حيث كونه معلوماً لا يدخل تحت مقولة  
من المقولات من حيث جوهها في النفس في جودها لا في ملكة في الغير  
فصير مظهرها ومصادها تحت مقولة الكيف ثم شرع من في يدهم بما  
خلاصته ان الجوهر ان اخفى طبيعة نوعه كالانسان كذلك الكرم فليكنه  
نوعه كالسطح فاصدحه ابما اشتمل عليهما وكذلك في باقي الاجناس  
الا انواع كيف لو لم توجد فيها لم يكن الاشغال في جواهرها وكمياتها وغيرها  
بالحقيقة وبالجمال الشائع مع انها كانت كغيرها لان جبرها داخل في مفهوم  
في مفهوم نوعي لا يوجب لتلج ذلك النوع في ذلك الجنس كدراج الشخص  
تحت الطبيعة ولا حمل شايها عليه اذ لم يكن ازيد من صدق ذلك الجنس  
على نفسه حيث لا يوجب كونه فرداً من نفسه بل الاندراج الموجب لذلك  
ان يرتب على المنهج ان اثار تلك الطبيعة المنهج فيها كما يرق السطح كم متصل  
فان منقسم في الجهتين فيكون السطح باعتبار ركيته قابلاً للانقسام باعتبار  
اتصاله واحد مشترك وباعتبار قران ذالجران ومجموعه في الوجود ترتب  
الاثار مشروط بالوجود العيني كما في الشخص الخارجي من السطح ولما طبيعة  
السطح المعقول فلا ترتب عليها تلك الاثار كما لا يخفى نعم مفاهيمها متفكك  
عنها اقول الملاك كل الملاك فينا ذكره من اعتبارية الماهيات المعبر عنها  
بالكليات الطبيعية فهي قطع النظر عن الوجود ليس الامر مفهوم الجوهر



في قوله تعالى  
 والذين آمنوا  
 واتبعتهم  
 ذريةهم  
 باحسان  
 اولئك هم  
 الصالحون  
 الذين  
 يرثون  
 الثروة  
 الكبرى

في قوله تعالى  
 والذين آمنوا  
 واتبعتهم  
 ذريةهم  
 باحسان  
 اولئك هم  
 الصالحون

او مفهوم الكم وغيرها لاحاطة بها وكذا في نواعها والوجود وان لم يكن  
 ولا عرضا لكنه مظهر للمهيات اثارها اقول تلك المهيات ان لم تكن  
 موجودة بالوجود الخارج لكانت موجودة بالوجود الذهني لان الكلام في الك  
 العقل قلت نعم ولكن هذا الوجود لها تبعا ونظرا لان هذا الوجود للنفس  
 حقيقة ومابه يترتب على المهيات اثارها هو الوجود الخاص وهذا نظير المهيات  
 والاعيان الثابتة في نشأة العلم الربوحيات انها مع وجودها تبعا لوجود  
 الاسماء والصفات معدومات بمعنى انها ليست موجودة بوجوهها الخاصة  
 فليس في ذلك المقام الشايع حيوان انسان لا عقل لا نفس يصدق عليها  
 عنوانها بالحمل الشايع اقول قلت فعلى هذا لم يكن للشيء محوان من الوجود  
 قلت قد اشترنا الى ان الوجود الذهني لها تبعا وادلة الوجود الذهني لا يفت  
 اريد من هذا وقد وردنا في تعاليفنا على الاسفار ان ما ذكره في كلنا  
 الجوهر الاخر اضر اليه في العقل واما الصورة البرئية التي في الخيال من الانسان  
 مثلا فهو جوهر انساني بالحمل الشايع واما هيئت ذلك فوهم ان كل  
 افراد ذهنية والقرن مضدا للطبيعة بالحمل الشايع والجوهر ان لا يتبا  
 الامر فان هذا الوجود ايضا ليس وجود الطبيعة فذلك لان الانسان لا في الخيال  
 ليس في الانسان لا الجوهر بل في الوجود ايضا اشراق من النفس ظهوره  
 كما في ذلك الوجود الا حاطي الله لذلك العقل والمهية قد علمت لها والجملة

في قوله تعالى  
 والذين آمنوا  
 واتبعتهم  
 ذريةهم  
 باحسان  
 اولئك هم  
 الصالحون

في قوله تعالى  
 والذين آمنوا  
 واتبعتهم  
 ذريةهم  
 باحسان  
 اولئك هم  
 الصالحون

في قوله تعالى  
 والذين آمنوا  
 واتبعتهم  
 ذريةهم  
 باحسان  
 اولئك هم  
 الصالحون

في قوله تعالى  
 والذين آمنوا  
 واتبعتهم  
 ذريةهم  
 باحسان  
 اولئك هم  
 الصالحون

هذا هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر

هذا هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر

هذا هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر

هذا هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر  
الذي هو الجوهر

صحة هذه السلو على وجوب تلك الصو العلية لأنها فوق الجوهرية وغيرها  
لأنها تدونها أن قلت اذا كانت المقولات المعقولات كيف بالذات  
كان مفهوم الكيف مأخوذا فيها كما أخذ كل طبيعة فردا ومفاهيم المقولات  
أيضا أما نفسها وأجزؤها فلزم اجتماع المتقابلين اذا كانت كيفا بالعرض  
كما قال فيما بعد هذا الكلام فلا بد أن ينهي إلى ما بالذات فما هذا الكيف  
بالذات فإنا نكان الوجود كما في قوله ومن حيث وجوها في النفس كما في عبارة  
تليد في الشواذ فالوجود ليس بجوهر ولا عرض قلنا وجوب تلك المهمات  
كونها وتحققها وليس المراد من قولنا من حيث وجوها ذلك الوجود بل الله  
وجود خاص له مهية خاصة هي ماهية العالم لك الوجوه الخاصة بظهورها  
على النفس هذا كمال أن الوجود تلك الصور ووجودها لأن وجوها في العالم  
كان مختفا ولم يكن هذا الوجود فهمية العلم كيف بالذات تلك الصو العلية  
كيف بالعرض لكن بعد الدنيا والتي لست أفي بكون العلم كيفا حقيقة وإن  
هذا الحكيم المناه عليه كنه لا في جوتك الصو في نفس وجوها للنفس واحد  
وليس ذلك والظاهر للنفس صفة تزيد على وجوها تكون كيفا في النفس  
لأن وجوها الخارج يبق كنهه مهية لها في نفسها كل من مقوله خاصة  
وباعتبار وجوها الذهني لا جوهر ولا عرض وظهورها للنفس ليس  
تلك المهية وذلك الوجود اظهر الشيء ليس أمر ايضا إلى أن كان اظهر

نفسه ليس هنا أو آخره وكيف من المحول بالانتمية والظهور والوجود للنفوس  
لو كان نسبتة مقولية كان ما هي العلم إضافة لا كيفاً وإذا كان إضافة اشرافية  
من النفس كان وجوداً فإعلم نور وظهور وهو وجود والوجود ليس مهية فالحق  
أن يكون العلم كيفاً أو الصو المعلومة بالذات كيفيات إنما هو على سبيل التشبيه  
فكما أن فيض الله تعالى عن الوجوه المنبسط لأجوه ولا عرض ومع ذلك المنبسط  
على جميع ما هيئات الجواهر والأعراض كذلك فيض الله تعالى عن النفس الذي يظهر به وجوده  
كل الثعنيات في المرتبة الواحدية لا هو كيف لا الثعنيات فكذلك اشراف النفس  
المنبسط على كل ما هيئات العلوية لها ليس بجوهر ولا عرض فليس كيفاً وهو علم  
ولا ما هيئات المنبسط عليها اشرافاً فكيفيات هي معلونات بل هي المحل المأخوذ  
من كل ما هي صدق الله والمحقق الذي في شيئاً وترك شيئاً أما المأخوذ من الأول  
فكون الصو العلية بل هو الأول مقولات لا بالشايع وإنما المشرق فكونها كيفاً  
بالشايع وإنما المأخوذ من الثاني فكونها كيفاً تشبيهاً وإنما المشرق فكونها من جهة  
تحت القول لا حقيقة فجوهرها جوهر حقيقي كما هو حقيقي وهكذا ولهذا سلك  
في المتن عن كون الصو العلية كيفاً بالشايع وليعد في آخر المتن مخرج عن طو  
هذا الشرح من الإختصاص لكون هذا السلسلة من الوصايا وحدها أي وحدة  
الصو المعقولة بالذات مع عاقل مقولة ومعتقدة لقرن غريب من الدهور على علم  
المفاتيح والعمد في إثبات مطلبه ما نقل عن سبكنام في اتحاد المادة الصو

[illegible]

فقط كما عندك من النقص التمرين  
البنسبة على الميتات العالمة كما في  
معرفة ما يغفل الالب كبره في  
للعالم الغرض الالب كبره في  
وكن كمن لا لا من جيل من جيل  
بسط ليس في ذات جبره  
تذكرت النقص كما عرف  
لنقص في كمال الفضل  
في موضعها كمن في  
انها في الوجهات الجدة  
المتى بالضعف  
قد كمل

فإن النفس مقام العقل الحيواني في مادة العقولات هي صورة وأما مسمى العقل  
الذي سلكه صدر المثلث في المشاعر وغيره لا ثبات هذا المطلب في تمام ما ذكرنا في  
قائل الأسفار ومما قيل في ذلك المطلب هو أن الموجب في الخارج الموجب الذي  
توأمان يرتفعان بل من أحد مكان معنى الموجب في العين ليس أن العين شيء زيد  
الموجبه شيء آخر كالطرف المظروف بل معناه أن جوه نفس العينية وأنه  
مرتبة من رتب العين فكذلك ليس معنى الموجب في الدهن أن الدهن في النفس  
شيء وذلك الموجبه ما شيء آخر بل المراد أنه مرتبة من رتب النفس أن مراد  
القاتل باتحاد المدرك مع المدرك بالذات ليس نحو التجاني عن المقام بل يستعمل  
ذلك في موضعين أحدهما في مقام الكثرة في الواحد بمعنى أن جواب المدرك كمنطق  
في وجود ذلك المدرك بنحو أنه كان طوار العقول التفصيلية في العقل البسيط  
الاجمالي وثانيهما في مقام الواحد في الكثرة بمعنى أن المدرك نوره الفعلي  
على كل المدركات بالاتجاه عن مقام التشاغل بكل مدرك متحد مع المدرك  
في مرتبته فالتخيل مع النفس في مرتبة الخيال هكذا الحق العقول متحد مع العقل  
في مرتبة الظهور بالعقولات المرسله المحيطة لامتعة مرتبة السر والخي  
فالحقيقة المدرك متحد بالنور الفعلي المدرك في الثاني ولكن في التوابع الفعل  
لما كان كالمعنى المحرف بالنسبة ذات المدرك لا قوام ولا ظهور إلا بوجوده  
وظهوره وبين الروابط أصل محفوظ ونسخ باق كالنفس في اتحاد المدرك بالمدرك

[illegible][illegible]

ان كان التصانف كالمعرض في عطفك فالمعقول الثاني في باعرضه بعقلنا اذ قسم في العيّن فيه تصانف رسيم  
فالمعقول الاول كالمعرف ثانياً مما مضى للثاني

في الموضعين للاعتقاد بحسب الوجوه اما المفاهيم فهي ما لا يغير عليها  
في تعريف المعقول الثاني بيان الاصطلاحين

ان كان التصانف كالمعرض اي التصانف بالمعقول عرضة كقضا الانشا  
بالكلية في عرضها لادلاها في عطفك فالمعقول الثاني اي بلفظ الثاني والمراد  
بالثاني ليس في الدرجة الاولى نظير للمعقول الثاني ثم هو متعلق بقولنا صفي  
الياء للاطلاق فانها ملحوظا كان الروى مكسورا والشاكر ايضاً ملحوظاً لانه  
يترك بالكسرة من البيت تعريف المعقول الثاني انه الفارض الذي عرضه  
للمعرض تصانف المعارض كادها في العقل ثم بعد الفراغ عن بيان مفهوم المعقول  
الثاني باصطلاح المنطوق اشرنا الى اسمه باصطلاح الحكيم بقولنا بما متعلق به  
في آخر البيت اي سم ايضاً بعارض عرضه بعقلنا اي في عطفك متعلق بقولنا  
او قسم سواء كان تصانف في العيّن فيه اي في عطفك تصانفه اي التصانف  
فهو من باب الحذف لا يصلح رسيم فالمعقول الثاني للمعقول الاول  
من التسمين كالمعرف وسائر موضوعات مسائل المنطوق كالتوعية والجنسية  
والذاتية والعرضية القضية القياس ضرور المعرفة للجو الى الناطق بالنسبة  
الى الانسان تصانفه في العقل لانه في الخارج جزؤه والجزئي ليس معرفاً في الخارج  
ذات الجوان وصف معرفته ثانياً اي لانه التسمين مصطلح للفلسفي هو  
اعم من الاول وتوضيح المقام ان الفارض ثلثة اقسام عارض يكون عرضه

في الموضعين للاعتقاد بحسب الوجوه اما المفاهيم فهي ما لا يغير عليها  
في تعريف المعقول الثاني بيان الاصطلاحين  
ان كان التصانف كالمعرض اي التصانف بالمعقول عرضة كقضا الانشا  
بالكلية في عرضها لادلاها في عطفك فالمعقول الثاني اي بلفظ الثاني والمراد  
بالثاني ليس في الدرجة الاولى نظير للمعقول الثاني ثم هو متعلق بقولنا صفي  
الياء للاطلاق فانها ملحوظا كان الروى مكسورا والشاكر ايضاً ملحوظاً لانه  
يترك بالكسرة من البيت تعريف المعقول الثاني انه الفارض الذي عرضه  
للمعرض تصانف المعارض كادها في العقل ثم بعد الفراغ عن بيان مفهوم المعقول  
الثاني باصطلاح المنطوق اشرنا الى اسمه باصطلاح الحكيم بقولنا بما متعلق به  
في آخر البيت اي سم ايضاً بعارض عرضه بعقلنا اي في عطفك متعلق بقولنا  
او قسم سواء كان تصانف في العيّن فيه اي في عطفك تصانفه اي التصانف  
فهو من باب الحذف لا يصلح رسيم فالمعقول الثاني للمعقول الاول  
من التسمين كالمعرف وسائر موضوعات مسائل المنطوق كالتوعية والجنسية  
والذاتية والعرضية القضية القياس ضرور المعرفة للجو الى الناطق بالنسبة  
الى الانسان تصانفه في العقل لانه في الخارج جزؤه والجزئي ليس معرفاً في الخارج  
ذات الجوان وصف معرفته ثانياً اي لانه التسمين مصطلح للفلسفي هو  
اعم من الاول وتوضيح المقام ان الفارض ثلثة اقسام عارض يكون عرضه







وليس جزء وكذا الآخر له اذ قلب المقسم مقوما او القوام من قبض لئلا

منها فاعلم ان هذا هو المقسم المقوم له وهو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...

البعد الخلاف مع شيوخنا في تحليته للمهية عنه تحليتها به ولا فاما ان الله لان  
المثلين المتشاركين في المهية لوازمها والوجود للمهية له نوعية او غيرهما  
بل لا ثاني له فضلا عن الضد والتداذل في صرف الشيء فكذلك في صفة ثانيا  
فهو هو لا غير وقسمها انه ليس جزء لشيء وكسبه ومن غير تركيبا  
حقيقا له صفة حقيقية لان اجزاء المركب الحقيقي يجب ان يكون بعضها لها  
في البعض بل بعضها منفعلا عن البعض كفي المتجات كالحاول الانفعال على  
الوجود غير جارين بل يلزم الخلفا الجزء الاخر والكل كلهما موجبة ثم ان  
في قولنا والاتحاد للكل انتم فجوئته للمهية وهما مطلقا وكذا للجزء له  
ثم لما كان جبر السلب لاخر ظاهره من غير له بخلاف هذا فاشترى الى وجهه للاجزاء  
العقلية عنه حتى يلزم سلب الاجزاء الخارجية عن المادة والصواب فانه ما عدا  
الجنس الفصل بل عينها والافتاد وبلا اعتبار ويلزم منه سلب الاجزاء المقدرة  
لان المقدار من لوازم الجسم اذ لا مادة وصورة لا جسم مقدار بقولنا اذ قلب  
الفصل المقسم للوجود مقوما له او القوام اعلى القوم التالفين بقصر  
او تماه في قوة التقيض لئلا يبان ذلك انه لو كان حقيقة الوجود جنس  
ووصل فجنسه اما الوجود فيلزم الاول اذ لا يقر بان كلام الجنس الفصل عام  
للاخر واما جنس الفصل ليس في قوام ذاته ومهية بل في محصله ولذا  
فالفضل بالنسبة للجنس مقسم لا مقوم وذلك لما يتصور في الجنس الذي

منها فاعلم ان هذا هو المقسم المقوم له وهو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...

فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...

فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...

منها فاعلم ان هذا هو المقسم المقوم له وهو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...

فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...  
فان قيل قد يقال ان المقسم المقوم له هو الجوهر لا الماهية...







في الثاني والثبوت في وسطا وقولهم بالمال كان سخطا بصفة الموجود لا موجود كانت لا معدودة محدودة

حالا واطلق عليها الثابت ببقى الواسطة بين الثابت المنفى كما قلنا  
في الثاني والثبوت في الوسطا وقولهم بالمال كان سخطا اي عدلا عن  
الضراط المستقيم بصفة للوجود لا موجود كانت تلك الصفة ولا معد  
كانت محدودة به يتعلق قولنا بصفة اي الحال محدودة ومعركة عند  
بصفة كذا كذا فقولهم بصفة ارادوا بها المعنى المتراعي القائم بالغير مثل  
العالمية والقادريه والابق وسائر الاضافات للمعنى القائم بالغير فخط  
كما هو معناها المتعارف عند المتكلمين فالذات القابلة للمعيان المعنى  
واخرها باضافة الصفة الى الوجود عن صفات العدم فانها صفة للثابت  
لا للوجود ويقولهم لا موجود عن الصفا الوجودية للوجود ويقولهم لا  
عن الصفا السلبية ففي الحد مثل المتراعيات لغير الخبر في مفهومها  
السلب من صفات الوجودات في اعراض الكاتب على هذا الحد بان لا يصح  
على هذه الجملة لانهم جعلوا الجوهرية من الاحوال انها حاصلة للذات  
حالق الوجود والعدم واجاب عنه شارح المواظفات المراد بكونه صفة للوجود  
ان يكون صفة له في الجملة لا انه يكون صفة له دائما وايضا هذا على مذهب  
بالعدم ثابت متصفا بالحوال العدم ولما على مذهب من لم يقل  
العدم ثابت قال به لم يقل باتصاف بالحوال الاعراض ساقط عن حله  
ثم اشرنا الى بطلان هذا القول بقولنا نفي ثبوت اما من قبل التعاد

### قولنا

فقولهم صفة

ليس المراد هنا بيان في الفاظ  
لغيره فانا لصفة كذا بنفس  
للمشايخ جميع الصفات بالمراد  
الصفات التي يطلقونها على الوجود  
وانما المراد بطلانها على الاشياء  
المتراعية والصفات الاعتبارية  
التي لا تطلق عليها الوجود  
صفة كانت كعدم اعدادها  
الصفات الفيزيائية بالبيان  
والمراد من الصفات الحسية  
كما قلنا في مقابلة الحد المتراعية  
فقولنا فقولهم صفة او بمنزلة قولنا  
فقولهم بالمال ارادوا

### قولنا

في حيز الوجود لعدم

فمراد عدم صفة لعدم  
فانها الامر صفة للثابت  
لا للوجود  
من

في الثاني والثبوت في وسطا  
وقولهم بالمال كان سخطا  
اي عدلا عن الضراط المستقيم  
بصفة للوجود لا موجود كانت  
تلك الصفة ولا معد كانت محدودة  
به يتعلق قولنا بصفة اي الحال  
محدودة ومعركة عند بصفة كذا  
كذا فقولهم بصفة ارادوا بها  
المعنى المتراعي القائم بالغير  
مثل العالمية والقادريه والابق  
وسائر الاضافات للمعنى القائم  
بالغير فخط كما هو معناها  
المتعارف عند المتكلمين فالذات  
القابلة للمعيان المعنى واخرها  
باضافة الصفة الى الوجود عن  
صفات العدم فانها صفة للثابت  
لا للوجود ويقولهم لا موجود  
عن الصفا الوجودية للوجود  
ويقولهم لا عن الصفا السلبية  
ففي الحد مثل المتراعيات لغير  
الخبر في مفهومها السلب من  
صفات الوجودات في اعراض  
الكاتب على هذا الحد بان لا  
يصح على هذه الجملة لانهم  
جعلوا الجوهرية من الاحوال انها  
حاصلة للذات حالق الوجود  
والعدم واجاب عنه شارح  
المواظفات المراد بكونه صفة  
للوجود ان يكون صفة له في  
الجملة لا انه يكون صفة له  
دائما وايضا هذا على مذهب  
بالعدم ثابت متصفا بالحوال  
العدم ولما على مذهب من لم  
يقول العدم ثابت قال به لم  
يقول باتصاف بالحوال الاعراض  
ساقط عن حله ثم اشرنا الى  
بطلان هذا القول بقولنا نفي  
ثبوت اما من قبل التعاد



لا ميز في الأعدام من العدم وهو ما إذا بوجه تركبكم كذا في الأعدام لا عليه وإن بها فهو فخرية

والذي له جزئيات متحققة في الخارج كالإنسان ليس بواجب ولا كان خاصا لا كلياً ولا معدوم والأما كان جزءاً لموجود كزيد والجو أن الكلي موجود قولكم فيكون مشخصاً قلنا الطبيعي لا ياتي عن الشخص فانه نفس الطبيعة التي يعرضها الكلية في نشأة الدهن لا سيما انه اللا بشرط الدهن مقسم للطفلة والمخلوط والمجرة أو نقول انه معدوم ولا يلزم تقوم الوجود بالمعدوم لانه ليس جزءاً في الخارج ومنها ان جنس المبدأ الحقيقية العرضية ككونية السواد ليس بمعدوم ولا تقوم الوجود بالمعدوم ولا بوجوده ولا

لزم قيام العرض بالعرض لان التركيب الحقيقي على قيام الاجزاء بعضها ببعض والجواب ان الاعراض لها طيات خارجية فلا تقوم فيها في الخارج حتى لو كانت اللونية معدومة في الخارج لزم تقوم الوجود بالمعدوم والتميز بين العرض والعدم

غير في عدم التمايز والعلة الأعدام

لا ميز في الأعدام من حيث العدم وهو اي التميز لها اي لاعدام اذا هو اي في وهم تركبكم تلك الأعدام وارتسامها في الوهم باعتبار الاضلال الكا فيتصور ملكات ثمانية ووجوبات متخالفة وتضيف اليها مفهوم العدم فيحصل عند اعدام تمايزه في الأحكام والمنا مع قطع النظر عن ذلك فلا يميز عدم عن عدم والا لكان في كل شيء اعدام غير متناهية كذا في الأعدام لا عليه حقيقة وان كانت لعدم في عدم وان بها اي العلية

فوقها  
لانه اذا بها ما من الاشياء  
الذاتية من لا تطلق عن الاطلاق  
والتيقيد والحدية والجزئية وغيرها  
فالمطلوب وجوده اليه في طبيعة  
المعبر والاشياء بغيره مع ان  
شرط ما نحن انزوجه الطبيعي بنفس  
وجهه انما هو لا ان جزءا من  
الا بكم التعديل لعدم  
منه فترسم توه  
الله

فما اذا كان في الوجود اعراض متناهية  
فما اذا كان في الوجود اعراض متناهية









وَأَنشَأْنَاهُمَا لَا مِرْلَانِمْ وَمَعْلَا نَكَانَ لِقَا الْعَالَمِينَ فِي مِلَّةٍ وَفِي نِعْمَةِ الْإِنْسَانِ مَا لَمْ يَدْعُ قَائِمُ الْبَرَاهِمِ  
لِقَاتِلَا أَفْعَالِ الْأَنْفَالِ مَعْلَا عِلْمُهُ وَنِعْمَتُهُ وَنَحْمَدُهُ

لا مِرَازِمَ اِسَارَةِ الْجَوَابِ اسْتِدْلَالُ الْقَائِلِينَ بِالْجَوَابِ تَقَرُّرُهُ اِنَّهُ  
لَوْ امْتَنَعَتْ فَذَلِكَ اَمَّا لِهَيْتِ الْعَدَمِ وَلَا زِمَها فَيَلْزِمُ اَنْ لَا يَوْجِدَ ابْتِدَاءً اَوْ  
لَا رَاضِهَا الْمَفَارِقَ فَالْخَارِضُ يَزُولُ فَيَزُولُ الْامْتِنَاعُ وَيَقَرُّ بِالْجَوَابِ اَنَّ الْمُنَاقَا  
لَا وَلَا زِمَ لَالِهَيْتِ بِلِلْهُوِيَّةِ اَوْ لِهَيْتِ الْوُجُودِ بِالْعَدَمِ وَمَعْنَى اَلْمُنَاقَا  
اَلْاِعْتِقَادُ الْجَائِزُ اَعْنَى اَلْحَتْمَالُ فِي مِثْلِ قَوْلِهِ ذَرَفِي بُقْعَةً اَلْاِمْكَانِ  
مَا مَوْصُولُهُ لَمْ يَدْعُهُ اَيُّ كَيْدٍ صَرَفًا ثَمَّ اَلْبُهَّانِ اِسَارَةُ الْجَوَابِ لِيَلْزِمَ  
اِقْتِنَاعِي لَمْ وَهُوَ اَنْ اَلْأَصْلَ فِيمَا لَا دَلِيلَ عَلَيْهِ اِتِّسَاعُهُ وَصُغُوهُ هُوَ اَلْاِمْكَانُ  
كَمَا قَالَ الْحَكَمَاءُ كُلُّ مَا قَرَعَ سَمْعَكَ مِنَ الْغَرِيبِ فَتَرَى فِي بُقْعَةِ اَلْاِمْكَانِ مَا لَمْ يَدْعُ  
عَنْهُ قَائِمُ الْبُهَّانِ وَالْجَوَابُ اَنْ اَلتَّمَسَ بِالْأَصْلِ بَعْدَ قَائِمَةِ الدَّلِيلِ عَلَى اَلْمُنَاقَا  
اَوْ غَرِيبٍ بِصَدْفِهِ مَا يَنْهَى وَمَعْنَى مَا قَالَ الْحَكَمَاءُ اَنْ مَا لَا دَلِيلَ عَلَيْهِ يَجُوزُ وَلَا  
عَلَى اِتِّسَاعِهِ لَا يَنْفَرُ اَنْ تُشْكِرَهُ بِكَ زُرُوهُ فِي سُبُلِهِ فِي بُقْعَةِ اَلْحَقِّ اَلْحَقُّ  
لَا اِنَّهُ يُعْتَقَدُ **عَرَفِي فِي فَيْضِ سُبُلِهِ مَعْلُومٌ** اِمْكَانُهُ اَلَّذِي  
لَمَّا كَانَ اَلتَّفَسُّلُ ظَاهِرًا مِنْ ظِلْمِ اَللَّكُوتِ اَلْقُدْرَةِ كَانَ اِلْعَقْلُ اَفْئِدَارًا  
تَصَوَّرَ اَعْدَمُهُ اَيَّ عَدَمِ نَفْسٍ فَيَلْزِمُ اِتِّصَافُ اَلْعَقْلِ بِالْوُجُودِ وَالْعَدَمِ وَ  
عَدَمُ غَيْرِهِ مِنَ اَلْوُجُودَاتِ اَلْخَارِجِيَّةِ فَيَلْزِمُ اِتِّصَافُهَا بِاَلْوُجُودِ اَلْعَدَمِ  
وَلَمْ اَفْئِدَارًا يُخْجِرُ عَنْ نَفْسٍ مُطْلَقٍ وَعَدَمُ بَعْضِ هَذَا مِنْ اَمْرٍ اَلْوُجُودِ  
إِلَى الصَّفَةِ وَقَوْلُنَا بِمَا اَجْبَلُ صِلَةَ اَقْوَلُنَا اَنْ يُخْبِرَ اَلْعَدَمُ الْمَطْمُ

لا اذ سمعت لتر مني  
 لا في داخل العالم ولا في خارج  
 ليس في شيا ولا في حيا  
 بنسج خارج ولا في داخل  
 وقوة بقية الاكل في الاكل  
 ولا اكل في اللذة ولا في القوة  
 لا في امر ولا في  
 مني  
 مني

عَنْ نَفْسٍ مُطَّلَعَةٍ بِالْإِخْبَارِ وَإِمْتِنَانٍ عَنْ سِرِّهِ لِيُبَارَكَ وَتَابَتْ فِي الدُّمُوعِ اللَّائِيَةِ فِيهِ عَنِ الشَّيْءِ بِالدَّهَائِفِ  
فَمَا يَجْعَلُ الْأَوَّلَى لِيُحْيَى عُدَّ بِجَلِّ شَيْءٍ مِمَّا خُلِقَ

لا يجبر عنه احد، وهذا اخبار عنه بلا اخبار وان يجبر لا يمنع عن شريك  
الباري فيقول شريك الباري منعه مع ان الاخبار عن الشيء يتوقف على تصور  
وكلما يتقرب عقل او هم فهو من الوجوه التي يحكم عليها لامسا بالامتناع  
وثابت بالجماع يجبر ثابت في الدهر والاثبات فيه اى في الدهر  
عن الشيء متعلق بخبر القدر على سبيل الانفصال الحقيقي عن الشيء  
بانه اما ثابت في الدهر والاثبات فيه مع استبعاد ذلك تصور لكسر  
ثابت في الدهر المستلزم لثبوت في الدهر فيظهر مما ذكرنا ان هذا كمالا  
تناصا وهما فاجاب الله فاشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له  
اى في كل واحد مما يحل الاولى الفاء للسببية بيان لعدم التهاافت  
شريك بحق سبحانه وتعالى عند محيل شايع مما خلق فكان الجزئي  
جزئي مفهومًا ولكنه مصداق للكل فكذلك شريك الباري شريك الباري  
ويمكن مخلوق للباري مصداقا ورأيت من لحظ من الذوقيات لاحظ له  
من النظريات يقول شريك الباري لا يتصور فرض الخ مع فوق له لا مثاله  
لولا كنتم مغالطين لم يخلط عليكم المفهوم والمصداق لندم ان كل مفهوم  
تحقق في ذهنه خارج لم يخرج عن كونه ذلك المفهوم لم ينقلب هذا انه  
بل الوجود يبرز على ما هو عليه فالباضا اذا وجد في الخارج اوفى  
الذهن عما كان اوسا فلا يخرج عن كونه باضا ولم ينقلب جوا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



قولنا

بمستطاعه ببقية نسبتها  
لما في الخارج وبقية نسبتها  
لأن يكون في خارجها نفسها  
لأنها كما تراها لا وجود لها  
وقد ثبت اعتبارها  
منه قد مر

كقولنا كل جسم متناه أو متخير أو منقسم إلى غير النهاية إلى غير ذلك من  
القضايا المستعملة في العلوم أي أخفت هذا فنقول الصدق في الحاجة  
باعتبار مطابقة نسبتها لما في الخارج وكذا في الحقيقة إذ فيها أي حكم  
على الموجودات الخارجية ولكن محققة أو مقدرة وإنما الصلة في الله  
باعتبار مطابقة نسبتها لما في نفس الأمر لا خارج لها تطابقه وانما نفس  
الأمر قد شأنا إلى تعريفه بقولنا بِحَدِّذَاتِ الشَّيْءِ فِي الْحَدِّ الْأَمْرُودِ أي حد  
وعرف نفس الأمر بحد ذات الشيء والمراد بحد الذات هنا مقابل فرض الفاعل  
ويشمل مرتبة المهية والوجود في الخارج والذهني فكون الإنسان حيوانا  
في المرتبة وموجودا في الخارج أو الكلي موجودا في الذهن كليهما من الأمور  
النفس الأمرية اذ ليست بحجرة فرض الفاعل كالإنسان جادا فالمراد  
بالأمر هو الشيء نفسه فاذا قيل الأربعة في نفس الأمر كذا معناه أن الأربعة  
في حد ذاتها كذا فلفظ الأمر هنا من باب وضع المظهر موضع المضمرة ثم انشأنا  
إلى ما قيل أن نفس الأمر هو العقل فقال بقولنا وَعَالَمِ الْأَمْرُودِ أي  
ذلك العالم عقل كل يعبد أي يعبد نفس الأمر عند البعض عالم الأمر  
وذلك العالم عقل كل صغير وكبير وبسيط ومعكفئ مستطوع والتعبير  
بالعبارتين للإشارة إلى الاصطلاحين أحدهما اصطلاح أهل الله  
حيث يعبدون عن عالم العقل بعالم الأمر مقتبين من الكتاب إلى المعنى

الإنسان  
بمستطاعه ببقية نسبتها  
لما في الخارج وبقية نسبتها  
لأن يكون في خارجها نفسها  
لأنها كما تراها لا وجود لها  
وقد ثبت اعتبارها  
منه قد مر





لِلرَّكْبِ وَالنَّفْسِ الْوُجُودِ فَاَلْجَمْلُ لِلتَّائِيهِ وَالْبَيْسُطُ فِي عَرْضِ قَدَبِهَا مَقَامًا لَا عَيْلَ لِمَجْدِ الْوُفْرِ فَظَافًا

فرد يتحقق الذهني لا النفس لا يرى في الحق ثم يصعد النفس لا يرى لا النفس  
لكونه خارجاً صريحاً لا يحيط به عقل لا وهم ومن هنا ظهر التبيين  
الحاج والذهن أيضاً والتعبير بالذهن مرة وبالذهن أخرى للإشارة إلى  
جوانب هذه النسب بعينها في ذوات النسب **عُرِيَ فِي الْجَمَلِ**  
**لِلرِّبْطِ إِلَى الْوُجُودِ الرِّبْطُ مُتَعَلِّقٌ بِقِسْمٍ وَالْأَوُجُودُ النَّفْسِيُّ الْوُجُودُ**  
**الْمُطْلَقُ إِذْ تَوَقَّيْتَهُ قِسْمٌ فَالْجَمَلُ الْإِلَهِيُّ الْبَسِيطُ عَمَّا أَوْجُودًا**  
**كَانَ مَقْسُومًا إِلَى الرِّبْطِ وَالنَّفْسِ فَمِ الْجَمَلُ وَانْقَسَمَ الْجَمَلُ الثَّانِي فِي الْجَمَلِ**  
**الْبَسِيطِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ هَذَا تَعْرِيفُهُمَا فَالْجَمَلُ الْبَسِيطُ مَا كَانَ مُتَعَلِّقَهُ الْوُجُودُ**  
**النَّفْسِيُّ فَالْجَمَلُ الْمُؤَلَّفُ مَا كَانَ مُتَعَلِّقَهُ الْوُجُودُ الرِّبْطُ فَإِنَّ الْأَوَّلَ جَمَلٌ الثَّانِي**  
**وَأَفَاضَهُ نَفْسٌ ثَانِيَةٌ وَبَلَّغْنَا الْأَدَاءَ الْجَمَلُ الْمُتَعَدُّ لِوَاحِدٍ وَالثَّانِي جَمَلٌ ثَانِيٌ**  
**سَيِّئًا وَالْجَمَلُ الْمُتَعَدُّ لِثَانِيٍّ أَلَيْبَسَ بِحَيْثُ مِنْ ذَلِكَ مَا نَحْنُ بِصَدِّائِهِ**  
**مِنْ مَجْهُولِيَّةِ الْوُجُودِ حَيْثُ يَلْعَنُ انْقِسَامَ الْجَمَلِ مَدَارَ انْقِسَامِ الْوُجُودِ ثُمَّ الْجَمَلُ**  
**الْمُؤَلَّفُ يَخْتَصُّ بِتَعَلُّقِهِ بِالْمَرْضِيَّاتِ الْمَفَاقِرَةِ لِمُحَلِّو الذَّاتِ عَنْهَا وَلَا يَتَصَوَّرُ فِي الشَّيْءِ**  
**وَنَفْسُهُ وَلَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذَاتِيَّاتِهِ وَلَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَوَاضِلِ الْأَرْوَاحِ كَالْإِنْسَانِ**  
**إِنْسَانٍ الْإِنْسَانُ جَيَّوَانٌ وَالْأَرْبَعَةُ رُوحٌ لَا تَهْمَا نَيْصُ رُوحِيَّةٍ وَمِنَاطُ الْحَاجَةِ**  
**هُوَ الْإِمْكَانُ الْوُجُودِ الْإِمْتِنَاعُ مِنَاطُ الْعَنَاءِ وَلِذَا قَالَ الشَّيْخُ جَمَلٌ**  
**الْمَيْمُونُ مُمْتَسِكٌ وَلَكِنْ أَوْجَدَ إِلَى هَذَا يُشِيرُ قَوْلُنَا فِي عَصَفٍ قَلْبًا مَفَاقِدًا**

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

لا غير اى لا فى غير الموضع المفاخر بالجعل الموقوف نطقاً بمؤكد ان  
الخفيفة ثم لا كان الممكن وجباً تركيبتها للمهمة وجوداً وكان بينهما اتصافاً  
تشتوا فى مجموعية الممكن حملاً بسيطاً على ثلثة احوال كما قلنا فى كبرى شيعة  
او وجود او صيغة فبرقة عبارة اخرى للاتصاف فتدبرون بهذا وقد  
يعبرون بتلك محمولاً خبر كون احوالاً مفعول رَوَوْا وعَرَّيْ اى  
الاول للاشرافى فقالوا ان الجاعل اولا وبالذات نفس المهمة ثم يستلزم  
ذلك الجعل موجودية المهمة بلا افاضة من الجاعل للوجود والاتصاف  
لانهما عقليتان صدقهما نفس المهمة كالا يحتاج بعد صدق الذات  
على الجاعل كون الذات انا الى جعل عليم اقول اكثر شيوخ هذا المذهب  
كان من مان شيخ الاشراق من اتباعه وكان يقول بقر المهيئات منفكة  
عن الوجود كان في عصره من شايخا غريبوا ان لو قالوا بمجموعية الوجود  
الوهم الى غناء المهمة في تقريرها على الجاعل لمغايرة المهمة للوجود فيلزم  
الثابتات الازلية فذبح هذا الوهم مداهم على القول بالمهمة في قوام  
ذاتها بمحمولة منفكة الى الجاعل كما قال المحقق الاصحى عليه الرحمة في  
المسئلة السابعة والصيرين من الشوارق مع تصلب في صالة المهمة جلاً  
وتحقاً المراد من كون الجعل هو المهمة هو نفي توهم ان يكون للمهيئات  
ثابتات في العدم بالجعل وجود ثم يتصد من الجاعل الوجود واتصاف المهمة



بِالذَّاتِ الْغَرَضِ فِي رُكْبَةٍ وَمِنْ سِجِّ الْثَلَاثَةِ

بَسِيطٌ وَهِيَ أَرْبَعَةٌ فِي الثَّلَاثَةِ أَيْ الثَّلَاثَةُ الْمَذْكُورَةُ مِنْ مَجْعُولِيَةِ الْوُجُودِ  
وَالْمُهَيْتَةِ وَالصَّيْرُورَةِ أَصْرِبَ فَتَصِيرُ اثْنَيْ عَشَرَ عَلَى الْقَوْلِ الْمَرْضِيِّ مَا صَحَّحَ  
مِنْ هَذِهِ الْوُجُوهَ جَعَلَ الْوُجُوهَ بِالذَّاتِ جَعَلَ الْبَسِيطَ وَجَعَلَ الْغَرَضَ مُرَكَّبًا  
وَجَعَلَ الْمُهَيْتَةَ وَالْإِتِّصَافَ بِالْغَرَضِ سِيطًا وَرُكْبًا وَمَا هُوَ الْبَاطِلُ جَعَلَ بِالذَّاتِ مُرَكَّبًا  
وَجَعَلَ الْغَرَضَ سِيطًا وَجَعَلَهُمَا بِالذَّاتِ سِيطًا وَرُكْبًا وَقَسَّ عَلَيْهِ الصَّحِيحُ الْبَاطِلَ  
عَلَى قَوْلِ الْأَشْرَافِ عَلَى الْقَوْلِ بِجَعْلِ الْإِتِّصَافِ وَانْتِشَاغِ نَظَرِ هَذَا الْجَدُّ

فَهَذَا  
وَمِنْ عَلَى الصَّحِيحِ الْبَاطِلَ  
أَيْ مِنْ الْقَوْلَيْنِ  
أَوْ مِنْ الْأَخْوَالِ  
فَهَذَا  
فَهَذَا

عَلَى الْمَرْضِيِّ يَحْتَمِلُ جَعَلَ الْوُجُوهَ	عَلَى قَوْلِ الْأَشْرَافِ يَحْتَمِلُ جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ	عَلَى قَوْلِ الْغَرَضِ يَحْتَمِلُ جَعَلَ الْإِتِّصَافَ
جَعَلَ الْوُجُوهَ بَسِيطًا بِالذَّاتِ	جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ بَسِيطًا بِالذَّاتِ	جَعَلَ الْإِتِّصَافَ بَسِيطًا بِالذَّاتِ
جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ بَسِيطًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْوُجُوهَ بَسِيطًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ بَسِيطًا بِالْغَرَضِ
جَعَلَ الْإِتِّصَافَ بَسِيطًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْإِتِّصَافَ بَسِيطًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ بَسِيطًا بِالْغَرَضِ
جَعَلَ الْوُجُوهَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْإِتِّصَافَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ
جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْوُجُوهَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ
جَعَلَ الْإِتِّصَافَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْإِتِّصَافَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ	جَعَلَ الْمُهَيْتَةَ مُرَكَّبًا بِالْغَرَضِ
صَحِيحٌ بَاطِلٌ	صَحِيحٌ بَاطِلٌ	صَحِيحٌ بَاطِلٌ



جعل الوجوه عندنا قدراً مهيئة بمجولة بالعرض كذا انصافاً بذلك تركبياً الوجوه من قبل  
 ولي على القول الذي هو اختيار ان لازم المهية اعتباراً وكل معلول لذاته ثم فوجوه العلول احتم

سالتار  
 SALARJUNG M  
 Aest. No ٤٢  
 Call. No  
 Sub

هذا هو الوجه الذي هو اختيار ان لازم المهية اعتباراً وكل معلول لذاته ثم فوجوه العلول احتم

ثم استأننا الى ما لم يصبغ بقولنا جعل الوجوه عندنا قدراً مهيئة  
 بمجولة بالعرض كذا انصافاً اي بمجولة بالعرض وبذلك الجعل اي الجعل  
 بالعرض جعل تركبياً اي جعلاً تركبياً الوجوه مع ذين اي المهية الاذ  
 فاذا جعل الوجوه بسيطاً فالوجوه وجود مجول تركبياً بالعرض كذا المهية  
 ولا انصاف بمجولة تركبياً ولكن بالعرض نفس جعل ذلك الوجوه بسيطاً فيل  
 جميع ذلك هو امر من انبيل ثم شرعت في ذكر الادلة على القول المرفق فيها  
 قولي ولي على القول الذي هو اختيار ان لازم المهية اعتباراً  
 وانما كان اعتبارياً لانه يلزم ما عايناهي مع قطع النظر عن الوجوه من  
 لو فرض ان المهية تكون مقررّة منفكة عن كارة الوجوه ان كان لازماً لها  
 والمهية بهذا الاعتبار اعتباراً لا اتفاقاً فاليلزمها كذا ولا اعتباراً  
 وكل معلول لذاته اي لصاحبه وهو العلة وهذا من قبل قوله  
 انما يعرف الفضل من الناس وهو قد لازم لاستحالة انفكاك المعلول  
 عن العلة فاذا تم هذا ما ان لمقدمتان في سوي العلول الاول الخ  
 الحق والقبول المطلق حتم ولزم من قول الاشراق وهو مجول للمهية  
 ان تراعيه ما اى تراعيه ذلك السوي لان الكل لازم مهية الم الاول  
 اذ المفروض ان ما هو الصاد بالذات الاصل في التحقق لمعلول الاول هو  
 المهية وما سواه معلول لازم لمهية فصح فالحذور لازم استثناء العلول

هذا هو الوجه الذي هو اختيار ان لازم المهية اعتباراً وكل معلول لذاته ثم فوجوه العلول احتم

Handwritten notes in Urdu script, likely bleed-through from the reverse side of the page.

منہاء مولا  
 کافور اللہ  
 بدائع معارف  
 کہ بخش اندازد از حق  
 چنانکہ از او جز فیاض  
 گشت چیز برادر بغیر  
 نسبت معلول احد  
 نمودیم باید بگو  
 ارس باشد که این  
 وجوہ افزینش  
 غوامض و ظنی  
 سبب بنداید  
 ربک کیف  
 الامام بعد  
 لم یولد

[illegible][illegible]

لا تفرق في نفس لا واما في نفسا فالنفس هما او غيرهما والحق هو انفسه في نفسه لنفسه

ما اضطلع عليه السيد المحقق الداماد في الاثر المبين صدر المتألهين  
 في الاسفار ليفرق بينه وبين وجود الاعراض حيث اطلقوا عليه الوجود  
 الرباطي وقول المحقق اللاهوتي في بعض تعليقاته ان وجود العرض مضافا  
 كان الناقصة وهم لا يعمون في هبة البسيطة كقولنا لا  
 موجود بخلاف مفاد كان الناقصة اعني الرباط فانه دائما رباطي  
 الشئ لا ينسلخ عن هذا الشان وما اى وجود في نفسه اما  
 لنفسه كوجود الجوهر سما اما مؤكدا بالثبوت الخفيفة او ماض محو  
 او غيره يبقى او وجود في نفسه لغيره كوجود العرض حيث يوق وجود  
 العرض في نفسه عين في جوه لغيره فله وجود في نفسه لكونه محمولا ولامته  
 تامة ملحوظة بالذات في العقل ولكن ذلك الوجود في غيره لانه في الخارج  
 نكت للموضوع ثم التقى فيما لان الوجود في نفسه لغيره كقولنا  
 كوجود الجوهر فانه ممكن واما بنفسه هو وجود الحق كما قلنا الحق  
 جل شانه نحو ايسى اى وجود في نفسه لا كالأب طحيث انه وجود  
 لاني نفسا لنفسه لا كالأب طحيث انه وجود في نفسه لغيره بنفسه لا كوجود  
 الجوهر فانه وان كان بنفسه ليس بنفسه جعل العرض موجودا في نفسه  
 لغيره والجوهر موجود في نفسه لغيره لا ينافي في الحق في موضعه  
 من ان وجود ما سوى الواحد لاحدا بط محض لان اذ كونهما اما

فان كان الوجود في نفسه لغيره كوجود العرض حيث يوق وجود  
 العرض في نفسه عين في جوه لغيره فله وجود في نفسه لكونه محمولا ولامته  
 تامة ملحوظة بالذات في العقل ولكن ذلك الوجود في غيره لانه في الخارج  
 نكت للموضوع ثم التقى فيما لان الوجود في نفسه لغيره كقولنا  
 كوجود الجوهر فانه ممكن واما بنفسه هو وجود الحق كما قلنا الحق  
 جل شانه نحو ايسى اى وجود في نفسه لا كالأب طحيث انه وجود  
 لاني نفسا لنفسه لا كالأب طحيث انه وجود في نفسه لغيره بنفسه لا كوجود  
 الجوهر فانه وان كان بنفسه ليس بنفسه جعل العرض موجودا في نفسه  
 لغيره والجوهر موجود في نفسه لغيره لا ينافي في الحق في موضعه  
 من ان وجود ما سوى الواحد لاحدا بط محض لان اذ كونهما اما

انفسه لغيره لا كالأب طحيث انه وجود لاني نفسا لنفسه لا كالأب طحيث انه وجود في نفسه لغيره بنفسه لا كوجود الجوهر فانه وان كان بنفسه ليس بنفسه جعل العرض موجودا في نفسه لغيره والجوهر موجود في نفسه لغيره لا ينافي في الحق في موضعه من ان وجود ما سوى الواحد لاحدا بط محض لان اذ كونهما اما



ما منع ان يكون محتملا امكانه لا كان امكانه وانزاع التقيضين والواجب على وجهي تخيم

لغيرها في الوجوه متميزة عنها بالخصائص فوجوها غير مهيأها  
فانضاف مهيأها بوجوها لا ينحصر على جهة واحدة ويستمر اثرها الى  
بطلان متمسكات القائلين بانها امور خارجية بقولنا ما نافية حتى  
ان لو لم تكن الجهة سوى الامتناع اذ لم يذهب احد الى ثبوتها محصلا  
لزم من عدمية المجموع مجموع المحذورات الثلاثة المذكورة في البيتين  
او كل واحد من الثلاثة بان يكون الخصوية حيث قوت على سبيل التشديد  
احدها انه قولنا امكانه لا كان عين قولنا لا امكانه لا اذ لا  
ميز في الاعداد فيلزم ان يكون الممكن مكناهة وجه البطلان ان امكانه  
ح هو الامر الكندي ونحو الامكان هو رفع هذا الشيء الكندي والشيء مطلقا  
مضافا الى الاعداد باعتبار ما يضاف اليها متميزة عما فوق ثابتهما انه  
رفع التقيضين لزم لانه اذا كان الوجوه والامكان عدميين اللادجوب  
واللا امكان ايضا عدميان كون التقيضين عدميين هو معنى ارتفاعهما  
يلزم المحذور وجه البطلان او لا التقيض بالعدم واللا على ثانيا المضافات  
معنى ارتفاع التقيضين في المفردات عدم صدقها على شيء بالاصدق  
الوجوب اللادجوب مثلا على شيء لاعدية ثابتهما في انفسهما او ثالثهما ان  
الواجب على شيء عن الواجب الوجوه تخيم اي ينقطع ويؤول ببيان  
ان الوجوه اذا كان اعتبارا لزم ان يكون الواجب جبا الاعداد اعتبارا

هذا هو الوجه الذي لا يمكن ان يكون له وجه آخر  
فان كان الوجه هو الوجوه لزم ان يكون الوجه هو الوجوه  
فان كان الوجه هو الوجوه لزم ان يكون الوجه هو الوجوه  
فان كان الوجه هو الوجوه لزم ان يكون الوجه هو الوجوه

هذا هو الوجه الذي لا يمكن ان يكون له وجه آخر  
فان كان الوجه هو الوجوه لزم ان يكون الوجه هو الوجوه  
فان كان الوجه هو الوجوه لزم ان يكون الوجه هو الوجوه  
فان كان الوجه هو الوجوه لزم ان يكون الوجه هو الوجوه



وكل واحد من الاكياس بالذات الغير بالقياس الا في الامكان الغير سلب فليس بالذات غير ما ينقلب  
 ما بالقياس كالمضاهة تمت كالمفروض خير

هذا هو المقصود من  
 قوله تعالى  
 لا اله الا الله  
 محمد بن عبد الله  
 بن عبد الله

العقل وعند عدمه لم يكن وجوب وجه البطلان للقض بالامتناع بل  
 بالثبوتية الحد بان اتضاف الذات بصفة في طرف لا يقضي ثبوت تلك  
 الصفة فيمع ان الكلام انما هو في الوجوب الذي هو كيف النسبة  
غير في بيان اقسام كل واحد من الثلاث  
 وكل واحد من الوجوب والامكان الامتناع لذات الاكياس  
 بالذات الغير اى بالغير والقياس فيحصل من ثلثه  
 في ثلثه ثمة مثل الوجوب بالذات والوجوب بالغير والوجوب بالقياس  
 الى الغير وقر على الباقي الا في الامكان الغير اى الامكان  
 بالغير سلب من اقسامه في الاقسام المتحققة ثمانية فليكن  
 ما بالذات فيها اى من كل واحد من هذه المواد ينقلب الى  
 الاخرى كرهذه المسئلة بالفاء المفيدة للسببية للاشعار بل  
 امتناع الامكان بالغير اذ لو كان الشئ ممكنا بالغير فاما ان يكون  
 في حد ذاته واجبا او ممتنعا او ممكنا اذ القسمة الى الثلاثة على  
 سبيل الانفصال الحقيقي فلا يجوز الخلو عنها <sup>تقلا</sup> ~~الاول~~ يلزم الا  
 وعلى الاخير يلزم ان يكون اعتبار الغير لغوا ثم اسرنا الى امثلة  
 ما بالقياس من الثلاثة بقولنا ما بالقياس اى ما بالقياس  
 المجموع كجموع هذه الامثلة فقولنا كالمضاهية مثال للوجوب

هذا هو المقصود من  
 قوله تعالى  
 لا اله الا الله  
 محمد بن عبد الله  
 بن عبد الله





فكانوا يقولون الشيء القلاية ممكن أي ليس بمنع كما أن معناه المش  
اعنى سلب الضرورية خاص وخاص حيث تظن به الخاصة والمنذره  
في تعمله معانيه اذ جعلناه اكله والكلام فيه والامكان لاخصر  
وهو سلب الضرورية الذاتية والوصفية والوقية قال الشيخ في  
منطق الاشارات قديم ممكن في فهم منه معنى ثالث فكانه لخصر  
الوجهين المذكورين في هون يكون الحكم غير ضرورية البتة ولا في وقت  
كالكون في لا في حال كالغير للتحرك بل يكون كالكتابة للانسان  
انتهى فالكتابة ضرورية للانسان في حال تصميم غرها ولما بالنسبة الى  
فكل طبيعة الانسانية فعلوم ان الضرورة ذاتية لا يستوائها  
بالنسبة الى الكتابة والكتابة لا ضرورة وصفية ولاوقية اذ لم  
يؤخذ في جانب الموضوع وصف عوائق لا وقت فشرطيهما الكتابة  
وامكان استقبالي وهو سلب الضرورات جميعا حتى الضرورة  
بشرط المحول لكونه معبرا في الاوصاف المستقبلة للشيء قال  
المحقق الطوسي قلنس سر عند ذكر الشيخ هذا المعنى انما اعتبر من  
اعتبر لكون ما ينبغي الى الماضي والحال في الامور الممكنة انما موجودا  
او معدوما فيكون انما سافهما من جاق الوسط الى احد الطرفين  
والباقي على الامكان الصر ولا يكون الا ما ينبغي الى الاستقبال الممكن

في بيان معنى الضرورية  
التي هي ضرورة الانسان  
في حال تصميم غرها  
ولما بالنسبة الى  
فكل طبيعة الانسانية  
فعلوم ان الضرورة  
ذاتية لا يستوائها  
بالنسبة الى الكتابة  
والكتابة لا ضرورة  
وصفية ولاوقية اذ لم  
يؤخذ في جانب الموضوع  
وصف عوائق لا وقت  
فشرطيهما الكتابة  
وامكان استقبالي  
وهو سلب الضرورات  
جميعا حتى الضرورة  
بشرط المحول لكونه  
معبرا في الاوصاف  
المستقبلة للشيء قال  
المحقق الطوسي قلنس  
سر عند ذكر الشيخ هذا  
المعنى انما اعتبر من  
اعتبر لكون ما ينبغي  
الى الماضي والحال في  
الامور الممكنة انما  
موجودا او معدوما  
فيكون انما سافهما  
من جاق الوسط الى  
احد الطرفين

التي لا يعرفها ايكون موجودة اذا كان قهنا ام لا يكون ينبغي  
ان يكون هذا الممكن ممكنا بالمعنى الاصغر مع تقييد الاستقبال  
الاولين بما يقنع على ما تبين احد طريقه لضرورة ما كالكسوف فلا  
يكون ممكنا صرفا انتهى في قوله قدس من الممكنات التي لا يعرف  
شأنه الى انزاعه تيقن الوجود والعدم في الاستقبال بقاء الممكن  
على صفة الامكان انما هو محسب علمنا لا بحسب نفس الامر ولهذا قلنا  
في مبحث الشافعي شرح الاشارات الصدا والكذب يتعينان كما  
في مادة في الوجود لا امتناع وقد لا يتعينان كما في مادة الامكان  
ولا سيما الاستقبال فان الواقع في الماضي والحال قد يتعين طرف  
وقوعه وجودا كان او عدما ويكون الصادق الكاذب بحسب  
المطابقة وعدمها متعينان ان كانا بالقياس اليما لمجملنا بالامر  
غير متعينين اما الاستقبال فقد نظر في عدة تقييد احد طريقه  
اهو كل في نفس الامر بالقياس اليما والجهو يظنون مكان في  
الامر والتحقيق بالاه لا يستند الحوادث في انفسها الى علليها ويتبع  
دونها وانتهاء تلك العلل الى جاعل اول يجب لانه انتهى فظهر هذا  
شيئ اعتبره الجمهور المنطقيين اما التحقيق الحكمي فيؤدي ان  
الاستقبال والماضي والحال متساوية في عدم التيقن في نظرنا

هذا ممكن ان يكون ممكنا بالمعنى الاصغر مع تقييد الاستقبال الاولين بما يقنع على ما تبين احد طريقه لضرورة ما كالكسوف فلا يكون ممكنا صرفا انتهى في قوله قدس من الممكنات التي لا يعرف شأنه الى انزاعه تيقن الوجود والعدم في الاستقبال بقاء الممكن على صفة الامكان انما هو محسب علمنا لا بحسب نفس الامر ولهذا قلنا في مبحث الشافعي شرح الاشارات الصدا والكذب يتعينان كما في مادة في الوجود لا امتناع وقد لا يتعينان كما في مادة الامكان ولا سيما الاستقبال فان الواقع في الماضي والحال قد يتعين طرف وقوعه وجودا كان او عدما ويكون الصادق الكاذب بحسب المطابقة وعدمها متعينان ان كانا بالقياس اليما لمجملنا بالامر غير متعينين اما الاستقبال فقد نظر في عدة تقييد احد طريقه اهو كل في نفس الامر بالقياس اليما والجهو يظنون مكان في الامر والتحقيق بالاه لا يستند الحوادث في انفسها الى علليها ويتبع دونها وانتهاء تلك العلل الى جاعل اول يجب لانه انتهى فظهر هذا شيئ اعتبره الجمهور المنطقيين اما التحقيق الحكمي فيؤدي ان الاستقبال والماضي والحال متساوية في عدم التيقن في نظرنا

هذا ممكن ان يكون ممكنا بالمعنى الاصغر مع تقييد الاستقبال الاولين بما يقنع على ما تبين احد طريقه لضرورة ما كالكسوف فلا يكون ممكنا صرفا انتهى في قوله قدس من الممكنات التي لا يعرف شأنه الى انزاعه تيقن الوجود والعدم في الاستقبال بقاء الممكن على صفة الامكان انما هو محسب علمنا لا بحسب نفس الامر ولهذا قلنا في مبحث الشافعي شرح الاشارات الصدا والكذب يتعينان كما في مادة في الوجود لا امتناع وقد لا يتعينان كما في مادة الامكان ولا سيما الاستقبال فان الواقع في الماضي والحال قد يتعين طرف وقوعه وجودا كان او عدما ويكون الصادق الكاذب بحسب المطابقة وعدمها متعينان ان كانا بالقياس اليما لمجملنا بالامر غير متعينين اما الاستقبال فقد نظر في عدة تقييد احد طريقه اهو كل في نفس الامر بالقياس اليما والجهو يظنون مكان في الامر والتحقيق بالاه لا يستند الحوادث في انفسها الى علليها ويتبع دونها وانتهاء تلك العلل الى جاعل اول يجب لانه انتهى فظهر هذا شيئ اعتبره الجمهور المنطقيين اما التحقيق الحكمي فيؤدي ان الاستقبال والماضي والحال متساوية في عدم التيقن في نظرنا

هذا ممكن ان يكون ممكنا بالمعنى الاصغر مع تقييد الاستقبال الاولين بما يقنع على ما تبين احد طريقه لضرورة ما كالكسوف فلا يكون ممكنا صرفا انتهى في قوله قدس من الممكنات التي لا يعرف شأنه الى انزاعه تيقن الوجود والعدم في الاستقبال بقاء الممكن على صفة الامكان انما هو محسب علمنا لا بحسب نفس الامر ولهذا قلنا في مبحث الشافعي شرح الاشارات الصدا والكذب يتعينان كما في مادة في الوجود لا امتناع وقد لا يتعينان كما في مادة الامكان ولا سيما الاستقبال فان الواقع في الماضي والحال قد يتعين طرف وقوعه وجودا كان او عدما ويكون الصادق الكاذب بحسب المطابقة وعدمها متعينان ان كانا بالقياس اليما لمجملنا بالامر غير متعينين اما الاستقبال فقد نظر في عدة تقييد احد طريقه اهو كل في نفس الامر بالقياس اليما والجهو يظنون مكان في الامر والتحقيق بالاه لا يستند الحوادث في انفسها الى علليها ويتبع دونها وانتهاء تلك العلل الى جاعل اول يجب لانه انتهى فظهر هذا شيئ اعتبره الجمهور المنطقيين اما التحقيق الحكمي فيؤدي ان الاستقبال والماضي والحال متساوية في عدم التيقن في نظرنا



فقد لم الامكان للهيهت وحاجة الممكن اوليه واثار الجمل وخواصه وخصه التأثير والنفوذ

وفي التبيين في نفس الأمر وفي الضرورة والامتناع في الواقع والامكان باعتبار نفس المفهوم ومنها قولنا قد لزم الامكان للمهمة بنفس  
سببية المهمة كافية في بل الحاجة الى مونة زائدة لانه ليس الا علم قضا  
لوجود العدم فاذا تصورت المهمة ونسبة الوجوه والعدم اليها علمت  
انها بذاتها كافية لانتزاع هذا العدم والاكوان الامكان لازما للمهمة  
عند اعتبارها انها ما هي حيث هي فلا يعاب شبهة يبدى في المقام ان الممكن  
اما موجودا اما معدوم وعلى اي تقدير فله الضرورة بشرط المحال فاما يمكن  
وايضاً اما مع وجود سبب التمام فيجب اما مع عدمه فيمنع ومنها قولنا  
وحاجة الممكن الى المؤثر بدو مهمة اولية غير مفقودة الى الدليل  
بل الى شئ اخر مما يفقر اليه اما من جهة الخمسة الاخرى لكن التصديق  
الاولى قد يحصل في خفاء لعد تصور اطرافه وخفاء التصويرة  
قادح في اولية التصديق واعلم ان القائل بالنجاة والاتفاق ينكر  
هذه القضية وانكارها مساو لجواز الترجيح بلا مرجح الذي لا يقو  
بلا سغرى اي وذكر الفخر الرازي قبلهم شبهة ما فيها ان احتياج  
الممكن الى المؤثر اما في مهمة الممكن بان يجعلها مهمة واما في وجوده بان  
يجعله وجودا وهما مستلزمان لسلب الشئ عن نفسه كالا ينفخ فيهما  
في الاتصاف هو امر عدو والحوادث ان اثر يجعل وجودا يرتبط

هو لنا  
من المكنون ما رجو  
في الجوار لها بمبارك  
اللا حق كالنبي  
بمبارك  
نبي

[illegible]

لا يفرق الحدوث بالبقاء اذ لم يكن الممكن اقتضاء وانما فاضل تصاكوشه ومثل المجموع ليس كمن

لا الوجوه وجوه كما ترون منها انه لو احتاج الى المؤثر فصفة المؤثرية ايضا  
 شيء ممكن فاحتاج الى مؤثرية اخرى هكذا فيقسم والجواب ان  
 صفة التأثير في العقل فقط وليست متصلة ولا يقدح ذلك في ان  
 المؤثر بها لان بؤت شيء لشيء لا يستلزم بؤت الثابت الخارج عن  
 الابعاث المتعلقة بالامكان طاعة الممكن الى العلة في البقاء ايضا كما قلنا  
 لا يفرق الحدوث والبقاء في الحاجة اذ لم يكن الممكن اقتضاء كمال  
 يكون جوه في اول الحال باقتضاء من اتم فكذا في ثاني الحال ثالث الحال  
 وهكذا لان مناط الحاجة كما سيبحث هو الامكان هو لازم المهمة فكذا  
 الحاجة بل الوجوه الامكان في اثنى عاير اوعيتا الواقع كان سواء كان في  
 الدهر او في الزمان وفي طرف واحد او باقيا عين الفقر والفاقة الى  
 لا انذات له الفقر وهو متقوم بها متذمت بذاتها بحيث لو قطع النظر  
 عن جوهها لم يكن شيئا ويوجد بعيد كقطع النظر عن ذاتها شيئية  
 المهمة حيث لا يبقى تلك المهمة فما استخف قول من يقول ان العلة محتاج  
 الى العلة حدوثا لبقاء وقد تفوهوا بانه لو جاز على الصانع العدم  
 ضرعه وجوه العالم تعا عما يقول الظالمون قولنا وانما فاضل تصاكوشه  
 كون شيء جوابا عما عني ان يقولوا لو احتاج الممكن في حال البقاء الى  
 المؤثر فثايره اما في الوجوه الكه هو كانا صلا قبل هذا الحال فهو

قولنا  
 في قسم وانه  
 ذهب البعض الى ان المؤثرية  
 حال وكذا الساترة

قولنا  
 هكذا في ثلث احوال  
 والبقاء وهو محذور محذور  
 الاضال كما في الحمد وشي جوه  
 العدم وكذا ما في العلة والهيئة  
 غرضه المبرر

قولنا  
 وهو متقوم بها  
 ليست العلة فاجرة فحده  
 لا مرتبة له خالية عنها ولا ظهور له  
 خاليا عن ظهورها بل ظهورها في  
 ذاتها كما قال علي بن مسلم ربيت  
 شيئا اذا ربيت لم تتركه قال  
 وهو في الاشياء والمازج خارج  
 عن الاشياء والمزاج به ليس في  
 الاشياء بل في ما فيها منها من  
 مع كونه لا بقائه وهو كونه في  
 ذاته وهو في الاشياء كذا قول  
 شيخنا في خارج عن الاشياء  
 كونه في شيء غير كونه في شيء  
 غير خلقه كالماتية في خلقه  
 غير شغل له ولا يحوزها  
 من ان لا يمتنع

فإن لا مشألا مكنيا فليجعل القديم بالزمان ضرورة القضية الفعلية لوازم الأول والمهمة

فهو تحصيل الحاصل أما في وجوده فمحدد ههنا فمحدد الجواب  
 أن التأثير في الموجد لكنه استمرار الوجود الأول اتصالاً لا أم مفصل  
 عن الأول ليكون خلاف الفرض ولما تمسكوا بمثال البناء والبناء ههنا  
 بنائهم عليهم بأن مثل المجعل للشيء حاله كهي أي كمثل الموجد للشيء  
 فانه تبع محض لم يحد بحد ويبقى بقاءه ويؤد به جملة إذا البناء  
 ليس علة موجدة بل حركات يد علة معدة لاجتماع البناء والبناء  
 وذلك الاجتماع علة لشكل ما ثم بقاء ذلك الشكل فيها معلق السبق  
 المستند إلى الطبيعة والمؤثر الحقيقي ليس إلا الله جل ثناؤه ومنها أن علة  
 الحاجة إلى العلة هي الامكان قد كان لا فقار إلى العلة للامكان  
 كما هو قول الحكماء ومن فرغ غائره فليجعل القديم بالزمان كالقصد  
 الكلي لكونه مكنيا وأما على قول خصمهم فلا انشاء لمحدث كذا هو مناط  
 الحاجة عندهم ثم أن على المظن شواهد منها ضرورة القضية الفعلية  
 أي ما كان محمولاً وإضافاً في أحد الأزم من بيان نية الشيء حال اعتبار وجود  
 ضرورة الوجود حال اعتبار علة ضرورة العدم وهذا ضرورة بشرط  
 المحمول وفي زمانه والمحدث عبارة عن ترتيبها بين الحالين فلو نظرنا إلى  
 المهمة من حيث لها هذه الحالة فقط كانت ضرورية والضرورة متناهية  
 عن السبب فالمحدث فحيث هو محدث مانع عن الحاجة فما لم يعتبر حال

قولنا  
 مستند إلى الطبيعة  
 وهو جودات القوة والقدرة مع ذلك  
 القديمة الفعلية والحركة الفعلية  
 قديمة ولهذا كان والمراد حقيقة  
 ليس بالقديم  
 منقول



ليس الحد على من يسه شريطا ولا شرطا لانفسه وكيف لا يكون كذلك للحق للفقران هذا لا يفتق  
والحد السابق كونه ليس بدليله نقيضه بل بالخصيص

شواهد خبر ضرورة ما عطف عليها والضمير للتكلم ثم بينا الحد  
ليس مناط الحاجة ثم قلنا ليس الحد على الحاجة من يسه  
اي صلا ويصنع لنا شريطا بان يكون على الحاجة هو اما كما ذكر الحد  
ولا شرطاً بان يكون هو مع الحد ولا بنفسه بان يكون الحد  
فقط وهذه احوال ثلثة للتكليم كيف يتصور ان يكون الحد  
كيف اى كيفية ما اى وجود الحق للفقر والحاجة تنازعنا على بيان  
ان الحد كيفية الوجود لا عبا عن سببية الوجود بالعكس تنازعنا عن الوجود  
المتاخر عن اليجاد المتاخر عن الحاجة المتاخر عن الحد فلو كان الحد  
مستقلا او جزءا او شرطاً لقدم على نفسه بهر تباعد قوتيه متعلقة  
على المتأخر ليسق واشظم حيث يتوالت فيهما مكن فاحاج فاروجب  
فان وجد فحدث وابعد كيف يتصور ذلك يكون وجود الممكن مشروطا  
بسبق العدم والحد السابق كونه مفعولا السابق ليس بدليله  
نقيضه مبتدا وخبر اى عدم هو بدل ذلك لا كون نقيضه بالخصيص  
اى حصص العدم ببيان انه لو كان العدم شريطا لوجب الممكن فاما يكون العدم  
السابق طلقا فهو ليس شريطا للحادث الخاص واما ان يكون الحد لخاص  
الحادث الخاص فيلزم الدور لتوقف كل المضافات المضاف اليها  
واما ان يكون العدم البدل فهو نقيض الوجود فيتحقق ارتفاع ذلك العدم

هذا الحد ليس شريطا للحادث الخاص بل هو شرط لوجوده

فان كان الحد شريطا لوجود الممكن لوجب العدم

هذا الحد ليس شريطا للحادث الخاص بل هو شرط لوجوده

هذا الحد ليس شريطا للحادث الخاص بل هو شرط لوجوده  
فان كان الحد شريطا لوجود الممكن لوجب العدم  
هذا الحد ليس شريطا للحادث الخاص بل هو شرط لوجوده  
فان كان الحد شريطا لوجود الممكن لوجب العدم

لا يوجد الشيء بالاولوية غيرية تكون ذاتية كافية او لا على الصواب لا بد من الترجيح واليجاب  
ليست للممكن في الثانيه رأسا كما لا يوجد بالتقوى

وان ريدا لليسية الذاتية للممكن أعفوا اقضاء الوجوه والعند ترجيح  
اعتبار الامكان ههنا ان سبقة الذات لا بالزمان انما ذكرنا العدد  
البدا مع ان لم يقصد الخصم اشارة الى انه عد الشيء في الحقيقة ولكن  
باعتبار هيئته بحيث هي مع قطع النظر عن كونها مظهر للتحليل  
ولو في زمان ثورها بالوجود وانما بهذا النظر فلا عدد لتحقيق نقيضه لعدم  
السابق واللاحق ليس عدالة في الحقيقة لان عدم الشيء رفعه فنيضه  
واتحاد الزمان شرط في التناقض فكانه قيدا لعدم السابق ليس عدالة لانه  
ليس نقيضا لان البدن نقيضه ونقيض الواحد لعدم  
**عز في بعض احكام الوجوه الغيري**  
منه الشيء لم يجب له وجود القول بالاولوية باطلا لا يوجد بالاولوية  
باواضعها غيرية تكون الاولوية او ذاتية كافية تكون الاولوية  
الذاتية وقوع الممكن او لا على الصواب خلافا لبعض المتكلمين القائلين  
بالاولوية الغيرية المنكرين باليجاب والوجوه في ايجاد الممكن لا بد من الترجيح  
اي ترجيح الفاعل وجوب الممكن او عدمه من ايجاب لذلك الوجوه او ذلك لعدم  
مما شرا الى التلبد بقولنا ليسية الممكن في كون الممكن في الزمان يكون ليس  
نفي الثانيه اي الاولوية الذاتية رأسا اي بكمالها الكافية  
وغيرها فان الهيئته تكون مجبها بالاهم ما لم ندخل في دار الوجوه والعز

قولنا  
انها عين الاولوية الغيرية  
وهي من يقول بالاولوية القائلين  
انها في ذاتها هي ذاتية خلافا  
منهم كيف هو جوابه سلوياً  
اشارت الى الصواب في الترجيح  
وهو ان شاء الله عز وجل  
والله اعلم



ثم تجوب جو مبین فبالضرورة جوف الممكن  
 ونسبة الوجوب لامكان كسبة التمام للقضان

هذا هو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن

هذا هو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن

لم تكن شيئاً من الاشياء حتى ان لم يصدم نفسه على نفسها وانما هذا  
 وامكانها وحلها وان كانت مقدرة على وجوها تقدمها بالحق كسبة جوف  
 واما في الخارج فالأول بالعكس فالأول بكونه لم تكن مهية ولا بروزاً لحكامها  
 الثانية في جوف فلا مهية قبل الوجوب حتى تستدعي اولوية مطلقاً كذا في الاول  
 اي الاولوية الغيرية بقاء التسوية في قوة الوجوب والعقد بالها فان  
 هذه الاولوية لما كانت غير باعثة الى حد الوجوب لا يجعل الطرفين  
 فالوقوع بهذه الاولوية وعد الوقوع بها كلاهما متساويان فلا يتعين  
 احدهما بخلاف ما اذا بلغت الى حد الوجوب لان جوف لا يبقى الطرف الاخر فالأول  
 الفاعل جميع انحاء عدم المعركم يوجد له قطع السؤال ان لم وقع عند  
 ذلك هذا هو الوجوب السابق للجاني والعلة في الممكن ثم هنا وجوب آخر قبله  
 وجوب لا حق وهو ايضا مبني على مبین يليق للممكن بعد حصول  
 الوجوب والعقد بالفعل هو الذي له الضرور بشرط المحل ولا يخفى عنه  
 قضية ضمنية ان قلت فاما معنى سبق الوجوب على الوجوب وهو في حقيقة  
 الوجوب كما شقة عن حقيقة الوجوب بل عنهما لان حقيقة الوجوب حقيقة الاول  
 عن العقد قلت هذا السبق في اللوق في اعتبار العقل عند ملاحظة هذه  
 المقادير اعتبار الترتيب بينها فقولهم اني ما لم يحل يوجد هنا ما يند  
 جميع انحاء عدم محكم العقل بجوبه فبالضرورة ان جوف الممكن

هذا هو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن

هذا هو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن

هذا هو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن

هذا هو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن  
 وهو الوجه في كون جو مبین جوف الممكن



ذاتي على وجه مذكورة في الاقوال المبين الأسفار الأولى للكونية  
الى الاستعداد من جهة بالفعل لان من الامور المتحققة في الاعيان كونية  
كيفية حاصلة للمادة مهيئة اياها لافاضة البدن الجوزي الواحد فيها كالماء  
والاعراض ومعها كالفصل المجردة بخلاف الامكان الذاتي فالتهيؤ من جهة الكيفية  
مخصوص في المادة بالمعنى الاعم امر بالفعل وحيث انه مكان قابلية للاستعداد  
امر بالقوة وانما ما ذكر في الاسفار بقوله لكونه بالفعل تحميده اخرى غير جهة  
كونه قوة وامكانا شئ فان الذي ان كان القياس الى حصول الصواب لا فائده له  
بالقوة لكن القياس الى نفسه كونه ذاتا صوابية بالفعل فهو ناقص للانسانية  
تام للموتية بخلاف الامكان الذاتي الذي هو امر سبلي محض وليس له جهة اخرى  
معنى محتمل فلهذا المراد به النظر وان العرض سيما الكيفية الاستعدادية  
لما كان تابعا للموضوع في الفعلية والقوة تابع له فالامكان الاستعدادي لما كان  
موضوعا لمكان الفعلية والقوة فهو فعل من جهة وقوة من جهة بخلاف الذاتي  
فان موضوعا ليس بالفعل في الوجود والصدق فهو القوة الصورية لا فائده لكانه  
في الامكان الاستعدادي في موضوع الاستعداد والثاني كون امكان  
ذاتي الى الاستعداد على الاصل في وجهين احدهما الاستعداد  
كانه الذاتي مع زيادة اعتبار وتاينهما ان الذاتي منشأ الاستعداد لان  
الحيلولة الى صفته جهات الشر وتاينات في العقل الفعالي بواسطة

قوتنا

فالبشر الاول انهم  
 فاما لو كان كسيف الحية  
 وبالعنق لا تم القدر لم يكن  
 كما فلفظ له واما بغيره  
 كما حصره اللغات وبتسليم  
 للنفس الباطنة وبعده فليس  
 كسيفه الباطنة انما هو  
 ضيق بين الله وكونه  
 امر القدر كونه نفسه  
 المعتمد انما هو الموجد  
 في الذنوب

فولتا

فصل في كيفية استعماله  
وهو منقول عن بعض الحكماء  
مادة وهو من شجرة البرادق  
وهو من اللبان له ثلاث  
بائع فانه يدو اما  
بب يله فاجيب

[illegible]

وَأَنْ يَقْوَىٰ عَلَيْهِمَا فِيهِ سَوْغٌ أَنْ يَزُولَ الْمَكَا وَالْمَكَانُ فِي عَمَلِ الْمَكْنِ وَفِي شَيْءٍ مَّضْعًا يَقِينِ  
 إِذَا الْوَجُوهُ يَكُونُ كَمَا لَعَدَا أَوْ فَيَزُولُ هُوَ مَعِي بِالْقَدَّ

جِهَةُ الْأَمْكَانِ الذَّائِي فِيهِ وَالْثَالِثُ أَنَّ قَوِيًّا عَلَيْهِ أَيْ عَالِيَةً الْقُوَّةَ وَالْأَسْتَعْدَادَ  
 حِينَئِذٍ لَا يَسْتَعْدَدُ لِأَنَّهُ قَوْصُهُ فِي طَرِيقِ خَامِ إِلَى كَمَالٍ مَحْصُوكَا سَعْدَادِ  
 التَّطَفُّعِ الْأَنْشَائِيَّةِ لَصُوتِهَا بَخْلَافَ مَا يَصِفُ إِلَيْهِ الذَّائِي لِأَنَّهُ كِلَا الطَّرَفَيْنِ  
 الْوَجُوهِ وَالْعَدَا الْعَيْنِ تَأْشُرُ قَبْلَ الْفَاعِلِ الرَّابِعِ أَنْ يَحِيَهُ إِيَّاهُ فِي سَعْدَادِ  
 سَوْغٌ أَنْ يَزُولَ الْمَكَا أَيْ عَنِ الْمَكْنِ مَحْصُوكَا الْمُسْتَعْدَادِ لِأَنَّهُ لَا يَسْتَعْدَدُ  
 يَرْتَفِعُ بِطَرَانِ الْفَعْلَةِ بَخْلَافَ الذَّائِي فَتَلْزَمُ الْمَهِيَّةُ دَائِمًا وَيَجْتَمِعُ  
 مَعَ الْغَيْرَيْنِ كَمَا فِي الرَّابِعِ الْخَامِسِ أَنَّ هَذَا أَيْ لَا يَسْتَعْدَدُ فِي حَمْلِ الْمَكْنِ وَفَإِنَّ  
 بِالْمَعْنَى الْأَعْمَ مِنْ حَمْلِ الصُّوَرِ التَّوَعُّيَةِ الْمَوْضُوعِ الْمَقَاقِزِ أَمَّا كَانًا فَمَا يَجْعَلُهُ  
 لِأَنَّهُ الْمَصْصُفُ لَا يَسْتَعْدَدُ وَالْقَرْبُ الْبُعْدُ حَقِيقَةٌ وَأَمَّا يُوصَفُ بِهِ الْمَكْنُ  
 لِعَلْفَةِ بِرِئَاسَةِ إِلَيْهِ فَهُوَ بِالْوَصْفِ بِحَالِ الْمُتَعَلِّقِ أَشْبَهَ وَأَمَّا الذَّائِي  
 فَهُوَ صِفَةُ الْمَكْنِ حَسْبَ طَالِهِ وَالسَّادِسُ رَأْسُ فِيهِ شَيْءٌ وَضَعْفًا يَقِينِ  
 فَالْيَسْتَعْدَادُ التَّطَفُّعُ لِلصُّوَرِ الْأَنْشَائِيَّةِ أَوْ ضَعْفٌ مِنْ سَعْدَادِ الْعَلْفَةِ لَهَا هُوَ  
 مِنْ يَسْتَعْدَادِ الْمَضْعُوعَةِ وَهَكَذَا لَا يَسْتَعْدَدُ الْبَدَنُ الْكَامِلُ أَمَّا يَحْصُلُ  
 الْيَسْتَعْدَادُ الثَّامِ بَعْدَ تَحْقُوقِ الذَّائِي بِحُدُودِ بَعْضِ الْأَسْبَابِ وَالشَّارِبِ وَبَعْدَ  
 بَعْضِ الْمَوَاقِعِ وَيَقْطَعُ اسْتِقْرَارَهُ أَمَّا يَحْصُلُ الشَّيْءُ بِالْفِعْلِ أَمَّا بِطَرِيقِ مَضْعُوعَةٍ  
 الْفَرِيدَةِ الثَّالِثُ الْقَدُّ الْحَقِيقِيُّ عَزُوفُهُ عَنْ تَقَرُّفِهَا تَقْسِيمُهَا  
 إِذَا الْوَجُوهُ يَكُونُ كَمَا لَعَدَا لَا الْقَابِلُ لَا الْجَامِعُ أَوْ بَعْدَ غَيْرِ تَرْجِيدِ

قوله  
 در وجه المكن  
 فخر العبد من وصفه  
 في قوله فخره  
 في قوله  
 قوله  
 في قوله  
 قوله  
 في قوله  
 قوله  
 في قوله

وادر الحدوث من الجواهر وصف الحقيقة بالأخلاق في وصفها كقولنا قبلية ليست بالذات غدا  
أو غير ذلك من الجواهر كما يكون كقولنا ليس واقع منصرفي عن الأمانة كالطبع في القدر كل أن

وصف الحقيقة بالأخلاق  
وصفها كقولنا قبلية ليست بالذات غدا

فالعبارة يجوز أن ثبت عرف بهذا كونه شئت عرف بالذات قد عرف العقل  
بكل واحد المال أحد المراد بالغير عدم فالعلة العدم فهو أي عدم الكون  
المذكور مسماى بالقد في إشارة إلى التعريف شرح الاسم إذ أحد  
منه أي القدر متعلق بقولنا بالخلاف أدلحدوث جلا القدر  
يقولنا المسبوق بالعدم وبغيره ثم شرحنا في ذكر أقسام القدر لعدم  
وتعريفها بقولنا وصف كل من القدر لعدم بالحقيقة وبالأخلاق  
أما الحقيقة منها ما ظهر ولما القدر لا ضا فهو كون ما مضى من زمان جوشي أكثر  
ثما مضى من زمان جوشي آخر والحدوث لا ضا كونه اندفاع بوصف الحدوث  
بالذات في تعريفه قبلية ليست بالذات خذا مؤكدا بالكون الخفية  
أو غير ذلك بدل ليست الذات بالعدم الجامع بين حدوث الذات  
مسبوقية وجو الشيء بالليست بالذات مسبق بالعدم الجامع وهما  
الامكان الذي هو لازم للمهية أعنى اقتضاء الوجود والعدم من فانهما كما قال  
الشيخ المكنون في أن يكون ليس وله من علة أن يكون ليس كما يكون سبق  
ليس واقع أي العدم المقابل الذي يقوله القدر الزمان منصرف أي قطع  
يبحث خبر يكون بالزمان في يتحقق هذا الوصف كالطبع أي كمال  
الطبع ذي التجديد كل أن بعضه الحركة الجوهرية حدث وهو  
أجل أن هذا السيد الأفاضل هو السيد الحق الذي ماد البارغ في الحكمة

وصف الحقيقة بالأخلاق  
وصفها كقولنا قبلية ليست بالذات غدا

بعدم الجامع  
وهنا برأى كدولة القدر  
الذات في الحقيقة العامة كما  
قال في المسئلة للعدم فهو  
أما في سائر القدر كقولنا  
هو هذا المدة كدولة مقدرة  
تقدر له تارة شدة أو بغير  
أو سببه أو كغيره أو كذا  
فإنه يقول في كغيره أو كذا  
سبق أو سببه أو كغيره أو كذا  
في الجوف في كغيره أو كذا  
يقول في غير ذلك أن دل  
استند في كغيره أو كذا  
يكتفون ثم يفتقدون كسؤال  
بعدم قد وقته كذا فحين  
في ذلك الزمان فلهذا

الحكمة

وصف الحقيقة بالأخلاق  
وصفها كقولنا قبلية ليست بالذات غدا

دعوى بذا سيلا فاخذ كذا سبوا لعدا الغالب باقية لنعكيت لكن في السلسلة الطول

الاولى هي السلسلة الطولية  
والثانية هي السلسلة العرضية  
والثالثة هي السلسلة العرضية  
والرابعة هي السلسلة العرضية  
والخامسة هي السلسلة العرضية  
والسادسة هي السلسلة العرضية  
والسابعة هي السلسلة العرضية  
والثامنة هي السلسلة العرضية  
والتاسعة هي السلسلة العرضية  
والعاشرة هي السلسلة العرضية

الحق سبحانه وتعالى العلم الثالث قدس الله نفسه بوجه مسه وهو يقول  
مجده العالم حلقا دهرها وقد بطل القول فيها لا فريد عليه كذا  
اي مثل الحد الزماني سبوا لعدا المقابل على وجود الشيء باقية  
له اي لعدا فكيت لكن مقابل لعدا سبوا لانفكا في السلسلة  
الطولية بخلافها في الحد الزماني فانه ما في السلسلة العرضية لم يقد  
بيان لك ثلاث مقدمات الاولى ان كل وجود فلو وجودا وما يجز  
بجراه فوعاء السيات كما كان والمتحرك هو الزمان سواء كان نفسه بالفر  
والانما المفروضة التي هي اذ عينا لانيات كالوحدات الحلقا المسافات  
وما كان نفسه من ان يكون على جلا لانيات كالقطعات المتحركة اولا  
على جلا لانيات كالنوسيات منها وما يجزى مجزى لوطاء للفقار في الوجود  
هو الدهر وهو كنهها بسيط مجرد عن الكمية والاتصال السيات في خوا  
ونسبة الزمان نسبة الروح الى الجسد ما يجزى مجزى لوطاء للوقوف  
واسمائه هو السلسلة الثانية للوجود بالاجال سلسلين طولية عرضية  
اما الطولية فبعد مبدئها وهو مبدأ المبادئ غاية الغايات اللاهوت  
والجبروت والملكوت التام واما العرضية فاعني بها هنا عالم الالهي  
الطبيعية القائمة على الحد في احكامها للوجود مثل عدته وكثرته شأ  
وسيلانه وعالمه منه زمان في منه هرق في منه سرمد في السلسلة

قوله

الاولى هي السلسلة الطولية  
والثانية هي السلسلة العرضية  
والثالثة هي السلسلة العرضية  
والرابعة هي السلسلة العرضية  
والخامسة هي السلسلة العرضية  
والسادسة هي السلسلة العرضية  
والسابعة هي السلسلة العرضية  
والثامنة هي السلسلة العرضية  
والتاسعة هي السلسلة العرضية  
والعاشرة هي السلسلة العرضية

قوله

الاولى هي السلسلة الطولية  
والثانية هي السلسلة العرضية  
والثالثة هي السلسلة العرضية  
والرابعة هي السلسلة العرضية  
والخامسة هي السلسلة العرضية  
والسادسة هي السلسلة العرضية  
والسابعة هي السلسلة العرضية  
والثامنة هي السلسلة العرضية  
والتاسعة هي السلسلة العرضية  
والعاشرة هي السلسلة العرضية

الاولى هي السلسلة الطولية  
والثانية هي السلسلة العرضية  
والثالثة هي السلسلة العرضية  
والرابعة هي السلسلة العرضية  
والخامسة هي السلسلة العرضية  
والسادسة هي السلسلة العرضية  
والسابعة هي السلسلة العرضية  
والثامنة هي السلسلة العرضية  
والتاسعة هي السلسلة العرضية  
والعاشرة هي السلسلة العرضية

فلا تهاك



في الأذهان فقد كل مرتبة وَالْوُجُودُ الْاُخْرَى فِي الوجوداتِ الْعَرَضِيَّةِ فقد كل  
 وجود وَالْوُجُودُ الْعَالِي فِي الوجوداتِ الطولية فإذا تم هذا نقول قول  
 السيد عن العالم حادث وَهِيَ مَعْنَاهُ أَنَّ عَالَمَ الْمَلَكُوتِ سَبَقَ الوجودَ بِالْعَالَمِ  
لَا مَسْبُوقِ الوجودِ بِوُجُودِ الْمَلَكُوتِ لِذَلِكَ عَالَمُ الدَّهْرِ سَبَقَ الدَّهْرَ بِمَا كَانَ  
كُلُّ حَقٍّ مِنْ هَذِهِ السَّيْلَةِ الْعَرَضِيَّةِ وَكُلُّ قِطْعَةٍ مِنْهَا مَعْدُودٌ بِاسْمِ عَدَمٍ  
لَا مِنْهَا وَآخَرُ مِنْهُ كُلُّ كُلِّ رَتَبَةٍ مِنَ السَّيْلَةِ الطَّوِيلَةِ عَدُودٌ بِاسْمِ  
عَدَمٍ فِي ذَلِكَ الرَّتَبَةِ لِأُخْرَى مِنْهَا فكما أن العدم هنا واقع في ذلك العدم هَذَا  
لَا أَنَّ الوجوداتِ فَاثِمَةٌ فِي رَتَبَةٍ كُلِّ عَدَمٍ لِأُخْرَى كُلِّ عَدَمٍ لِأُخْرَى وَكُلُّ عَالَمٍ  
لَوْجُورٍ عَالَمٍ بَيْنَهُ لَعَدَمٌ لِيَرْتَبِيهِ وَكَأَنَّ مَقَادِيرَ الْحَرَكَاتِ لِدَوَائِرِهِ هُنَا  
أَزْمَنَةٌ كُلُّ مَدِيرٍ يَرَى النُّورَ الْحَقِيقِي فِي قَوْسَى النُّزُولِ الصَّغِيرِ مِنْهَا فَكَانَتْ  
وَجَوَاتِ تِلْكَ الْعَوَالِمِ أَيَّامٌ رُبُوبِيَّةٌ كَمَا قَالَ تَبَرُّكَ وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَالحَاصِلُ  
أَنَّ الْعَالَمَ عِنْدَ سَبْقِ الوجودِ بِالْعَدَمِ الْوَاقِعِ الدَّهْرِي عَلَى الرَّمَا فِي الْمَوْهُومِ كَمَا  
يَقُولُ الْمُتَكَلِّمُ وَلَا الْعَدَمُ الْجَمَاعُ التَّوْفِي فِي رَتَبَةِ الْمَهِيَّةِ نَقْطَةً كَمَا يَنْبَغِي لِبَعْضِ الْعَدَمِ  
وَالْحَادِثِ لِاسْمِهِ الَّذِي هُوَ مُصْطَلَحِي لِيَهْمَا مُصْطَلَحِي إِنَّا عَلِيمَانِ أَنَسَمُ  
اسْمُ جَاءَ بِالْقَصْرِ لِلضَّرُورَةِ حَدِيثٌ أَيْ جَنِيدًا ذَكَرَ أَنَّ اللَّهَ وَلَمْ يَكُنْ  
مَعَهُ شَيْءٌ إِلَّا اسْمٌ وَلَا رِسْمٌ وَلَا صِفَةٌ وَلَا تَعْيِينَ فَعَدَثٌ وَجُدَ لِلرَّتَبَةِ الْوَاحِدَةِ  
الْأَسْمَاءُ وَالرُّسُومُ وَكَأَنَّ كُلَّمَا جَاءَ مِنْ اسْمٍ رِسْمٌ حَدِيثٌ لَمْ يَكُنْ فَكَانَ كُلُّ

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

تباين الوصف لا اثر من عقل كابدنا للبشر فالحق قد كان لا كون لشيء كما سيظهر لك بالظاهر  
فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

والتباين في الوصف لا اثر من عقل كابدنا للبشر فالحق قد كان لا كون لشيء كما سيظهر لك بالظاهر  
فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

مطبوع من مكي عنده صير الكمال الملك ليدان كما قال سيد الاولياء على  
كالاخلاص في الصفات عنه وهذا الاصطلاح اخذتها من الكلام الا  
ان هي الا اسماء سميتموها انتم والباوكر ما انزل الله بها من سلطان  
كلام امير المؤمنين سيد الموحدين على لم يوحى تبيين عن خلفه حكم  
التميز بنبوة صفة لا يكونون عزلة كما قلنا تباين الوصف لا التباين  
العزلة اشرى من عقل كابدنا للبشر ان من عقله التماسه  
والكلية بالنسبة الى العقول في الفرعية والخبرية كابدنا ادم بالنسبة  
الى الاجساد البشرية فهو صولنا الله عليه ابو العقول الارواح كما ان ادم  
ابو الاجساد والاشباح نعم ما قيل ان ذنوب ادم صق فلي فيه معنى  
شاهد باق فالحق قد كان لا كون لشيء كما سيظهر لك بالظاهر  
تقرير وتثبيت للمقام واسارة الى البدائية والتهامية واحد الى الثاني  
باسمه الفاضل كان النشر بالاسماء المناسبة له كالمشهد المبدع للشيء  
الكون كما هو طريقة العرفاء قد على اسم الاشارة الخفية مرجع  
تاكيد لندى اسودى اى صاحب الامر اى عالم الخيرات والخلق اى  
عالم الاجسام والجمانيات تقع اى المجموع للمجموع فلا ينافى ان يكون للبشر  
وهو عالم الخلق مجموع تلك الحدوثات حتى الزمانى الذى ما وصل اليك  
من اهل النظر لمجموع بحيث لا يلزم الامساك عن الجود عليه ببياننا

تباين الوصف لا اثر من عقل كابدنا للبشر فالحق قد كان لا كون لشيء كما سيظهر لك بالظاهر  
فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

فقد وجدنا الصانع من جملة ما سجد الامم والخلق

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين  
 محمد بن عبد الله بن عبد المطلب  
 فليكن

[illegible]

لَا تَلْمِزْهُمْ فِي شَيْءٍ لَّكَ الْبَرُّ وَكَفَّارَتُهُ لَكَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ لَمْ يَلْمِزْهُمْ فِي شَيْءٍ لَّكَ الْبَرُّ وَكَفَّارَتُهُ لَكَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ لَمْ يَلْمِزْهُمْ فِي شَيْءٍ لَّكَ الْبَرُّ وَكَفَّارَتُهُ لَكَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

السبق من زمانيا كلف والسبق بالرتبة ثم بالشرف والسبق بالطبع وبالعلية ثم الذي يقال بالمهية  
والسبق بالذات هو الذي كان بذي الثالث الاخيرة انقسم بالذات شيئا بالعرض لاشين سبق بالحقيقة

السبق بالذات هو الذي كان بذي الثالث الاخيرة انقسم بالذات شيئا بالعرض لاشين سبق بالحقيقة

اللقدم والتاخر ما هوذين في سق هو اللاحق والحدوث هو على انحاء  
اكد فما بعد مجته السبق من زمانيا كلف في ذلك السبق  
هو السبق لافكا في الوجوه سواء كان السابق واللاحق غير متغير  
بالذات كالارض والارض بالعرض كالزمانيات ومنه السبق بالرتبة  
اي بالترتيب ثم من السبق بالشرف كقدم الفاضل على الفضول  
ومن السبق بالطبع وهو تقدم العلة الناقصة على التامة  
والسبق بالعلية وهو تقدم العلة التامة على المع وهو لا ينفك عن المع  
ولكن العقل يحكم بان الوجوه اصل للمع والعلة لا يمكن قول تحركت  
اليده تحرك المفتاح بخلل الفاء ثم من السبق الذي يقال له السبق  
بالمهية والسبق بالجوهر وهو تقدم علل القوام على المع في نفس شيئية  
المهية وجوهر الذات كقدم الجنس الفصل على النوع والمهية على ازمها  
والمهية على الوجوه عند بعض والسبق بالذات هو الذي كان ثم  
ليس كما عليه من السبق بل هو القدر المشترك الذي بذي الثالث الاخيرة  
اعنى ما بالطبع وبالعلية وبالمهية انفسهم في المش ثم من السبق في الجوه  
انه بالذات ان شيئا بالعرض لاشين على سبيل التوزيع اعنى  
ظهر حكم لواحد من شيئين بالذات في الاخر منهما بالعرض كحركة بالنسبة  
الى السفينة وبالجملة في سبق بالحقيقة انه تضر وهذا السبق

السبق بالذات هو الذي كان بذي الثالث الاخيرة انقسم بالذات شيئا بالعرض لاشين سبق بالحقيقة

السبق بالذات هو الذي كان بذي الثالث الاخيرة انقسم بالذات شيئا بالعرض لاشين سبق بالحقيقة

الحقيقة

السبق بالذات هو الذي كان بذي الثالث الاخيرة انقسم بالذات شيئا بالعرض لاشين سبق بالحقيقة

والسبق في كل شيء طويلا. سمي هيراوسرمديا ولا اجتماع في الزمانا بنية طبعا وضعها  
واول كلهم والحيوان والثاني كالترتيب في الملكا

بالحقيقة قد زاده صد الما لهي من وهو غير جميع الاقسام اذ في الكل  
كل من المتقدم والمتاخر متصفا بالملك بالحقيقة والاحقة لكل الاصل  
من المتاخر وفيه قد اعتبر ان يكون متصفا للمتاخر بالملك مجازا من باب  
الوصف بما للمتعلق ويكون السلب صحيحا كسبق الوجود على الحقيقة على  
المدى المتصور فان التحقق ثابت للوجود بالحقيقة والهيئة المجاز وبالحض  
والسبق ما لكونه فكما كان زمانا في لكن انفا كما يحى طويلا لا غير  
كل امر سمي هيراوسرمديا هذا قسم اخر من السبق قد زاده السيد  
المحقق الدما دس هو غير السابق اذ في الكل غير الزمانا المتقدم  
والمتاخر مجتمعا في الوجود او غيرا بين عن اجتماع وفيه اعتبر ان  
لا على وجه معتبر في الزمانا اذا عرفت هذا عرفت ان فتح المحقق الاول  
في مقدم بشرط الرجوع الى ما ذكرته في بيان الحدود لا يفي  
في غير في بعض احكام الاقسام  
ولا اجتماع في السبق الزمانا في الامتداد السيلاد وما الى  
سبق بربية طبعا وهو السبق بالرتبة العقلية ووضعها هو  
بالرتبة الهيية قديما واولا في الترتيب الطبيعي كالحق الحيوان  
وهكذا في الانواع والاحاس الترتيب من اية مقولة كانت والثاني  
ما بالترتيب الوضعي كالترتيب في الملكا كقدم الامام على المامو

هذا هو السبق  
في الحقيقة  
والمتاخر  
في الحقيقة  
والمتاخر  
في الحقيقة

فوقها  
بجوابه  
فيما لا يفرق  
في نفس اجزاء الزمانا  
في اجتماع مع الوحدة  
فقرانها بين الذين فيها  
والاخرى بين الذين فيها  
اجتماع بطريق اولي  
كقدم العرفان

انما هو السبق  
في الحقيقة  
والمتاخر  
في الحقيقة  
والمتاخر  
في الحقيقة



والتبوق الطبع بالجوهر كاشين والتمتد اعتبر ملاك الزمان في الزمان بالمبدأ المصنف لثلاثة  
في التبوق الطبع وجود الوجوب في العلى في سادس تقرر الشيء من في السابع الكون لوجوب

والتبوق الطبع بالجوهر كاشين أي كاشين والواحد من  
أي كاشين اعتبر بصيغة الأخر وفي إشارة إلى اجتماع هذين القسمين  
من التبوق هنا فان اعتبر الوجوب في الواحد كاشين أن الواحد علة في  
وجوده لوجوب كاشين فالتبوق الطبع وان اعتبر نفس شيئية مفهومها  
والتيام هذا المفهوم المركب من هذا المفهوم البسيط فالتبوق الطبع  
غير في تعيين ما في التقديم في كل واحد

وهو المسمى غدهم بالملك وهو مشترك بين المتقدم والمتأخر ويكون  
متميزاً للتقدم وليس للمتأخر ولكن ليس للمتأخر شيئاً إلا وهو ما صدر  
للتقدم ملاك أي ملاك التبوق هو الانتساب إلى الزمان في التبوق  
الزمان في سواه كان في نفس الزمان أي في الشيء الزمان في الانتساب إلى  
المبدأ المحدث فخذ ملاك كاشين أي التبوق بالرتبة كصحة الجبر  
في التبوق بالرتبة الحسية والتفضل والجعل في التبوق بالاعتبار  
في التبوق الشرفي الملك هو الفضل المزية في التبوق الطبع  
الملك وجود الملك هو الوجوب في التبوق العلى في سادس  
وهو التبوق بالجوهر تقرر الشيء وقوامه من الملك مؤكداً بالنون  
الخصيصة في السابع وهو التبوق بالحقيقة الملك هو الكون لوجوب  
أي إطلاق الكون سواه كان بالحقيقة لا بالمازح حق يكون مشتركاً بين

قوله

ويكون مشتركاً  
بشرط أن يكون مشتركاً  
قد جرت عليه كذا في حيز  
علة في مرتبة كذا في حيز  
وليس لالتقدم كذا في حيز  
فأما وقد حصلت في تقدم  
عليه من غير ما العلة كذا في حيز  
فكانت ليست للتقدم كذا في حيز  
وقرباً كذا في حيز  
وتنبيه

فالقاسم الكون بمنزلة وفي عالم الدهر للبلد

هذا هو المقدم والمناظر في هذا النوع من المقام هو التبع لله في التبع  
الملاك هو الكون بمنزلة الواقع وحاق الاعيان وفي عالم الدهر  
الاضافة بيانته للبلد اي عالم الدهر محصور من البلد هناك خلاف  
العبارة الاولى اعني من الواقع فانه يشمل التبع في السبب في القبا  
واذ تبين ان الوجود الاصيل في من الاعيان عين مبدء الباري الحق ونفسه  
حقيقته فالمرتبة العقلية وحاق الوجود العيني هناك واحد موجود به  
سبحانه في حاق كبد الاعيان ومن خارج الاذهان هو عينها المزلزلة  
لذاته الحق من كل جهة فالوجودية المناصلة في حاق الاعيان من الخارج  
في العالم الوجودي بمنزلة مرتبة ذات الانسان مهية العقل مثلاً من حيث  
هو في عالم الامكان فاذن آخر العالم عن المرتبة العقلية لذاته الحق  
تأخرها بالمعلولية هو بعينه التأخر لا تفكاك عن سببها من وجود سببها  
في حاق الاعيان ثم قال وليس يصح ان يقاس ما هناك بالشمس وسحابها  
وما بينهما من المقدم والتأخر بالذات بحسب التبع العقلية المعية في  
الوجود بحسب من الاعيان كما تورد بالاسن مؤرراً وتفور به الاخوال في  
لما قد ريت ان المرتبة العقلية لذات الشمس ما هي وليست بعينها  
الوجود في من الاعيان كما هو سبيل الامر في العالم الوجودي كذلك الامر في  
حركة اليد حركة الفتاح مثلاً لا تخفى حاق عقلك للكون لا تكون

هذا هو المقدم والمناظر في هذا النوع من المقام هو التبع لله في التبع  
الملاك هو الكون بمنزلة الواقع وحاق الاعيان وفي عالم الدهر  
الاضافة بيانته للبلد اي عالم الدهر محصور من البلد هناك خلاف  
العبارة الاولى اعني من الواقع فانه يشمل التبع في السبب في القبا  
واذ تبين ان الوجود الاصيل في من الاعيان عين مبدء الباري الحق ونفسه  
حقيقته فالمرتبة العقلية وحاق الوجود العيني هناك واحد موجود به  
سبحانه في حاق كبد الاعيان ومن خارج الاذهان هو عينها المزلزلة  
لذاته الحق من كل جهة فالوجودية المناصلة في حاق الاعيان من الخارج  
في العالم الوجودي بمنزلة مرتبة ذات الانسان مهية العقل مثلاً من حيث  
هو في عالم الامكان فاذن آخر العالم عن المرتبة العقلية لذاته الحق  
تأخرها بالمعلولية هو بعينه التأخر لا تفكاك عن سببها من وجود سببها  
في حاق الاعيان ثم قال وليس يصح ان يقاس ما هناك بالشمس وسحابها  
وما بينهما من المقدم والتأخر بالذات بحسب التبع العقلية المعية في  
الوجود بحسب من الاعيان كما تورد بالاسن مؤرراً وتفور به الاخوال في  
لما قد ريت ان المرتبة العقلية لذات الشمس ما هي وليست بعينها  
الوجود في من الاعيان كما هو سبيل الامر في العالم الوجودي كذلك الامر في  
حركة اليد حركة الفتاح مثلاً لا تخفى حاق عقلك للكون لا تكون

قولنا هو  
 وقوة ابدت فضلة  
 زينة تطلق القبح مع قبحه  
 المنضلة وكذا القبح الانفعالي  
 في نفس القبح كحليقة الخلق  
 في الاول في تزيين القبح فطلق  
 في الهدى الاول وكذا الهدى  
 المحمود في الهدى  
 من قبح

[illegible]

الفقر

[illegible]

فولتا  
صوراً فوقية الانفوس  
هذا الصدم الوضع عند باب  
المعقود الكركية باليتعصر  
الزمنية طباعه لاجل  
وضع قوسه او  
بالتيوز  
فولتا  
الذو رواجب العجم  
حج الجات ذكركم وشر  
يشتد وراثة نقلا  
اجب روجه راجب علمه  
قدرة وشية وكذا صرا  
كيف يسر لزم كونه قد  
عنه بكاشية لثمنه  
بيل لوف  
شم

فقد فرغ من استعمال الدواء واستمر  
على قوة الاكلان اذ قد تم شفاؤه  
منه بغير نقصان في طبعه

المقدم والمقدم

للمقدّم السبق الضلوع قدامية وليس العمد للقوة السبق ما يتا كما فعل عليها مطلقا فاعلمنا  
ما قيل في جواب الحقيقة مهية والذات الحقيقة

هذا هو المقدم السبق على الفعل وقيل القائل هو الاشعري لما  
معية بالفعل وليس هذا هو القول المعتمد عليه تكليف الكافر  
ولزم احد الحالين اما قدم العالم واما حدوثه الله تعالى وغير ذلك  
للقوة التي هي مقابلة للفعل السبق زمانيا على الفعل والحقيقة  
هذا السبق لفرد منها على فرد من غيره بالتعاقب والتناوب كما  
فعل عليها مطلقا منقول من قولهم نحن قد فعلنا ما فعلتم  
الفعل على القوة بجميع أنحاء التقدم من الذات والزمان في غيرهما  
الفرد الخامس في المهيبة والحقها غير تعريفها بعض  
ما قيل اي حل على الشيء فالتى معلوم من بيان المقام في جوابها  
الحقيقة مهية للشيء ودلائلنا بما الحقيقة عن الشارحة فانها  
يق في جوابها ليس مهية بل هو شرح الاسم وبالفارسية مهية باسم  
برسش انكوه شمس است وشرح اسم باسم برسش نختين است عا لم  
سته وبعضهم اناد واعلمها لكن اسمها هي طلبا ما الشارحة الحقيقة  
ومطلبا هل البسيط والركبة مطلبان البتة لا ثبات في منظومي  
في المنطق التي فيق تمامها ان ساعد التوفيق ذكر لمطلبا لمعظم  
اسم المطالب البتة علم مطلب لمطلبا هل مطلب لمعظم ما هو الشارح الحقيقة  
وداشت باع هل وهل بسيط وركبة ثبت لمتى ثبوت اثباتا حوت

قوله  
هذا هو المقدم السبق على الفعل وقيل القائل هو الاشعري لما  
معية بالفعل وليس هذا هو القول المعتمد عليه تكليف الكافر  
ولزم احد الحالين اما قدم العالم واما حدوثه الله تعالى وغير ذلك  
للقوة التي هي مقابلة للفعل السبق زمانيا على الفعل والحقيقة  
هذا السبق لفرد منها على فرد من غيره بالتعاقب والتناوب كما  
فعل عليها مطلقا منقول من قولهم نحن قد فعلنا ما فعلتم

قوله  
الفرد الخامس في المهيبة والحقها غير تعريفها بعض  
ما قيل اي حل على الشيء فالتى معلوم من بيان المقام في جوابها  
الحقيقة مهية للشيء ودلائلنا بما الحقيقة عن الشارحة فانها  
يق في جوابها ليس مهية بل هو شرح الاسم وبالفارسية مهية باسم  
برسش انكوه شمس است وشرح اسم باسم برسش نختين است عا لم  
سته وبعضهم اناد واعلمها لكن اسمها هي طلبا ما الشارحة الحقيقة  
ومطلبا هل البسيط والركبة مطلبان البتة لا ثبات في منظومي  
في المنطق التي فيق تمامها ان ساعد التوفيق ذكر لمطلبا لمعظم  
اسم المطالب البتة علم مطلب لمطلبا هل مطلب لمعظم ما هو الشارح الحقيقة  
وداشت باع هل وهل بسيط وركبة ثبت لمتى ثبوت اثباتا حوت

قوله  
هذا هو المقدم السبق على الفعل وقيل القائل هو الاشعري لما  
معية بالفعل وليس هذا هو القول المعتمد عليه تكليف الكافر  
ولزم احد الحالين اما قدم العالم واما حدوثه الله تعالى وغير ذلك  
للقوة التي هي مقابلة للفعل السبق زمانيا على الفعل والحقيقة  
هذا السبق لفرد منها على فرد من غيره بالتعاقب والتناوب كما  
فعل عليها مطلقا منقول من قولهم نحن قد فعلنا ما فعلتم

هذا هو المقدم السبق على الفعل وقيل القائل هو الاشعري لما  
معية بالفعل وليس هذا هو القول المعتمد عليه تكليف الكافر  
ولزم احد الحالين اما قدم العالم واما حدوثه الله تعالى وغير ذلك  
للقوة التي هي مقابلة للفعل السبق زمانيا على الفعل والحقيقة  
هذا السبق لفرد منها على فرد من غيره بالتعاقب والتناوب كما  
فعل عليها مطلقا منقول من قولهم نحن قد فعلنا ما فعلتم

هذا هو المقدم السبق على الفعل وقيل القائل هو الاشعري لما  
معية بالفعل وليس هذا هو القول المعتمد عليه تكليف الكافر  
ولزم احد الحالين اما قدم العالم واما حدوثه الله تعالى وغير ذلك  
للقوة التي هي مقابلة للفعل السبق زمانيا على الفعل والحقيقة  
هذا السبق لفرد منها على فرد من غيره بالتعاقب والتناوب كما  
فعل عليها مطلقا منقول من قولهم نحن قد فعلنا ما فعلتم







فان قيل الوجود النقيض مطلقا فلهذا مثلا والتلخيص سالب المحض لا لاقتضاها لئلا نقابل  
 مطلقا مطلقا مجردة عند اعتبارها على ما هو مريد كذا وكذا فطري وسيجيء بكلاما استمع لك  
 لا اقول الوجود النقيض مطلقا فلهذا مثلا والتلخيص سالب المحض لا لاقتضاها لئلا نقابل  
 مطلقا مطلقا مجردة عند اعتبارها على ما هو مريد كذا وكذا فطري وسيجيء بكلاما استمع لك  
 لا اقول الوجود النقيض مطلقا فلهذا مثلا والتلخيص سالب المحض لا لاقتضاها لئلا نقابل  
 مطلقا مطلقا مجردة عند اعتبارها على ما هو مريد كذا وكذا فطري وسيجيء بكلاما استمع لك

قوله  
 وهو ظاهر من كلامه  
 والعلم من غير ان يثبت  
 نفس العاقل وقد رتبناه الى  
 الهية اما من غير ان يثبت  
 انفسه كرسد  
 قوله  
 وقد رتبناه الى الهية  
 بسبب ذلك شرط القضا  
 ليس القضا بسبب ذلك  
 صارت موجبة محض لا  
 وجوب الموضوع والمرتبة ما  
 الوجود ليس من غير ذلك  
 وانما كذا كذا ان كان  
 جريا بعد الوجود القضا  
 يتعلق برب سبب السبب  
 لا بتقديم وان غيره لم يثبت  
 اسبب القضا لا نقدا  
 وبسبب هذه  
 قوله  
 وهو ظاهر من كلامه  
 والعلم من غير ان يثبت  
 نفس العاقل وقد رتبناه الى  
 الهية اما من غير ان يثبت  
 انفسه كرسد  
 قوله  
 وقد رتبناه الى الهية  
 بسبب ذلك شرط القضا  
 ليس القضا بسبب ذلك  
 صارت موجبة محض لا  
 وجوب الموضوع والمرتبة ما  
 الوجود ليس من غير ذلك  
 وانما كذا كذا ان كان  
 جريا بعد الوجود القضا  
 يتعلق برب سبب السبب  
 لا بتقديم وان غيره لم يثبت  
 اسبب القضا لا نقدا  
 وبسبب هذه

او جزء له بل الوجود مطلقا فيلزم ان يكون لانسان من حيث هو كذا  
 خاليا عن الوجود مطلق ونفسه نفس هو بطر بخلاف اذا اطلبنا العكس فان  
 لم يكن التقديم او بالسلب الوجود النقيض لئلا يكون لانسان مرتبة ذاته  
 موجودا من حيث هو بان يكون ممتنا او جزء له لا مطلقا بل مطلقا  
 ولو نحو لا تصاف من قبل الغير واتخذت مؤكدا بان يكون الخفية مثلا لا  
 في الوحدة فقدم السلب فان الوحدة التي من حيث فضل الهية لا مطلقا  
 وهكذا يتبين في فائدة تقديم السلب غير ذلك ما ذكرنا الى السلب  
 في قولك الهية لئلا من حيث هي كذا فلهذا سالب المحض لا اموجبا  
 عدليا حتى يقتضي وجود الموضوع اذ في ملاحظة الهية من حيث هي  
 لا وجود بعد ولا اقتضا شيئا لئلا يقتضا ما قابلا اي قابلا  
 حتى يتوهم ان الهية اذا لم تكن مرتبة لهما موجبة ففيها معدودا  
 لم تكن واحدة كانت كثيرة وهكذا غير في اعتبار ان الهية التي  
 لا في عنها هية من الهية انما مجردة في الوجود عند اهل الذوق فلا نقينا  
 نحن اثم فكبر من الواضع فلهية مخلوطة ومطلقة ومجردة عند  
 اعتبارات علمها اي على الهية مورد من بيان الاعتبار الا ان  
 ناظر الى المطلقة وكذا في غيرها في ناظر الى المخلوطة ومعين  
 ناظر الى مجردة استمع الى قول اي قل منية بشر لا خلاف

فأول حد جميع ما عدل والثاني كالحق بغيره مقابل لا بشرط كان لا شيء من أولي قيم وفاني مقسم

جميع ما عدل حتى الوجوه خارجا أو هذا وهذا هو المستعمل في مباحث  
 المهمة مقابل المطلق والمخلوط وحيث اعتبر مجردة عن جميع ما عدل  
 فلا وجه للمهمة المجردة في الذهب فضلا عن الخارج فان قلت فكيف تكون من  
 الاعتبار لا الذهنية قلت هذا نظير شبهة المعدم المظهر وتقيم الموجود  
 الثابت في الذهب واللا ثابت وقد رد عنها فذكر **الثاني** معني  
 بشرط لا أن تؤخذ المهمة وحدها بحيث لو كان نهائيا لاعتبر لا من حيث  
 هو داخل فيها بل من حيث هو أمر زايد عليها وقد حصل منها مجموع لا يقيد  
 هي عليه بهذا الاعتبار كالحق وان ما خذ مادة وجوه قد بدا كما  
 قال الشيخ ان المهمة قد يؤخذ بشرط لا شيء بان يتصور معناها بشرط  
 ان يكون لك المعنى وحد بحيث يكون كل ما يقارنه زايدا عليه فيكون  
 جزءا لتلك المجموع مادة له متفهما عليه في الوجودين فيمنع حمله على  
 لانقضاء شرط العمل هو الاتحاد في الوجود وقد يؤخذ لا بشرط بان يتصور  
 معناها مع تجويز كونه وحد وكونه لا واحدا بان يقتصر مع شيء اخر فيعمل  
 على المجموع وعلى نفسه وحد والمهمة الماخوذة كل قد تكون غير متصلة  
 بنفسها في الواقع بل يكون أمرا محتملا للبقولية على أشياء مختلفة المهمات  
 وانما يتصل بما ينضاف اليها فيختصن ويصير بعضها احدا لتلك الأشياء  
 فيكون جنسا والمنضاف اليها تلك قوم جعل احدا لتلك الأشياء فضلا

**قولنا**  
 وقد مر منها فذكر  
 ان المجردة لم تكن مستقلة  
 بالمحرف مع الا انها موجودة  
 بالحد الاول  
 قدس

**قولنا**  
 مادة له متفهما عليه في الوجودين  
 ربنا في الماده من الامور  
 فلا تقدم الا في الوجود ان  
 لا الوجه الذي هو الجواب  
 من جهة لغير تصور النوع كالان  
 لا يتم الا بتصوره وفصله  
 الجسم الماده واحد ولا تغاير  
 الا بمقتضى واحد لا بشرط وبشرط  
 وايضا التميز بالاجزاء  
 كتميز الالف بانه نفس  
 والتميز ليس بالرقعة  
 العقل

هذا هو المقصود من قوله  
 لا بشرط لانها موجودة  
 بالحد الاول  
 قدس



[illegible]

四

و بعضا حفر  
بکھشت تراخا الا تصانف کایف  
بکفیت و ذرا انطوره و کفایت  
تدور حله شد الا رباط  
بصیر کاسته الا متحد  
مع متحد

६५

بالنظر الدقيق إلى  
فصول الجبر والخط  
ضبطه وثبت الوجه  
يكون بالحقيقة  
بسم الله الحور  
عقيدة جوار خاف  
الصدق من قلب  
فان الطبع  
وغيره  
كانت  
الزيادة  
هذا  
سنة

3

10

১৩৩

13

10

ليس الخبيث مع الأولاد كالاب بل ايام الاولاد جنس فضل الاشجار حلا فتد وصورة بشر لا  
في التام خراجها في اعراض عقلية فانك اذا ما به الشكر في الدنيا وما لم يتزاها شيان

وللتشخص جوده ثم اذا كان موجودا كان شخصا اذ الشيء ما لم يتشخص به  
 فنقل الكلام اليه والطبيعي جزء منه كما هو المفروض فكان شخصا  
 وهكذا ليس الطبيعي مع الافراد كلاب الواحد مع الاولاد متعددا  
 كما زعمه الرجل الهدائي الذي صادف الشيخ الرئيس عذيتة هذا فنقل  
 انه كان يظن ان الطبيعي واحد بالعدد ومع ذلك موجود في جميع الافراد  
 ويتصف بالاضداد وشتع عليه الشيخ وقدح في مذهبه بل شبهه كمثل  
 ابا مع الاولاد كما عرفت في بعض حكاياهم الهيتة حقتنا اتحاد مع الاولاد  
 جئت فصل الاشرط حلا يحتمل ان يكون خبرا وان يكون صفرا  
 ما بعد فمدة مخفظة للضرورة وصورة اذا اخذنا شرط الا  
 فلم يحل احدهما على الاخرى في اشارة الى ان كلا من هاتين مع كل  
 هذين متحدة نأخذنا اعتبارا في الجسم انما هي المادة الصخرية  
 والجملة مبتدأ وخبر ولذا كانت الاجسام مركبات خارجية ثان في  
 اعراضها اقرض الجسم عقليتان فالفقاهة ما فيها فنفخها  
 وفصلها ما خفي بشرط لا في العقل وليست اما مادة وضو واجبين  
 ولذا كانت الاعراض سايط خارجية كما قلنا اذ ما به الشرط  
 اعقوب منها في الاعيان ما به امتيازها اعقوبها سياتان  
 اي متحدا لا كما في المركبات الخارجية لانها متوحدان فيهما مادة وضو

مَوْلَانَا

متحدانا اولاده  
متحدنا مع كنف الطيرنا  
مع، عبا رشرط لاول بشرط  
وكنه الصورت مع  
الطير

مولا

فانما فيها احو  
قديم لها مادة وصورة  
وربما يتبع موضوعاتها  
منه قديم

١٢

در محمد بن زکریا لا ینفیه  
المعقودۃ من لفظ سبیلان بقدر  
معنویهما و اما وجهی با فواحد  
و القرینۃ لقرابۃ الا شتریک  
ب و ایدایا باه الا یباز  
منه قدس  
شیر











لكل جزء اعتبارا وقد اكل افراد ومجموعه  
شروط الاجتماع كالتسوية او تسوية الاجزاء او لا تسوية  
فالتسوية للاجزاء لا تسوية كل مجموع كان تسوية الاول  
فالحقيقة ترجحنا القوميات بين الاجزاء

هذا هو المطلوب في هذا الموضع  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء

كان تقدم الاجزاء على الكل اشكال هو كاشكال الشئ في تسوية الكل  
على التسوية تصدينا لخصمنا لا اعتبارات الاربعه التي في كل كثره فقلنا  
لكل جزء اعتبارا وقد اكل افراد احدهما الكل افرادا اى كل فرد فردا  
الكل مجموعا ودر بشرط الاجتماع وثالثهما ما في قولنا او بالتسوية  
اى الكل مجموعا بفرضية الاجتماع وراسمها ما في قولنا او بتسوية  
التسوية لا تسوية الكل مجموعا ولكن ذات المجموع لاعم الوصف العرفاني  
المجموع شئ وهينه المجموعية شئ لكون ان ذات الواحد شئ وصف الوحدة  
شئ اخر وهذا الثلاثة متطرفة بقولنا مجموعا مشتركة في الاجتماع  
للعينه بخلاف الكل الافرادى اذا عرفت هذا فالتسوية للاجزاء لا تسوية  
كل مجموع كان تسوية الاول اى على الكل المجموع بشرط الاجتماع لا بالتسوية  
الثالث فان هيئة الاجتماع امر اعتبارى فكل مجموع العارض والمعرض  
فصل الفايده بين المتقدم والمتأخر وارتفع الاشكال  
غير في انه لا بد في اجزاء المركب الحقيقي والحقيقي  
فواحد حقيقة اى واحد وحدة حقيقة ترجحنا من قوله القوميات  
بين الاجزاء وجبا والاشكال ان يحصل منها حقيقة واحدة حقيقة  
بالضرورة كقولنا الموضوع يجب الانشاق وهذا احد المسائل التي لم  
يرهنوا عليها لكونها ضرورية ثم لما ذكرنا وجوب الحاجة في الواحد

هذا هو المطلوب في هذا الموضع  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء

هذا هو المطلوب في هذا الموضع  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء  
فان قيل لا بد من تسوية الاجزاء





مع الوجوه لا مينا تشخص ما وقع في الأذهان لآمارات أو مخارجة تعرض مع عرض كذا  
الأيديهم ميات كليت تشخص الذات فيما ذا الكلي مثله الحق عن الشخص التميز فترق

قال في  
التميز  
في  
الوجوه  
في  
الأذهان  
في  
المخارجة  
في  
التعرض  
في  
الكلي  
في  
الشخص  
في  
التمييز  
في  
الترق

عين خبر مقدم مع الوجود في الأذهان متعلق بالعين  
تشخص مبتداء مؤخر ساوق الوجود في الأذهان مجلفهم  
وهذا العنى كون الشخص نحو الوجود مذهب كبير من القول به العلم  
الثاني صد المناهين له أى للشخص الحق هو متعلق الوجود  
الآمارات الكواشف عنه لاشخص حقيقة أمور خارجة متما  
بوارض متخصة عندهم كونها علامات كواشف عن غير ما  
فرد بخصوص من كل واحد لها كونها تعرض للشخص مع عرض غير  
كعرض الأمر جبه فكأن لكل مزاج طرفي افراط وتفرط لا يتجاوز  
عنهما والأهلك بينهما أحد غير متناهية عرض المزاج الواحد  
كل للابن للمق والوضع وبالجمل ما جلاوه متخصا عرض غير  
وجود الشخص الآخر كل واحد منها بهذا العرض آمارات الشخص إنما  
لو تكن متخصا حقيقة لا لا يفيد ضم مياتا كليت بطبيعة مثلا  
تشخص الذات فكأن مهية لآسان بذاتها لا كليت ولا جبه  
مهية الابن غير هافذ يحصل من انضمام كلى كلى حرقى بالموضع  
الحقيقة قد عرفت في التميز التميز بالشخص في اللوح والبيان  
فيما ذا الكلي مثله أى كليت آخر الحق مثل لآسان الضالعة عن  
الشخص التميز فترق اذ التميز عن لآسان الغير الضالعة حاصلها

في  
الوجوه  
في  
الأذهان  
في  
المخارجة  
في  
التعرض  
في  
الكلي  
في  
الشخص  
في  
التمييز  
في  
الترق

في  
الوجوه  
في  
الأذهان  
في  
المخارجة  
في  
التعرض  
في  
الكلي  
في  
الشخص  
في  
التمييز  
في  
الترق

في  
الوجوه  
في  
الأذهان  
في  
المخارجة  
في  
التعرض  
في  
الكلي  
في  
الشخص  
في  
التمييز  
في  
الترق

شخصیت نہایت زیادہ منہ امتیاز لاتی از خدا تخصّص عیناً بدلا کا اولہ اور ناید فان کنی بالاول  
لا یبکر النوع ادر دنا و دونه اما کنت علی کلک فالنوع ایضا مختص و اما کنت کمال اولہ مختص

قَالَ  
اِذَا مَنِعَ مَدِينَةٍ كُنْزُهَا  
بِرُوحِ الْفَرَقِصِ فَلَا  
يَفِيدُهَا لَيْتُنِي  
مَدِينٌ

قولنا  
 هو عين ذاته  
 اذ لا حية له بخلاف غيره  
 فهو ملك من زوج تركيب الاله  
 استنطاقات لتركيب الكفاية  
 هكذا في الاله  
 (سنة)

قولنا  
فلا جسم  
وذكره في فردوس فرغ واعد  
للاية والعبارة للفت  
لاحقها، بقول غارنا  
معرضة

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دُونَ التَّشْخِصِ إِذْ لَا يَمُحُّ مَدَى كِبَرِ شَخْصِيَّةٍ نَفْسِيَّةً مُتَبَاخِرَةً  
أَكْبَرُ الْيَقِينِ شَخْصًا صَفَرُ نَفْسِيَّةٍ بِاعْتِبَارِهِ فِي نَفْسِهِ بِضَافَةِ الْيَقِينِ  
لَا تَهْلِكُ بِالْقِيَاسِ إِلَى الْمَشَارَكَاتِ فِي أَمْرٍ عَامٍ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَشَارِكٌ يَمُحُّ  
إِلَى مَيْزَعٍ أَنْ لَمْ تَخْصُصْ فِي نَفْسِهِ مِنْهُ أَيْضًا التَّمْيِيزَ وَالْفَرَقَ إِلَى التَّيَمُّنِ  
عَنِ النَّحْلِ أَخِذْ تَقْسِيمَ وَاللَّتَّخْصُ مَعْنَى مَا يَمُحُّ مَدَى كِبَرِ  
تَخْصُصٍ أَمَّا عَيْنَانَا لِلنَّحْلِ بِذَلِكَ الْأَوَّلِ ثُمَّ فَإِنَّ تَخْصُصَيْنِ  
وَجُودَهُ الَّذِي هُوَ عَيْنٌ لَهُ أَوْ بِذَلِكَ أَيْدٍ عَلَى الذَّاتِ هُوَ عَلَى قَتْمَيْنِ  
إِذَا حُتَّ أَمَّا أَنْ يَكُونَ مُكَفِّيًا بِالْفَاعِلِ فِي ضِيَانِ التَّخْصُصِ عَلَيْهِ بِمَا كَانَ  
الذَّاتُ أَوَّلًا فَإِنْ كَفَى بِالْفَاعِلِ لَا يَكْثُرُ التَّوَعُّعُ وَإِذَا مَثَلَ ذَلِكَ لَعَلَّكَ  
فَالْهَذَا فَانْ مَهْيَا تَالَيْتَ بِذَلِكَ أَمَّا شَخْصِيَّةُ الْأَنْجَرِ مَكَانَهَا الَّذِي كَفَى  
فِي ضِيَانِ التَّخْصُصِ عَلَيْهَا فَلَا يَجُوزُ نَوْعُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا مُخَصَّرٌ فِي شَخْصِهَا  
وَذَوْقُهُ أَيْ وَبِالْإِكْفَاءِ بِالْفَاعِلِ أَنْ يَكُونَ مُحْتَاجًا إِلَى الْقَابِلِ الْحَارِجِ  
هُوَ أَيْضًا عَلَى قَتْمَيْنِ لَا تَجْزَأُ أَمَّا كُنْتُ هِيَ أَوْ هَذَا كَيْفَ جِئْتَ بِهَا  
الذَّاتِ الْحَامِلِ لَهُ مَهْيَا لَا يَكْفِي بِالْفَاعِلِ فِي ضِيَانِ التَّخْصُصِ عَلَيْهِ بِحِجَابِ  
قَابِلٍ هُوَ الْمَوْجُودُ وَلَكِنَّهُ مَكْفِيٌّ بِهَا مِنَ الْمُخْصَصَاتِ كَمَا بَدَأْنَا فَالْوَعُّعُ أَيْضًا  
مُخْصَرٌّ فِي الشَّخْصِ أَوْ كُنْتُ هِيَ أَوْ هَذَا كَيْفَ جِئْتَ بِهَا  
حَقِيقَةُ رَبِّهَا بِالْأَنْجَرِ بِشَكْلِهَا التَّوَكُّبِيَّةِ إِلَى اسْتِحْقَاقِ تَخْصُصٍ بِشَخْصٍ

وليس كل مع الجرفي  
 ونحو الادراك بالمتجه  
 الوحد كمثل ما سادها اعم الاشياء اعرفها  
 مستغنية لذاتك الاعم  
 ووحد عند العقول وكثرة عند الخيال اكف  
 خذ فاصح الوجوه في الالهي كبره في الالهي

وموهبة بعد موهبة وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها فكلوا اليه  
 والنوع لا يمتد من غير ليس كل مع الجرفي ونحو الادراك الى العقل  
 ملاحس بالمرضي اي على المرضي خلافا لبعضهم حيث يقولون الكلي  
 والجرفية تتفاوت في الادراك لا تتفاوت في المدرك وانت لا تحتاج  
 في ابطال العلم الفريد **الساسة** في الحق والكثرة مونة زائدة  
**غرف في غنائها** مما عر الجرف في الحقيقة  
 الوحد كمثل ما سادها كوجود والوجوه اعم الاشياء اعرفها  
 اي الوحد اعرفها لان الاعم اعرف وسير اعرف الاعم من الاخر  
 مستغنية في ذلك الاعم لذاتك وجود نفسك الاوسع الاعم حيث  
 ان ذلك من عالم القدس الكلية والمحيط للروح من امر في السخية  
 التي هي شرط الادراك متحققة فلا يعتصر عليك وهذه السخية  
 ايضا قالوا **وحد** عند العقول **عرف** وكثرة عند الخيال  
 اكشف ثم اشرف الى انهم مرادهم بمساقفة الوحد والوجود ليس الترادف بل  
 خذ **وحد** مع الوجوه اشين في لذهن اعم بمجموع المفهوم لكن الوحد  
 عينه اعم عين الجرفي العين **غرف** في نفس **الوحد** فانها لا  
 له اقسام ملخصها ان الواحد لا يتحقق وهو لا يحتاج في الاضاف  
 بالوحد الى الواسطة في العوض وبعبارة اخرى ما هي وصفه بمجاله

قوله  
 لنزولك من عالم القدس  
 والمحيط اذ ذلك كمثل ما سادها  
 بعقد شوط الى عالم الاوت  
 فضلا عن الجبروت الملكوت  
 من طريق العلم والمعرفة وشئت  
 من رضى الحقيقة في عالمها  
 روح القدس وامانت تعبر  
 وادراك كانت لك هذا السخية  
 والمحيط واما محيط اولنا  
 في القضية الكلية محيطة كانه  
 ملكة الاشراف بسبب انهم  
 فسد لك معرفة شرف  
 ووجهه شرفه راسين  
 ويدرس من جبره اشرافه  
 منه قدس تراه  
 القدر

وحدّة اما حقيقة او غير حقيقة اذ ربما ذكر اولها بحقيقة وغيرها قسما اصحابنا الاولين  
فالذات في الوحدة حقيقة قد اخذت في الصفة المشقة

لا مجال متعلقه واما غير حقيقي وهو بخلافه ثم الحقيقي اما ذات له الوحدة  
ام لا بل نفس الوحدة العينية لا مفهومه الذي هو الثاني هو الواحد  
بالوحدة الحقيقة التي هي حق الوحدة كالحق الواحد حقت كلته الاول  
اما واحد بالخصوص واما واحد بالعموم والواحد بالعموم اما واحد  
بالعموم بمعنى السعة الوجوبية واما واحد بالعموم المفهومي هو الذي  
او جنسي وعرضي على انبها والواحد بالخصوص اما غير منقسم حيث  
الطبيعة المعروفة للوحدة اية واما منقسم غير المنقسم انما مفهوم  
الوحدة ومفهوم عدم الانقسام واما غيره والثاني اما وضعي واما  
مفارق والمفارق اما مفارق كخصر اما متعلق بالجمع المنقسم  
بالذات واما منقسم بالعرض الواحد الغير الحقيقي اما واحد بالنوع او  
بالجنس او بالكيفية اخر اما ما في اقسام الوحدة اشنا بقولنا  
اما حقيقية ومفهومها يعلم من مفهوم الوحدة الغير الحقيقية كاسيا  
في النظم او غير حقيقية اذ ربما ذكر اولها اما اي الحقيقة بحقيقة  
اي الوحدة حقيقة وغيرها قسما اصحابنا الاولين انتهى ايها الغافل  
عطف بيان ثم اشنا ان مفهومها بقولنا فالذات اي المهمة في الوحدة  
غير الحقيقة قد اخذت في مفهوم الصفة المشقة منها اعني الواحد  
والوحدة الحقيقة بخلافها اعني الواحد فيها نفس الوحدة والوحدة نفس

قولنا

الحق الواحد حقت كلته  
اذ لا مهمة له من الوجه البسيط  
والوجه هو الوحدة الحقيقية  
بذاتها والوحدة هي الوجه كالحق  
فهذه المفردات الثلاثة لها  
مصدق واحد هو الوجه  
الحقيقي  
قبر

قولنا

كاسيا في النظم  
وانه اشنع فقد صرح في قولنا  
وهو لا يستلزم في  
الانقسام

قولنا

فالذات في الوحدة  
غير حقيقة الوحدة الحقيقية  
وهو يكون مصفا في نفسه  
والا غير ذلك الحقيقة الماخدة  
ونفس الوحدة القيوت لا  
ذات له الوحدة والا غير  
وهو كسلا

وَهُوَ لِلْخُصُوصِ الْعَمُومِ بِجِبَابِ الْوُجُودِ الْمَفْهُومِ وَذُو الْخُصُوصِ لِمَا مِنْهُ كِبَرُ الْأَعْدَادِ كَيْفَ هُنَا  
 مَوْضُوعٌ عَدَمٌ فَقَطْ وَمِنَ الْوَضْعِيِّ لِأَدَاكُلْهُ وَمِنَ الْفَارِقِ وَمِنَ مَوْضُوعٍ يَقْبَلُ الْيَقِينُ

الْعَبَقُ الَّذِي لَا مَقِيلَةَ وَلَا مَصْرُوفَ ذَانِهِ وَهِيَ أَى الْوَحْدَةِ الْحَقِيقَةِ أَيْمُ  
 لِلْخُصُوصِ وَهِيَ الْوَحْدَةُ الْعَدَدِيَّةُ وَالْعَمُومِ بِجِبَابِ مَتَعَلِّقِ الْعَمُومِ الْوَحْدَةِ  
 كَحَقِيقَةِ الْوُجُودِ لَا بَسْطَ وَالْوُجُودِ الْمُنْبَسِطِ وَالْمَفْهُومِ كَالْوَحْدَةِ النَّقِيَّةِ  
 وَالْجَنَسِيَّةِ وَالْعَرَضِيَّةِ وَذُو الْخُصُوصِ الْعَدَدِ أَى الْوَاحِدِ بِالْخُصُوصِ  
 الَّذِي يَقُولُهُ الْوَاحِدُ بِالْعَدَدِ وَأَمَّا غَيْرُهَا السِّيَاقُ فِي النَّظْمِ مِنْ تَقْسِيمِ الْوَحْدَةِ  
 إِلَى تَقْسِيمِ الْوَاحِدِ لِلإِشَارَةِ إِلَى عَدَمِ الْفَرْقِ وَأَنَّ أَقْسَامَ أَحَدِهِمَا مُجْتَازَاتُ  
 الْآخَرِ بِإِلْتِفَافٍ مِنْهُ مَا كَبُرَ الْأَعْدَادُ كَانَ مِنْهُمَا مَوْضُوعٌ عَدَمٌ  
 قَسَمَةٌ فَقَطْ أَى الْمَوْضُوعُ بِالْوَحْدَةِ وَالْوَحْدُ كُلُّهَا وَاحِدٌ هُوَ مَفْهُومُ  
 الْوَحْدَةِ الَّتِي هِيَ مَبْدَأُ الْأَعْدَادِ وَهُوَ عَدَمُ الْأَنْقِسَامِ هُوَ فِي الْمَفَاهِيمِ أَيْمُ  
 الْوَحْدَةِ الْحَقِيقَةِ فِي الْحَقَائِقِ وَمِنْهُ أَيْمُ الْوَاحِدِ بِالْخُصُوصِ مَا أَيْمُ  
 الْوَضْعِيِّ أَيْمُ أَيْمُ مَوْضُوعٍ لِلْمَفْهُومِ الْآخَرِ وَذَلِكَ مَفْهُومُ الْوَحْدَةِ  
 وَعَدَمُ الْأَنْقِسَامِ وَكَانَ مِنْ ذَوَاتِ الْأَوْضَاعِ كَالنَّقْطِ وَمِنْهَا الْفَارِقُ  
 أَيْ مِنْهُ مَا زَادَ عَلَى مَفْهُومِ عَدَمِ الْأَنْقِسَامِ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ ضَعِيفًا كَالْعَقْلِ  
 وَالنَّفْسِ ثُمَّ هَذِهِ الثَّلَاثَةُ مُشْرَكَةٌ فِي أَمْرِ مَوْضُوعٍ مَا لَا يَبْصُلُ الْقِسْمَ مِنْ  
 حَيْثُ ذَاتُ الْعَرُوضِ كَمَا لَا يَقْبَلُهَا الْكُلُّ مِنْ حَيْثُ الْعَارِضُ الَّذِي هُوَ الْوَاحِدُ  
 وَمِنْهُ مَا أَيْمُ الْوَاحِدِ مَوْضُوعٌ يَقْبَلُ أَنْ يَقْسَمَ بِخِلَافِ سَوَائِهِ  
 مِنْ أَقْسَامِ الْوَاحِدِ بِالْعَدَدِ وَهُوَ قَسَمَانِ أَنْ يَقْبَلَهُ أَيْ قَابِلُ الْأَنْقِسَامِ

قابل بالثاني فقلدوان يقبله الثاني كالجسم كمن والوحدة الغير الحقيقية واسطة العرض كمن  
بماض في مثل شادي نشابة تناسب توالى ان حد الشيطان جنسا كما وكيفاضية ووضعا  
وواحدا بالنوع غير التو في مثل التمييز كمن

قولنا

فانه بعد المقادير  
لان المقادير ليس في العرض  
من امتداد الجسم اذا امتد  
الفك لا يفرده هو بسيط لا  
الا عرض بيط خارجة  
فليس في الفك بغيره شيئا  
وبعد شيئا في الفك بغيره  
الروحية الى ان اجزاء المقادير  
في الجسم وغيره بالعرض لا  
اذ قدروا لا صغروا ولا كبروا  
نحو ما في مقام ذات الجسد  
ولجسم وغيره من العرض  
ولكم المقادير وانما المقادير  
تغير القصة الفكي فلا يغير  
مهمونة لا انفصال في بغيرها  
لا انفصال في هذا القول  
وايم تقيس  
منه

لا الفكي فانه عديم المقدار بالذات مقدار واحد وان يقبله الثاني  
كالجسم الطبيعي الواحد ذكرنا انما قلنا كالجسم ليشمل الواحد بالعدد  
تأجيل الجسم كالبياض وغيره مما يقبل القصة بالعرض كذا الضوء  
بل الحيوان الواحد فانه ان يقبل القصة الوهمية بالعرض للمقدار فم يقبل  
الفكي بذاها ولا يستعمل مادة والوحدة الغير الحقيقية ما هي  
واسطة العرض مفعول مقدم ليس معدوما كما في زيد وعمر  
فانهما واحد الانسان كما في الانسان الفرس فانهما واحد الحيوان  
فالانسان واحد حقيقي واسطة العرض لوحدة الانسان الفرس والوحدة  
الحيوان واحد حقيقي واسطة العرض لوحدة الانسان الفرس والوحدة  
للا انسان مثلا وصف له بحال وزيد وعمر وصف له بحال متعلقا  
وهكذا في سائر اقسام الوحدة الغير الحقيقية وهي تجاش مثل الانسان  
نشابة تناسب توالى ان حد الشيطان جنسا ناظرا للجانس  
نوعا ناظرا للمائل وقس عليها كما وكيفاضية وضعا فاللف والنشر  
مرتب وواحدا بالنوع كزيد وعمر غير الواحد النوعي كالانسان  
في مثل التمييز كمن فلا ينبغي ان يختلط الامر عليك فالولد  
بالجنس كالانسان الفرس غير الواحد الجنس كحيوان الواحد العرض غير العرض  
مهمنا انما الحق في الحاصل في اتحادا وهي مقسمة للكل

فانما المقادير  
من امتداد الجسم اذا امتد  
الفك لا يفرده هو بسيط لا  
الا عرض بيط خارجة  
فليس في الفك بغيره شيئا  
وبعد شيئا في الفك بغيره  
الروحية الى ان اجزاء المقادير  
في الجسم وغيره بالعرض لا  
اذ قدروا لا صغروا ولا كبروا  
نحو ما في مقام ذات الجسد  
ولجسم وغيره من العرض  
ولكم المقادير وانما المقادير  
تغير القصة الفكي فلا يغير  
مهمونة لا انفصال في بغيرها  
لا انفصال في هذا القول  
وايم تقيس  
منه



[illegible][illegible]

قُلْنَا  
 رَبَّنَا تَقْوِلْ  
 بَرِّسْ سِرَّكَ وَتَحْمِلْ سِرَّكَ  
 الْخَدْرُ وَرَلَّا رَجَبُ  
 نَفْسُ غَيْرُ

فكل مفهوم ان ليس جِد فَنَفْسَه بِالْأَوَّلِ مَا قَدَّ وَبِالصَّنَاعِ الظَّاهِرِ الْوَظْفَا وَبِاتِّحَادِ الْوُجُوعِ عَرَفَا  
وَبِالْمَوَاطَاةِ وَالْإِشْتِقَاقِ وَذَلِكَ الْمَوْهُومُ ذَا وَهُوَ بَيْتِي وَغَيْرَهَا مِنْ كَيْتِي بِسِطَرِ هَلِيَّةٍ مُنْشَعَةٍ

كَأَنَّهَا فَكُلْ مَفْهُومٌ وَإِنْ لَيْسَ جِدٌ لَا يُعْتَبَرُ وَجُوهٌ فَنَفْسُهُ مَقْضُولٌ  
مَقْدَمٌ بِالْأَوَّلِ وَبِالْحُلِّ مَا نَافِيَةٌ فَقَدْ وَتَنَاسَى تِيَا إِذْ لَا يَجُوزُ إِلَّا فِي  
الذَّائِبَاتِ وَإِلَّا يَكُونُهُ اتِّحَادُ الصَّدَقِ وَالْكَذْبِ بِالصَّنَاعِ الشَّاهِدِ الْحَقِّ  
وَبِاتِّحَادِ فِي الْوُجُوعِ عَرَفَا الصَّلَاحُ مُؤَكَّدَانِ بِالنُّونِ الْخَفِيفَةِ فَقَدْ هَذَا  
الْحُلُّ هُوَ الْوَضُوعُ الْحَقُّ الْمُتَّحِدُ فِي مَقَامِ الْوُجُوعِ مِثْلُ الصَّاحِكِ كَاتِبِ  
فَاتِّحَادِ وَجُودًا وَاحِدًا تَامَةً وَمَا ذَا نَافِيَانِ أَحَدُهُمَا مِنَ الْإِخْرُوجِ وَالتَّحْيِيَّةِ  
نَقِيسُ الْآخَرِ

وَبِالْمَوَاطَاةِ وَالْإِشْتِقَاقِ عَلَى حَذْفِ الْمُضَافِ قَدْ أَيْ لُفْظٌ وَذَلِكَ  
أَيْ حُلُّ الْمَوَاطَاةِ هُوَ الْمَوْهُومُ سَمِ وَذَلِكَ أَيْ حُلُّ الْإِشْتِقَاقِ وَهُوَ سَمِ  
أَيْ عِلَاقَتُهُ نَقِيسُ الْآخَرِ

بَيْتِي بِالنَّصْبِ عَلَى طَرِيقَةِ الْحَذْفِ لِإِيصَالِ غَيْرِهَا وَمُرَكَّبَةٍ وَسِبْطَةٍ  
هَلِيَّةٍ أَيْ قَضِيَّةٍ هِيَ مَطْلَبُ هَلْ مُنْشَعَةٍ وَتَقْدِيرُ الْبَيْتِ أَنَّ الْهَلِيَّةَ مُنْشَعَةٌ  
لِالْهَلِيَّةِ بَيْتِي وَغَيْرِ بَيْتِي وَالْهَلِيَّةُ سِبْطَةٌ وَمُرَكَّبَةٌ أَعْلَمُ أَنَّ الْقَضِيَّةَ مُشْتَمِلَةً  
عَلَى عَقْدَيْنِ عَقْدِ الْوَضْعِ وَعَقْدِ الْحُلِّ فَادْفَعْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ صَاحِكًا كَانَ كَمَا  
كُلُّ شَيْءٍ صَدَقَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ صَدَقَ عَلَيْهِ الصَّاحِكُ فَذَا كَانَ الْمَوْضُوعُ هَذَا أَفْرَادُ  
مَحَقَّقَةٍ يَصْدُقُ عَلَيْهِ عَنَوَانُ الْمَوْضُوعِ كَانَتْ بَيْتِي وَإِذَا كَانَ أَفْرَادُ مَوْضُوعِهَا  
تَقْدِيرِيَّةً غَيْرَ مُحَقَّقَةٍ كَانَتْ تَقْدِيرِيَّةً وَغَيْرِ بَيْتِي مِثْلُ كُلِّ مَعْدَمٍ مَطْلَبٍ لَاحِظٍ

وفي سيطرة من الملية لا يخرج من قاعدة القرية لا هنا ثوبن فوق قنبد وهي لكونها شيئا من دحر  
وربما بدلا من تلزام أو حصصت عقلة الاحكام

وكل شريك الباري مُمنع وكل اجتماع التقيضين محال فأمثال هذه  
القضايا في قوة شريطة غير محققة الطرفين فلا وضع مقدم منها أي  
كل ما لو تقرّر صدق عليه لعدم المطم ونظائره كان كذا لكن لم يصدق  
أنه تحقق جزئيات وصدق عليها هذه العوائق الهلمية البسيطة  
ما يجاب به عن السؤال بهل البسيط عن وجود شيء والهلمية المركبة ما يجاب  
به عن السؤال بهل المركب عن حاله وفي بسيطة والهلمية لا يجزئ  
قاعدة الفرعية بأن تقول البسيطة أي شئ شئ هو الوجوه  
هو الهية فهو فرع شئ المثبت له أعني الهية فنقل الكلام لاهذا الشئ  
فيكون فرع شئ آخر لها وهكذا فيلزم التسليم أن يكون مفاد البسيط  
شئ شئ لئلا ليس كذلك لأنها أي البسيطة شئ شئ قد بدت  
لأن الوجوه للهية ليس من العوارض الخارجية للهية ليست أعماماً  
بدون الوجوه يكون شئ شئ وهي أي القاعدة لكون الشئ  
شيئاً فلو كانت لا لكون الشئ وهذا طريقه صد المناهين في دفع  
هذا الاشكال فاما غيره من ضد ما علمهم الجاهل لم يجدوا محصوا  
بذلك باستلزام الطرفين بالفاعل والبدل هو المحقق الثاني فقال  
بشئ شئ شئ مستلزم لبشئ المثبت له أي لو كان هذا البشئ ثابت  
فلا يستلزم غير مستدع لتقدم شئ المثبت له على الثابت بحال الفرعية

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Urdu, written diagonally across the page. The text is dense and appears to be a continuation of the previous page's content.

قد كان غيرية تقابل عرفا أصحابنا الأفاضل بجمع جميع في محل ثبت  
 وقيل بعد ولو ذ هنا قد مفهوم موجود مع التحد

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين

أَوْخَصِّصَتْ بِمَاعَدِ الْبَسِيطَةِ عَقْلِيَّةِ الْأَحْكَامِ مِنْ صَانَةِ الصِّفَةِ  
 إِلَّا الْمَوْضُوعُ أَنَّ الْأَحْكَامَ الْعَقْلِيَّةَ لَا تَخْصُصُ الْمَخْصُصُ هُوَ الْأَمَامُ وَأَمَّا  
 الْقَوْلُ الْمَنْصُوفُ فَهُوَ تَخْصُصُ قِيلَ وَالْقَائِلُ هُوَ السَّيِّدُ الْمَذْكُورُ مَبْدَأُ  
 أَيْ مَبْدَأُ شَتَاوِ الْوُجُودِ هُوَ الْوُجُودُ وَلَوْ ذَ هُنَا فَعْدَى لَيْسَ  
 لِلْوُجُودِ فَرْجٌ خَارِجٌ لِأَذْهَنِي حَتَّى يَقُومَ بِالْمَهْمَةِ وَلَوْ قِيَامًا ذَهْنِيًّا  
 وَيَكُونُ مِنْ بَابِ ثَبُوتِ شَيْءٍ لَشَيْءٍ بِلِمْطَاطِ مَوْجُودِيَةِ الشَّيْءِ الْمَقْهُومِ  
 مَوْجُودٌ مَعَ الشَّيْءِ أَيْ الْمَهْمَةِ اتَّحَدَ فَمَهَذَا الْقَوْلُ مَعَ الْقَوْلِ بِالصَّالَةِ  
 الْوُجُودِ فِي شَتَاوِ فَتَحْنُ نَقُولُ الْمَهْمَةُ مُتَّحِدَةٌ مَعَ نَحْوِ الْوُجُودِ الْحَقِيقَةِ  
 وَهُوَ يَقُولُ مُتَّحِدَةٌ مَعَ الْمَقْهُومِ لِأَمَقْهُومِ الْمَبْدَأِ لَا فَرْجَ ذَهْنِيًّا يَصِلُ  
 بَلْ مَعَ مَقْهُومِ الْمَوْجُودِ وَكَمَا نَقُولُ نَحْنُ الْمَهْمَةُ لَمْ يَكُنْ لَهَا مَا يَخِلَا بِهَا ذَهْنًا  
 كَانَتْ مُتَّحِدَةٌ مَعَ الْوُجُودِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَخِلَا بِهَا لَمْ تَكُنْ مُتَّحِدَةً بَلْ مُنْفَكَّةً  
 إِلَّا الْوُجُودَ فَاتَّحَدَا مِنْ لَمْ تَخْلُصْ لَهَا بِذَلِكَ يَقُولُ هُوَ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُودِ  
 لِأَخَارِجًا وَلَا ذَهْنًا فَلَا حِيثِيَّةَ تَعْيِيدِهِ خَارِجِيَّةَ وَلَا ذَهْنِيَّةَ فِي الْمَهْمَةِ بَلْ  
 مَنَاطُ لِلْوُجُودِيَةِ اتَّحَادِ الْمَهْمَةِ مَعَ مَقْهُومِ الْوُجُودِ وَلَكِنْ أَيْرُ الْبَيْضَاءِ الْخَرَاءُ  
**عُرُوفِي لِلتَّقَابُلِ أَقْسَامِهِ**  
 قَدْ كَانَ مِنْ غَيْرِيَّةٍ تَقَابُلِ كَمَا أَشْرَأَ إِلَيْهِ سَابِقًا عَرَفَ أَصْحَابُنَا الْأَفَا  
 بَمَجْمَعٍ فِي مَحَلٍّ قَدْ ثَبَتَ مِنْ جَهْتِهِ مَنْ تَوَجَّهَتْ هَذَا التَّعْلِيلُ صَفَهُ

فَقِيلَ إِنَّ الْأَمَامَ لَا يَخْصُصُ الْمَخْصُصُ هُوَ الْأَمَامُ وَأَمَّا الْقَوْلُ الْمَنْصُوفُ فَهُوَ تَخْصُصُ قِيلَ وَالْقَائِلُ هُوَ السَّيِّدُ الْمَذْكُورُ مَبْدَأُ أَيْ مَبْدَأُ شَتَاوِ الْوُجُودِ هُوَ الْوُجُودُ وَلَوْ ذَ هُنَا فَعْدَى لَيْسَ لِلْوُجُودِ فَرْجٌ خَارِجٌ لِأَذْهَنِي حَتَّى يَقُومَ بِالْمَهْمَةِ وَلَوْ قِيَامًا ذَهْنِيًّا وَيَكُونُ مِنْ بَابِ ثَبُوتِ شَيْءٍ لَشَيْءٍ بِلِمْطَاطِ مَوْجُودِيَةِ الشَّيْءِ الْمَقْهُومِ مَوْجُودٌ مَعَ الشَّيْءِ أَيْ الْمَهْمَةِ اتَّحَدَ فَمَهَذَا الْقَوْلُ مَعَ الْقَوْلِ بِالصَّالَةِ الْوُجُودِ فِي شَتَاوِ فَتَحْنُ نَقُولُ الْمَهْمَةُ مُتَّحِدَةٌ مَعَ نَحْوِ الْوُجُودِ الْحَقِيقَةِ وَهُوَ يَقُولُ مُتَّحِدَةٌ مَعَ الْمَقْهُومِ لِأَمَقْهُومِ الْمَبْدَأِ لَا فَرْجَ ذَهْنِيًّا يَصِلُ بَلْ مَعَ مَقْهُومِ الْمَوْجُودِ وَكَمَا نَقُولُ نَحْنُ الْمَهْمَةُ لَمْ يَكُنْ لَهَا مَا يَخِلَا بِهَا ذَهْنًا كَانَتْ مُتَّحِدَةٌ مَعَ الْوُجُودِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَخِلَا بِهَا لَمْ تَكُنْ مُتَّحِدَةً بَلْ مُنْفَكَّةً إِلَّا الْوُجُودَ فَاتَّحَدَا مِنْ لَمْ تَخْلُصْ لَهَا بِذَلِكَ يَقُولُ هُوَ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُودِ لِأَخَارِجًا وَلَا ذَهْنًا فَلَا حِيثِيَّةَ تَعْيِيدِهِ خَارِجِيَّةَ وَلَا ذَهْنِيَّةَ فِي الْمَهْمَةِ بَلْ مَنَاطُ لِلْوُجُودِيَةِ اتَّحَادِ الْمَهْمَةِ مَعَ مَقْهُومِ الْوُجُودِ وَلَكِنْ أَيْرُ الْبَيْضَاءِ الْخَرَاءُ

لذا تقابل الوجوهان  
 ان عقلا معاضياها ودونه ضدا للحق من غاية البعد منها اضيف  
 الشهرة كاحر واقتم وان تقابل الوجوهان فاعبر فيه قابلية لما انتفى عنه وقفيه

قولنا

المحققين الوجه  
 در في عالم الكون فما كان كونه  
 لا جتمع في الحق واحد جسيم  
 لكن له اجماع في عالم الواقع  
 ولا يعرف تقابلهما  
 مشتركة  
 قولنا  
 لان التقابل في الحقيقة  
 وانما لا يوجب اليقينية  
 موافقة الحقيقة

قولنا

انما احدهما وجودا والاخر  
 عدما وانما كونهما عدمين فلهذا  
 ان لا يعرف الاعداد وانما  
 العدم وعدم العدم بل هو الوجود  
 في جميع الالات  
 مشتركة

لثلاثة اى في محل واحد من جهة واحدة في زمان واحد فبقية الحد محل  
 دخل مثل تقابل السواد والبياض المجتمعين في الوجود في محلين ببقية الحد  
 البهمة دخل مثل تقابل الابوة والبنوة المجتمعين في واحد من جهتين ببقية  
 وحدة الزمان دخل تقابل المجتمعين في زمانين في نوعين جمع عوض عن  
 للضاف اليه اى الغيرين لان التقابل نوع من الغيرين في خرج التماثل من  
 التعريف لان التماثل وان كان بوجه من العينية لكن جهة الاتحاد والهووية  
 عليه اغلبا نقول تنكير جمع للنوعية اى التقابل امتناع نوع اجتماع  
 في المتضادين ذلك لتويع اجتماع متغايرين في المهية اذا تقابل الوجوديان  
 اشارة الى وجه الحصر اللهم انما وجوديان اما احدهما وجودي  
 والاخر عدلي الاخر ما قالوا ان عقلا معاضياها فمضايان في دونه  
 ان كان التقابل لان وجوديين لم يكن احدهما معقولا بالقياس الى الآخر  
 فمضادان للحقوق صف اى صف العندين المحققين مع غاية  
 البعد بينهما كالسواد والبياض لا معهما الا مع غاية البعد صف  
 اى انب الضدين الشهرة وقل ضد مشهورى كاحر واقتم حيث ليس  
 بينهما غاية الخلاف هذا كله اذا كانا معا وجوديين ان تقابل الوجودي  
 العدمي فما اى تقابل اعتبر فيه قابلية في موضوعه لما انتفى  
 فعدم وقفيه وفي كتب الحكمة كثيرا ما يعبر عن العدم والملكية بالعدم

فان قولاً اعتبر سراً في الوقت لا نوعاً او جنساً اطلاقاً كان حقيقياً فالحق به مريدة وكفى لا كنه  
واحدة بولخص الشخص وما في الوقت الشهور قد انتمى فانه للموجود عند الناس وهو صلاحي فاطمونا  
وما القول ليس بغير بالانحياز لاجاب عنهم اشهر ان اكد الشيء اليه انقرا خلا والشيء معلولا يرى  
اناس قد اخطئوا بين فيه احوال اذ ليست اشرة المفيدة للغير والمنطق بعضه فرض هو انما هو لتكيد الذات بعض

نقد و هو اسره من هاهنا  
اي قياس لا للمطاب  
مع الغير من  
الكل

والقنية وهو بضم القاف كسرهما اصل اللال عما يقتضى ثم اشترى بال  
قنى لعدم والملكة بقولنا فان قولاً اعتبر مرسلاً الى سطر في الو  
اى سواء كانت قابلية موضوع العدم للملكة في الوقت لعدم اللية في  
الكوسج اولا في الوقت نوعاً اى سواء كانت القابلية نوعاً ومثال  
هذين القمين ما في النظم اوجناً علا كفى العقب كان تقابل  
العدم والملكة حقيقياً فالحق به اى يقابل العدم والملكة مريدة  
ومعها من اعلام في غير الوقت وكفى في الاكاه وغيره ما قابلية  
النوع لاجب الشخص وان قول خصص الشخص ولا يعتبر النوع الجند  
وما في الوقت فلا يعتبر قبول في غير الوقت فقابل العدم والملكة للملكة  
فدكان انتهى ثم ذكرنا وجه تسمية بالمشهورى فانه المعروف عند  
الناس لا المعنى الاول فانه شيء يعرفه الخواص والتعميم عنهم وهو  
اصطلاح فاطمونا رياس يعقوان المنطقيين في معنى المقولات العشر  
اضطلوا عليه فلهذا لا للعلميين ما اى تقابل وجودي وعدمي  
القبول فيه ليس بغير فهو بالتسلك الاجاب عنهم اشهر  
الفريدة السابعة العلة للمعلول في الزمان والغير في النفس  
ان الذي الشيء اليه انقرا مطر صدونا وقواما تاما او ناقصا كما  
والشيء المنقعه معلولا يرى فانه الضميمة عايدة الى الموصول





اذ مع علم اول العلم وهو لطبعه لايم اوله فذل الاولان العالم وجوده لا حاله بل العلم  
فذل بالفاعل بالرضا وان وجود الفعل على ما وجد ولا كفى العلم بذل الفاعل بل علم المعلول قبل الفعل  
فالقصد ان يقرن زيد اذادة وذوها الجبرقع بلا اقرن العلم بالذوق قد زيد فعليا عنانية قن  
وان يكون عينا فم تجليا في علم العلم بفعل طويا

اقام مع علم بفعله اول العلم وهو اى الفاعل على العلم لطبعه لايم  
ضله اوله لايم فعله لطبعه فذل الاولان اى بالطبع والقرن الفاعل  
العالم بفعله ان وجوده لا حاله متعلق العلم ذكر فذل بالفاعل  
بالرضا قصد وان وجود الفعل على الفاعل به ما وجد ولا كفى العلم  
بذل الفاعل عن علمه بفعله سابقا كما كان كافيا في الفاعل بالرضا  
فهذا مطوف هناك بقرينة المقابلة بل العلول قبل العلم فالقصد به  
فاعلا القصد اخضرنا اذ القصد معلوم ولكن ان يقرن العالم اى علم  
او فعله بذل مع ان يكون الفاعل على العالم السابق العلم المقارن  
للداعى الزايد مصاحبا رادوة وذوها اى ان لم يكن فعل الفاعل  
العالم بارادته ليجبر وقع اى فاعل بالجبر بلا اقرن العلم بالداعى  
اى مع الداعى فان قد زيد على ذاته علمه السابق بفعله تفصيلا لما ذكر  
فعليا منشأ لوجود المعلوم فالفاعل عنانية قن وحقق وان يكن  
علمه السابق بالفضل التفصيلي الفعل عينا لذات الفاعل فم تجليا  
اى الفاعل فاعل بالتجلي في علمه ورافقة للصدق الى المفعول اى العلم بذل  
العلم بفعل اى بفعله طويا اى علمه السابق التفصيلي بفعله منطوف  
علمه بذل انطواء العقول التفصيلية في العقل البسيط الاجمالي هذا  
العلم الاجمالي عن الكشف التفصيلي كما ولفنا عما بالرضا لان العلم السابق

الذات طبع اذا ما سُخِّرَ للغير فالفاعل مُخَيَّرٌ في الاول الشارح ذروا وهو على المشاء بالعناية  
 وعندهم لصوعوارضا وعند الاشراق لكل بالرضا

بالفعل لم يكن تفضيلا بل العلم بالذات علم اجالي بالفعل سابق عليه اما  
 العلم التفصيلي بالفعل فيكون الفعل لا كما في الفاعل بالعناية بالمعنى الخاص  
 لان العلم التفصيلي بالفعل وان كان سابقا عليه هناك الا انه زائد على الذات  
 ارادة طبع اذا ما زائدة سُخِّرَ مَبْنِي للفعل للغير فالفاعل مُخَيَّرٌ  
 فالطبيعة المسخرة تحت النفس مع كونها فاعلا بالطبع للمجذب الذبح والاعانة  
 والنفس الفاعلة بالارادة والقصد اذا لوحظا من حيث ان هذه مستخرجات  
 الله تعالى وتلك بامر النفس بل الكل بامر الله تعالى كما نفا فاعلين بالتغيير  
**عُزِّرُ فِي الزَّالِيقِ مَجَابَةً اَي اِقْلَامُ الْفَاعِلِ**  
 في الاول تفهنت اتمائة السادس من اقسام الفاعل عند التعديد  
 وهو الفاعل بالعلل ذروا والية والصوفية اذ وسقاية للعقل بما هو  
 المعرفة قال القائم موسى الحديث يروى والية وترواه بمعنى وهو والية  
 للباغية والجل فله فاروق على اهله ولهم اناهم بالماء وعلى الرجل شدة على  
 البعير لئلا يقط والقوم استقى لم انتهى الظاهر كلاما في الرواية قصد  
 مشترك بين الكل وهو اى الاذلة لدى المشاء فاعل بالعناية لانهم  
 فانهم العلم السابق على الابدان المنشاء له وهو الصور المرتبة التي هي  
 على اياهم عوارض الذات المقدسة ولكنه تعالى عندهم اى عند المشاء الصور  
 علمية عوارضا الالف للاطلاق فاعل بالرضا لان العلم بذلك الفعل

قولنا  
 فالفاعل مُخَيَّرٌ  
 الفاعل هو القصد والطبع او  
 غيرهما اذا اراد في نفسه  
 مسيرهم اذا ارادوا حركتهم  
 تحت قاهره غيرهم وغيره  
 فليس هو الذي يملك  
 حركتهم  
 شرو











شوقية غايته ان يجد لها مقبلا من اللطائف والفاينين بمبدأ  
لا الفكر فهو الشاغل ما هو القدر نهاية

ذوى الشعور فكان المتوقع والقوة المنتشرة في الحشرات ليس الا الاتصال  
 الامانة الحركة ولما ترتب غرض اخر كلقاء صديق فهو واعراض الشوقية  
 فلهذه القوة وللطابع غايات شوقية غايتها مفعول مقدم الى مجرد  
 لها مقيداً اعنى مقيداً الى الشوقية وهو حال من الباطل فعمله الباطل اعد  
 يعنى لما حركت الشوقية هو غايتها ولم يصادفها ستمى فعلها جلالاً بالنسبة اليها  
 لا بالنسبة للعالم لانها صادفت غايتها وكونها باطلاً يجعل اصطلاح اي  
 عن الغاية حيث قطع طريقه سؤله الى الغاية لا انه لا غاية له اذ فرق بين كون  
 الشيء لا غاية له بين كونه بحيث يصوب بينه وبين غاياته سد وما جاز كان قوة  
 الشجرة بصل الى الاتصال الى الثمرة فاذا ضربها بالبرد ستمى ذلك قسراً لان عالم الكون  
 والقضاء والقدر والقصر هذه القواطع للطريق من لوازمه لان الشجرة خلقت بلقائماً  
 ذو الغايتين شروع في بيانها بين الشب والجزا من العادة والقصد الضرورية  
 في الاصطلاح بان الفضل لك كان اذ غايتين لمبدئية القربى لا قربى لان يكون  
 باطلاً بالنسبة الى الشوقية مبداً اجبر كان فلام عليه بعيداً كالانجيل  
 وحيداً كالامع الفكر والا كان فضلاً حكماً ميق بغاياته فكرية بلا شبهة فهو  
 العبد رغايتها لذلك الفعل ما هو للتحرك نهائياً يعنى غير في الشب اكرام  
 احدهما ان المبدأ البعيدا يكون هو التعليل فقط بالفكر وفي هذا الامر كما ذكرنا  
 والاخر ان يتطابق الشوقية والعالم في الغاية معنى ما الى الحركة وهذا يتفرق

[illegible]



وليس في الوجود الاتفاق اذ كما يحدث فهو ذاتي لعلل بها وجوده يجب يقول الاتفاق جاهل  
موتا طبعيا غدا في ميسر الى كلية النظام

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

قال الشيخ في ههنا ان الشغل لا ينبغي ان يكون هذا الشوق عنه مالا يحته اما عادة  
او خبر عن هيئة وازالة انتقال الى هيئة اخرى واما حرص من القول بالحركة  
والحسنة على ان يتجدد لها فعل تحريك واحساس العادة لذينة ولا انتقال  
عن المملول لذينة والحرص على الفعل الجديد لذينة اعني بحسب القوة الحيوانية  
والتخييلة والله في الخبر الحسني الحيواني والتخييل بالحقيقة وهي المظنونة خيرا  
بحسب الخبر الانساني فاذا كان المبدأ تخيلا حيوانيا فيكون خبره لا تخيلا  
حيوانيا فليس اذن هذا الفعل خاليا عن خبر بحسب ان لم يكن خبرا حقيقيا اي  
بحسب العقل انتهى واما في بطلان الاتفاق فقد قلنا وليس في الوجوه الشئ الاقفا

قَوْلُنَا  
بِأَوَّلِهِ وَجِبَالُهَا  
الْأَنْفِ فِي أَوَّلِ الْفَقْرِ وَالْأَنْفِ  
الْقَوَّةُ النَّاتِجَةُ مِنَ الْفَقْرِ  
لَمْ تَحْرَقْ وَتَحْرَقُ الْفَقْرُ  
مِنْهَا وَأَمَّا الْفَقْرُ مِنْهَا الْفَقْرُ  
مِنْهَا أَيْ الْفَقْرُ مِنْهَا وَر  
الْفَقْرُ وَالْفَقْرُ أَيْ الْفَقْرُ  
فَلَا تَقْفُ فِيهَا قَطْعًا فَلَا تَقْفُ  
مِنْ الْفَقْرِ لَمْ تَحْرَقْ وَتَحْرَقُ  
وَمَا الْفَقْرُ مِنْهَا أَيْ الْفَقْرُ  
الْفَقْرُ يَقُولُ الْفَقْرُ أَيْ الْفَقْرُ  
الْزَايِدَةُ الْقَوَّةُ الْفَقْرُ  
الْمَادَّةُ الْفَقْرُ الْفَقْرُ  
كَفَالْحَيِّ (صَادِقُ الْفَقْرِ) صَادِقُ  
اسْتِغْنَاءُ الْفَقْرِ الْفَقْرُ  
عَنِ الْفَقْرِ وَجِبَالُهَا  
وَدَامَ الْفَقْرُ وَذَوَالْفَقْرِ  
وَالْفَقْرُ الْفَقْرُ الْفَقْرُ  
وَالْفَقْرُ الْفَقْرُ الْفَقْرُ  
وَيُفْرِدُ الْفَقْرُ الْفَقْرُ  
وَيُفْرِدُ الْفَقْرُ الْفَقْرُ



حامل قوة الشيء بمضمون بوحدة أو ضم ما يباين كل مع التغير ذاتا أو صفة زيادة نقصانا أو كمالا

فقد يرق صورة لكل معنى بالفعل بملح ان يعقل حتى تكون الجواهر المفارقة صوراً بهذا المعنى قد يرق صورة لكل هيئة ومثل يكون في ظاهر حداني وبالتركيب حتى تكون الحركات والأعراض صوراً وبق صوراً لما يقوم به المادة بالفعل فلا يكون ج الجواهر العقلية والأعراض صوراً وبق صوراً لما يكمل به المادة وانما تكن مثقومتها بالفضل مثل الصحة وما يتحرك اليها بالطبع وبق صوراً لما يحدث في المواد بالصناعة ولا شكك غيرها وبق صورة لنوع الشيء

قولنا  
لما يقوم به المادة  
في الحقيقة هو الصورة الحقيقية  
أدلة الشئ وهو  
الصورة الممتدة

قولنا  
وكونه كلية للشيء  
لأنه لا يتغير منها ديناً  
أما في كونه كلية للشيء  
عرض كلية الفكر لا يلزم كونه  
بشيء في اتحاد متفصل أو بس  
المادة بما هو جواهر  
فإن الفكر  
الحقيقية

ولكنه لفصله لجميع ذلك يكون كلية الكل صورة في الأجزاء أيضاً انتهى

### غرض في لعل المادية

حامل قوة الشيء بمضمون بوحدة ومادته بالعقلى الأعم منها حتى يشمل موضع العرض ومعلق النفس بوحدة شروع وتقسيم المادة بان الغرض ان يكون غرضاً للشيء بوحدة أو لأجل ضم ما يباينه وكل واحد منهما اما مع التغير ذاتا أو صفة والتغير ذاتا ان يكون زيادة أى بحسب الزيادة أو نقصاناً أى بحسب النقصان أو كمالاً مع التغير باقتسامه فاقصمه فالواحد بلا تغير كالتكاثر ومع التغير في ذاته زيادة جوهرية كالمشي للحيوان حيث يزيد عليه كمالاً جوهرية حتى يبلغ الدرجة الحيوانية ان كان مع انسلخاً صورته ونقصاناً جوهرية كالخشب للترتيفات نقصان الخشب ومع التغير في صفة ذاتاً كالشمعة للصم والصبي للرجل حيث يتغيرا العنصر فيهما في حاله العرض كالحركة







شرايط التأثير في جميع محي معلولة دون المعدن في مصادره التي ليس مصادرها متقن كل اقتضى ما يجد

تحقق بل بمقابلة خاصة أو ما في حكمها ولم نشر إلى دليل المسكين مع طول  
ذيله في الأولى إذ بمقتضى ثبوت الحركة الجوهرية والقوى الطبايع كل قوة  
تخلل قوى كل واحدة منها محفوفة بالعدمين محدودة ذاتا واثرا واثرا  
الوضع أيضا سهل النيل بعد تصور ان احتياج القوة الى المادة في الوجود  
يستلزم احتياجها اليها في اليجاد ولنضع اليجاد على الوجود والاحتياج الى  
المادة في اليجاد ليحصل بها وضع مع منفعتها والعدم تكن محتاجة الى المادة  
في اليجاد فلم تكن محتاجة اليها في الوجود لان التفتق الفعل غف في الذات  
فلزم كونها مفارقة وفد فرضنا هات ذات المادة هف ففرض تصور ان  
القوة جسمانية وذات غير

### في احكام مشتركة بين العلم والمادة

منها ان شرايط مفعول مقدم التأثير ما يجمع بالجزم لان كل ما شرايط  
يجب معلولة فلا يجوز تخالف العلم عن العلم الثام وهذا واضح بعد تصور العلم  
الثام فلذا لم نشر إلى دليل دون المعدن فيه يقع التخالف عرفت في صلب منها  
ان الواحد لا يصد عنه الا الواحد لان الواحد لا يصد الا عن الواحد قصد بذلك  
ليس مصادره التي معنى أي فانا فان كل علم لابد ان يكون لها خصوصية  
يصد عنها العلم العين كان للتأخر خصوصية بالنسبة للحرارة وهي الصورة  
التوعيتية التاريتية وللماء خصوصية بالنسبة الى البرودة فذاك وذا فاما نحن

للقوة

قولنا  
دون المعدن  
المراد بالمعدن المصطلح  
برسمه بالعلم في غير العلم  
ان قصده لمتباعد عنها  
ايها كانت  
تو

كذا في وحدته قد ثبت فاعلم المعلوم كيف يتحدث

كالتور والغاللة كل يقضي خصوصية في العلة بنا سبحانه وإذا تحقق في  
 بسيط وصعد عليه هذا المفهوم ما أعني صعد ذلك وصعدنا فكل افق  
 في ذلك البسيط ما عدا أي خصوصية الخاصة في مركبة لك البسيط والاحكام  
 هذا البيان فلا تحتاج الى البيانات الطويلة الذين تقدم ان يضع الشبهات  
 الغريبة التي في هذا المقام ثم ان لذلك الكلام اعني قول الواحد لا يصعد الا  
 بطلنا لو تفطن الجوهري لم يسأل عن غماد وهامهم سيوفلا عزاضا عليهم  
 منها انه يلزم من هذه القاعدة التفويض من جزئيات ان الواحد الحقيقي  
 العقل في نفسه ففرض علمهم لا لا يباد اليه لكن ان هذا الا ان افتروه عليهم بل  
 مفترى من ادعاهم ليس الا ما اشارتم اليه بقوله وما امرنا الا بالوحدة وذلك لا  
 هو الوجود المنبسط الذي لا تتكرر الا بتكرار الموضوعات معلوم انه كلمة  
 محو به على كل الكلمات وصدوره صعد كل الوجودات لو كان المراد العقل  
 فالعقلانية مشتمل على كل العقول بل كل الفعليات فلذا فالوحي التحقيق لا  
 مؤثر في الوجود الا الله ولكن في مقام بيان صدور الوجودات عنه بالترتيب  
 والنظام لم يهملوا اعتبار السخية وبنوا ان اقل صادر من الواحد بالوحدة  
 الحقيقة الحقيقية لا بد ان يكون واحدا بالوحدة الحقيقة ولكن غلبة لا الواحد  
 العددية المحددة فاعلم المعلوم كيف يتحدث العلة كذلك في وحدته  
 أي وحدة المعلوم قد ثبتت العلة فكانت واحدة فلا يجوز تواردها على

قولنا

ثم لنزلنا كيف الكلام  
 من قولهم الواحد لا يصعد  
 الا الواحد وهذا هو الحق  
 حكمة عظيمة ومن ان شاء  
 بعالم بعقد الحكيم والكون  
 راسخا في سيرة الطريق  
 في كل حين انما لا تترك  
 اليه من غير ان العلم  
 الكلف يستحسن انما لا تترك  
 رجا من صدور الكثير من الواحد  
 جاز من كبر قول الواحد  
 شدة لم يصعد الفاعل من  
 بحدف انما لا تترك  
 لم يصعد المبدأ من الواحد  
 منها لا يتبع عن كثرة كايضا  
 موضع في العقل  
 في قوله  
 قولنا  
 فاعلم انما لا تترك  
 كل العقول مع ان لا تترك  
 و قدرة الله وشية الله بحد  
 صفة نظير لا يصعد  
 عن الله لا حول ولا قوة الا الله  
 العظيم هو تفويض لا غفر  
 ولا تفويض في السيد  
 الفهم  
 في قوله



صاحب الشوارق وما بين كذا وكذا وما لهذا ذراع فهذا المقدار المفروض من  
الذراع فالظن انه سهو فان المفروض انه ذراع فكيف يكونونه والسيد الثاني  
قدس سره في القوسان لم يكف بكون الحكم حدسيا فقال القانوني الضابط  
ان الحكم المنوعب الشمولي لكل واحد واحد اذ اصح على جميع تقادير الوجوه لكل  
من الاحاد مطلقا منفردا كان من غيره او ملحوظا على الاجتماع كان يوجب ذلك  
على المجموع الجلي انما من غير امتراء وان اخضع بكل واحد واحد بشرط الانفراد  
كان حكم الجملة غير حكم الاحاد انتهى فالاول كالحكم بالامكان على كل ممكن والآخر  
كالحكم على كل انسان باشتبااع رغبائاه ومن دليل الوسط والظفر  
وهو الذي قرره الشيخ في الهيات الشفا محصوله ان كلما هو معلول علة  
فهو وسط بين طرفين بالضم فلو تبسلسل العلل الى غير النهاية كانت السلسلة  
الغير النهائية ايضا علة ومعلولا اما انها علة فلا انها علة للاحد الاخير واما  
انها معلولة فلا احتياجا لها الا الاحاد وقد ثبت ان كلما هو معلول علة فهو وسط  
فيكون السلسلة الغير النهائية وسطا بل اطرف وهو مح فلا بد ان ينتهي الى علة  
مختصة ومن دليل ترتيب وهو ان كل سلسلة من علل معلولات مرتبة  
يقضي ان يكون بحيث لا يفرض انقضاء واحد منها استوجب انقضاء ما بعده فاذ  
كل سلسلة استوعبها العلولية على الترتيب يجب ان يكون فيها علة اولها  
لانفت جملة مراتب السلسلة لان هذا خاصية العلولية والعلولية مستوعبة

والمفروض ان  
الذراع فالتقدير  
ان الحكم المنوعب  
الشمولي لكل واحد  
واحد اذ اصح على  
جميع تقادير الوجوه  
لكل من الاحاد  
مطلقا منفردا كان  
من غيره او ملحوظا  
على الاجتماع كان  
يوجب ذلك على  
المجموع الجلي انما  
من غير امتراء وان  
اخضع بكل واحد  
واحد بشرط  
الانفراد كان حكم  
الجملة غير حكم  
الاحاد انتهى  
فالاول كالحكم  
بالامكان على كل  
ممكن والآخر  
كالحكم على كل  
انسان باشتبااع  
رغبائاه ومن دليل  
الوسط والظفر  
وهو الذي قرره  
الشيخ في الهيات  
الشفا محصوله ان  
كلما هو معلول  
علة فهو وسط  
بين طرفين بالضم  
فلو تبسلسل العلل  
الى غير النهاية  
كانت السلسلة  
الغير النهائية  
ايضا علة ومعلولا  
اما انها علة فلا  
انها علة للاحد  
الاخير واما انها  
معلولة فلا  
احتياجا لها الا  
الاحاد وقد ثبت  
ان كلما هو معلول  
علة فهو وسط  
فيكون السلسلة  
الغير النهائية  
وسطا بل اطرف  
وهو مح فلا بد  
ان ينتهي الى علة  
مختصة ومن دليل  
ترتيب وهو ان كل  
سلسلة من علل  
معلولات مرتبة  
يقضي ان يكون  
بحيث لا يفرض  
انقضاء واحد  
منها استوجب  
انقضاء ما بعده  
فاذ كل سلسلة  
استوعبها  
العلولية على  
الترتيب يجب  
ان يكون فيها  
علة اولها لانفت  
جملة مراتب  
السلسلة لان هذا  
خاصية العلولية  
والعلولية  
مستوعبة









والحيض يبعد ما بعد كل النسيء خمسة مثلاً كذا غاية ولا نهاية في الجسم فادوايا أو الدائرة  
لكيف ما قر من الميثاق لم يند في بقية بالذات وهو لا أربعة فافهم ما اخضع النسيء الخضم

الكمال المجنح في ضمن الفصل الثامن والستون الماخوذ تعليميا بمقال باجاء الضمير الى  
 مطلق اكم تؤخذ تعليمية بان تؤخذ كل من القادر لا بشرط ان يكون غير القادر  
 الرشيخ والواو والفايكون جمعا تعليميا وسطحا تعليميا وخطا تعليميا لان  
 العلوم التعليمية تتجسم عنها كذا سميت تلك العلوم تعليمية لانهم كانوا يندفعون  
 بهما في العلم واخصصوا به اى بالكم ثلثة احكام وجوبها بعد اى تنفيها  
 فالكم المنفصل يوجد فيه الواحد هو اذ جميع انواعه مع انه مديد كنهها بسا  
 والنصل قابل للتجزئة فهو قابل للمعديد والعقد بمبدأ الواحد هو اذ كل التثاق  
 خصه ضد اى ضد التثاق اى خصه هو الامساواة واطلاق الضد تعليمي  
 عدليا باصطلاح التطبيقين لانهم لا يشترطون في الضدين كونهما جوبين ولذا  
 سمي الشيخ الرئيس السالبة الكلية ضد اللوجبة الكلية وكذا في بعض العلوم الغير  
 الحقيقية كذا هي اية ولا نهاية في الجسم اى لا نهاية ماخوذة على سبيل عدم الملكية  
 الدال على انه ليس بخواصه فهذه الثلاثة مع قول القسمة الذعر في اكم برحمتها  
 وانما تعرض لهنها بوسطه **عشر في الكيف** فادوليا اول التثاق  
 الكيف ما قر من الهيئات اى هيئة فارة فخرج الحركة وان يفعل وان يفعل ان يفعل  
 فخرج الاعراض النسبية ويقسم عطف على محولم بالذات فخرج اكم وهو  
 الى اربعة فقلنا قسم احدها ما اخص بالنفس دي قوله الكيف ان النفسانية  
 كاعلم ولا زادة والفردة والحين الشجاعة ونظائرهما وثانية ما اخص

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳



علم وان بدلت مراتب اذ بعض جواهر الارباب فبعضه كيفية فبعضه  
من تلك في جنسها اقول كيف اضافته اذ انفعال فليد بعد ما تشكك علم ان هنا نقاشا بعقلنا

فهو ليس براسخ كالحال اقنص الافتراض الاصطاد بدليلك اى بالافتراض  
والانفعال الجسم خص وتين اى بالمكان الحال الان النفس خص والحاصل  
ان كلامي هذين مع كل من هاتين مناسبت الرسوخ او علمه الا ان وضع  
هذين هو الجسم فكان هذين ملكة وحال للجسم بخلاف هاتين فان وضعهما  
غير في العلم  
اى وان لم اشبع الكلام في الكيفيات بل سائر المقولات العرضية الا ان العلم  
لما كان اجلا للكيفيات كان يعجزني ان تعرض لسطر وانما ثمة علم وان بدلت  
له مراتب بعضه جواهر ثم بعضه جواهر ذهنية فان كليان الجواهر جواهر  
ذهنية وبعضه جواهر غارضية مجردة نفسية مجردة عقلية كعلم العقل  
بذلك بل بعضه اعنى على المراتب واجب وهو علم واجب الوجود بالذات بل  
فانه عين الله فبعضه يعنى على النظر تلك المراتب من العلم ليس العلم كيفية فهو  
واجب يجب عنى في باب كيف الا ان بعضه كيفية نفسية بل بعضه الادنى منها مفع  
مصدق انشاع في ههنا انما ثمة حوى بالذکر من تلك الارجاس ان جفسي  
جنس العلم احوال هل هو كيف كما هو المثل او اضافة كما قال الفخر الرازي او انفعال  
كما قال بشار فليد في تحقيقه بعد ما تشكك علم اذ بدلت مراتب ان تقو  
بالذات ههنا نقاشا بعقلنا اى في عقلنا رسم فصول اثر في ذاتنا عند علمنا  
بشيء واضح فلا يكون من التراجع فافينا الانفعال يخرجنا عن النفس الكمال

قولنا

بروي بالمقولات العرضية  
اذا ردت لزاد جواهر نظرية  
النطق تاسيا بالقدماء كما  
عددت ارباب النطق كذات  
الحروف الزم مضت في  
بحث النفاير

قولنا

فانه من ادلة  
وكذا علمه بما سر زائد ولم يذكر  
اطراد اللذة ولان علمية علم  
بذاته اتعاقب حرم علمه بل  
سنة علمه يقضي بها  
كاسية



ففيما الانفعال من رسوم له اضافة الى العلوم فتخرج النسبة ونفعال عماله علما وكيفا قالوا  
وهو حصو كذا لخصو والذات على الخصو بالخصو بل ثابت في العلم بالعلم كصور في علمنا لخصو  
فاول صؤوشى حاصله للشيء والثاني حصو بالشيء

والقوة الى الفعل من رسوم اى العلوم بالذات الذى وجوده في نفسه هو وجود  
لذلك له اى لرسوم اضافة الى العلوم بالعرض فتخرج اى اذ اعلمت ذلك فلم  
انه تخرج النسبة انفعال عما اى لرسوم الكد لعلما وكيفا قالوا اى ما قالوا  
انه كيف بالذات فالقول اننا اضافة وانفعال مخالطة وبالشبها ما بالعرض بالذات  
ومن تلك الايجات قسمه

وهو حصو كذا لخصو في الذات اى في العلم بالذات ما اى ليس لخصو العلم  
لخصو بالخصو خلافا للشائين فانهم حصوه في علم كل عالم بذاته وخصو العلم  
بالغير بالخصو حتى اثم راوان علمه بالغير قبل الايجاد لخصو كذا اى ليس كل بل  
لخصو ثابت في العلم بالعلوم كصور في علمنا لخصو ان كانت الكافة غير كذا  
المراد بالقوم ما هي كذا الان بناء على ان العلم بها بالانشاء والفعالية وان كانت  
تشبهية كان المراد تشبيه الفعل بالقول بناء على الحلول بانرا اذا كان علم النفس به  
الصورة هي مقولة وذلك قابلة ونسبة المقول القابل بالامكان صوريا  
كان علم العلة الفاعلية بالعلوم صوريا بطراوة لان نسبة المفعول الى الفاعل  
بالوجوب لا سيما الفاعل الالهى الخج العلم من اليسر لخصو الايسر مفعول الكمال  
ليس فاذله ولا يشد عن حيطه وجوده وسعة فوره فاية حاجة لخصو تكون  
ذريعة لاكتشافه عليه فاو لى لخصو تعريفه صؤوشى حاصله للشيء والثاني  
اى لخصو تعريفه حصو لى نفسه له اى للشيء ولهذا قالوا العلم بالعلم

قوله  
كصور في علمنا لخصو  
والعلم الوجوبى بالوجبات  
المعلوم عند الامراض والاشراق  
صفت نفس الامر بنسبة اليه  
كصور في علمنا لخصو ان كانت  
من وجهه وانسبة فوره  
قوله  
بناء على ان العلم بها بالانشاء  
والفعالية وهو كذا يقال  
صدر المتألمين من كذا راجع  
العرب محرم الدين اى لخصو  
لاهم يبين كذا في ذرة خاله  
لا وجود له الا فيها وقال الكمال  
العقل البسيط فلا ان لخصو  
لخصو منه  
قوله  
العلم بالعلم  
العلم بالعلم كذا  
العلم بالعلم كذا

والعلم تفصيل الكمال كذا لا فصل أو تفصيل ضلته ما سبب العلوم  
في العقل بعماني الأعيان فلا يحصل عقلا عقل هيئة كون الشيء الكائن  
هيئة ما يحيط بالشيء جذ ينقله لنقله مقبلة

هو العلم الكا هو عين المعلوم الخارج والعلم تفصيل أو كمال فالأول هو العلم  
بالأشياء المتعددة بصورتها بنية منفصلاً بعضها عن بعض والثاني العلم  
تلك الأشياء بصورتها واحدة لم يتفصل بعضها عن بعض فلا دخل عن اتصال  
الحكمة لها من قبل فأنك تجد جواباً لكل ما هو الكثرة حالة بسيطة هي خلاصة للثقل  
فهذا العلم الواحد البسيط بالأجوبة الجمالية إذا شئت في التفصيل مترتباً متتابعاً  
فأنك أحضر الأجوبة في هناك بصورة متعددة فهذا هو العلم التفصيلي كذا  
له قسمة أخرى هي أنه ضلي أو انفعالي ثم إن ضليته أي ضلي العلم ما هو سبب للعلوم  
كأنه والانفعالي من المرسوم كذا وبنيانية وإنما لم نقل هو المرسوم وإنما هو للرسول  
فأنه مكسوف في الصراع الأول الجار والمجور وخبر في العقل بعماني الأعيان حصل  
كان العلوم بغير السببية السببية منها كذا في أول وهو الفعل يحصل ما  
والأعيان عقلا عقل في الأعراض النسبية الأول هي هيئة متصلة  
كون الشيء الكائن أين في ثقلنا هيئة اشرفنا الهيئة خاصة وكونها ليس  
مجرد شبه الشيء الكائن كذا انظار متى هو الهيئة الخاصة وكونها في الزمان  
وكون الشيء الزمان أعم من كونه في زمانه وكونه في زمانه هو الأكل والحوادث  
وغيرها من الأنيان ولذا قيل عنها ما في ثم كونه في زمانه أعم من كونه في زمانه  
الانطباق كافي الحركة القطعية والأعلى حركة في الحركة التوسطية ومنها البنية  
تحصل لأجل ما يحيط فيكون إضافة الهيئة لا في ملائمة ويمكن كونه ما مصلته

قولنا

كلمة ما لا بسيطة  
من مراتب العلم الأول كمال  
وإنه إذا كان كمالاً ما لا بسيطة  
بعضه لأن كمالاً ما لا بسيطة  
وأعراضها ما لا بسيطة  
ومفردات ما لا بسيطة

قولنا

كما ترى في قوله  
القطر ما لا بسيط  
وكثرة ما لا بسيط  
في المادة

قولنا

ما لا بسيط  
استكمالاً من عقول العلوم  
بالعرض معدلة في البنية  
المعدلة لطلبة العلم  
لا تعدل الفاعل العلم  
المعدلة

قولنا

ليس مجرد نسبة  
مجرد كونه لا يراعى اعتباراً  
شيء في الخارج كذا لا بسيط  
فإن جميعها كذا لا بسيطة  
الموضوعات كذا لا بسيطة  
فإن هيئة من الهيئة كذا لا بسيطة  
قاروا من غير هيئة من هيئة  
وإرسال من الهيئة كذا لا بسيطة  
لا عدل في كذا لا بسيطة  
وهو قد كثر في الهيئة كذا لا بسيطة  
من الهيئة كذا لا بسيطة  
تفصيلاً لا هيئة كذا لا بسيطة  
في الهيئة كذا لا بسيطة

قولنا

ومنها كذا  
مصدر كذا لا بسيط  
فإن كذا لا بسيط  
عزاً ما لا بسيط  
كذا لا بسيط

هذا قولنا  
فإن كذا لا بسيط  
فإن كذا لا بسيط  
فإن كذا لا بسيط  
فإن كذا لا بسيط

الوضع هيئتة على حاصلا ونسبة الاجزاء بعضها الى بعض ونسبة ما يحتاج لكون الجسم راقد على  
الفعل تاثيرا بذايعة حيا يترك ذلك الانفعال جانا ان المضاف نسبة تكرر من الحقيقة وما يشتمل

الوضع هو الهيئة التي يكون عليها الجسم في وقت ما  
فان كان الجسم راقد في وقت ما كان وضعه راقا  
فان كان الجسم واقفا في وقت ما كان وضعه واقفا  
فان كان الجسم جالسا في وقت ما كان وضعه جالسا  
فان كان الجسم نائما في وقت ما كان وضعه نائما  
فان كان الجسم راكبا في وقت ما كان وضعه راكبا  
فان كان الجسم سائرا في وقت ما كان وضعه سائرا  
فان كان الجسم قائما في وقت ما كان وضعه قائما  
فان كان الجسم جالسا في وقت ما كان وضعه جالسا  
فان كان الجسم نائما في وقت ما كان وضعه نائما  
فان كان الجسم راكبا في وقت ما كان وضعه راكبا  
فان كان الجسم سائرا في وقت ما كان وضعه سائرا  
فان كان الجسم قائما في وقت ما كان وضعه قائما

قولنا  
سواء كان داخل  
هذا اذا كان وضع الجسم  
فان كان داخل  
فوقه ولا خلاف ولا  
شك  
سواء

قولنا  
ثم الوضع للكون  
وايضا يطلق بمعنى جزء الجسم  
وهو الهيئة التي في الشيء  
بموجبته اجزاء  
بعضها الى بعض

قولنا  
وحيث اعتبر التجزؤ  
ولذا اعتبرنا بان يغير ولن  
يغير لان المضارع لا يمار  
المتحد وقدر في خشيته على  
لغيره والفعال ان يغير  
على المؤثر بعد انقطاع المؤثر  
اذ في عند انقطاع المؤثر  
ان يغير والفعال يطلق  
على المؤثر بعد انقطاع المؤثر  
اذ بعد انقطاع المؤثر في يغير  
بغيره في يغير في يغير  
لا يطلق الا على المؤثر  
والمؤثر هو الذي يغير  
والاول هو المؤثر

فان كان الجسم راقد في وقت ما كان وضعه راقا  
فان كان الجسم واقفا في وقت ما كان وضعه واقفا  
فان كان الجسم جالسا في وقت ما كان وضعه جالسا  
فان كان الجسم نائما في وقت ما كان وضعه نائما  
فان كان الجسم راكبا في وقت ما كان وضعه راكبا  
فان كان الجسم سائرا في وقت ما كان وضعه سائرا  
فان كان الجسم قائما في وقت ما كان وضعه قائما  
فان كان الجسم جالسا في وقت ما كان وضعه جالسا  
فان كان الجسم نائما في وقت ما كان وضعه نائما  
فان كان الجسم راكبا في وقت ما كان وضعه راكبا  
فان كان الجسم سائرا في وقت ما كان وضعه سائرا  
فان كان الجسم قائما في وقت ما كان وضعه قائما

بالشيء جده خالكون تلك الهيئة بنقله اي بنقل المحيط لنقله لنقل  
مقيده كما يقو بعد نسبة الشيء الى المحيط بحيث يتناول انفا الى هذا فيترق عن  
اذ لا ينقل المحيط بانفصال المحيط هناد والاعا اعم والثاوية غير هاد فيشمل التعم  
كالنقص والتجلب منها الوضوع الوضع هيئتة على حاصلا ونسبة اثنين معا  
ونسبة الاجزاء اي اجزاء الشيء بعضها الى بعض ونسبة ما يحتاج لكون الجسم راقد على  
اي الى خارج عن ذلك الشيء سواء كان داخله او خارجه لقيام والقعود والارتفاع  
والانبطاح وغيرها فالقيام مثلا هيئتة في الانسان بمجسبة فيما بين اجزائه مجسبة  
كون اسره فوق رجله تحت ثم الوضع للكون اي لكون الشيء بالحيث اشار اليه  
فدعي فالتقطه والوضع بهذا المعنى والوجود منها الفعل الانفعال  
الفعل تاثيرا بذايعة حيا كمتحين المتحن مادام يحسن ترك ذلك الذي يتناول الانفعال  
كمتحن المتحن مادام يتحن في اعتبار الدج فيه ما خرج لنا في طائفة الابدعيان  
كالحاج والوجب العقل اللبس الاين وقوله عجز الامكان الذي في الوجهة  
ومنها المضاف ان المضاف نسبة تكرر قال الشيخ في طائفة الناس الشافعي  
التكره وان يكون النظر في النسبة فقط بل زيادة اعتبار النظر الى الشيء نسبة  
في حيث النسبة الى النسبة اليه كمال السقف له نسبة الى المحيط فاذا نظر الى السقف  
من حيث النسبة له فكان مستقرا على المحيط ثم نظر من حيث هو مستقر على المحيط  
مضافا لا الا الخارج في هو مستقر على المحيط مستقر على السقف والمحيط



لِذَا الوجودَكَ لِإِيَّانِهِ وَمَعَ الْإِمْكَانِ قَدْ اسْتَلَوْهُ وَقَرِ عَلَيْهِ كَمَا يَلْتَزِمُ بِلَا يَجْتَمِعُ عَلَى الْكُونِ قَرِ

[illegible]

ففي الواسطة في المرض كإحدى ساطة الوجوه الخاص في تحقق المهيئة وبالآخر في الواسطة في  
الثبوت كإحدى ساطة وجود الحق لتحقيق الوجود الخاص لا مكان في الواسطة في المرض  
ان تكون منشأ لانضاف في الواسطة شيء ولكن بالعرض كواسطة حركة الفينة بحركة  
جبالها والواسطة في الثبوت ان يكون منشأ لانضاف شيء لانضاف هو في مقامها  
ان يكون نفسه متصفاً به كالنار الواسطة لحركة الماء وثانيهما ان لا يكون كاشعاً للواسطة  
لها أو لا سوداد وجعل القصار ابيضاض الثوب موجوداً ومتحققاً لمفهومه هو  
الحق العلي صفاته وقيل اضافة الصفقة المعمولة كالحسن جبالاً في المصراع <sup>قيل</sup>  
على الكسرة الاسطوية الوجود المراد به حقيقة الوجود الذي ثبتت صالته وان به  
حقيقة كل شيء حقيقة كان لجبالاً هو المراد وقع الامكان بمعنى الفقر والعلق  
بالغير لا بمعنى كسب ضرورة الوجود والعدم لان ثبوت الوجود لا ضرورة ولا يمنع  
تساوي شيء الوجود والعدم لان حصة الشيء لنفسه ليست كحصة فيقضي بالضرورة  
مكيفة بالوجود الثانية بالاستمتاع قد استلزمه على نسيب الخلف لان تلك الحقيقة  
لا تأتي لها حق نقلت به تفقير اليه بل كما فرضه ثانياً لها فهو لا غيرها والعدم <sup>للمهيئة</sup>  
حاله ما معلوم أو على سبيل الاستقامة بان يكون المراد بالوجود مرتبة من تلك الحقيقة  
فاذا كان هذه المرتبة مفقورة الى الغير استلزم الغنى بالذات صلاً للوجود التام ولا  
أو ثبوتاً في كسب وقصر عليه أي على الوجود ككل الواسطة لا يمنع من  
بالامكان العام وبلا لا لزوم تجسم على الكون أي الوجود وقع حاصلة له قرعاً عليه

[illegible][illegible]

١٠٠ دقة موزون برز (الطوا) برس ارفع وقتها  
الصفا

ثم انجس في وجهه الخطا في انوار حقيقته ثم الكين طريق الحركة ياخذ الحق سبيلا سلكه

ثم انجس في وجهه الخطا في انوار حقيقته ثم الكين طريق الحركة ياخذ الحق سبيلا سلكه

ثم انجس في وجهه الخطا في انوار حقيقته ثم الكين طريق الحركة ياخذ الحق سبيلا سلكه

الصفات الكائنة فخل اذا كان حقيقة العلم مثلاً لاجته فهو الا استلزم كمال العلم الثاني بحال كونه في الحياة جوة بالذات في الازالة اذاته بالذات في الاختيار بالذات حتى تكهذه في شي بالذات انما اعتبر ناع الصفات الكائنة بذلك للامشارة الى معيار معرفة الكمال هوكل ما يمكن الا مكان العلم للوجود لا يستلزم عرضه للوجود فخصصل متعلد كالم لا كالبياض فكلما هوكل حجابا شيئا لولا ولما كالفال ان يقول يلزم تكرار الواجب بالذات فناء بانه ثم انجس وحلا اي الصفات جمعاً تاكيد في الذات والصادق فالتكثير فيها اى في مفاهيم انتزاعاً من وجودها لا في وجودها وانتزاع مفاهيم كثيرة في ذات واحد لا ينال به وحدتها ولما فرغنا الاكثيين بل المناهيين في اثبات الحق على صفاته تعرضا لطريقه غيرهم فقلنا ثم ليكم الطبيعي الناظر في الجسم بما هو واقع في التعريف موضوع عليه طريق الحركة الاضافه بيان به ياخذ الحق في اي لاثانه سبيلا سلكه فربما يملك طريق الحركة نفسها بان الحركة لا يبقها من حرك والحرك لا ينفى الى حرك غير محزل اذ فقال للدرد والتم وربما يملك طريق الحركة الا فلا ان بانها ليست طبيعية بل نفسانية في لثانية ليست هوية او غصية لا عنها ولا ايضاً لنفع الا ماد فها اذا وقع له عندها ولا يصنها لبعث الامنية عدد الاجسام الواحد حجباً عن كونه غايتها او اعيانها في انوار اجته منه اليه وتجايلك طريق الحركة النفسانية او الامرا بالقوة نفى خوصها الحق الى

ثم انجس في وجهه الخطا في انوار حقيقته ثم الكين طريق الحركة ياخذ الحق سبيلا سلكه

ثم انجس في وجهه الخطا في انوار حقيقته ثم الكين طريق الحركة ياخذ الحق سبيلا سلكه

ثم انجس في وجهه الخطا في انوار حقيقته ثم الكين طريق الحركة ياخذ الحق سبيلا سلكه



فخرج جود العالم فأنج فانه عن منج الصدحج صوف الوجو كثره لم تعرضا لانه ما التوحد اقتصق  
فهو ولا واحدا حصلا او كان في وحدة محلا تركب ايضا عراه اعيد مما به امتياز وما به تحد

قولنا

لان سطر احي قراء

ولا ان حدوث العالم كان  
يحيى مسبوقه وحده عدم ان  
الحق كان فرضا على بعض  
العالم وكان من فيه كحده كان  
الله لم يكن مع شئ كان  
مسبوقه بعدم بئش الزمان  
الموجود كما قال ثلاث عده لم  
نشأ انزاع بقاء الوجود  
بقاوه ليس قد يامقدار كثر  
من الزمان اللهم الا لمراد الحدوث  
القديم هو اول الطريق في علم  
الوجود كثره قد شئ ترو

قولنا

والمراد بالوجو شرط

الشرط عدم التعارض  
واحد هو الوجود  
الوجود المبرر بسيط  
المحيط

قولنا

وهذا هو التركيب

من شئ كالمشترك  
لما كان به الاشتراك بعضه  
من شئ كالمشترك  
المشترك كان المشترك  
الغيات وزم التركيب  
في اشخص ما هو  
شخص

لا بد لها من مخرج فاعلى وهو اما الواجب مستلزم وكذا لا بد لها من مخرج غافان  
الحركة طلب الطلب لا بد له من مطلوب وكل مطلوب له الفاعل ينفذ عند لا يتحقق  
حتى قد على باب الله وترد على جنابه فلا بد ان ينهي المطلب لا مطلق يظهر القلو  
وهو المطلوب باقاف في طريق جوده العالم لا يشاء صانه قد انج من  
التكليف فانه عن منج الصدحج لان سطر الحاجه العلة هو لا كما قد لا  
ولا الامكان مع الحدوث غير في توحيد ولا الامكان بطرحد  
صوف الوجو مفعول مقدم والمراد به الوجو بشرط لا وهو الواجب كثره  
لم تعرضا مؤكدا بالتون الخفيفة لانه اي صوف الوجو اما التوحد  
اقضى فهو المطلب والاى وان لم يقضى التوحد لان اما يقضى لكثرة  
التوحد لا الكثرة ضلي الا لا وحدا فانه حصلا اذ ذلك التوحد على  
ذلك الكثير بذاته والمفروض ان هذا السطح يقضى لكثرة فلم يقضى وحده  
يوجد فيه كثير لان الكثير مبدا الواحد اذ كثرنا بذاته باطلنا وعلى الثاني كاد  
كل التوحد والكثرة عرضيا لغيره ما اشترانا اليقونا اذ كان صوف الوجو  
هو الواجب في وحد محلا لا برها الاخر تركب ايضا عراه ايعرض  
الوجو ان يعداى ان كان صوف الوجو الذي هو الواجب متعدا على اى تركب مما  
به امتياز وما به تحد لا في الوجو مشترك بينهما ما به اشتراكا لانه  
يستند ما به امتياز غير في كثره فانه مشترك بينهما الذي هو

هو تيان تمام الذات قد خالفنا لابل الكو استند واوضع بان طبيعة ما انتز مما تخالفنا بماتخالفنا

هو تيان تمام الذات قد خالفنا لا ببعضها حتى يلزم التركيب لا بمرزايته  
 يكون الواجب في هويته معللا ويكون جوب الوجوه ممتنع لا بكون الكو استند  
 اي هذا الكلام اليه استند عبارة هكذا لم لا يجوز ان يكون هناك هويتا  
 بسيطتان بجلوا لكن مختلفتان بتمام المهية يكون كنهها والوجوب بالذات يكون  
 مفهوم جوب جو منترعا منها مقولا على ما هو لا عرضيا وما يوافق فيها ان يكون  
 وجوب الوجوه عرضيا معللا فلم يكن شيئا منها واجبا للوجوب بما هو والوجوب  
 بل شيئا في الذات والوجوب قد ابطوه فهو مدفع بان يلزم للعالم ان  
 وجوب الوجوه عرضيا بمعنى المحل بالضميمة ومن عوارض الوجوه وليس كلبالعرض  
 بمعنى الخارج المحل وعوارض المهية كالشيئية فانها عرضية للاشياء الخاصة  
 لتتبع ونفرد وانها هي مستحقة لجلها في ذاتها ولهذا جمع كل ما في الوجود  
 وبين الذات حيث قال كل منهما واجبا للوجوب بالذات فالمراد بالعرضية ما عدا  
 وبالذاتية الذات في بالبرهان في الذات في بالاشياء عو حتم هذا دفع  
 بان طبيعة ومفهوما واحدا ما نافية اختراعت مما ان كان شيئا في الذات  
 هي تخالفنا كالمحور المتفرع والاختلاف المتخالف وجهة اتفادها في حقيقة  
 وجهة اختلافها بالفصول لا في الذات المتفرع من ذيها وغيره وجهه اتحاد  
 في علم المهية المشتركة لا وجه اختلافهم بالعوارض الشخصية فمن علمها البو  
 ان العرض المتفرع والاجناس العاليات البسيطة المتخالفات بتمام وانها في ذاتها

قلنا

قولا عرضيا

انما قال ذلك لان وجوبه  
 من واحد والشيء لا يترفع  
 كان انما لم يحصل له وجود  
 ما اذا كان عرضيا فانما يكون  
 شيئا واحد المتعدي شيئا اخر  
 هذا يشبهه عسيرة الاستدلال  
 في فرق الاول الثاني في  
 المهية فانما لا يكون  
 فاحتمل ان يكون هناك  
 بسيطتان كذا وكذا نظر  
 البسيط غير انما لا يكون  
 الثاني في ذاته  
 الوجوه كما لا يخفى وانما لا يكون  
 بالذات في الوجوه تمام ذاتها  
 البسيطة وعدم السخينة فيها  
 قالوا لا يشترك في المضمون  
 بما هو مفهوم وانما لا يكون  
 من الوجوه شيئا من حقيقة  
 واحدة مقولة انما لا يكون  
 بسخينة بين الشيئين والغير  
 ذلك الاختلاف في الذات  
 امشك ان في امشك  
 الا في امشك  
 الا في امشك  
 شيئا في

في الوجوه شيئا من حقيقة واحدة مقولة انما لا يكون بسخينة بين الشيئين والغير ذلك الاختلاف في الذات امشك ان في امشك الا في امشك شيئا في

بل ان سلك الحق غير واحد ليس معونا المعنى فارد اذ الخصوصية اما تقدر في اخذها فلم يكن منه الاخر والخصوصية ليست تشترط فالواحد المشترك المحكي فقط وحيث لا موضوع ومهمة ولا هيولى كيف لا شئغية

قولنا

بل ان سلك الحق  
المرقة من جهة لثواب بق  
تجوز لزم العنونة كغيره  
ان اتفاق لا يثبت لثواب  
المعنى الواحد في المعنى الواحد

قولنا

بغير القدر المشترك  
دخول حيث التعلق بالمرقة  
جميع كالمصوبات لزم لثواب  
في الواحد منها لزم بقدرها  
لا يثبتين فلهذا وجهها لا يثبت  
الا لثواب الواحد المشترك  
وهو القدر المشترك  
والمعنى

قولنا

ببر في الوجه الحقيقي  
الذي سطره وليدك الوجوب  
الذات عند السالين ثم انما  
في التوحيد ان مرده لزم الوجه  
في الكليات عارية ووديقه لم  
يعر حينا ولا غيره للثبات  
ان من نسبة لا بعد من الوجوب  
والا لثواب لا يمكن من ذلك  
في الوجه عينه لا يشترط  
فلهذا سطر

قولنا

او الموصوفة بالحق  
فالمبانيات ليست مرتبطة  
بغيرها لا يتبادر الى الحسنة  
والتميزية والوجوب من حيثها  
التعريفية ولا غيب لها كونها  
رواد كغيرها لا لغو  
مقتضى  
القدر

ببر في الوجه الحقيقي  
الذي سطره وليدك الوجوب  
الذات عند السالين ثم انما  
في التوحيد ان مرده لزم الوجه  
في الكليات عارية ووديقه لم  
يعر حينا ولا غيره للثبات  
ان من نسبة لا بعد من الوجوب  
والا لثواب لا يمكن من ذلك  
في الوجه عينه لا يشترط  
فلهذا سطر

ما فرضه هذا الرجل اما يتنوع وحيث اشتركتا في العرض والحلول في الموضوع ذا  
وحيث الواجب المفروضين قد مشترك تحقق في كل واحد منهما ما مابه الامتياز  
الاثنيتية فجاء التركيب بل ان سلك الحق متافق في شئ من الموارد غير مصداق  
واحد ليس معونا المعنى فارد اذ الخصوصية التي في واحد المعنونات والمصداق  
لو تكررت اما تقدر في اخذ اي اخذ المعنى الفارد وانتزاعه منه صدقة عليه  
فلم يكن منه اي ذلك المعنى الفارد الا افراد الاخر لكونها فائدة لهذه الخصوصية  
او الخصوصية المخصوصة ليست تشترط في اخذ ذلك المعنى صدقة فالواحد المشترك  
يعنى القدر المشترك بين المصاديق هو المحكي عنه والمأخوذ منه فقط ان خصوصيات  
ملغاة وقد تفرقا ذيل **برهان آخر على التوحيد** الامور العامة ما يتعلق بالحق  
وهو ان الكثرة ان كانت نوعية فالمبانيات وان كانت عددية فان كانت في الجوهر  
ولولحتمها وان كانت في الاعراض فالموضوعات وحيث لا موضوع او كونه و  
لا هيولى تعالى الواجب **عز في حيد الرعا** عن كل كيف يتحقق الاثنيتية  
البراهين النابتة اقيمت على انه لا شريك لواجب الوجود في الوجود ذاته بل في الوجود  
الحقيق اي الوجود في نفسه لا يتغير ليس الا هو لان كونه لا يبرهن على انه لا شريك  
في الالهية والقاعلية على الخلق على المعنى الصلح للالهيين ليس الا هو فهذه الاولية  
العام ثم اشتدنا وحدة الالهية في الحس متعلق بكوننا عالمين وهو مقتضى بطلان  
وانما ملنا في الحس لان العوالم العقلية كثيرة لزم الحلالا لاننا لو فرضنا عالما اوجبتنا

١٢٥  
ببر في الوجه الحقيقي  
الذي سطره وليدك الوجوب  
الذات عند السالين ثم انما  
في التوحيد ان مرده لزم الوجه  
في الكليات عارية ووديقه لم  
يعر حينا ولا غيره للثبات  
ان من نسبة لا بعد من الوجوب  
والا لثواب لا يمكن من ذلك  
في الوجه عينه لا يشترط  
فلهذا سطر

في نفس عالمين بطلاناً غائفاً بالكون أو غائفاً  
والصغر شيئاً أو خفياً بحسب الأملان بدلتيفاً

قوله تعالى في نفس عالمين بطلاناً غائفاً بالكون أو غائفاً  
والصغر شيئاً أو خفياً بحسب الأملان بدلتيفاً

في عرض هذا العالم لكان شكله الطبيعي هو الكرة والكرتان إذا لم تكن أحدهما محيطة  
بالأخرى لزم الخلاف بينهما لآن تماس الكرتين بالنقطة سواء تخالفاً بالكون أو غائفاً  
هذا هو البرهان المشترك وأما المخصص بكون أحد المخلات التوحيية والملائمة للعددية  
ففي الأسفار والمبد والمعاد نقل عن العالم الأول والشيخ الرئيس شاء فليخرج اليها  
ثم لما نفينا عالمنا أرسى هذا العالم أردنا أن نقول هذا العالم واحداً بالاجتماع  
والاقتضال قطب العالمين واحد بالعدد باعتبار النفس العقل الكليين اللذين عالم  
الوحدة باعتبار أن الوجود في الكل عين الهوية والوحدة الحقبة الظلية ولا سيما بالنظر  
إلى وجه الله الواحد عليه بالحق المتثال الذي هو على كل حاضر غاي شبيه بآه  
نقلنا أن التمام كله كواكب وفلاكة الكلية والجزئية أحياء عقلاء متعقباتهم  
لا ينامون متواجدين في عشق جلاله لا يفترقون لكان نفوسها المتعلقة بها عو  
المشبه بها وفي بعض الآثار والتبويرات السماوية وحقق لها أن ما ضاهاها موضع قدم  
وفيها ملك أكرم أو ساجد والشمس قلب له وكان القلب الصوبر في لانا الصغير  
أشرف الأعضاء وله الرئاسة كل الشمس في الإنسان الكبير سيد الكواكب والأملان  
الرئاسة على كل الأجسام غيرهما الأعضاء الآخر لانا الكبير والرئيسة للرئيسة  
وقد جعل الرئيسة في لانا الصغير باعتبار رتبة وبارزتها في التمام البسطة  
وقد ذكر العلماء الشاؤون في الطبقات كما أوجه لا يجمعها هذا المخصص والجسم العنصر  
ثقيلاً كان أو خفيفاً بحسب الأملان لآية بالبقاء إلى ما شاء الله بدلتيفاً

قوله تعالى في نفس عالمين بطلاناً غائفاً  
والصغر شيئاً أو خفياً بحسب الأملان بدلتيفاً

قوله تعالى في نفس عالمين بطلاناً غائفاً  
والصغر شيئاً أو خفياً بحسب الأملان بدلتيفاً

۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

[illegible]

فبالنظام الجلي العالم شخص الحيوان بالدم لكن لا راس له لا ذنب كاله ليس تشريح غضب  
نفع تعدد تواردها على الشخص الذي قد ينفصل ثم الوجع اعلم بلا التباين خيرا هو النفس الفانيه  
والخير كالشر حتم لا حيا المحض والكثير المساويا

الحق المفعول اول لقولنا اعلم بلا التباين خيرا هو النفس الفانيه  
والخير كالشر حتم لا حيا المحض والكثير المساويا

اكمل افاده الفانيه في الحق المفعول اذا عرفت لك فبالنظام الجلي العالم الى انما  
جملة ملحوظة متدلية برش الله شخص الحيوان لا حيوان فقط بل الدم انسان  
لكن لا راس له كالاتا البشر ولا ذنب كالحيون الغنم كاله ليس تشريح  
لبرائة السموات منها وليس شرط الحيوانية والانسانية المطلقين هذه بل  
الحيود ركن الكلتيان وهما حاصلان له باعتبار اشتغالهما على النفوس العقول  
وجمع تعدد اي تعدد العالم تواردها على العقل المستقلة على العلم المشخص  
ولا انسان الكبير الشخص الذي قد يفعل وتأثير هذا في تعدد الالح  
عز في رفع شبهة الشوئية كقواعد حكيمه  
ثم الوجود مفعول اول لقولنا اعلم بلا التباين خيرا هو النفس الفانيه  
النفس القياسية اي الاضافي فكل وجود ولو كان مكانيا خيرا بانه خير عفا  
الا غير وهذه المقاييس هتان احدهما مقاييسه علمه فان كل معلول علمه  
المقتضية اياه وثانيهما مقاييسه العلم في عرضه مما ينفع في هذه المقاييس  
يقسم شرا في بعض الاشياء الكائنة الفاسدة في اوقات قليلة وسكك في كيفية  
تقسيم الشيء الى الاقسام المنقولة الكتب الحكيمه عن ارسطو في وضع هذه الشبهه  
وبان الشر عدم فقلنا والخير كالتحتم لا اي محتمل العقل حويا  
المحض والكثير المساويا فالتشبيح اخير محض في اخير كغيره العبد شرة  
واثامسا ولا كذا في جانب الشر والاقسام حتم ان المساوي كل منها قسم واحد

الحق المفعول اول لقولنا اعلم بلا التباين خيرا هو النفس الفانيه  
والخير كالشر حتم لا حيا المحض والكثير المساويا



فانحصر العقول الذكورية خيرات مثل المغاليل الا اذا اكثرت الخير مع شرائط في تركه شريكه مفضل  
 ترجع رجوع واما املا شراكه اعم ميا واجلا

كأن الغالب من كل منهما يستلزم مغلوب الآخر فلم يعد قسمًا آخر ثم القسمة ثالثة  
الحير والشر الثابتين أما بما لا يضافين كما في القبحات حيث اعتبرها بما لا يضافه  
وجعل المقسم هو الوجود بأن الوجود إما خير محض لكثير لا ينصرف بوجوده  
وإما شر محض يستصرف بوجوده كل شيء وإما نفعه غالب وإما ضره غالب وإماها  
متساويان كل ذلك بالنسبة لا الغير فالخصص طم الحير المحض كالعقول فإما هو  
بالفعل ليس لها حالة منتظرة وكلمات تامه جامعة لا تنفذ ولا تبدي في خير  
بكل الغيير والذى كتر خيراته مثل الملائل الأخرى والكائنات التى فيها قاص  
قليلة واضراران نادرة وإنما وجد هذا القسم من البد الحير المحض الذكى  
مع شر أقل فيه مجانب فليله فى تركه رأى تركه إجماده شركير فاحصل  
كما قالوا ان ترك الحير الكثير لأجل الشر القليل شركير فيكون القسم المقابل الغير  
الوجود وإما الاقسام الثلاثة الأخرى فلا يمكن وجودها كما قلنا ترجيح مرجوح فتم  
تماما ثلاثا على المساوى على المساوى بالمرج شر كثير مع شر مساو وأبلا أى  
لزوم ذلك بالتوزيع على تقدير وجود ذين أبطل وجودها فاذ لم يكونا موجودين  
لم يكن الشر المحض مفعودا بطريقا ولم يمتحج الى دليل والشر أعلام والجمعية  
باعتبار آخر الشر قد حكموا ببداهة هذه المسئلة وتبها عليها بامثلة منطق  
فى الكتب مع ذلك فخذ كالعلائمة الشيرازى من شرح حكمة الاشراق ليا ليلها  
نقلنا فى مواضع اخرى غير هذا الخصص ثم هذا الكلام اشارة الى شرها فلو اننا

قولنا

و بعد المقسم ہوں تو مجھ  
اس تصور و تصور قبل الرجوع الی  
البرائے نہ بد ضرر و الخیر کا فائدہ  
محکم احتمال العقول و آفاقہ  
نہ ہوا واقعہ لیس الخیر و الخیر  
الخیر غالب

قولنا

والا فانه لا يطلق او لا  
وفي ابطاله

قَوْلُنَا

و لم يحتج لادبیر  
کیف و اذی البقات یعلم انہ یلزم  
من فرض وجه الف لانه وجوبها  
علت طر اعدم و من النور المرقع  
و الخیر فلم یکن فرضا  
محمدا مصنف اثر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



لو وجب خلفه بالناس اذ بينهما الامكان القياس ولتحتاج في الوجوه وتوقفا كما اذا امكنت لغير لزما

قولنا

و اما لا تعتبر في ذلك  
بشرط لا يفسد الاجزاء الوحدية الذاتية  
وذلك ان يكون من جنس متفرقا  
المتعلقان فيها ايضا او  
فبعضه ليس هو الآخر المتفرقا  
في افعاله الذاتية مثلا  
بشرط ان يكون هو وجهه المتحد  
الان الفرس البقر  
الفرس الذي في كونه  
الذي هو فقط وان طرد  
فيه فقط ليس جف فضلا  
بما دة وصورة  
في هاتين

قولنا

هذا اذا كانت حادثة  
وهذا ايضا عند شديدا  
في مرتبة قام الذات  
المرتبة في مرتبة خارقة  
وجه لقول المحقق الاجزاء  
لا يلزم الحادثة في فرض وجه  
الاجزاء كملية لا تساهل  
الفسد وجهه في مرتبة  
المرتبة عند  
مرتبة الوجه  
في هاتين

لوقوعها اجزاء لحد المركب ما التسمية بالاجزاء المحلثة فنوال المجزئية فيا في المحل  
ان يعتبر في الذهن بشرط لا يفسد الاجزاء الوحدية الذاتية اعنى للمادة والصورة  
الذاتيتين على الثاني اما ان تكون متباينة في الوضع فهي الاجزاء المقدارية ولا في  
الاجزاء الخارجية اعنى للمادة والصورة الخارجية ثم اشرفا الى البرهان بقولنا لو  
الاجزاء على تقدير ربوتها للواجب فذلك خلفه بالناس محيث افرضنا  
والاجزاء واذا كانت الاجزاء واجبات لزم تعدد الواجب كون كل واحد بسيطاً بينهما  
الامكان القياس القضاية الاتفاقية فهذا بيان للملائمة بما تقر به اذ افرض  
واجبات لم يكن بينهما تلازم ولا لزم معلولتهما او معلولتهما مع لم يكن مركب  
حقيق مؤد الى الوحدة لعدم الافتقار فيا بين الاجزاء وهذا ما ادعينا من اللزوم وحقا  
الواجب في الوجود هذا اذا كانت الاجزاء وجودية ضلعية او احتاج تقوفاً الى  
النقوم هذا اذا كانت حادثة تحليلية وذلك عند ولا يلزم على تقدير ربوتها  
كما اذا امكنت الاجزاء على تقدير ربوتها للواجب ايضاً لوما اي لزم ذلك الاحتياج  
لان الاحتياج ولو ازم التركيب فكل مركب محتاج للاجزاء ويمكن ان يكون كذلك  
اي لزم الخلف الاحتياج جميعاً على تقدير امكان الاجزاء لكن لزم الخلف على وجه آخر  
وهو صيغة التقى المحض شوباً بالحاجة ليقض الصروف ملئها والمطلات الصروف  
والواجب العجب غنطاً بالمكان الفريدة الثانية في احكام صفاته  
علت لياتر غر في تقيسها اعلم ان كل ما في الشهادة اية في

بالبُتُونِ فَتُحِبُّ ثَابِتًا حَقِيقًا بِأَوَّلِ مَنْبَتٍ قِيمَ حَقِيقًا لِمَنْ حَرَفِيهِ أَضَافَةٌ كَالْحَيِّ وَالْعَالِمِ خَدِ  
ثُمَّ الْأَضَافَةُ وَالْيَلْبِيَّةُ كَالْمَالِيَّةِ وَقُدُوسِيَّةِ إِنَّ الْحَقِيقَ مِنَ الْمُضَافِ زَيْدٌ عَلَى الذَّاتِ بِالْأَخْلَافِ

كَأَنَّ مَوْلَانَا الرِّضَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَدْ عَلِمَ أَوَّلَ الْبَابَةِ مَا هُنَاكَ لَا يَعْلَمُ  
الْأَبَاحُ هُنَا فَإِذَا نَظَرَ إِلَى مَا هُنَا وَجَدَ نَازِلًا مِثْلًا أَنَّ لَهُ صِفَاتٍ سَلْبِيَّةً لَكُونُهُ لَيْسَ  
بِحُجْرٍ صِفَاتٍ ثَبُوتِيَّةٍ وَهِيَ الْحَقِيقَةُ مُحَضَّةٌ كَحَيَوِيَّةٍ وَبِإِضَافَةِ حَقِيقَةٍ ذَاتِ أَضَافَةٍ  
بِمَا سِوَاهُ وَقُدُوسَةٍ وَأَمَّا الْأَضَافَةُ مُحَضَّةٌ كَابُوتَةٍ لَمْ يَدْخُلْ فِيهَا خَوَاتِمَةٌ لِكَيْ يَكُونَ الْعَالِمُ أَنَّ الْحَقِيقَةَ  
الْأَضَافَةَ الْأَبْعَدُ وَالصِّفَاتُ كَمَا تَلَا يَا كَلِمَةُ الْبُتُونِ تَحْتَ أَنْتَ وَتَقُولُ الْبَلِيَّةُ  
صِفَاتُ الْجَلَالِ لِنَعْوَةِ الثَّبُوتِ صِفَاتُ الْجَمَالِ ثَانٍ وَهُوَ الْبُتُونُ وَالْحَقِيقَةُ بِأَوَّلِ  
أَوَّلِ مَنْبَتٍ أَيْ أَضَافًا ثُمَّ قِيمَ حَقِيقًا إِلَى الْحَقِيقَةِ قِيمَ الثَّبُوتِ الْحَقِيقَةُ الْحَقِيقَةُ  
لَا يَكُونُ الْأَضَافَةُ إِلَّا الْغَيْرُ نَفْسُهُ لَا لَارْزُ لَهُ وَالْحَقِيقَةُ ذِي أَضَافَةٍ لِأَنَّ الْأَوَّلَ  
كَالْحَيِّ وَهُوَ الْحَيَوَةُ إِذَا لَيْسَ بِذَلِكَ فِي الشَّقِّ لَا سِيَّمَا مَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ الْوَجُودَ الْكَافِي  
وَعِلْمُ ذَاتِهِ بِذَاتِهِ وَابْتِهَاجُ ذَاتِهِ بِذَاتِهِ وَنَحْوُهَا وَالثَّانِي مِثْلُ الْعَالِمِ بِالْغَيْرِ وَالْقُدُّوسِ  
وَالْإِدَارَةِ لِمَا هُنَا خَدِ وَالْيَاءُ لِلْإِطْلَاقِ ثُمَّ النُّعُوتُ الْأَضَافَةُ وَالسَّلْبِيَّةُ  
كَالْمَالِيَّةِ فَإِنَّ الْعَالَمِيَّةَ نَفْسُ النَّسَبَةِ الَّتِي لِلْعَالِمِ إِلَى الْعُلُومِ وَكَأَنَّ الْقَادِرِيَّةَ الَّتِي هِيَ النَّفْسُ  
الَّتِي بَيْنَ الْقُدَّةِ وَالْقُدُورِ وَقُدُوسِيَّةٍ وَهِيَ سَلْبُ الْمَادَةِ بِالْمَعْنَى الْأَعْمَ وَلَوْ أَنَّهَا  
بِالْمُهَيْتَةِ أَيْ بِالصِّفَةِ السَّلْبِيَّةِ أَعْمَ مَا يَنْطَوِي فِيهَا بِحَرَكَةِ السَّلْبِ مَا كَانَ لَهَا تَقْطِيبُ  
كَأَنَّ لَيْسَ كَانَ فِي زَيْدٍ غُرْفَةٍ فِي زَيْدٍ أَيْ فِي زَيْدٍ فِي زَيْدٍ فَتَنْتَهِزُ فَتَنْتَهِزُ فَتَنْتَهِزُ  
إِنَّ الْحَقِيقَةَ وَالْمُضَافَ إِشَارَةُ إِلَى الصِّفَةِ الْأَضَافَةِ كَالْقَادِرِيَّةِ مُضَافٌ حَقِيقٌ  
لِحَقِيقَةٍ ذَاتِ الْأَضَافَةِ كَالْقُدَّةِ مُضَافٌ شَهْوَى زَيْدٌ عَلَى الذَّاتِ بِالْأَخْلَافِ أَوَّلُهَا

قَوْلَانَا

وَيُقِي سَعَةً الْجَمْعِ  
لِتَجْلِيَا تَابِ الْمَنْعِ غَيْرَ الْغَيْرِ  
وَالْجَوَاهِرِ وَالْمَرْصُوفَةِ وَالْمَجْمُوعَةِ  
بِالْمُهَيْتَةِ وَالْمَقْصُوفَةِ حَيْثُ تَقِي  
لَيْسَ كَبِ لَيْسَ كَبِ لَيْسَ كَبِ  
بِعَرْضٍ لَيْسَ كَبِ لَيْسَ كَبِ  
وَبِجَمْعِهِ لَيْسَ كَبِ لَيْسَ كَبِ  
وَأَمَّا الْبُتُونِيَّةُ فَمِنْ كَوْنِهِ وَجُودِهِ  
جَمَالُهُ فَجَمَالُهُ ثُمَّ عَلَيْهِ وَقُدُوسَتُهُ  
غَيْرُهَا وَبِجَمْعِهِ لَيْسَ كَبِ لَيْسَ كَبِ  
الْقُدُّوسِ بِالسَّلْبِ الْبَعِيدِ لِكُلِّهَا  
أَمَّا الْأَسْمَاءُ فَتَحْتَ هَذَا الْعَرَفِ  
وَبِغَيْرِهَا فَتَحْتَ هَذَا الْعَرَفِ  
الْقُدُّوسِ بِمَا فَصَلَتْ عَنْهَا  
فِي عِلْمِ الْكَلَامِ أَيْ

قَوْلَانَا

بِالْمَعْنَى الْأَعْمَى  
أَوْ عِلْمُ الْقُدُّوسِ كَمَا كَانَ  
مَوْجُودًا أَوْ مُتَعَلِّقًا  
بِشَيْءٍ

قَوْلَانَا

كَمَثَرَةِ ذَاتِ لَدَانَةٍ وَهِيَ  
ذَاتُ لَدَانَةٍ وَهِيَ ذَاتُ لَدَانَةٍ  
وَلَوْ رُبَّ ذَاتِ لَدَانَةٍ  
شَيْءٌ قَرِيبٌ

لكن مبادي القنوتية ترجع ذي نسبة اشراقية وصفة التلويح بالاحتياج في كل الاحتياج كلا ادراجا  
لان الحقيقة من صفاته بخصبها هي عين ذاته

قوله  
القيومية في اصطلاح الكلام  
تستلزم شيئا من صفاته  
القيام الذات واما  
القيومية الرجعية لشيء  
وهذا هو المراد  
قوله  
وهما ليس مستوفين  
اربع الوجوه مثلا ليس  
و اما الوجوه المحمودة باحوالها  
فهو سلب كائن بعد كذا  
وهذا كذا محمودة ما في الوجوه  
وهذا كذا في سلبه عن  
ان الزكيات في ان الزكيات  
والعدم والكمال في الكمال  
بجانب سلب السلب في ذاته  
وهو سلب سلب  
قوله  
لما علمت الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب  
قوله  
الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب

عينا انهم كون الذات نسبة اعتبارية فالعقل في ذلك علو اكبر لكن مباديها اي مبادي  
التقوى الاضافية لقيومية اي القومية ترجع ذي اي القومية ليست بعقلية  
بل هي نسبة اشراقية اي انها اشراق الحق في وحيته ظهوره وتسميته اضافة اشراقية  
مع انه اصل كل وجود وعباد كل ظهور ونور باعتبار كون برزخ البرازخ واقعا بين  
الحق والاطلاق العبر عنه بالكثر الخفي في الحديث القدسي بين الوجوه البعيدة والحق  
والذات ان منبسطا عليها كاضافة بين شيئين وصفة التلويح بالاحتياج اذ ذلك  
هو ان ليس بوجه مثلا فالجوهرية استقلال وجودها ليس مستوفين عن سلب  
الاستقلال الوجود عند وفيه اية مهمة كايق الجوهرية اذ وجدنا في  
الموضوع ولوجوده حقا اذ اسلب الجوهرية سلب تلك المهمة وذلك الحد غيرهما  
والثاني في سلب الاحتياج كاي الصفات السلبية اذ رجائى سلبية ترجع الى السلب  
والعدم سلب الاحتياج كاي الصفات السلبية اذ رجائى سلبية ترجع الى السلب  
الحقيقة ترجع الى صفة واحدة هي الوجوه الوجودية الوجود الشديدين الغير الشاهي عذ  
ومدة ومدة وهو عين الذات المهمة في الية ان الحقيقة من صفاته بخصبها هي عين ذاته  
اي الحقيقة من صفاته بخصبها هي عين ذاته اذ ذاته مطابق بفتح البناء اي مصداق  
الحل بيان ان ذاته لا يكون بذاته كاملا مستحقا لكل الصفات الكائنية وتجلية  
وهاؤه في مرتبة ذاته بذاته اذ لو كان مرتبة الذات خالية عن الكمال ومعلوم انها  
عن قابليةها اية والا كانت عين السلوب هذه الكالات كان مخلو امكانا لا مكانا

القيومية في اصطلاح الكلام  
تستلزم شيئا من صفاته  
القيام الذات واما  
القيومية الرجعية لشيء  
وهذا هو المراد

قوله  
وهما ليس مستوفين  
اربع الوجوه مثلا ليس  
و اما الوجوه المحمودة باحوالها  
فهو سلب كائن بعد كذا  
وهذا كذا محمودة ما في الوجوه  
وهذا كذا في سلبه عن  
ان الزكيات في ان الزكيات  
والعدم والكمال في الكمال  
بجانب سلب السلب في ذاته  
وهو سلب سلب

قوله  
لما علمت الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب

قوله  
الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب

قوله  
الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب

قوله  
لما علمت الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب

قوله  
الوجوه ليس صفته  
او الوجوه بالذات ذات تحت  
صفته اية صفته كانت  
مفهومها باعتبار وجودها  
هو وجود ذات ذاتة في وجود  
الاجت سلب سلب كائن في الوجوه  
او الوجوه في سلب سلب  
في وجود سلب سلب سلب سلب

الكل

إذ ذاته مطابق للحمل وجهه القبول غير الفصل وأحدثت الذات لا متهمها ككونك للتقدم والعلو

ان كان موضوع الهيئة التعليمية كان ذاتيا لكن لا مهية للواجب سوى الوجوه الصوف  
الذي هو حقائق الواقع ومثل الاعيان لا يمكن ان يكون موضوع الامر الواقعي استعداده  
وحامله مادة لا بد لها من صورة والمركب منها جسم تعالى عنك فوجب ان يكون  
هوته عالما بذاته لا بالعلم الزايد فادبنا لا بالقدر الزايد وهكذا في غير ذلك  
وجهه القبول اي قبول ذاته للصفات عرضية معلة غير الفعل اي غير جهة فعلية  
للك الصفات هذا برهان آخر يقتضيه انه لو كانت الصفات لازمة على ذاته كانت معلة  
بذاته اذ لا واجب لها الا بالوجود لا يفعل عن مجبولا ترايب فيلزم ان يكون في علو  
وجهه واحدة تكون **غير في انها معجدة مع** بسطا غاية للبا هو  
كما كانت الكل متحد مع ذات الموضوع بها واتحدت الذات والوجود لا متهمها  
تكون لفظا ظاهرا متداخلة وهو باطل ككونك المقدور لله والعلو لله هذا ظاهر  
للقيام وتوحيده يرتفع به ظلام اوهام اخلط عليهم الفهم المصدق فيرون اختلا  
مفاهيمها ويتوهمون اختلا في وجودها ومصادقها بحجبها وكانهم لم يقع اسمها  
جواز انتزاع مفاهيم مختلفة من مصداق واحد منهم مع القائلين بتجدد المفهوم  
ايهم في شقاق وتقرير النظر ان يصح عليك انك مقدور لله ومعلوم مراد  
الغير ذلك من المضامين لا ضافاته ثم وانت شخص لمصداق فارد لا يمكن  
ان تقول ان مقدور له من جهة ومعلوم له من جهة اخرى مثلا اذ يلزم ان يكون حقيقة  
مقدوريتك غير معلوم له مع ان لا يفر عن علمه مثالا في حقيقة معلوميتك

قوله  
هذا تنبيه للقيام  
بالقيام جواز انتزاع مفاهيم  
منه لغة فترات  
واحدة





والاشعري ازيد قائلا وقال بالنيابة المعتزلة ونعمة الحدوث الطنبوري قد رادها الخارج عن مفضل  
ما واجب جوده بذاته فواجب الوجود مرجحانه

هو الاعراب على الصميم والوجود الذي هو المعروفة والمحبة الاضالية اعراب المكون  
الغبي المكون الغبي اي اعرابها ظاهر بذاته لذاته وهو التكلم الذي جعله مقياسا للام  
ولذلك ترى اعرافا يطلقون الاسم على نفس الوجود ملحوظا بتعين الاعتناء الكلاية  
والمتى على الوجود عز في ذكر اقول المنكبين هذا الصنف ملحوظا في  
والاشعري يازيد ياد في صفاته الحقيقية قائلا اننا نثبت باعتبار الطائفة كقولنا  
وان مالكا كانت كرام المعادن والزمامم بالذمماء الثمانية مشهور قال بالنيابة المعتز  
اي ذاته ناسبة من الصفات بمعنى ان خاصية العلم مثلا لا تقا ان الفعل وهي ترتب على  
نفس ذاته بل الصفة علم حقيقة وقد اشهر له هذا الغاية في دع المبادئ بالحقيقة  
ناخون للصفات ومنشأ غلظهم بالصفة هي المعنى القائم بالغير فكيف يكونوا لصفات  
ولم يفتنوا حقيقة كل صفة هي الوجود والوجود مقول بالتشكيل فكل صفة له  
عصر عرض كافر في العلم ان مرتبة منه كيف مرتبة منه واجبا لذاته وقس عليه القادة  
والارادة وغيرها فالمرتبة الاعلى من كل صفة هي حقيقة تلك الصفة بلا مجاز ولا  
موضوعه للعاني العامة ونعمة الحدوث اي حدوث صفاته الحقيقية في الطنبوري  
طنبوري معرفة الصفات قلنا رادها القائل الخارج عن مفضل اي مفضل العقل لا  
تغير وتفرج للكرامية حيث راد واوقفه وفضا عنه فبما يرب ياد الصفات الحقيقية  
صحتها ولا يرضى بضرورة العقل ثم اشرنا الى تعريف هذا المذهب بكونها ما واجب جوده  
بذاته فواجب الوجود من جميع جهاته كما انه واجب الوجود كذا واجب العلم والقدرة

الاشعري يازيد ياد في صفاته الحقيقية قائلا اننا نثبت باعتبار الطائفة كقولنا  
وان مالكا كانت كرام المعادن والزمامم بالذمماء الثمانية مشهور قال بالنيابة المعتز  
اي ذاته ناسبة من الصفات بمعنى ان خاصية العلم مثلا لا تقا ان الفعل وهي ترتب على  
نفس ذاته بل الصفة علم حقيقة وقد اشهر له هذا الغاية في دع المبادئ بالحقيقة  
ناخون للصفات ومنشأ غلظهم بالصفة هي المعنى القائم بالغير فكيف يكونوا لصفات  
ولم يفتنوا حقيقة كل صفة هي الوجود والوجود مقول بالتشكيل فكل صفة له  
عصر عرض كافر في العلم ان مرتبة منه كيف مرتبة منه واجبا لذاته وقس عليه القادة  
والارادة وغيرها فالمرتبة الاعلى من كل صفة هي حقيقة تلك الصفة بلا مجاز ولا  
موضوعه للعاني العامة ونعمة الحدوث اي حدوث صفاته الحقيقية في الطنبوري  
طنبوري معرفة الصفات قلنا رادها القائل الخارج عن مفضل اي مفضل العقل لا  
تغير وتفرج للكرامية حيث راد واوقفه وفضا عنه فبما يرب ياد الصفات الحقيقية  
صحتها ولا يرضى بضرورة العقل ثم اشرنا الى تعريف هذا المذهب بكونها ما واجب جوده  
بذاته فواجب الوجود من جميع جهاته كما انه واجب الوجود كذا واجب العلم والقدرة

الاشعري يازيد ياد في صفاته الحقيقية قائلا اننا نثبت باعتبار الطائفة كقولنا  
وان مالكا كانت كرام المعادن والزمامم بالذمماء الثمانية مشهور قال بالنيابة المعتز  
اي ذاته ناسبة من الصفات بمعنى ان خاصية العلم مثلا لا تقا ان الفعل وهي ترتب على  
نفس ذاته بل الصفة علم حقيقة وقد اشهر له هذا الغاية في دع المبادئ بالحقيقة  
ناخون للصفات ومنشأ غلظهم بالصفة هي المعنى القائم بالغير فكيف يكونوا لصفات  
ولم يفتنوا حقيقة كل صفة هي الوجود والوجود مقول بالتشكيل فكل صفة له  
عصر عرض كافر في العلم ان مرتبة منه كيف مرتبة منه واجبا لذاته وقس عليه القادة  
والارادة وغيرها فالمرتبة الاعلى من كل صفة هي حقيقة تلك الصفة بلا مجاز ولا  
موضوعه للعاني العامة ونعمة الحدوث اي حدوث صفاته الحقيقية في الطنبوري  
طنبوري معرفة الصفات قلنا رادها القائل الخارج عن مفضل اي مفضل العقل لا  
تغير وتفرج للكرامية حيث راد واوقفه وفضا عنه فبما يرب ياد الصفات الحقيقية  
صحتها ولا يرضى بضرورة العقل ثم اشرنا الى تعريف هذا المذهب بكونها ما واجب جوده  
بذاته فواجب الوجود من جميع جهاته كما انه واجب الوجود كذا واجب العلم والقدرة

هو تعالى عالم بالذات فإذ منه وجود عالمي للذات فلهذا وكلما جرد عاقل كما تجرد العاقل أيضاً اجتماعاً  
أولاً وهذا الظاهر الجلياً ثم الجواز أن يتغير هذا خلفه الموضوع عقلاً أخذ  
دونه بالفعل معقول فهو عاقله بالفعل أيضاً فله

والإرادة ونحوها وليس هذا تزييفاً للذهب الإشعري إذ هو أياً يقول صفاتاً واجبة  
لذا له لقوله بقدمها بهذه القاعدة أعني قولنا واجب الوجوب بالذات الوجوب جميع  
بمعناها أعم العينية **عز في انتفاء عالم بذاته** وهو تعالى عالم بالذات  
أي بنبذة أذمنة سبحانه وبقا وجوده على الذات أي العالمين بذاته ثم أخذوا  
الكال ليس فأنه **برهان آخر** وكلما جرد عاقل كما تجرد العاقل أيضاً  
أي كل مجرد عاقل كما أن كل عاقل مجرد لأن لا يلبس بعكاس الوجبة الكلية كصفها بل هو بآ  
مبرهنية كل من القاعدتين عليه فقلنا في بيان الأول أن عقلة مبنى للقول أي  
معقولية أمثاله الامكان أو لا امكانه وهذا الظاهر الجلياً أن هذا واجب  
رفع الصفة فاعلمنا كالحس الوجبة لا ينبغي أن يقر بالاضافة إذ لا يوافق الشرائع  
في المعارف ظهور بطلانه لأن كل موجود يمكن أن يعقل بوجه لو بالوجوه العاقل  
موجود والواجب ممكن أو غير ذلك ثم الجواز أن الامكان المذكور هو الشق الأول أن  
كان يتغير بآية العقل يعبره عن مقارناته ملحق بصير معقولاً فذلك خلف  
أذ الموضوع عقلاً مجرداً أخذاً هو بلا مؤنة تقرر مع معرفي ودونه أي الجواز  
الغير امكان غام في ضمن الوجوب فهو بالفعل معقول فهو أي ذلك الجرد المعقول  
بالفعل عاقله أي عاقل نفسه بالفعل لا بالقوة إذ ضايفها أي ضايف العاقل  
المعقول للمضايفان متكافئان قوة وضلاً فإنت لا يجوز أن يكون معقولية  
بالفعل في ضمن معقولية الغير لا لذاته فإنت لو كان معقولاً لغيره والغير عاقل لا لك

وهو تعالى عالم بالذات فإذ منه وجود عالمي للذات فلهذا وكلما جرد عاقل كما تجرد العاقل أيضاً اجتماعاً  
أولاً وهذا الظاهر الجلياً ثم الجواز أن يتغير هذا خلفه الموضوع عقلاً أخذ  
دونه بالفعل معقول فهو عاقله بالفعل أيضاً فله

موجود



وعالم بغيره اذ يستند اليه وهو ذاته لقدمه بالسبب العلم بما هو السبب علم بما سبب به وجب  
فدليل لا علم له بذاته وقيل لا يعلم معلولاته

والمعلم بغيره اذ يستند اليه وهو ذاته لقدمه بالسبب العلم بما هو السبب علم بما سبب به وجب  
فدليل لا علم له بذاته وقيل لا يعلم معلولاته

وعالم بغيره اذ يستند اليه وهو ذاته لقدمه بالسبب العلم بما هو السبب علم بما سبب به  
والتسبب متعلق بقولنا العلم بما هو السبب علم بما هو سبب به اى السبب وجب  
حاصلها الاشياء في ذاتها مستند اليه وهو علم وشهدانه التي هي عينه  
الاشياء لما رآته عالم بذاته والعلم بالعلّة بما هي علّة يقتضى العلم بالمعلّة فهو عال  
م بذاته ثم التقيّد بقولنا بما هو السبب اشارة الى ان المراد من العلم بالسبب العلم بعلّة تقتضى  
السبب سواء كان عين ذاته او زائداً وهي الامم المقدم على السببية لاضافته الى السبب  
انها عين حيثية ترتيب السبب التلطف عن العلم بما هي كما اشرنا اليه بقولنا بوجوب  
فكلما حصل في ذهنه فخرج حصل له السببية والادّاء منع الاشكال عن المردم  
وحكم النجم بما سيقع او الطبع لما قد قيل الثبوت الفلا في ذلك ركناً من هذا الباب  
وفي عدم تحلل لفظ الافقضاء او الاستلزام في المتن اشارة الى ان المعنى شأنه شأن  
العلّة الحقيقية ولا سيما الفاعل المصطلح للالهى فالعلم بما هو العلم به  
**عن في ذكر الاقوال في العلم بها الصبغة**  
فدليل القائل بغيره لان العلم به فلا سبب له بذاته بناء على ان العلم اما اضافته  
وهو لا يتصور بين الشيء ونفسه اوصية مساوية للمعلوم فيلزم تعدد الوجودات وان علم  
ان علم الشيء بانه حضورى لا يستدعى شيئاً منه فما هذا مع كونه كذا او غير كذا فيكون  
ويناسب التهمية خذلهم الله تعالى وقيل لا يعلم معلولاته اى مع علمه بذاته بقرينة  
المقابلته ومزاد القائل انه لا يعلمها في الجملة اى في الاول اذ لا يتصور وجوده في الازل وهو

والمعلم بغيره اذ يستند اليه وهو ذاته لقدمه بالسبب العلم بما هو السبب علم بما سبب به وجب  
فدليل لا علم له بذاته وقيل لا يعلم معلولاته

والمعلم بغيره اذ يستند اليه وهو ذاته لقدمه بالسبب العلم بما هو السبب علم بما سبب به وجب  
فدليل لا علم له بذاته وقيل لا يعلم معلولاته

وَمَثَلُ لَيْلَةٍ جَالِدٍ  
أَتَاهَا قَوْلُ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ  
أَوَّلَيْهِمْ فَعَلُوا مَا أَلْبَسُوا  
أَمَّا هُوَ الْعَدُوُّ فَجَاءَهُ بِدَلٍّ  
عَيْنًا هَذَا مِنْهُ الْجَعْلُ  
أَوْ هَذَا الصَّوْفِيُّ وَالْإِنْفَالُ  
أَوْ ذُو وَجُودٍ لَيْسَ بِثَبَاتٍ  
فَقُلْ قَائِمَةٌ بِالذَّاتِ  
مَعَ سَبْقِهِ دَامِرٌ لِلْأَوَّلِ  
وَدُونَ سَبْقِ أَنْ يَكُنْ بِأَخِيرِ

[illegible]

باطل إذ العلم بالعلمة في الازل يستلزم العلم بالعلم في الازل وان لم يكن العلم في الازل  
ومثله العلم به بما جعل أي مجعولا ثم علمه بذاته اما بقوله أي علمه عنه  
ثم ان فصل او بقوله ليس مقصودا عن ذاته فاما المبتداه وان يكون منفصلا  
عن ذاته فلا يخفى اما هو أي علمه المعلوم ثابتا بذاته أي ذوقه شيقية ثبوت وقدره عينا  
للبثوث منفكاً عن كونه الوجود ان في هذا مذهبه المعتزلة فجعلوا علمه ثم المهيئات الثابتة  
في الازل انت تعلم ان اصل نظر المهيئة منفكاً عن الوجود باطل اذ ذهنا لا الثبوت منفكاً  
عن وجود المهيئة نفسها لا عن الوجود البقي لله ثم الصوفية مثل الشيخ الغزواني  
ذا قاله فجعلوا الاعيان الثابتة الالان لا اسمائهم في مقام الواحدية علمه ثم وهذا  
مريب من حيث اثباتهم شيئية للمهيئات اسنادهم الثبوت اليها في مقابل الوجود مع انك  
قد عرفت ان الوجود ولا شيئية المهيئة الا ان يصطلحوا ان يطلقوا الثبوت على مرتبة  
الوجود وكلهم وضعوا مبانيهم حقيقة الوجود مرتبة منها وقابلوها بها اذ وجود  
عطف على قوله اما هو المعلوم ليس ثابتاً فقط على اصطلاحهم فقل أي علمه مثل  
قائمة بالذات أي بذاتها مع سببهم متعلق بذات وجود دائم فلا طوق ان يفتعل  
علمه بالاشياء منفصلاً عن ذاته ذاتية وجود سابقاً على الاشياء وهو المثلث  
الترسيخي اثباتها في الفريدة المعقودة لبيان ان العلم لا يكتفى اليه علمه على التفصيل  
بالاشياء عندنا لكونها متاخرة الوجود عنه وعن علمها وذن سبق في وجود  
علمه ولكن لا يكون سابقاً في كل فهمها قولان كما اشارنا بقولنا ان يمكن علمه على نحو ان يكون

قهالما  
 كمرسته مرادوجه  
 اورا طلقا المنيات كمرسته  
 مرادوجه صطو انتر بقولا  
 الا عيان اثبت ويريد وادو  
 اولمر مرادهم بنو تادو كادوجه  
 اطفاف الفرض لا سفا سفا  
 بعرض الامار سر سفا  
 مرمر مرادو الفرض لا سفا  
 لا قدس هو مو لا سفا  
 وسادو بعرض الامار  
 اولمر مرادهم بنو تادو كادوجه  
 بعرض المنيات اثبت وادو  
 لازم ولا لازم لازم كادوجه  
 لازم ولا لازم لازم كادوجه

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]







للتأخرين أو البعض تفصيل البعض والوجه الذات علمه لذاته عدا والعلم للعلم وكيف اتحدنا  
بأنلونا لك علمناها فاقض يا في حدم معلولاها

هذا العلم البسيط ملكه وصفه زائدة على النفس في الواجب عين ذاته وحجتها  
كلامهم في بعض خبرنا أو البعض خبر مقدم لقولنا تفصيل البعض والحكمة  
لذا القول هو الرضى فثانته علم تفصيلي بالعلم الأول اجمالي بما عده والمكانه هكذا  
كل علم بعد الحق الأول علم تفصيلي صورة علمته بالعلم الأول تلك العلم بلاد  
واجب بالعلم واسطة هذا ضبط الاقوال بيناها بجملتها يحصل للعلم بالعلم  
عليها واثباتها تفصيلا وبيانها علمها كذا فوكل الى الكتب المفصلة  
الكتاب الكبير لصدة المالحين كونه سعة لنشر في تحقيق ما هو الحق عندنا

عز في علمه بالاشياء بالعقل البسيط ضا الاشر

الذات علمه لذاته عدا وهو كل الوجودات الممكنة المحركة ولما ذكره العلم  
للعلم اعلم بذاته علمه بعاده لما عرف ان العلم بالعلم مستلزم للعلم بالعلم  
وحيث اتحد الالف للاطلاق علمنا تلك من صفاته عينه العلم بانه تعالى  
بغيرها علمناها فاعل اتحد وضمير راجع الى ذات ما عدا العلم بعاده والمرد بان  
الذات المقننة بثالث علمه فاذا حكمت اتحاد العلين فاقض يا في حدم معلولاها  
اي معلولا العلين هاذ ذات ما عدا وعلمته بها والازم صدور الكثير عن الواحد  
هكذا حق القام العلم الطوي من علمته قد كان فوديه لكل التورية  
بل الحقيقية ولا التورية الحسية العرضية العدية الشعو المنبسطة على ظواهر الشوا  
المظهرة للبصر ان خاصه الاقوال بها الاقول الممكنة للثاني بل التورية الوجودية

هذا العلم البسيط ملكه وصفه زائدة على النفس في الواجب عين ذاته وحجتها  
كلامهم في بعض خبرنا أو البعض خبر مقدم لقولنا تفصيل البعض والحكمة  
لذا القول هو الرضى فثانته علم تفصيلي بالعلم الأول اجمالي بما عده والمكانه هكذا  
كل علم بعد الحق الأول علم تفصيلي صورة علمته بالعلم الأول تلك العلم بلاد  
واجب بالعلم واسطة هذا ضبط الاقوال بيناها بجملتها يحصل للعلم بالعلم  
عليها واثباتها تفصيلا وبيانها علمها كذا فوكل الى الكتب المفصلة  
الكتاب الكبير لصدة المالحين كونه سعة لنشر في تحقيق ما هو الحق عندنا

هذا العلم البسيط ملكه وصفه زائدة على النفس في الواجب عين ذاته وحجتها  
كلامهم في بعض خبرنا أو البعض خبر مقدم لقولنا تفصيل البعض والحكمة  
لذا القول هو الرضى فثانته علم تفصيلي بالعلم الأول اجمالي بما عده والمكانه هكذا  
كل علم بعد الحق الأول علم تفصيلي صورة علمته بالعلم الأول تلك العلم بلاد  
واجب بالعلم واسطة هذا ضبط الاقوال بيناها بجملتها يحصل للعلم بالعلم  
عليها واثباتها تفصيلا وبيانها علمها كذا فوكل الى الكتب المفصلة  
الكتاب الكبير لصدة المالحين كونه سعة لنشر في تحقيق ما هو الحق عندنا

فعله قد كان فوقيته وكان فوقيته مدله ثم انه انتباهه الاشراق وفيه اللطائف  
 وهو الوجود بنفسيه يقول ذلك الصفة منفية

الحجة القائمة بها مواضع الشئ المستمرة وغير المستمرة ثالثا فذا واعاقل الاشياء  
 وبما لها اية المظهر لكل الميثاق لا اهلها ولا تغير حال لا ثاني لها ولا امثال  
 وكان فوقيته قد تميز بفعله قدرته وهذا كما ان علم النفس بالصو العلية الثالثة  
 التوفيق عالمها عين قدرته عليها وعين اضافته الاشراق اليها ولو صار توفيقه الخ  
 بل اقوى من الموجودات العينية بقوة النفس والنوم والاعضاء او غيرها فيكون  
 نفس وجودها من سماء وارض وحيوان انسان غير ما علموا وقدرته وجودها في  
 قدرته انفسها الاشراق الاشياء وبعبارة اخرى قدرته فيضه للقدس كمالا  
 وهو الوجود المطلق المنبسط على الاشياء فاق الوجود مراتب الوجود الحق والوجود المطلق  
 والوجود المقيد والاول هو الله جل شاناه والثاني خلقه والثالث اثره واما فلنا انتقالا  
 الاشراق لذكر صف الوجود لما هو حيث يكون الفرض من صفة كالعنوان الثاني وهو  
 نسبة ذهنية مقولية ينفي فانه اذا اخذ صفه كان كل وجود من موقع فيضه  
 فيضه وموقع ذاته فلا يبقى طرفا متحصلا حتى يتحقق نسبة ولذلك كانت الصفة  
 منفية عنه ثم اشارة الى قوله كمال الاخلاص في الصفات عند اى الصفا الماخو  
 بحيث يكون لها نسبة مقولية بخلاف انتساب الاشراق فانه لا يشتد طرفا لانه  
 الاشراق القائمة بالذات وعند ظهوره بالوحدة التامة يفي كل مستشرق و  
 كل قابل غاسق والعلم الاجمالي الكمال المنفوق عليه بين الاشراق والمشتق يقول  
 الاشراق ان نفس وجود الذات علم اجمالي مقدم على العلم التفصيلي الذي هو وجود الاشياء

قولنا  
 وهو ما رتب في بيده  
 برقوتها تركه عليه  
 لقوة العودية  
 شتو

قولنا  
 شاة الوجود كمالا  
 نزه الصفات فان مفهوم الخلق  
 شدة حقيقة معلوما مفهوم الزم  
 مرحوما مفهوم الازدق رزقا  
 وهكذا  
 شتو

قولنا  
 وعند ظهوره، الوعد التام  
 كاذبة العيادة وكبرية الطرس  
 والمحق المنفصل للاشياء  
 سلبية، بسا الواحد القهار  
 عاقل الخلق المالك الليم  
 لته اراحد  
 القهار

لما خربنا بالبعث نقضيل البعض في الموضع الذات علمه لذاتنا عدا والهم للعالم وكيف اتحدنا  
بما نلونا لك علمناهما فاقصنا في حده معلولاها

هذا الكلام البسيط ملكه وصفه رائد على الفسر في الواجب عيننا في هذا الكلام  
كلامهم في بعض خبرنا اننا اى البعض خبر مقدم لقولنا نقضيل البعض من الحكماء  
لهذا القول هو الرضى فذاتنا علم تفصيلي بالمعنى الاول اجمالى بما عداه والمكان هكذا  
كل علم بعد الحق الاول علم تفصيلي صورة علمية له ثم بالمعنى الثاني تلك العلم بعد  
واجمالى بما عداه واسطه هذا ضبط الاقوال ببيانها بما لا يحصى يحصل للظالم اجمالى  
عليها واقابياها تفصيلا وبيانها عليها كذا فوكل الى الكتاب الفصل  
الكتاب الكبير لصدة المالحين شكر الله سعيه لنشر في تحقيق ما هو الحق عندنا  
عز في علمنا بالاشياء بالعقل البسيط ضا الاشياء

الذاتى ذاتنا علمه لذاتنا عدا وهو كل الوجودات الممكنة المجردة والمادية والعلم  
للعلم اى علمه بذاته علمه لعلمه بما عداه لما عرفنا ان العلم بالعلم مستلزم للعلم بالمعنى  
كيف اتحدنا الالف للاطلاق عالونونا لك من ان صفاته عيننا في ذاته علمه بذاته فاقصنا  
بينهما ما علمناهما فاعل اتحد وضميره راجع الى ذاتنا عدا والعلم بما عداه والمعاد  
الذات المقدسة يقال عليه فاذا حكمنا بتجاه العالين فاقصنا في حده معلولاها  
اى معلولا العالين هاذ ذاتنا عدا وعلمنا بها والآن صددنا الكثير عن الواحد  
هكذا الحق القائم العلامة الطوى من فعله ثم قد كان فوديته لكل النورية  
بل الحقيقة ولا النورية المحيية العرضية العديدة الشوا مبسطة على ظواهر الشوا  
المظهرة للبصر ان خاصه الاحق بها الاقوال الممكنة للثاني بل النورية الوجودية

هذا الكلام البسيط ملكه وصفه رائد على الفسر في الواجب عيننا في هذا الكلام  
كلامهم في بعض خبرنا اننا اى البعض خبر مقدم لقولنا نقضيل البعض من الحكماء  
لهذا القول هو الرضى فذاتنا علم تفصيلي بالمعنى الاول اجمالى بما عداه والمكان هكذا  
كل علم بعد الحق الاول علم تفصيلي صورة علمية له ثم بالمعنى الثاني تلك العلم بعد  
واجمالى بما عداه واسطه هذا ضبط الاقوال ببيانها بما لا يحصى يحصل للظالم اجمالى  
عليها واقابياها تفصيلا وبيانها عليها كذا فوكل الى الكتاب الفصل  
الكتاب الكبير لصدة المالحين شكر الله سعيه لنشر في تحقيق ما هو الحق عندنا  
عز في علمنا بالاشياء بالعقل البسيط ضا الاشياء

هذا الكلام البسيط ملكه وصفه رائد على الفسر في الواجب عيننا في هذا الكلام  
كلامهم في بعض خبرنا اننا اى البعض خبر مقدم لقولنا نقضيل البعض من الحكماء  
لهذا القول هو الرضى فذاتنا علم تفصيلي بالمعنى الاول اجمالى بما عداه والمكان هكذا  
كل علم بعد الحق الاول علم تفصيلي صورة علمية له ثم بالمعنى الثاني تلك العلم بعد  
واجمالى بما عداه واسطه هذا ضبط الاقوال ببيانها بما لا يحصى يحصل للظالم اجمالى  
عليها واقابياها تفصيلا وبيانها عليها كذا فوكل الى الكتاب الفصل  
الكتاب الكبير لصدة المالحين شكر الله سعيه لنشر في تحقيق ما هو الحق عندنا  
عز في علمنا بالاشياء بالعقل البسيط ضا الاشياء

فعله تدكان فوريته وكان فوريته لعله فلهذا انتخبها بالاشراق وفيضه للقدس لا لاطلاق  
 صرف الوجود بغيره فيقول ذلك الصفة منفية

الحجة القائم بها مواضع الشئ المستمرة وغير المستمرة والثالثة في اعناق الاشياء  
 وبطاعتها اي المظهر لكل المهيان لا اهلها ولا تغير حال لانها لا احوال  
 وكان فوريته قد تفرغ فعله قد تفرغ وهذا كما ان علم النفس بالصورة العلمية الثالثة  
 التوفيق عالمها عين قدرته عليها وعين خالفها لاشراقية اليها ولو صار توفيق الحق  
 بل اقوى من الموجودات العينية بقوة النفس والنوم والاختفاء او غيرهما فيكون  
 نفس وجودها في سماء وارص وحيوان انسان غيرهما علوما وقدرته وجودها في  
 قدرته انقسامه لاشراق الاشياء وبعبارة اخرى قدرته فيضه للقدس لا  
 وهو الوجود المطلق للنبط على الاشياء فان الوجود مراتب الوجود الحق والوجود المطلق  
 والوجود المقيد والاول هو الله جل شاناه والثاني فعله والثالث اثره وانما قلنا اننا  
 لاشراق اذ صرف الوجود الماخوذ به يكون الفيض من صفة كالعنوان الثاني الحق  
 يستمر ذهنية مقولية ينفي فانه اذا اخذ من كان كل وجود من صقع فضله  
 فيضه وصقع ذاته فلا يبقى طرفا محصلا حتى يتحقق فسيته ولذلك كانت الصفة  
 منفية عنه ثم اشارة الى قوله كمال الاخلاص في الصفات عند الصفا الماخوذ  
 بحيث يكون لها ذنب مقولية بخلاف الانساب لاشراق فانه لا يستطرق لانه  
 لاشراق القائم بالذات وعند ظهوره بالوحدانية الثامنة في كل مستشرق وينف  
 كل قابل غاسق والعلم الاجمالي كماله المنفق عليه بين لاشراق والمشاخية قول  
 لاشراق ان نفس وجود الذات علم اجمالي مقلد على العلم التفصيلي الذي هو في الاشياء

قولنا

وهو صارت في الوجود  
 بمرورها في تركه علميتها  
 لغيره البورية  
 من غير

قولنا

شأنه الا قد كان لا  
 في الصفات فان مفهوم الحق  
 مثله يقتصر مفهومه من الوجود  
 مرجعاً لمفهوم الازدواج  
 وهكذا  
 قد بين

قولنا

وعند ظهوره في الصفات  
 كانه الصفاة فيكون في العلم  
 والحق المنفصل للاشياء  
 بتجديدها لاسماء القهار  
 عاقل الله الحكيم  
 قد الواحد  
 القهار



والعلم اجمالي الكمال الذي علم بتفصيل بذات كثرته لم نك باللبس البسيط الاول لكن ما به انكشافها

ويقول المشافي ان علو الاول مجده ليس بهذه الصورة المقتضية بل بذاته التي علم  
اجمالي سابق عليها واتما كان اجماليا لا في جوهره بل في السبب فلا يمكن ان يكفينا  
الاشياء المتخالفة تفصيلا عندهم وانما عند موافقا لبعضنا الحقيقة فلا كان  
بسيط الحقيقة واجدا وبامع الكل وجوده كان جود بنوعه على فهو في عينه  
وكونه علما اجماليا في جوده والحد بسيط الذي علم بتفصيل بذات كثرته  
فان الصورة الذهنية كصورة الشمس يمكن ان تكون حكاية عن الاشياء الكثيرة  
لانها همت والمهية حيثية ذاتها حيثية للغايرة مع الهية الاخرى مع الوجود  
والوجوه المضاف اليها والحد بالعدد مرتبة الضيق ذاتا الوجود حيثية ذاته  
حيثية الحق والحاظ لما لوجوه الصوف يجمع كل وجود بنوعه على محال لا يشعشع  
منها والحوال على كل شيء هو عامة كماله وشيئية الشيء بها كماله فيصبح كل شيء  
فهو يحكي كل وجود لا يقصر عنه رضاء كبريائه ولما كان هنا مظنة سؤال هل هذا  
الوجود الخاص الهية الخاصة وبالجملة ذات كثرته المذكورة في النظم لم يكن الاول فكيف كان  
معلوما والعدم لا يعلم اجنا بانه لم تكن ذات كل شيء بالسبب البسيط في الاول  
اي لم تكن بنوع الكثرة في الاول قولنا بالسبب البسيط معناه انه لا بد ان يكون التعبير  
عن سبب الكون الاول بالسبب البسيط المنفية بانفاء الموضوع اذا لو حظ الاول  
وبالجملة لم يكن المعلوم الاول لكن ما به انكشافها اى العلم بها وهو الخواصة  
من كل وجود على طريق البساطة والوحدة لا التكرير والكثرة كما في العلوم في الاول

قوله  
ليس هذا الصور المقتضية  
وكونه بذات كثرته  
العلم بكونه جاسا وجوه  
وعلمياتنا بمصدق واحد  
كفر هذا البيان في خاطنا  
لا نأمنه  
قوله  
در وجهه اعملا  
وانه اعملا من خفا  
غير تفاد في كل  
شئ

هذا العلم اجمالي الكمال الذي علم بتفصيل بذات كثرته لم نك باللبس البسيط الاول لكن ما به انكشافها  
يقول المشافي ان علو الاول مجده ليس بهذه الصورة المقتضية بل بذاته التي علم  
اجمالي سابق عليها واتما كان اجماليا لا في جوهره بل في السبب فلا يمكن ان يكفينا  
الاشياء المتخالفة تفصيلا عندهم وانما عند موافقا لبعضنا الحقيقة فلا كان  
بسيط الحقيقة واجدا وبامع الكل وجوده كان جود بنوعه على فهو في عينه  
وكونه علما اجماليا في جوده والحد بسيط الذي علم بتفصيل بذات كثرته  
فان الصورة الذهنية كصورة الشمس يمكن ان تكون حكاية عن الاشياء الكثيرة  
لانها همت والمهية حيثية ذاتها حيثية للغايرة مع الهية الاخرى مع الوجود  
والوجوه المضاف اليها والحد بالعدد مرتبة الضيق ذاتا الوجود حيثية ذاته  
حيثية الحق والحاظ لما لوجوه الصوف يجمع كل وجود بنوعه على محال لا يشعشع  
منها والحوال على كل شيء هو عامة كماله وشيئية الشيء بها كماله فيصبح كل شيء  
فهو يحكي كل وجود لا يقصر عنه رضاء كبريائه ولما كان هنا مظنة سؤال هل هذا  
الوجود الخاص الهية الخاصة وبالجملة ذات كثرته المذكورة في النظم لم يكن الاول فكيف كان  
معلوما والعدم لا يعلم اجنا بانه لم تكن ذات كل شيء بالسبب البسيط في الاول  
اي لم تكن بنوع الكثرة في الاول قولنا بالسبب البسيط معناه انه لا بد ان يكون التعبير  
عن سبب الكون الاول بالسبب البسيط المنفية بانفاء الموضوع اذا لو حظ الاول  
وبالجملة لم يكن المعلوم الاول لكن ما به انكشافها اى العلم بها وهو الخواصة  
من كل وجود على طريق البساطة والوحدة لا التكرير والكثرة كما في العلوم في الاول

قوله  
ليس هذا الصور المقتضية  
وكونه بذات كثرته  
العلم بكونه جاسا وجوه  
وعلمياتنا بمصدق واحد  
كفر هذا البيان في خاطنا  
لا نأمنه  
قوله  
در وجهه اعملا  
وانه اعملا من خفا  
غير تفاد في كل  
شئ



وجودها بما هو العلم سبق كما انضاف اليها فلهذا قلنا ليس مجردا في وجودها انكشف بل انكشف في انكشافه شرف

العلم الثاني هو العلم بالعلم السابق كما ان وجودها بما هو العلم سبق كما ان وجودها بما هو انضاف اليها وبما هو

يعني ان قضية المقدس ورحمة الواسعة في كل المراتب احاط بكل شيء حملا وعلما ولا علم هو العلم الثاني في الثاني هو العلم بالعلم السابق في مقام الفصل اذ عرفنا هذا فنقولنا وجود اي وجود كليهما بما هو العلم سبق كما ان وجودها بما هو انضاف اليها وبما هو معلوم قد تحقق الحق بالعلم الفعلي اي قد علمت ان انما انضاف الاشارة في فضلها علم لانه فلا توهم انه ليس مقدما على المعلومات لان الصوة العلية ترجع عن الصوة العينية كما يقدح به طريقة الشيخ الاشراقي بل لان وجودها اه وكذلك لا يغير وجودها بما هو علم وبما هو حاضر كذا الباري المحيط انما التغير فيه بما هو معلوم غائب بعضها عن بعض بهذا واساله لا ينبغي ان يقدح طريقة الشيخ الاشراقي بل الصريح من كتاب انشاء العلم التفصيلي في مرتبة الذات لا اكفاء بالاجمال فيها والتحقيق مما استوت وامن هذا وانك وليس مجردا كما ان وجودها بما هو مضاف اليها انكشف لغير بل انكشف اي انكشف في الاشياء منطوقا في انكشافه اي انكشف في انه بذاته على شرف وذلك لانكشافه للتطوي هو حضوره في الاعلى كل وجود بوجود واحد له تعالى وهذا ما يعبر عنه تارة بالانطواء وتارة باستدعاء علمه تعالى بذاته علمه بما عداه فذا تارة عقل بسيط وفي عين باطنه جامع في مرتبة ذاته لكل محقول وكل خير وكان نحو اعلى واجبط وهذا اشارة الى مسئله الكثرة في الوحدة وان الوجود البسيط كل الوجودات نحو اعلى قال ارسطاطاليس اجابا برهن عليه عند الحكماء المتأخرين وقال السيد الدمامسي في التفتيش انه هو كل الوجود وكله الوجود وكلها والكمال

العلم الثاني هو العلم بالعلم السابق كما ان وجودها بما هو العلم سبق كما ان وجودها بما هو انضاف اليها وبما هو معلوم قد تحقق الحق بالعلم الفعلي اي قد علمت ان انما انضاف الاشارة في فضلها علم لانه فلا توهم انه ليس مقدما على المعلومات لان الصوة العلية ترجع عن الصوة العينية كما يقدح به طريقة الشيخ الاشراقي بل لان وجودها اه وكذلك لا يغير وجودها بما هو علم وبما هو حاضر كذا الباري المحيط انما التغير فيه بما هو معلوم غائب بعضها عن بعض بهذا واساله لا ينبغي ان يقدح طريقة الشيخ الاشراقي بل الصريح من كتاب انشاء العلم التفصيلي في مرتبة الذات لا اكفاء بالاجمال فيها والتحقيق مما استوت وامن هذا وانك وليس مجردا كما ان وجودها بما هو مضاف اليها انكشف لغير بل انكشف اي انكشف في الاشياء منطوقا في انكشافه اي انكشف في انه بذاته على شرف وذلك لانكشافه للتطوي هو حضوره في الاعلى كل وجود بوجود واحد له تعالى وهذا ما يعبر عنه تارة بالانطواء وتارة باستدعاء علمه تعالى بذاته علمه بما عداه فذا تارة عقل بسيط وفي عين باطنه جامع في مرتبة ذاته لكل محقول وكل خير وكان نحو اعلى واجبط وهذا اشارة الى مسئله الكثرة في الوحدة وان الوجود البسيط كل الوجودات نحو اعلى قال ارسطاطاليس اجابا برهن عليه عند الحكماء المتأخرين وقال السيد الدمامسي في التفتيش انه هو كل الوجود وكله الوجود وكلها والكمال

العلم الثاني هو العلم بالعلم السابق كما ان وجودها بما هو العلم سبق كما ان وجودها بما هو انضاف اليها وبما هو معلوم قد تحقق الحق بالعلم الفعلي اي قد علمت ان انما انضاف الاشارة في فضلها علم لانه فلا توهم انه ليس مقدما على المعلومات لان الصوة العلية ترجع عن الصوة العينية كما يقدح به طريقة الشيخ الاشراقي بل لان وجودها اه وكذلك لا يغير وجودها بما هو علم وبما هو حاضر كذا الباري المحيط انما التغير فيه بما هو معلوم غائب بعضها عن بعض بهذا واساله لا ينبغي ان يقدح طريقة الشيخ الاشراقي بل الصريح من كتاب انشاء العلم التفصيلي في مرتبة الذات لا اكفاء بالاجمال فيها والتحقيق مما استوت وامن هذا وانك وليس مجردا كما ان وجودها بما هو مضاف اليها انكشف لغير بل انكشف اي انكشف في الاشياء منطوقا في انكشافه اي انكشف في انه بذاته على شرف وذلك لانكشافه للتطوي هو حضوره في الاعلى كل وجود بوجود واحد له تعالى وهذا ما يعبر عنه تارة بالانطواء وتارة باستدعاء علمه تعالى بذاته علمه بما عداه فذا تارة عقل بسيط وفي عين باطنه جامع في مرتبة ذاته لكل محقول وكل خير وكان نحو اعلى واجبط وهذا اشارة الى مسئله الكثرة في الوحدة وان الوجود البسيط كل الوجودات نحو اعلى قال ارسطاطاليس اجابا برهن عليه عند الحكماء المتأخرين وقال السيد الدمامسي في التفتيش انه هو كل الوجود وكله الوجود وكلها والكمال

فَذَا نِعْقَانِ سِطْ جَامِع لِكُلِّ مَعْقُولٍ أَمْرًا نَاجِ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ف

[illegible]

مقام

و در غرض ضعیف و مجرب  
کیفیت جو غلظت و درجه  
بعد فانی تر شد و لا و جو  
لا غلظت و درجه و جو  
استقلال لا غلظت و درجه  
درجه

四

برای بیخ کنی  
از لاف‌ها و بی‌خبرانه‌ها  
استغفار کن تا غم‌ها را از دل  
تو ببرد و به جای آن  
روشنی و بهشت را بیاورد  
نظر کن علی‌الوقایع  
و از لاف‌ها و بی‌خبرانه‌ها  
دور شو

قَوْلًا

بسم العین  
 یفرق المثل الخوف من مستقر  
 بالمعوية بحسب العین من غیر  
 مستقر ورجوع العین وکذا  
 الزمان فایم الذیة متعلق  
 عن ذلک الخاریجات راویان  
 بحسب العین کذا راویان  
 عن شمس صریح العین  
 ودرست کتب  
 العین

وكله البهاء والكمال مساواة على الإطلاق لمعان نوره ورشحات وجوده وظلاله  
 وبذلك هوية وفردية هوية فهو الموحى المطلق لا هو على الإطلاق لا هو حتى والآن  
 توكل البسيط كل الوجودات ليس شيء منها الذي يتجاسى عنه العقول الوهية يرجع  
 مسئلة العلم الذاتي لله ذاته لا يعبر عن علمه شفاقة كانت قولنا والامر تابع  
 اشارة الى مسئلة الوحدة والكنة والآن هذه اية ترجع الى الفقر الثالثة للوجود  
 الامكانية والغناء الذاتي لوجوه الواجب يا ايها الناس انتم الفقراء لاله والله هو  
 الغنى ومعقبة الامرات الوجود المبسط على هذا كل الممكنات اعنى امره وكله التوحي  
 اولى كل شقة السماع الممكنات تابع له ثم بل تجر من داخله وضع وجوده وفيه  
 لما يتوهم انه ان كان يحينه ثم فلم سميته وامره وضعه مع انه يلزم وانبا طر على الاشياء  
 اختلاط الاشياء الخفية اكل غيره لم يكن العلم برقى مرتبة الذات بيان الذات  
 امره وجهه وجهه لا هو لا غيره اذ الموضوعية لقولنا هو هو او هو ليس هو شدة  
 الاستقلال لو لمحاظ العقل هو عين الربط بغيره مستقل في المفهومية فكانت  
 الوجود الزابط والمعنى المحرف لانفسيته واتما هو الزابط الغير محال للربط  
 الوكبة مرات ظهور الحق بما هي مرات بحسب العين فلا انفسية له حتى يحكم عليه انه  
 هو وليس هو فاذا كان الذات موضوعا لحكم كان الوجهة خلاد فضع الذات  
 فلما كان الواجب تأما وفوق التمام فاذا قلنا انه يعلم الاشياء ارادنا موضوع  
 هذه القضية الوجود الصنف اعنى الوجود المجرد عن الجوانب المظاهرة الذي

قولوا لعلكم اتقون  
 فاصفوا وادعوا  
 ولما كملوا ما كانوا  
 صنعوا لم تصفوا  
 فاصفوا وادعوا  
 ولما كملوا ما كانوا  
 صنعوا لم تصفوا  
 فاصفوا وادعوا  
 ولما كملوا ما كانوا  
 صنعوا لم تصفوا  
 فاصفوا وادعوا







ناتج من بداية النهاية في الواحد انطوائاً عنانية فالكل من نظام الكيان فيشله من نظام الرباني  
والممكن الاخر الاشرف قلم وصورة قامت به فصاحته وصورة ما تحت كل صورة جمعها بوحدة ضرورية  
فهي اذن قضاؤه التفصيل قلمه قضاؤه الاجمالي

لوجود الى نهائية له في الواحد متعلق بقولنا انطوائه وهو مبتداء ثانٍ بالجملة  
كون الوجود البسيط مشتملاً على كل الخبرات عنانية خبر الغائي بالجملة خبر الاول  
وهو عند المشائين صور مرتبة في قاتر ولما اعتبر في العلم العائني كونه سابعاً على  
النظام الاحسن فعلياً اي منشأ لذلك النظام قلنا فالكل من بيانية نظام الكيان  
اي عالم الكون يغشاه من نظام الرباني اي عالم العلم كما قالوا العالم الربوبي فيجب  
ومرادهم نشأة العلم وفي قولنا هذا اشارة الى انه لا يمكن نظام اشرف من هذا النظام  
لكونه ظلاً للجليل على الاطلاق والممكن الاقرب للاشرف وهو العقل الاول فلم يكون  
واسطة لافاضة الحق جميع صور مادته وبوجه كل العقول فلام وهو قلم على الكوا  
وسائط في افاضة العلوم على النفوس الكلية والجزئية وافاضة الهوى على الاجزاء  
وصورة قامت به اي بالقلم قيام صدور بلا واسطة او بواسطة قضاؤه اي  
قضاء حتى لا يرد ولا يبدل للاشارة الى ان المراد بالصور القضائية ليل الصور  
الكلية القائمة بالعقل بخلاف نظام كما يقول المشائون بل المراد بها المثل النوعية و  
بقولنا وصورة طبيعية لانه كونه ما تحت كل صورة من الصور القضائية وهو تلك  
النوري الذي يقر له رب النوع جمعها اي جمع كل صور تلك الصور وضيافها وكالاتها  
بوحدة اي نحو الوحدة والباطنة ضرورية ووجوباً لانه يعطى الكل غير فاعله  
فهي اي الصور القائمة بالعقل اذن قضاؤه التفصيلي كونها عتقاً لا عتقاً متكاملاً  
وفيهما كونه نوعية قلمه قضاؤه الاجمالي حيث انه بسيط الحقيقة مشتمل على الجميع

قوله  
مشتمل على كل الخبرات  
اشرفاً بلطف الخبرات المراد  
في صفتها وجماعتها انوية  
تقاربها وجماعتها  
القائمية

قوله  
من نظام الرباني  
اي نظام العلم على نظامنا  
في طريقه من العلوم والادب  
عند قائمية بترتيبها من  
في تقدم صورة الاربع في  
وتقدم صورة الاربع في  
زوج الربوبية لانه في  
الاي وشراب الا في  
الخواص الام لا في  
بين مقامات الصفات كقوله  
في العلم وتقدم في  
وسموا ولا يرتب بين الهيئات  
الهيئات العلية تقدم هيئات  
الاجزاء هي هيئات الاعراض  
وتقدم الهيئات البسيطة الهيئات  
الركنية من العتق بقبول وجوه  
بوجه واحد مع مجموعها  
من قديم

قوله  
قضاؤه التفصيلي  
لان القضاء جمعي في عالم  
الادب في سبيل الحقيقة كالنور  
القدوس في عالم الاشراق ولا  
الاشراق في سبيل الحقيقة و  
قضاؤه كقضاؤه في  
الصور المتعاقبة في  
الادب في

قوله  
قضاؤه التفصيلي  
قضاؤه كقضاؤه في  
الصور المتعاقبة في  
الادب في

نفس مما كليت<sup>١</sup> لَوْ حفظ ما انطبع<sup>٢</sup> عند<sup>٣</sup>ها لفظ عليه<sup>٤</sup> ذار<sup>٥</sup> سجل<sup>٦</sup> الكون عي<sup>٧</sup>ته من كل<sup>٨</sup> الى العيون  
وكونه<sup>٩</sup> نور<sup>١٠</sup> اعم<sup>١١</sup> القدر<sup>١٢</sup> دل<sup>١٣</sup> لا<sup>١٤</sup> من<sup>١٥</sup>ها احد<sup>١٦</sup> و<sup>١٧</sup> الفاعل

[illegible]

صور مادية يتصور البساطة نفس سماً مقصور للكلية متفة نفس لوح حفظ  
 اتاكونها الوحا فالات منزلتها والعقل في قول الضو الكلية منزلة اللوح الحس والعلم  
 الحس في قول النقوش الحسية وكذا انتمية النفس المطبوعة باللوح واما كونها محفظة  
 فلا تخفا عليها وانخفاها صورها التجرد ها وكلية ها على الغير ما اى نفس انطبعت في جرم الشئ  
 فقد صفتها الحفظ فان القدر على زان القضا فالضو الكلية القائمة بالعقل كانت فضلا  
 الضو الجزئية القائمة بالنفس الجزئية المطبوعة الفلكية كانت قدما وتلك الضو عند  
 كالضو المرتسم في خيالنا وعند الاشراقيين مثل العلقه عليه بالامانة الاضو  
 اى على القدر القدم على الذى سمعه وسجل الكون الى الضو الجزئية العينية  
 المطبوعة في المواد الكونية عينية اى عيني القدر العيني من بيان العيني كلما  
 في العيني كل في مادته وزمانه ومكانه وغير ذلك من مميزات الجزئية بل السند  
 الداماد من الافق المبين اطلق القضاء العيني عليها ولكن مأخوذة بالنسبة الى  
 طول اوج فاطلق القدر **عُرُ في القدر** عليها ليس بغير  
 فكونه نوراً على القدر دل لان القياضية لازم التورود هذا التورعين الشية  
 والشعور لا يلزمها حدوثها الفعل اى حدوث الزمان في المقد والقابل للارتقاء  
 للكلين فاعبروا في مفهوم القدر انشكاك متعلقها وتنا ما على الذات فاعبروا  
 فمعرفة بعضه الفعل والترك وهو باطل اذ الصحة هي الامكان واجب الوجود بالذات  
 فاجب الوجود جميع الجهات فالقدر كون الفعل على حيث ان شاء ضروري ان يتأصل

۱۰

[illegible]

قولنا العنبر

لكن بما هم مضائق لا الهادوا

مرقد

لهذا  
وهذا النوع من السيرة  
والأثر القوي والمدة

یعین المشیتہ و اشعور فلیف  
یکون نور الانوار هم

برای

علم لبعضهم فغيروا لغيره

ایزدم فرض و توهم و کمال

في كماله لان عدم المقدار لا يفسد  
عدم حقه لعدم العقد الاول لعدم

عن المظالم بعينه  
لهذا كوفي انه سئل  
عن العلة التي

...

لَكُنْ بِالْفِعْلِ الْبُشْرَى جَيِّبًا فَاتَّقِ مُوجِبَ تِلْكَ جَبَابًا يَفْعُلُ عَنْ مَا يُعْمُو بِهِ الْجَهْلُ وَتَفْرِغْ طَائِفَتَهُ لَافْعِلُ  
فَاتَّقِ عِلْمَ الْأَدْلَى وَكَيْفَ لَا وَعِلْمُهُ ذَاتِي

كَمَا قُلْنَا لَكُنِيَ الْفِعْلُ الشُّعُورُ وَجَبَّارٌ يَكْرِهُ الْمَشِيئَةَ الْمَعْبُودَةَ سَابِقًا بِقَوْلِنَا لِلْقَدَرَةِ  
أَنَّ قُوَّةَ ضَلِيلَةٍ إِنْ قَارِنَتْ بِالْعِلْمِ وَالْمَشِيئَةِ فَالْحَقُّ مَعَهُ مُوجِبٌ بِكَسْرِ الْحِيمِ أَيْ فاعِلٌ يَجِبُ  
فعله بقدرته واختياره وهذا على مذهب الحكماء حَيْثُ يَقُولُ الشَّيْءُ مَا لَمْ يَجِبْ لَمْ يُوجِبْ  
وَلَيْسَ مُوجِبًا بِنَفْسِ الْحِيمِ أَيْ فاعِلًا لا يَجِبُ فله الإبتداع، واختياره كالمضطر تَرْصُصُ  
الْأَرْضَ لِلْإِحْكَامِ، أَطْلَقَهُمُ الْمَوْجِبَ عَلَيْهِ ثُمَّ بِهَذَا الْمَعْنَى بَانَتْ حُرُوفُ الْكَلِمَةِ عَنْ مَوْضِعِهَا  
فَانْهَارَ أَطْلُقُوا الْمَوْجِبَ بِالْكَسْرِ فَتَحَوُرَ إِلَى الْفَعْلِ كَيْفَ هُوَ عِنْدَهُمْ عَيْنُ الْعِلْمِ وَالْإِدَارَةِ  
وَالْإِخْتِيَارِ فَكَيْفَ يَقْدِرُ أَنْ يَفْعَلَ عَلَيْهِ كَمَا عَلَيْهِ الشَّمْسُ لِأَسْثَرِاقِهَا وَإِنَّا وَاللَّهِ  
عَزَّ وَفِي عَزْوِ قُدْرَتِهِ الْكَلِمَةُ خِلَافُ الشَّيْءِ وَالْعَزْلُ

فذلك لوجوه أحدها كونها يعطى عمومها عموم الجعل بنى للفعل والى المجزية  
غايته يجمع الممكنات عمومها ومناطها وهو الامكان اذا كان الكل لا بد من جعلها  
لامكانها ولا يصلح اعطاء الوجود الا واجب الوجود لان غيره لا يجزى عن ملابسة قوة  
كانت مكانا ذاتيا واسعدا يامع عدم اعادة عدم الوجود ونفى اعطاء القوة  
للفعل ثبت عموم قدرته على كل شيء وثابها كونها ان علم الاول تعالى شأنه فخلق  
وكيف لا يكون ضليا وعلم ذاتي اي عينه اتم التي هي عين خبيثة العلية لكشئ  
وعلمه تعلق بكشئ فقدرة تعلق بكشئ ولا توهم الجبر من ذلك لان علم الفاعل  
كما تعلق بفعاله كذلك تعلق بعباده القريبة والبعيدة وللوسطه وقيل ذلك هو  
العلم السني وصورة اياه وتصديق بجاية العلية الدائمة والوهمية الدائرة

كَمَا قُلْنَا لَكِنَّ الْفِعْلَ الشُّعُورُ وَجِبَا وَيَلْزَمُهُ  
 اِنْهُ قُوَّةٌ ضَعِيفَةٌ اِنْ قَارَنْتَ بِالْعِلْمِ وَالْمَشِيئَةِ فَالْمُ  
 ضَلَمَ بِقُدْرَتِهِ وَاخْتِيَارِهِ وَهَذَا عَلَى مَذْهَبِ الْحَكَمِ  
 وَلَيْسَ مُوجِبًا بِنَقْلِ الْحَيْمِ اَيُّ فَاعِلًا لَا يَجِبُ فَعْلُهُ  
 اِلَّا فِي رُغْبٍ اِلَى الْحِكْمَاءِ اِطْلَاقَهُمُ الْمَوْجِبَ عَلَيْهِ تَقَرُّهُ  
 فَانَّهُمْ اِطْلَقُوا الْمَوْجِبَ بِالْكَسْرِ فَدَعَوْا اِلَى اِلْزَامِهِ  
 وَالْاِخْتِيَارِ فَكَفَى يَتَقَدَّرُ اِنْ اِنْفَاعِلِيَّةُ كَهَاءُ  
 غُرُزِي عَوْفَدَتَا لِكَلِمَةٍ

قولنا  
 مع عدم فائدة العلم  
 هذا مع قولنا فغداً ستبطل  
 واحدة ما جاء في خبر لا يخرج  
 العلم قولنا صاحب الهندسة لم يمت  
 الحق لا يطير ولا يحملها ولا يركب  
 من بيننا فبقية العلم والألم  
 العلم شركة فاذة  
 العلم  
 قولنا  
 وكيف لا أكون  
 ويا ترى علمي علمي فلو لم يكن  
 فلو لم يكن العلم فلو لم يكن العلم  
 للعلمية في الدنيا لا يخرج  
 حسن من وشره من  
 مرد جهاند  
 العلم  
 ٥

والشيء هو وجوده بوجده واختياره اختياراً مابداً وكيف فعلنا شيئاً فوضنا والله القوي القادر

قوله  
والمفعول  
بوجده  
اختياراً  
مابداً  
وكيف  
فعلنا  
شيئاً  
فوضنا  
والله  
القوي  
القادر

وبالمجمله تعلق علمه بفعله مسبوقاً بمباديه فلزمنا المبدأ فاختياراً ايضاً حكمه فالوجود  
بالاختيار وجوباً لا اختياراً لا ينافي الاختيار فإين الفرق من الاختيار كيف فاعلمنا مثلاً  
اغلال القاد الخار فمقتضى ما قلنا قولنا الشيء لم يوجد حتى لم يوجد اي اليجاد  
فزع الوجود والوجود حقيقى للحكاث في ذاتها اذ لم يكن ذلك ان يكون لغيره  
ان يكون ليس فلا ييجاد حقيقى لها فاذ كان الوجود اذ هو ترشح وله كنه لا حول  
ولا قوة الا بالله الهى العظيم لكن ليس هذا قولنا باليجاد كما ان حصر الوجود حقيقى  
الحق لا ينافي وجوده موجوداً بوجده ان استغارة مجازية كانه حصر اليجاد الحقيقى  
لا ينافي ثبات اليجاد ان سطية غير مستفله ولا بعلمها قولنا باختياراً اختياراً  
فانتهى بداً اذ لو كان الاختيار بالاختيار ثم قال العلم الثاني في الغرض فان علمه  
انه يفعل ما يريد يختار ما يشاء استكشف من اختياره هل هو حادث فيه بعد علمه  
او غير حادث فان كان غير حادث لزم ان يصح هذا الوجود وان كان حادثاً واكمل حادث  
محدث فيكون اختياره عن سبب فاعلم ان يكون هو او غيره فان كان هو نفسه فانه ان يكون  
ايجاداً للاختيار بالاختيار فمقتضى ان يكون وجود الاختيار فيه لا بالاختيار فيكون  
على ذلك الاختيار وغيره وينتهى الى الاختيار الا اننا نعلم اننا نختار ما لكن هذا لا ينافي  
كون فعل العبد بالاختيار اذ الفعل بالاختيار ما يكون ذلك الفعل بالاختيار لا ما يكون  
اختيار الفعل بالاختيار وخامساً قولنا وكيف فعلنا شيئاً فوضنا وكما ان الله  
تفويض فعلنا تفويضاً لنا شيئاً اقتضى ان يختار ما يخلقه من نفسه ففعلنا

كيف  
استأثر  
بشيء  
فوضنا  
والله  
القوي  
القادر

قوله  
والله  
القوي  
القادر

قوله  
والله  
القوي  
القادر

قوله  
والله  
القوي  
القادر

وَذُخْرٌ كَلِمَتُنَا بِالْمَلَكَةِ وَتِلْكَ فَيُنَاجِسُ بِالْجَنَّةِ لَكِنْ كَالْوُجُودِ مَنْوِلًا فَالْفِعْلُ فَعَالُهُ اللَّهُ وَهُوَ ضَلَا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

بالمملكة العبدية العلية والعلية ان كانت عليتنا وعليين زقا الله وياكم بحق محمد  
والده والمملكة التذيلة البهيمية المركبة والعلية السينة ان كانت عليتنا من غير هذا  
وياكم منها وتلك المملكة فينا حصلت بالحركة الثفانية والبدينية اذ الملكان انما  
تحصل من تكرار الاغوال الحركات فثانيتها كانت كبدنية والمفروض ان تلك الاغوال  
والحركات مفوضة اليها وحقايق وانثا وهوياتنا اليك لا الملكان العلية العلية  
سيتما بناء على اتحاد العاقل والعقول لاجل انه ما لم يتحكم ملكا تسالم يتم تخير ذواتنا  
قيل في هذا الاثنان حيوان تطلق مايت ولم تذكر الحالات لانها في معرض التوالف لم يبا  
بما ولهذا قال في فاسيق كما امرت وقال النبي في شيتني سورة هو ذلك كان هذا الامر  
ثم هذه التخيرات وان قف فيما لا يزال بالقياس اليها لكن بالنظر الى المبادى الفاضلة  
عن هذا المبادى جفت القلم بما هو كاش اليوم العتمة فغدر غول عن التخيرو النجيب  
وكل يوم بل كل في هوى شان وبوجه وهذا الوجه الخامس في نسخ خطاطى الفارغ الرود  
على المفوضه ولما توهم من الوجوه المذكورة في النظم الجبر بفوض بالله منه اردنا ان نثبت  
ان القصور ابطال التعويض للسلم للشرك الخفى وان التحقيق ما هو كذا هاهنا الحق  
الناو من لائمة الاختياره والامر بين الامرين كما اشرنا اليه بقولنا لكن كما الوجوه  
منسوب لنا انما اذ قد علمت ان لكل الطبعي موجود والمهية متحققة وان كان  
بواسطة الوجود وساطة في البروضات الواحدة في عين الكثرة فالفضل فضل الله  
لان نسبة ذلك الوجود الى الفاعل بالوجوب الى القابل بالامكان ان في مقام التوحيد

[illegible]

حفظ

[illegible]

إِنَّ بَيَانَ كَوْنِ التَّوْحِيدِ بَعْدَ بَيَانِ الْعِلْمِ بِالْهُدَى إِذْ عَلِمَ الْأَشْيَاءَ وَاتَّخَذَ صَلَةً يَكُونُ مَعَ بَيَانِ

[illegible]

يقط انما فان الوجود الالهيات فكذا في الفعل وهو في عين كونه فعل الله فعلمنا  
اذ علمت ان الوجود منفرد على الوجود ومخالفة الامر بين الامر بين الوجود ويدور  
الوجود حيثما دار ومعرفة نسبة الوجود يتوقف على معرفة نسبة الوجود وقد علمت ان  
الوجود الامكاني له نسبة الى الفاعل له نسبة الى القابل فكذا الوجود وهما ان النسبة  
في الوجود متعققتان مادام ان موضوعه متحققة فكذا في الوجود وقد ثبت القول فيه  
في شرح الاسماء وذكر في ان من يرى ثرا وينفي عن ذاته فعل الشرح ان الهية ينبغي  
ان يكون جهة ووقاية للحق عن اسناد الشرور فلينف وجود ذاته وليض مهية وجودا  
والانفكا ان الوجود له كل الوجود **غرد** لما عرفت من وزان النسبتين

فِي حَيَوَتِهِ وَبَعْضِ مَا يَتَّبِعُهَا

إِنْ بَيَّانَ كَوْنِ صِفَةِ النُّورِ وَنَحْوِ الْوُجُودِ بَعْدَ بَيَّانِ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ لَمْ يَلِمْ نَائِلِي  
هُوَ التَّيَّارُ الْفَعَالُ إِذْ تَوَقَّيْتُ عَلَيْهِ بِالْمَعْنَى الْمَصْدَرِ الْأَشْيَاءَ مَفْعُولِينَ مِنْ أَجْلِ  
لَمْ يَكُنْ كَمَا سَبَقَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَحْضُورِي بِالْإِضَافَةِ الْأَشْرَاقِيَّةِ فَعِلْمُهُ الْمَعْلُوقُ بِالْعِلْمِ  
يَكُونُ كَمَا وَعَدَ عِلْمُ الْمَعْلُوقِ بِالْبَصَرِ أَنْ يَكُونَ بَصَرًا بَلْ قَالَ شَيْخُ الْأَشْرَاقِ عَنْ عِلْمِهِ  
يَرْجِعُ إِلَى بَصَرٍ مَلَأَتْهُ **عُزْرُ فِي تَكْلَةٍ تَعَالَى** بَصَرُهُ يَرْجِعُ إِلَى الْعِلْمِ  
وَأَنَّ الْوُجُودَ كَلِمَاتُهُ لَا تَهْمُ مَعْرِتُهُ عَنَّا فِي التَّحْيِيرِ أَعْنَى لِكُونِ الْعَيْبِ كَمَا أَنَّ الْكَلِمَاتِ  
الْفِعْلِيَّةَ تَحْصُلُ مِنْ تَقَاطُعِ النَّفْسِ لِإِضَافَةِ الْقَاطِعِ الثَّانِيَةِ وَالْعَشْرِينَ إِلَى هَيْئَةٍ  
مَنَازِلِ الْفَرْكَاتِ الْكَلِمَاتِ الْوُجُودِيَّةِ تَحْصُلُ مِنْ تَقَاطُعِ النَّفْسِ الْحَرَّافِ هُوَ الْوُجُودُ

[illegible]



اللفظ موضوعا للكلام  
ثم هو المعروف بالكلام فهو موجود معه وجود ذهنا له جعلنا شهود  
من غيره لانهم الكلام اثر ولو فرضت غير بديله اذ ذاك حاله يكون له  
فالكل بالذات لا لاله حاكية جماله جلاله

اللفظ موضوعا للكلام  
ثم هو المعروف بالكلام فهو موجود معه وجود ذهنا له جعلنا شهود  
من غيره لانهم الكلام اثر ولو فرضت غير بديله اذ ذاك حاله يكون له  
فالكل بالذات لا لاله حاكية جماله جلاله

للنبط في المراتب الثانية والعشرين هي العقل والنفس الاطلاق السبعة الاربع  
الاربعة والموايد الثلاثة وعالم المثال والقولان التسع العرضية اللفظ موضوعا  
لدى لانام مما هو المعروف بالكلام فهو اى لك اللفظ نحو وجود معه وجود  
اخر مدلوله وهو الصوة الذهنية ذهنا اى في الذهن له اى الوجود الثاني جعلنا  
ومواضعنا شهود وحضورا بالطبع كما في لكانان الوجودية على الدوا لا الالهية  
ولا كالوجودات الذهنية على الوجودات العينية فيحتمل تأدية اى تأدية الكلام تأدية  
اى اللفظ ايسر واسهل كونه صوتا غير قادر لا خنجان في ذاته الى مؤنة زائدة لغير  
التشخيص من غيره كالاشارة فضلا عن غيرها كاحداثا وضع متفتنة كل مدلول لانهم  
الكلام اثر وايضا يختاروا اللفظ لان يكون متى لاسم الكلام ولو فرضت غير اى غير  
اللفظ بديله حتى يكون باعتبار الوضع خصوصية وخصائصا للالوجو الثالث  
في الذهن اذ ذاك اى حينئذ حاله اى حاله لا للغير يكون حاله اى حال اللفظ في  
وجودا معه وجودا بالمواضع اى حال اللفظ يكون حال الغير في عدم الدلالة على معنى فكون  
ذلك الكيف المسموع كالكيف المبصر والمذوق وغيرها الان اذ علمت ذلك  
ان الوجودات لا تفقد ما هو المعبر في الكلام الا ما لا مدخلية له الا على سبيل الاطلاق  
ككونه صوتا ولا يزداد على اللفظ الا ما هو مؤكدا كونه كلاما مع ما عاين المعنى فالكل  
اى كل الوجودات بالذات له دلالة على مدلولان الالهية حاكية جماله جلاله كذا  
جماله في كل الحقايق سائر وليس لها اجل الا لك ساتر وكل جزئي من الاسماء المراد

اللفظ موضوعا للكلام  
ثم هو المعروف بالكلام فهو موجود معه وجود ذهنا له جعلنا شهود  
من غيره لانهم الكلام اثر ولو فرضت غير بديله اذ ذاك حاله يكون له  
فالكل بالذات لا لاله حاكية جماله جلاله

اللفظ موضوعا للكلام  
ثم هو المعروف بالكلام فهو موجود معه وجود ذهنا له جعلنا شهود  
من غيره لانهم الكلام اثر ولو فرضت غير بديله اذ ذاك حاله يكون له  
فالكل بالذات لا لاله حاكية جماله جلاله

اللفظ موضوعا للكلام  
ثم هو المعروف بالكلام فهو موجود معه وجود ذهنا له جعلنا شهود  
من غيره لانهم الكلام اثر ولو فرضت غير بديله اذ ذاك حاله يكون له  
فالكل بالذات لا لاله حاكية جماله جلاله

وكل جزئي والايما اضع وصنعا الفيا لخلق ما صنع اذ عَصَرَ الدال الاله العَصِيَّة تَوَلَّى لا الالهية الطولية  
فنه ما فدا كان عين اللذان كَوْنٌ يَحِثُّ يَنْشَأُ الْاِيَّاتُ ومنه ما ذا كَلِمَاتُ تَمَّه كَجَمَاعِ الْكَلِمِ هَادِي الْاَمَّةِ  
وَمِنْهُ مَا فِي صُحُفٍ مُبَشِّرَةٍ مَا مِنْ ذِي الْاَلْفِ قُوَّةٍ ظَاهِرَةٍ

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

هَذَا  
كَلِمَاتُ قُرْآنٍ مُتَمَمَّةٍ  
وَمِنْ كَلِمَاتِ الْقَدَمَاءِ وَبَعْضُهَا  
الْقَدَمُ عَلَى الْفَرْسِ وَالْعَقُولِ  
كَأَقَالِ اسْمِ طَوْفِ الْمَنَاتِ  
كَلِمَةٌ فِي الْحَوَالِ كَلِمَةٌ فِي الْفَنَاءِ  
كَلِمَةٌ حَامِدَةٌ وَكَوْنُهَا  
مِنْ كَلِمَاتِ

۱۰۱. فوادی الخیر المصطفیٰ علیہ السلام



فحيث أنه أجل مدرك أتم إذ ذلك لا يفهمه منك مبتهج بذاته منهجه أقوى من له بشيئة  
مبتهج بما يصير مصدرا بحيث أنه يكونا كرابط لا يثق باستقلاله ليس له حكم على حاله  
رضاءه بالذات الفعلنا وذال الرضا ذاته لا يفتقر لنظام العالم لو انقضت لذات كمال الحق كافي العرض  
فحيث لا كمال قوته وهو منظم فوق النظام عليه

فحيث لا كمال قوته وهو منظم فوق النظام عليه

فحيث لا كمال قوته وهو منظم فوق النظام عليه

فحيث لا كمال قوته وهو منظم فوق النظام عليه

فحيث لا كمال قوته وهو منظم فوق النظام عليه

فحيث لا كمال قوته وهو منظم فوق النظام عليه

حاصلها أي حصل لك الحالة ثم منفصل تصور أي تصور الواجب حيث  
ذاته أجل مدرك بصيغة الفاعل لأن ذاته خاضعة لذاته لا مهيمنة له فضلا عن الذات  
والوَضْعُ وما يخال للمدارك بوجود ذاته مثله يناله بمدرك واحد هو  
المتعالية أتم إذ ذلك مفعول مطلق لأن علمه حضوري ذاتي تفضيلي بغير فكيف  
بذاته لا يفتقر مدركه بصيغة المفعول لكونه غير متناه في البهاء والجلالة بما  
لا يتناهي حيث أنه كذا فهو مبتهج بذاته وعاشق لذاته بمهجة أقوى وبنواتم  
فان تمامية الابتهاج والعشوق ورعى تمامية هذه الاشياء ومن له بشيئة  
شروع في بيان رادته فهو مبتهج بما أي بار يصير ذلك الشيء مصدرا وحيث  
عايد إلى كمال ما يكون أثره إذا كرابط لا يثق باستقلاله ليس له حكم على حاله  
بل يكون ظهوره ظهورا لغيره كس يكون الذل لما ظ التناكس فإذا كان الابتهاج والعشوق  
والرضا أو ما شئت فسمه بالوثابة بالابتهاج أو بالرضا أو بالرضا أو بالرضا  
المتعالية بالفعل متعلق بقولنا رضابعا وذال الرضا وهذا الابتهاج إذا قلنا  
ففي وقد روي في الأمور غرض في تأكيد القول بأن الذاع العرض لا يما عيان  
تنظيم العالم مفعول لو انقضت ما لكونك ندرى كمال الحق تمامية التي هي صفة  
ذاته من ذلك كالجو الكمال والجلال هو العرض لأن تنظيم ذلك النظام الكلي  
لا كمال قوته وهو سبحانه منظم تلك الأمور الكلية والعوالم الطولية والفضائية  
فوق النظام الظاهر خبر مقدم لقولنا علمه نعلم كماله كذا هو حقيقته على ما هو عليه



الفعل لا يسبق لمحركه ومع محو كان متخذا للذة الكائن بالذات فلهذا  
بهم أو ناقصا لما مكفى أو غيره الفعل لا يثبت في طائفة الفعل محرك فقط أو متحرك فقط أو ما خلت  
كذلك من لا شيء أو لا هو من شيء أو لا ما عنوا

وإنما عكسها في بادى النظر غير متحقق في الخارج واليهما اشير بقولنا ان السبق  
هو قول مفعول يسبق ومعلوم انه اذا سبق المحو لسبق اللذة ايضا فهو مبني على  
والنفوس المجردة ومع محو للهوى فهو كائن كالغناصر والعنصر يا متحرك  
كالفلان الفلانيان للذة الكائن اي كالهوى فلهذا يثبت ذلك عن محو  
فالمختار غير مبني بل اللذة مقدار حركته المتأخرة عن جسمه طبعيا  
متعلق بغيره وهو ليس له حالة منظره كالعقول أو ناقص هو بخلاف التام  
أما مكفى ان كفى بذاته وباطنه لا تروى عليه الذاتية في خروجها عن النقص الكمال  
ونفوسها وهذا القبول نفوس الانبياء على البضرة واما بعد الاستكمال فربما صاروا  
والنام أو غيره أى غير مكفى ان لم يكف بذاته وباطنه في الاستكمال بل الخارج  
مكمل خارج كالعنصر يات ونفوسها الغير اللوية الفعل كذا ايضا وفى وايضا الفعل  
محرك فقط أى غير متحرك كالعقول النورية فانها محرك للنفوس كحركة العلم للعلم  
والعشق للعاشق أو متحرك فقط غير محرك لشيء كالجسم بما هو جسم الحيوان أو ما خلت  
منها أى محرك وجبه محرك وجبه كالنفوس الطبايع كذا تقسيم رابع للفعل بأنه  
اثباتى من لا شيء كالاجسام فانها مخلقة من المادة الاولى هي الملائكة من لا شيء  
صلية فانها قوة محضة وقوة اليتى بلا هي قوة اليتى ليست بشئ أو شيئ من  
كالنفوس من العقول أو لا هو من شيء أى شئ لا من شئ كالعقول يمكن ان يكون  
شئ من شئ كالمواد لا يمانا المعارف داخل كماله على مادة اليتى والعقول

قولنا  
والنفوس المجردة  
من حيث تجردها عن القوى والاشياء  
من حيث وجودها بطبيعتها كاشية  
ازسبوتة بالمادة والاشياء  
المتعلق لثقلها بالاشياء  
في ارض منها وخرقت هذا  
القياس من ان شئ من جسم  
قائمين به وانا عندنا في  
منه اشرافين المحققين في  
الاسلام من الحكماء والافاضة  
الملة البيضاء فلهذا وثبت  
ان شئ من اجسامه سماء  
على انه ليس له دفاه  
في اليتى  
قولنا  
الحركة من حيث هي  
سواء كانت حركته من غير شئ  
محركا ام لا بطبيعتها كحركة  
حركة اينية وتحركها بغير  
تلك الحركة الاينية لانها  
والنفوس تحرك البزج حركته  
ولا تحرك في الاين وتحركها  
تحركه في كيفية اليتى  
وفي جبرها تهاوية  
في قدرته



بالجسم النفس عقلي سمك وجبروت ملكوت ملك والنور الاشم به الظاهر لنور الانوار ونور قاهر  
كل الحق واحد شير وكاف تغيير الكثير اذا العناية اقتضت جودا قاض منها بالنظام جودا

قوله (١) قوله (٢) قوله (٣) قوله (٤) قوله (٥) قوله (٦) قوله (٧) قوله (٨) قوله (٩) قوله (١٠) قوله (١١) قوله (١٢) قوله (١٣) قوله (١٤) قوله (١٥) قوله (١٦) قوله (١٧) قوله (١٨) قوله (١٩) قوله (٢٠) قوله (٢١) قوله (٢٢) قوله (٢٣) قوله (٢٤) قوله (٢٥) قوله (٢٦) قوله (٢٧) قوله (٢٨) قوله (٢٩) قوله (٣٠) قوله (٣١) قوله (٣٢) قوله (٣٣) قوله (٣٤) قوله (٣٥) قوله (٣٦) قوله (٣٧) قوله (٣٨) قوله (٣٩) قوله (٤٠) قوله (٤١) قوله (٤٢) قوله (٤٣) قوله (٤٤) قوله (٤٥) قوله (٤٦) قوله (٤٧) قوله (٤٨) قوله (٤٩) قوله (٥٠) قوله (٥١) قوله (٥٢) قوله (٥٣) قوله (٥٤) قوله (٥٥) قوله (٥٦) قوله (٥٧) قوله (٥٨) قوله (٥٩) قوله (٦٠) قوله (٦١) قوله (٦٢) قوله (٦٣) قوله (٦٤) قوله (٦٥) قوله (٦٦) قوله (٦٧) قوله (٦٨) قوله (٦٩) قوله (٧٠) قوله (٧١) قوله (٧٢) قوله (٧٣) قوله (٧٤) قوله (٧٥) قوله (٧٦) قوله (٧٧) قوله (٧٨) قوله (٧٩) قوله (٨٠) قوله (٨١) قوله (٨٢) قوله (٨٣) قوله (٨٤) قوله (٨٥) قوله (٨٦) قوله (٨٧) قوله (٨٨) قوله (٨٩) قوله (٩٠) قوله (٩١) قوله (٩٢) قوله (٩٣) قوله (٩٤) قوله (٩٥) قوله (٩٦) قوله (٩٧) قوله (٩٨) قوله (٩٩) قوله (١٠٠)

ليست مادة للنفوس فيكون النفوس المجردة وشئ لا وشئ واذا عرفت هذا فاعرف  
ان اياها عتوا وعنها عبروا بالجسم النفس عقلي سمك اى فيه تماها  
الاكثر نذا ولا في لسان المشايين وجبروت هو عالم العقول ملكوت بالمعنى الاعم  
وهو عالم الغيب جملة وملكوت بالمعنى الاخص هو عالم المثال بقوله الملكوت لا سفل  
وملك من الاضافات صفقا والتباقيات سبقا والمدبران اوتاماها ولاكثر نذا ولا في  
لسان الشريعة والعرف والنور لا سفل سبك والنفوس الفلكية والارضية والظاهرة  
والاجسام الفلكية والنصير بل الاشباح المثالية لنور الانوار ونور قاهر عن عالم  
العقل ما هو الاكثر نذا ولا في لسان الاشراقين بعضهم كالظاهر اكثر نذا ولا في لسان  
الاشراقين الاسلام واما حكايا الاشراق غيرهم فيجبرون عن الاجسام الفلكية والعنتر  
بالبرازخ العلوية والسفلية كافي كتاب حكمة الاشراق كل ولا لفاظا المسا وقول  
لنا كالنور القاهر الملك المقرب الجبروت العقل المعنى واحد شير وقوله  
الباقى بل الكل ذلك الان على معنى واحد حقيقى هو معنى الخافى مقصد المقاصد  
الكل عبارة وانت المعنى يا وهو للقلوب متطابق وكافى تغيير الكثير  
**عز في انما صدى عن تعال اما صدى بالترتيب**  
اى الاشرف الاشرف الى الاخير الذى انتهى به السلسلة الترتيبية اذا العناية فذلك  
معناها اقتضت جودا اى جود الافعال قفا صرح بها بالنظام والترتيب جودا  
اى افاة بلا عوض لا عوض قاهر على اى العقول الطولية بالترتيب فاض مثل

قوله (١) قوله (٢) قوله (٣) قوله (٤) قوله (٥) قوله (٦) قوله (٧) قوله (٨) قوله (٩) قوله (١٠) قوله (١١) قوله (١٢) قوله (١٣) قوله (١٤) قوله (١٥) قوله (١٦) قوله (١٧) قوله (١٨) قوله (١٩) قوله (٢٠) قوله (٢١) قوله (٢٢) قوله (٢٣) قوله (٢٤) قوله (٢٥) قوله (٢٦) قوله (٢٧) قوله (٢٨) قوله (٢٩) قوله (٣٠) قوله (٣١) قوله (٣٢) قوله (٣٣) قوله (٣٤) قوله (٣٥) قوله (٣٦) قوله (٣٧) قوله (٣٨) قوله (٣٩) قوله (٤٠) قوله (٤١) قوله (٤٢) قوله (٤٣) قوله (٤٤) قوله (٤٥) قوله (٤٦) قوله (٤٧) قوله (٤٨) قوله (٤٩) قوله (٥٠) قوله (٥١) قوله (٥٢) قوله (٥٣) قوله (٥٤) قوله (٥٥) قوله (٥٦) قوله (٥٧) قوله (٥٨) قوله (٥٩) قوله (٦٠) قوله (٦١) قوله (٦٢) قوله (٦٣) قوله (٦٤) قوله (٦٥) قوله (٦٦) قوله (٦٧) قوله (٦٨) قوله (٦٩) قوله (٧٠) قوله (٧١) قوله (٧٢) قوله (٧٣) قوله (٧٤) قوله (٧٥) قوله (٧٦) قوله (٧٧) قوله (٧٨) قوله (٧٩) قوله (٨٠) قوله (٨١) قوله (٨٢) قوله (٨٣) قوله (٨٤) قوله (٨٥) قوله (٨٦) قوله (٨٧) قوله (٨٨) قوله (٨٩) قوله (٩٠) قوله (٩١) قوله (٩٢) قوله (٩٣) قوله (٩٤) قوله (٩٥) قوله (٩٦) قوله (٩٧) قوله (٩٨) قوله (٩٩) قوله (١٠٠)

فأمر على مثل ذي شارة نفس كل مثل بطله فالطبع فالصورة والحيوان ولختم القوس بها نزولاً  
تعلقاً ونزولاً كما تعلق الذئب لا يوجد الواحد والعدد. فذلك الواحد نفس واحد أو صورة أو الحيوان ونفس  
نفساً وهيئة بالأجمل أو أحرى من فلازم بطل

فأمر على مثل ذي شارة نفس كل مثل بطله فالطبع فالصورة والحيوان ولختم القوس بها نزولاً  
تعلقاً ونزولاً كما تعلق الذئب لا يوجد الواحد والعدد. فذلك الواحد نفس واحد أو صورة أو الحيوان ونفس  
نفساً وهيئة بالأجمل أو أحرى من فلازم بطل

في شارة نورية على طبق العرضة واليقول الحق القوا هو لادين بل لا اثرات  
كما ينبغي فنفس كل أي ثم فاض نفس الكل المراد بها هنا جملة النفوس المحركة للشيء  
لا نفس الاطلس فقط كما مر ثم فاض مثل علقمة أي عالم المثال الخيال المنفصل فالطبع  
أي فاض طبع الكل فالصورة أي فاض الصورة الجسمية المطلقة فالحيوان أي فاض  
الحيوان ولختم القوس بها أي بالحيوان نزولاً فهذا هو القوس النزول وفي مقابلته  
القوس الصعود مراتبه كراتبه ويقابل كل هذه بنظيره وتلك كما بداكم تعود ولكل الترتيب  
والاشارة لا اشارة الصعود والاضر فلا ضرر عقصو قاعدة امكان لا اشارة الاخر  
**غرض في إثبات أن أول ما صد هو العقل**

عقلًا وقد كان ثمة عقل أنا الدليل العقل فكثير منه ما اشترى اليقولة اذ بد  
وتقررت لا يوجد الواحد والعدد فذلك الواحد الصاد وعن الصاد الواحد  
نفس عرض أو صورة أو الحيوان ولو فرض ذلك الواحد الصاد ونفساً وهيئة  
أي عرضاً لزم ان يكون بالاجم ككل ذلك الواحد المفروض احدها باللائم بطل  
النفس هنا جاز في ضلها الى الجسم العرض محتاج في ذاته فضلاً عن ضلها الى لو فرض عرضها  
نفساً تانياً كان محتاجاً الى الجسم واسطة النفس لان اسم النفس لما يتعلق تعلقاً تديرياً  
بالجسم يابا للزعم ان الصاد الاول يجب ان يكون على الوجه ادونه فاذا كان نفساً  
عليه لعلقه اذا كان عرضاً على علية لموضوعه أو أحرى من فلازم بينهما بطل  
يقولون فرض الصاد الاول عنه صورة أو هيولة بطل الثلاث بينهما وقد ثبت اننا

فأمر على مثل ذي شارة نفس كل مثل بطله فالطبع فالصورة والحيوان ولختم القوس بها نزولاً  
تعلقاً ونزولاً كما تعلق الذئب لا يوجد الواحد والعدد. فذلك الواحد نفس واحد أو صورة أو الحيوان ونفس  
نفساً وهيئة بالأجمل أو أحرى من فلازم بطل



وهكذا حتى لما حصل والفيض في العناصر بالفيض من الحيوان والوجود في نفوسهم  
فلا يهوى كثره استعدا بحركات السبعة السبعة

التي هي كثره استعدا بحركات السبعة السبعة

وهكذا حتى لما حصل والفيض في العناصر بالفيض من الحيوان والوجود في نفوسهم  
فلا يهوى كثره استعدا بحركات السبعة السبعة

وهكذا حتى لما حصل والفيض في العناصر بالفيض من الحيوان والوجود في نفوسهم  
فلا يهوى كثره استعدا بحركات السبعة السبعة

ان وجوبه عين عقل بلده فان عقل الخرد عين ذاته الوجودية وان لم يكن عين مبدئه  
ذات المان اي الموجبة لذات الله الثاني يساويك فان الوجود المضاف الى الله  
كان نظريا سببا وللجسم المظلم والوجود المضاف الى نور الانوار نور فينا سببا للعقل  
الثاني الذي نور وكن العقل ان عقل استعاره بهاء مبدئه في ظلمة وجلالة الصفة  
القيومية بروقير الكه هو فوق القربان من اجل شانه واستعاره مهية الانسانية  
المظلمة الثاني وانانية الحاجة التي هي لبيته صرفة بالذات فيحصل الاول العقل  
الثاني العقل كاستيعار كمال بهاء لك فيحصل وجهك بشاشة او احمر او اسف  
بنقص افديك فيحصل وجهك نقبا ضوا سودا وهكذا يصدر كل عقل عقل  
فيستوفي العقول السبعة الا ذلك السبعة حتى لها شر والعقول وصلح هو العقل  
الفعال الكل للنفوس لنافعة بحول الله وقوته واليه مقوض كخداثة عالم العناصر  
بازن الله تعالى عند الملائكة كالفناء والفيض منه فالعناصر حصل فذلك العاشر العشر  
كانتدم معطى الحيوان عالم العناصر وبالوجود في نفوسهم في هذا العالم وصور  
فلا يهوى اي هوى عالم العناصر كثره استعدا غير مناهية لقبول الصوكل  
بحركات السبعة السبعة الشداد نخلق لقبال غير متاهي لا شعاعا في نظم الانا  
غير متاهي لثاير فيه من زوال البركان قد اشارنا الى كيفية صدور هذه الكثران  
عن العقل العاشر ع في رطب الحار القديم مع محدودية جملة  
ومسبب الحدوث كحادثا ولولا اي لا حدوث بسبب ركانه يتأطو الله معلقو

وهكذا حتى لما حصل والفيض في العناصر بالفيض من الحيوان والوجود في نفوسهم  
فلا يهوى كثره استعدا بحركات السبعة السبعة

سبب الحادث لا يخلو من سبب الحادث  
لولا ما لا يخلو من سبب الحادث  
نفسها وذاها ما ثبتت كما ثابت ثباتها ربط كان لها وجودها وارتبط

الحادث لا يخلو من سبب الحادث  
لولا ما لا يخلو من سبب الحادث  
نفسها وذاها ما ثبتت كما ثابت ثباتها ربط كان لها وجودها وارتبط

بما جده كان الحادث للسبب لا يتألف وإذا كان حادثا فليس فيه حادث وهكذا  
غير النهاية فيكون حادثا غير متناهية فيكون في الوجود مرتبة وهذا هو النسب لكنه  
مع لا تنافي السبب له يتخلف عن السبب بل السبب الحادث لا أصل له لا أصل له  
من انتهاء الممكنات والحادث طرأ له واجب الوجود تعالى شأنه وتختلف السبب عن السبب  
جاء هذا الأصل الشبهة وأما دحضها فالحكماء قائله ومقول القول هو البتة بعد  
نفي قولنا حركته وديته فليكن يتجدد في نفسها وذاها أي ثبات الحركة قد ثبتت  
إذا قالوا في كل حركة أم واحد بسيط مستمر هو المتوسط بين المبدأ والنهي باسم لا يمتد  
هو الحركة بمعنى القطع فذلك المتوسط أمر ثابت أم باعتبار ذاته أم بالتجدد باعتبار  
نسبة الحدود المفروضة فيما فيه الحركة فالحركة وحيد الذات أعني ذلك الأمر البسيط المحو  
في تلك الحدود مستندة إلى المبدأ الثابت باعتبار نسبتها المتجددة ويند إليها الحوادث  
المتجددة فكل قطعة أو حدث منها شرط لحدث حادث وقع في زمان خاص محض فيحدث  
فذلك كل حادث مركب من شيئين قديم كالعقل الفعال بحول الله وقوته وشيئ حادث هو تلك  
القطعة وذلك الحد كما قلنا كما يثبت قديم بالزمان كالعقل وقديم بالذات هو الأول  
الوجود الذي ينهي السبب له العاجان ثباتها أي ثبات الحركة ارتبط كان الحادث لها  
الكونية حدوثها لو وسط وإذا نقل الكلام إلى الحدث كل قطعة قطعة إذا لا يخلو الحادث  
من حدث في وجوده حديث التخلّف بجوابان الحدث والتجدد ذات الحركة والاتفاق لا يصلح  
جعل الحركة لا أنه جعل الحركة حركته إذا قدر أن الجعل التركيبي فيما بين الشيء وذاها وذاها تارة

كيف أنقضى في نهاية  
هو المودة روح تكين التلطف  
نزين يعلم العينة وارتق  
بين العطر وغير عالم  
نيز التلطف  
فقط  
أمر واحد بسيط مستمر  
وذاها يتوهم في المتوسط  
لأنه في كثر من بين ذوات  
الحركة غير ذوات فيكون هو  
أوليس المراد مفهوم المتوسط  
مصدرة ولا مستخرجة  
غيره من غير ذوات  
فيه الحركة فالحركة في ذاتها  
غير خارج عن المتوسط إلا في  
وغيره من تلك الحالة لا يمتد  
وإذا ما سطر كالبطلان فيكون  
حكمة أفراد في الحركة وجزاء  
وهو ذوات ثم ثابت البغير فاذن  
الحركة من غير مراد القوة و  
حقيقة البغير في وسط بذات  
أي التوحيد لا أن السبب  
الذي هو سبب الحادث  
هو مقدار التلطف  
نيز

فقط قطعة  
هنا جزاءها المفروضة أو حدثها  
من المصداق الحادث المستمرة  
باعتبارها لها تقديرا  
بأنه من نفس القطعة فلهذا  
بأنه حادث الزمان واحد لا  
والحدث ذاته فقولنا ذات  
فإن من من غير  
طرفين

وقيل غيرنا فقصه ما من الاحوال الدنيا للثقة اذ الذي اشركي اللعان استرنا شيخنا الاشراق  
في باب مصدرة النكت طولا وعرضا اصغره من ريب القوم الطولية فوجدت قوامه عرضية

هذا هو المقصود من قوله في باب مصدرة النكت طولا وعرضا اصغره من ريب القوم الطولية فوجدت قوامه عرضية

باطل وقيل ايضا في ربط الحادث بالقديم غير ان افهمنا ما قاله صدق الماخذ في موضع  
الاسفار بناء على ما حققه في الحركة الجوهرية في الحد الذي في الطبيعة انه يلزم لانها الحادث  
مهمية او حقيقة عين الحدوث والتجدد كالحركة او المتحرك بنفسه كطبيعة التجدد بناء على ان  
الطابع المنقطع الوجود التي عدمها في زمان سابق وحركة سابقة مسبوبة بطبيعة اخرى  
حافظة لزمانها وتلك الطبيعة الحافظة للزمان لها وجهان كجعل على عند الله وهو له  
الازلي وصورة قضائية ليس العالم ولها وجه كوني فحدث حادث في خلق جديد كل  
انتهى الى هذا اشرا بقولنا وقد قضى في محبت القدم والحديث ما والى احوال الدنيا للثقة  
والتجدد الذي في الطبيعة ومنها جمل المقربات والصحوات الامور السابقة للحدوث عرضية الحادث  
فان كل متلو معدل في التمس تعاقبي جازي عندهم ويثقلون بحركة الثقيل الاسفل لا يثقل  
حدا لا يصير ذلك لانها معدل لان يتحرك منه الى اخر والموت هو الثقل هو ثابت محفوظ  
في جميع الحدود المتغيرة وبغير ذلك لكل وجه هو موطنها هذا كله عند من لم يقل بانقطاع  
الفيض ويجعل الحدوث التجدد في ناحية المستفيض فهو في صدقها واما بقول بالانقطاع  
فقد اعياء لم ينجح عز في كنه النكت على طريقه في دواء كالا يخفى  
او ذاك اي طريق الشاة في الشار اي حكاه لم استيهما لاشراق في التور على قول اولنا  
كما سينفع وجهه انما استبين استاخر شيخنا الاشراق شهاب الدين السهروردي  
في حكمة الاشراق في باب مصدرة التواحد كقول النكت طولا وعرضا في القوم  
المرتبة والتكافؤ واصنامها اصغر شيتبصر وهو انه من ريب القوم الطولية

هذا هو المقصود من قوله في باب مصدرة النكت طولا وعرضا اصغره من ريب القوم الطولية فوجدت قوامه عرضية  
كلما يطالع المنقطع ان  
الفيض في منقطع من الزمان  
ولا دوام له من ريب  
هذا هو المقصود من قوله في باب مصدرة النكت طولا وعرضا اصغره من ريب القوم الطولية فوجدت قوامه عرضية  
لها وجهان في الطبيعة  
الطبيعية التجدد بالذات  
كالحركة الوضعية عند الله وجهان  
لا تضاهيها برأى وارتفعت بها  
فمن جهة وجهها ليعق الزمان  
كالوسط بين الاوضاع  
لا التمس من جهة وجهها لطبيعتها  
ليس المقدر من ريب القوم  
فوقه لطريقين في الطبيعة  
الطبيعية الا لزم احد هما الرطب  
هو الوضعية في الاشراق  
والجوهرية  
هذا هو المقصود من قوله في باب مصدرة النكت طولا وعرضا اصغره من ريب القوم الطولية فوجدت قوامه عرضية  
فاذا بشرنا لم صدر في ريب القوم  
في راس زراع سبعة في ريب القوم  
عند هبة من الشدة من ريب القوم  
الآن لا قدر ذلك مع وجهها  
بقدر كسب بابا في ريب القوم  
شروها بمصر الا كثر في ريب القوم  
عليه قس على كونه في ريب القوم  
بعدا وبعد بعدا  
في ريب القوم



لا ياخذ الافلاك ترتيبا لها فتدنا في الترتيب العقل اخذا بل نور اقرب جود النور مفيض نور على مخصوص  
ونور الانوار لها مشاهد شروقها العقل عليها واد كذا شعاع قاهر لها فعلا يقبل قاهر يكون سافلا  
بالواسط منه تعالى ايضا فيقبل الثاني منه ايضا

اي اشرافنا العقل المترتبة مشاهدا بها فكل جعلت ايوار قواها العقل مختصة  
متكافئة ضد الاشراف لا ياخذ الافلاك ترتيبا مغفول به للاخذ اذا لم يكن كنه  
الشرع والافهم مغفول فيه كقابله اذا قد كافي الترتيب عقل اي عالم العقل اخذا  
كما كافي طريقة المثالي الافلاك اخذ في الترتيب الصدق عندما كانت العقول اخذتها  
يعني مفيض الواسط عقل من ذلك العقل عقل اخر الى مبلغ محدود غير ان فصل النور  
الاجسام بل نور قاهر اقرب لنور النور وهو العقل الاول فيفيض نور شاق ثاك  
وهكذا لا يحصل عدد مخصوص القواهر والعقول فيقف سلسلة العقول المترتبة كما  
يحصل الشمس في الشاهد نور في مقابلها ومن ذلك النور نور اخر في مقابل ذلك المقابل  
الى ان يحصل الاما لا يحصل منه نور في المقابل الضعيف الحاصل الاصطكا كان ذلك لا نور  
تعالى شانه شرع في بناء كنه البهائم الحقيقية الوافيه لصدور العقول الطبقة المتكافئة  
التي كل منها منشأ لوجود نوع طبيعي في هذا العالم الطبيعي بانه تعالى اي كل العقول  
الترتبة مشاهد بصيغة المفعول فيحصل ويهود كل منها لنور الانوار وغيره بوط  
وغيره عقل في الطبقة المتكافئة كافي كل اشراف بوسط وغيره كما تذكره بالتفصيل على ما قلنا  
شروق سيجانه العقل اي ليس بالحق المرضى عليها واد كذا شعاع كل نور  
بعد نور الانوار فلهذا فعلا يقبل قاهر يكون سافلا ثم كل نور قاهر غير النور الاخر في  
نور الانوار يقبل الاشراف بالواسط منه تعالى ايضا اي كما يقبل بالواسط كما ذكرنا في  
واذا كان كذلك فيقبل القاهر الثاني منه اي من نور الانوار فيضنا اي فيض الاشراف

فوقها  
در شرفه على العقل  
بشدة الانوار والبهائم  
مقدرة مرات ذات اشراف  
ترتيب الانوار واد نور عليها  
كثرت الاشراف على الكواكب  
من المقارنات في الترتيب  
ولا يترار بعد ان يكون العقل  
المنورة من الانوار  
الا لينة بوجه  
فوقها  
فقف سلسلة العقول المترتبة  
فمنها لها عدد عشرة او ثمانية  
درجه اول ودرجه ثانيا  
بر المعيار الوقت في الترتيب  
سلسلة الامم العقلية لصدور  
النور القاهر الاخر في قاهر نور  
استفيدة كانهما عدلت بين  
بشرة ولا يصدور بعد القاهر  
عقد مغارق ذاتا فعلا غلابة  
برصدور العقل في طبقه  
ذلك بكون له ثم  
دوتة

هذا هو الترتيب الذي عليه  
الافلاك فيكون نورها  
مترتبة على قدرتها  
فكل نور اقرب جود النور  
مفيض نور على مخصوص  
ونور الانوار لها مشاهد  
شروقها العقل عليها واد  
كذا شعاع قاهر لها فعلا  
يقبل قاهر يكون سافلا  
بالواسط منه تعالى ايضا  
فيقبل الثاني منه ايضا

५

التي ان قبلها الثاني  
في المراتب لصاحب الشان الثاني  
هو الثاني في المراتب  
للاشرقيين

[illegible]

اذ لا حجاب في المقارنات وانما اختصر المقارنات فكان في كل جميع الضوء كل من الكل كجمل الآخر  
ما امتازت الابدان والاعلا اشعة حسية على غل لا يشعر نداء الذي يحيى لكل بعضه وخصه في  
اما اشعة لذى جوة ليس فيه نداء من ذاته ولا الذي يحصل به ستر فهو بها اذا نريد شعرا

التفصيل بالوسط وغيره وانما كان كل ما خلق في التو الابد الأسفل في هذا العالم  
نورا وان كل ما خلق في نور الانوار في شاع على الساطع في الابد الأسفل لا حجاب  
والمادة ولو احتمل من الزمان الكان غير ما في المقارنات ولا يجب بعضه بعضا وانما  
اختص الحجاب المقارنات للمادة ولو احتملها فكان في كل والقوام جميع الضوء  
الميتان النورية التي كل كس فيها قوة نحو على وفيها دونه نحو اسعد كان كل من الكل  
منزلة كل وكل ان يكون كجمل الاخر في كالمز السالكين هذا اشارة الى انما اسطفا  
والاشياء التي في العالم الاعلى كلها ضياء لانها في الضوء الاعلى ولذلك كان كل واحد منها  
يرى الاشياء كلها في ذات صاحبها لئلا السلك في كلها والكل في الواحد الواحد منها  
هو الكل والنور الذي في غير في تمايز الاشعة العقلية عليها لا يميزها له هذا  
وتكثرها في المحل العقلي وشعوره بها بخلاف الحسية في العي ما امتازت الابدان والاعلا  
اشعة حسية وقت على محل حتى كاشعة شرج في عايط اذ لا يمكن تمايزها الا بالتحج  
لا يشعر ذلك المحل الميت اذ ياد في الاشعة اذ ليس يحيى لكن ليس كان اذ يعرض  
بعض فيه اى المحل في اى وقع الظل من بعضها مع بقا بعض لو كان الواقع من  
احدهما عين الواقع الاخر لما كان كذلك اما اشعة لذى جوة اى لذى الحق في المحل  
ما لكونه ليس فيه نداء من ذاته ولا الذي يحصل فيه واعدا لاشعة العقلية  
سترا اى يكون طالما بذاته وبما يحصل في ذاته فهو اى المحل العقلي بها اى بالاشعة  
العقلية اذ نريد شعرا يحصل من هذه الاشعة امثالها واعين ما شروق العقل على النفس

قولنا

من الزمان للمكان  
وهما جريان عليهما في الزمان  
اجتماع الصور الماضية في الزمان  
التي لا تتغير مع الصور الفارقة في الزمان  
التي لا تتغير مع الزمان للمكان  
الصور المتباينة في المكان  
المكان للمادة كجسمه في المكان  
فان الموجودات في الزمان  
موجودة في زمانها في الزمان  
كفصل الجسم في الزمان  
فان الموجودات في الزمان  
في عالم المقارنات في الضوء  
اللطيفة الثانية في الضوء  
المادة في الضوء  
وكان المكان

قولنا

كلها في مكانها  
وهذا الذي ذكر في القول  
فان كل ما يكون في  
القول في الزمان في  
القول في الحقيقة والصفاء  
كانت حواسه الوجدانية  
منفعة العقل في كونه  
كانت كونه في كونه  
والواحد منها هو الذي  
يكون به جسمه في الزمان  
يكون به جسمه في الزمان  
وهذا هو الجسم في الزمان  
وهذا هو الجسم في الزمان  
وهذا هو الجسم في الزمان  
وهذا هو الجسم في الزمان

فكان من كل فئة اثنا عشر عقالاً من الشاهدان  
اذ كل سائل اذ ذر و قد لكل عقال اغرق فمر بعد  
واللذان ارباب العلم ما بين طبقة عرصة تكافئ  
نور الشهود كل نور شارح يحوفه مثل الجلفه  
فقرأوا بلبها من فرائض كالتقريب وفقر عفى  
فجاءت القوام قيم من احوال عليا بتربيتك  
منها التي في الشاهدان وبعضها التي في الشاهدان  
وعالم الحق الثاني عي وان لاعلي اتمى طاهر

وصيرودها مثلها في الجدة ومشاهدة <sup>الجمادات</sup> في غير ذلك فذلك ما ذكره في كيفية صفته  
الطبقة العرفية والطولية وغير ذلك فكان تامة من كل من اشرافا ذكره بحقلها  
كان عقل من المشاهدة التامة للاستغراق فرة وبليجها ان اى مع الجها ان فرة واشنى  
حالات الجها ان كالفهم المحب فقر في اشياء الجها ان يحصل من كل اشراف او  
مشاهدة فرة عقل منها مركب عقل والاشراق مع الفهم من مع الحب في ومنه مما  
جميعا شئ وهكذا اذ كل سافر الى اذن وقد بالتعب لكل عال الى المال غنى الى المال  
وقهرا له يعد فجان القوام والعقول فمركب من بيان المقسمين انوا على ان  
وهي الطبقة الطولية بتكوين كى اى مع تركيب على معلول بينهما غير حاصلها  
شئ والاجسام لثة فورية ما فربا والوحدة الحقيقية وقلة الجهة الظلالية فيها و  
القوام الملائكة والاطليعية ما لثة وهي طبقة عرضية تكافى الى التقدم ولا تاخر  
بالعية بينهما اتماهى على الاجسام وهي قوام منها القوام التي صدرت من جهاز  
هى المشاهدة وبكثرتها القوام التي حصلت من جهاز من اشرافا ولما كان  
نور الشئ هو كل نور شارقة كى هو اى الجها ان التى المشاهدة ان يلوع على الجها ان التى  
هى الاشرافا ولما كان عالم الملائكة اشرف من العالم الحسى لان ذلك كذا في قول شاولي  
المادة بخلاف هذا فمن اى من نور الشئ هو العقول الارباب القواما للكل المعلقة  
وعلم الحسنى الثاني اى العقول الارباب التي صدرت من الاشرافا في قال على  
الى القوام الطولية انتهى كان عند الملائكة في علوم عليه الجسم الجسم لان في علمها

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



والنور في الفاسوج كنج فغاسق عليه قد غلب أما رأيت أن شمساً وقر نورها نور النجوم فلهي  
وغاسق جهاذ له كرهرة ولا تهاك الأربعة وكل يخل في غام جيم لديهم من صاحب الظلم  
دهر السراج ربه محب له شكلاً صنوبرياً أعطى بالرب للخل الميدينات وللعناكب المثلثات  
وعندنا المثال الافلاطون لكل نوع فزده العقلاذ كل كمال في الظلم وقده وجهه بنحو على جمعه

فهر قد غلب اذ ربه قد غلب عليه الفهر اما رأيت ان شمساً وقر نورها نور النجوم  
فلهي وغاسق غلب عليه حب ما اى غاسق ذله مع اى مع الحب والغنى غاسقا  
يحب ذل كرهرة فاتها كوكب المشوق للجنة والامهات الاربعة التي يجمعها الدلائل  
للاناء غزفي انرا فاعيد الثقة في هذا العالم في بيع النبعة  
وكل قول ذى غامر ببعيضة جنم لديهم اى لى الاشراقين من صلح الظلم وقد  
بينه الشيخ الاشراق في الطارحات فذيفاحتها في محث مثل الاسفار وكذا الهم  
التسليح معقول مقدم ربه يجذب له وهو شكلاً صنوبرياً اعطى للشعلة كذا بالرب  
اى العالم رب النوع للخل الميدينات وكذا بالهامة للعناكب المثلثات  
غزفي تحقيق مهية المثل الافلاطون بعد الفزع عن

فهر قد غلب اذ ربه قد غلب عليه الفهر اما رأيت ان شمساً وقر نورها نور النجوم  
فلهي وغاسق غلب عليه حب ما اى غاسق ذله مع اى مع الحب والغنى غاسقا  
يحب ذل كرهرة فاتها كوكب المشوق للجنة والامهات الاربعة التي يجمعها الدلائل  
للاناء غزفي انرا فاعيد الثقة في هذا العالم في بيع النبعة  
وكل قول ذى غامر ببعيضة جنم لديهم اى لى الاشراقين من صلح الظلم وقد  
بينه الشيخ الاشراق في الطارحات فذيفاحتها في محث مثل الاسفار وكذا الهم  
التسليح معقول مقدم ربه يجذب له وهو شكلاً صنوبرياً اعطى للشعلة كذا بالرب  
اى العالم رب النوع للخل الميدينات وكذا بالهامة للعناكب المثلثات  
غزفي تحقيق مهية المثل الافلاطون بعد الفزع عن

فهر قد غلب اذ ربه قد غلب عليه الفهر اما رأيت ان شمساً وقر نورها نور النجوم  
فلهي وغاسق غلب عليه حب ما اى غاسق ذله مع اى مع الحب والغنى غاسقا  
يحب ذل كرهرة فاتها كوكب المشوق للجنة والامهات الاربعة التي يجمعها الدلائل  
للاناء غزفي انرا فاعيد الثقة في هذا العالم في بيع النبعة  
وكل قول ذى غامر ببعيضة جنم لديهم اى لى الاشراقين من صلح الظلم وقد  
بينه الشيخ الاشراق في الطارحات فذيفاحتها في محث مثل الاسفار وكذا الهم  
التسليح معقول مقدم ربه يجذب له وهو شكلاً صنوبرياً اعطى للشعلة كذا بالرب  
اى العالم رب النوع للخل الميدينات وكذا بالهامة للعناكب المثلثات  
غزفي تحقيق مهية المثل الافلاطون بعد الفزع عن

فهر قد غلب اذ ربه قد غلب عليه الفهر اما رأيت ان شمساً وقر نورها نور النجوم  
فلهي وغاسق غلب عليه حب ما اى غاسق ذله مع اى مع الحب والغنى غاسقا  
يحب ذل كرهرة فاتها كوكب المشوق للجنة والامهات الاربعة التي يجمعها الدلائل  
للاناء غزفي انرا فاعيد الثقة في هذا العالم في بيع النبعة  
وكل قول ذى غامر ببعيضة جنم لديهم اى لى الاشراقين من صلح الظلم وقد  
بينه الشيخ الاشراق في الطارحات فذيفاحتها في محث مثل الاسفار وكذا الهم  
التسليح معقول مقدم ربه يجذب له وهو شكلاً صنوبرياً اعطى للشعلة كذا بالرب  
اى العالم رب النوع للخل الميدينات وكذا بالهامة للعناكب المثلثات  
غزفي تحقيق مهية المثل الافلاطون بعد الفزع عن  
وعندنا المثال الافلاطون انما سميت تلك العقول المتكافئة مثلاً لكونها امثالا لادها  
ومثالان اياها فاختارها سور اسماء رقة وحكايا صفاتها وكونها امثالا لاشراق  
العقلية التي سبيلها القواهر الاعلى اذ قد علمت ان الاشراق العقلي يجعل النفس انما  
نسبت اطلالون لا افلاطون استاده سقراط كانا يفرطان في هذا الزاى كما في اشراق الكل  
نوع لفرده في هذا العالم فزده العقلاذ اى المجرى للوجود في عالم الابداع غير ان كماله  
اندر علم الحق عندهم ومصور قضائيه عندها فلا ترد ولا تبدل كل كمال في الظلم اعطى  
الطبيعية من نوعه او شخصه للنصر في العالم الطبيعي كالسما والسموى وزعمه اى فزده  
ذلك العقل فهو من جهة واحدة بنحو اعلى جمعه اى كل نية وكان في الظلم بنحو







وبعضهم يحرفون الكلمة فاقولوا بالصورة المرتبة في انبائها واثباتها بذاتها لانه ثماها  
قبل المثال صور المحل بما تضاف اليها الا انه حيث زمانياتها ولا منه مثل مكانياتها ولا منه  
كالان القطة الذئب فالتى فيه مع هيلا لاجتماع

الشرطي في هذا كاستدرك بوجوه التور المدبر على جود التور القاهر والنقص العقل  
مخالفا لنعما الا ان يبق بلخلا انها بالنقص الكمال كما هو الحق في لختلافها بالنقص الكمال  
عز في كرا ويا لاي القوم للمثل الا فاطونية

وبعضهم وهو العلم الثاني في كتاب الجمع بين الرايين اتباعه يحرفون الكلمة فاقولوا للمثل  
بالصور المرتبة في انبائها فانها لا طوق سقراط وغيرهما قالوا الكل نوع فخرج  
غير دائر والصورة العلية الالهية كل نوع مجرد لا يتغير ولما قالوا انها قائم بذاتها لا تتو  
العلية قاعمة بذاتها لله ثم قلنا وذا اني قيامها بذاتها بارها عا راسم قيامها بذاتها الماثور  
عن الافلاطونيين لانه جل شانهم ما لان علم الاجال الكمال الله عيني انه كمال هذا  
العلم التفصيلي لو لو حقا مسببة ما عنده كما يبق انها عنده والفاعل فيها هو الغاية  
فالظاه هو الباطن انا كان هو تمامها كالحا بحيث ما هو فيها لم هو شيتية  
التي بتمامه كانه لا يبقصة قيامها باطن ذاتها اشد من قيامها بذاتها قبل والفاعل هو  
السيد المحقق المضاف المثال صور افلا نوع الحق الهيكولكن بما هي تعالى المبادى  
لامحسبته مالا لانفسها ولا محسبته بعضها الا بعض لانها في المستبين مالا لكثرة  
بجلاف النسبة الاولى حيث ما ثباتها اي ما ثبات صور الافراد الهيكولية والافقنة  
مثل مكانياتها والامكنة كالان القطة لانه نشررت في الله جميع تايكيد انما  
وما بعد ما في من هذه الجهة واحدة باقية مجردة اي ملو بها احكام الماد فالتى  
فيه اي الله مع هيولا الاول والثانية اجتمع اي يرتفع العاقل الغيبة

الشرطي في هذا كاستدرك بوجوه التور المدبر على جود التور القاهر والنقص العقل  
مخالفا لنعما الا ان يبق بلخلا انها بالنقص الكمال كما هو الحق في لختلافها بالنقص الكمال  
عز في كرا ويا لاي القوم للمثل الا فاطونية  
العلم التفصيلي لو لو حقا مسببة ما عنده كما يبق انها عنده والفاعل فيها هو الغاية  
فالظاه هو الباطن انا كان هو تمامها كالحا بحيث ما هو فيها لم هو شيتية  
التي بتمامه كانه لا يبقصة قيامها باطن ذاتها اشد من قيامها بذاتها قبل والفاعل هو  
السيد المحقق المضاف المثال صور افلا نوع الحق الهيكولكن بما هي تعالى المبادى  
لامحسبته مالا لانفسها ولا محسبته بعضها الا بعض لانها في المستبين مالا لكثرة  
بجلاف النسبة الاولى حيث ما ثباتها اي ما ثبات صور الافراد الهيكولية والافقنة  
مثل مكانياتها والامكنة كالان القطة لانه نشررت في الله جميع تايكيد انما  
وما بعد ما في من هذه الجهة واحدة باقية مجردة اي ملو بها احكام الماد فالتى  
فيه اي الله مع هيولا الاول والثانية اجتمع اي يرتفع العاقل الغيبة

العلم التفصيلي لو لو حقا مسببة ما عنده كما يبق انها عنده والفاعل فيها هو الغاية  
فالظاه هو الباطن انا كان هو تمامها كالحا بحيث ما هو فيها لم هو شيتية  
التي بتمامه كانه لا يبقصة قيامها باطن ذاتها اشد من قيامها بذاتها قبل والفاعل هو  
السيد المحقق المضاف المثال صور افلا نوع الحق الهيكولكن بما هي تعالى المبادى  
لامحسبته مالا لانفسها ولا محسبته بعضها الا بعض لانها في المستبين مالا لكثرة  
بجلاف النسبة الاولى حيث ما ثباتها اي ما ثبات صور الافراد الهيكولية والافقنة  
مثل مكانياتها والامكنة كالان القطة لانه نشررت في الله جميع تايكيد انما  
وما بعد ما في من هذه الجهة واحدة باقية مجردة اي ملو بها احكام الماد فالتى  
فيه اي الله مع هيولا الاول والثانية اجتمع اي يرتفع العاقل الغيبة

وقيل عالم المثال على مهية مطلقة فحلا في العقول المتجردة حتى بالإطلاق فلا نفيد  
تحفظ مع تعاويل الأفراد وجوه لكل الامتداد الممكن الاختراق تحقفا فالتمكن الاشر فيه سبقا

وقيل للمثل عالم المثل يعني المثل المتعلقة التي هي بازاء الاختصاص مع الانفرادية  
 فانلون المثل التورية والمثل المتعلقة معا وعلى مهية مطلقة مدحلا والمائل هو  
 الشيخ الرئيس لما صرح فانلون المثل يكونها جوهر مجردة ابدية قلنا حكما بغيره ففى  
 القول والادهان الفاتحة حيث تحذف عنها المادة ولولها حق الاطلاق  
 وتحفظ ابدام مع تعاونا لافراد اى منها وجوه لى الاتحادى اى لى جوهر لى  
 عليها ولا دخل لىه التاويلات بزمهم انا الا اذ لمع كونه خلاف الظاهر فلا ارباع الصو  
 الرقى الى التاويلات اذ لمع احق والرباع المثل الهمادنا واولها بما لا يخفى على المصنف  
 واما الثانى فلا فاضلا لافراد المادية منسوبة الى المبادى مثلية بها يصح كونها فاعلة  
 نودها واسرها الفعل وبعبارة اخرى هي بهذا النظر مقام وعدنها فى الكثرة للمقام الكثرة  
 الوحدة واما الثالث فلفظ البطلان انا الزايع مع كونه خلاف الظاهر فلان المهية المطلقة  
 على طبعها والمثال التورى موجود وشخصية مجردة ها مجردة مجردة وقربة العرى لىه لىه  
 ووحدتها لىها بالعدد وجوهرتها لىه عينية لىه هية غيرة فاعلة امكان الاشرف  
 والتجبر بالامكان الاشرف فى حكمة الاشراق وشرحها ولاسفار وقبسا لىه لىه مع ك  
 ضاحكة لىه على ما يبنى اذ الامكان لا يوصف بالاشرف الاضرف الا ان يكون مرادهم بالمكان  
 هو الممكن عند فاعلة شرفية عظيمة لىه وفاعلها ايانا رابا لا فاعلة استندها  
 الشيخ الاشراق فى كلام العلم الاول وقد اشار الى دليلها المذكور فى الكتب المذكورة بعلوم  
 الاختلاف توفيقا تحقفا فامكان الاشرف وجبا ان يكون فيه اى التحقيق سبقا على

قولنا  
 نظر العقول الالاهية  
 رخص الشيخ زهير في  
 لغة عالم العقول لغير  
 مشاهير علماء العقول  
 وهو اذا ما  
 قولنا  
 فلان الميتة مطلقا  
 وايضا اذا كان المراد  
 القردة مرتبة شبيهة  
 فالعقول لها مرتبة واحدة  
 وكما تدف  
 قولنا  
 ونحوها بغير حجة  
 لا قولنا حيثه من كل  
 القالين المشاهدة قالوا  
 انما حركات اللفظ لا  
 كالحركات العقلية  
 كالحركات العقلية  
 غير العارض بعد الدين  
 اجتماعا للعقل والتم  
 شيئا بالامر وحده  
 والميتة المطلقة واحدة  
 وشيئا كقولها شيئا  
 الشا من عين نكدة  
 موجه بعين وجهه  
 بعين نكدة وانتم  
 جواهر عينية وكما  
 جواهر كذا جواهر

لانز لولاه ان لم يقض فجهه بفضل حقا يقضه وان خير فامض قل الاكثر علل الاقوى عند الاضعف  
وان مع الاشرف في الصدق فوالجدا مصدر الكبر والنورا لا سيفه هذين عليه فالتاها ليقا كاش

الممكن الاخر الاولاني اما ان لا يصداق عن المبدأ بواسطة ولا بد واسطة واما ان يصيد  
بواسطة الاخر واما ان يصدمع الاخر كلها باطله كما اشرفنا بقولنا لانز لولاه اى لولا  
صدوره سابقا على الاخر ان لم يقض عنه ثم اى فجهه بفضل حقا اى على الحق يقضه  
حتى يصدمعها لان المفروض ان لا الاشرف ممكن فاذا لم يصدمع الواجب اى فعلوا لم  
جهه للصدقة فالواجب نفى بذلك الاخر ولا نفى بذلك الاشرف هو وجع والآخر  
فاض والواجب قبل الاشرف بقلية بالذات علل الاقوى عند الاضعف هو  
ايتمتع وان كان الممكن الاخر مع الاشرف في الصدق كقولنا على واحدة فوجد  
جامصدا الكبر وقد علم استحالة واذا بطلت التوالى بثباته يوجد الممكن الاشرف  
عنه ثم اى الاخر فالاخر ثم قولنا والنورا لا سيفه هذين اى النفس اذ يبرهن عليه  
اى على وجوده فالتاها ليقا اى العقل ايضا كاشن والكون الط اى موجودا شاة لا ما  
الشيخ الاشرفى على هذه القاعدة بقوله ولا نوار المجردة للذرة فى الانسان برهان على وجود  
النورا الفاه اشرف من اللذرة وابدع عن علل الظلمات هو ممكن فحيث ان يكون وجود  
اقلا وقال العلماء بالشرح ويمكن لان الجوهر المجرد ممكن الا لما وجد النفس المجردة لكنها  
وجدت اى مكان المجرد الاخر وهو النفس لعل على امكان المجردة الاشرف هو العقل  
وهذا دليل على ان اختلاف النفس العقل بالنقص الكامل لا بالانواع كما مر وايضا كما صح على  
الفرد صح الطبيعة صحى وكل ما منع على الطبيعة اضع على افرادها وما منع الامكان  
على النفس صح على طبيعة الجوهر المجرد مطلقا والحمد لله على جماله والصلوة على محمد وآله

قولنا  
لزم يقض عنه  
ولو لم يعلم مكانه لزم الجبر  
لم وجع وجهه انفس لزم  
ترجع المروج  
فصنفه  
بذلك  
نه

ما هو توقف في موضع  
 واخره اذ توقف في موضع  
 الموضوع من شوت شوت  
 في موضع شوت شوت  
 واما في موضع شوت شوت  
 شوت شوت في موضع  
 على جواز الوقوف في ذلك  
 في موضع شوت شوت  
 الشوت شوت  
 قولنا  
 ما هو واقع في الخبر  
 واما ما كان في الخبر  
 الذي هو قول شوت شوت  
 من حيث الوقوف في موضع  
 الانقلاب في موضع  
 عند هم في موضع  
 من القوة لا في موضع  
 في موضع الانقلاب  
 شوت شوت في موضع  
 الغير في موضع  
 والوقف منه  
 في موضع  
 القول

في حقيقة الجسم الطبيعي علم ان موضوع كل علم بحسب المهمة والحلية البسيطة لا بد ان يكون  
 مفردا عامه في ذلك العلم ولا بد ان يكون ثابتا في المهمة والحلية او متينا في علم اعم  
 المتكفل لبيان جميع الموضوعات هو الفلسفة الاولى لها الرئاسة المطلقة وانما يمكن البحث  
 عن موضوع العلم مطلوبه لانه يبحث في العلم عن العوارض الذاتية لموضوعه على  
 قوامه من مبادير لا راد لها وجوده ليس عوارضه لانه نفس كونه وتحقيقه لا يرضى  
 اليه لو كان من عوارضه لم يكن ذاتيا لاغتيه الموضوع عن المداخله في موضوع الفقه  
 الاول لان مسائل العلم اثبات العوارض الذاتية وهو يتوقف على ثبوت الموضوع واجزائه  
 فلو كان ثبوت الموضوع اجزائه مسئلة من لم يتوصل اليه على نفسه اذا عرف هذا فنقول  
 لما كان موضوع العلم الطبيعي والجسم الطبيعي بما هو واقع في التعريفات بيان حقيقة ذاته  
 والحيوان والصورة ونحو ذلك على سبيل البدئية في الطبيعي ونحو ذلك لان العلم لا يتوقف  
 الطبع حيث انه علم ما قبل الطبيعة بمعنى مطاير حديث ترك الجسم الحيوان والصورة  
 لم نصل لم نبرهن عليه هناك فلذا احتجنا ان نبين ههنا عن الحيوان والصورة وعن العلم  
 منهما ان قلنا لم نذكره هناك حتى استغنيت عن ذكره ههنا مع كونه هناك اليقيني  
 لذكرناه هناك لم يكن بد لنا من ذكره ههنا ايضا تحقيقا لموضوع الطبيعي وهذا هو الجواب  
 التي توجب التحير في العلم الطبيعي فكان يلزم التكرار مع ان بناء هذا النظم على الاختصار  
 وانما كان البحث عن الحيوان والصورة والجسم والاهل لانها احوال تعرض للوجود غير ان يصير بنا

[illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل العلم وسيلة لنيل السعادة والنجاة من الآفات  
والعلم هو نور يضيء في ظلمة الجهل ويهدي إلى صراط مستقيم  
والله اعلم بالصواب

أو طبيعياً وبالمجمل مختص بالاستعداد لرفضها بل التخصص يحصل لها بالأفعال التي تليق  
للموضوع هناك هو الوجود المطلق وهذا لا تعرضه بما هو مطلق بل لا بد أن يتخصص  
الامكان والجوهرية قلت كل تخصص لا يخرج العرض إلا عن كونه ذاتياً ولا الوجود  
كونه موضوعاً إلا في ما لا يخرج هو التخصص الطبيعي التعليمي لأن أحكام الوجود تعتبر  
مغاوية وأحكام العدم غالبية فوارض الجسم الذاتية ليست ذاتية للوجود بما هو وجود  
بل غريبة بل بخلاف عوارض الجوهر الفارق والخصائص لاخر للمأخوذ هو لا بشرطها  
كما هو شأن موضوع العلم بالنسبة إلى موضوعات مائمه مالم ينسب إلى التخصص الطبيعية  
والعلمية وقد فصلنا ذلك في حواشي الأسفار انظر كيف يكون الجسم هناك عرضاً ذاتياً  
للموضوع والمسئلة الجسم موجود فكل بل المسئلة الوجودية ولا سيما على ما لا يوجد  
واعبارية الهيئات وأما مسئلة في تركيب الجسم ولواء لا يتجزى فلما كانت مره بارى مشا  
للأداة والصورة أردنا ما ههنا بتعالق القوم وهل هي والإلهي والطبيعي ففهم كلام والحق أنها  
الطبيعي كافي المحال كانتاها والعوارض لذاتية الجسم الطبيعي لكن ليس المسئلة عدم تركيب  
الجسم منها كما هو ظاهر كلام المحاكم لانه ان اخذ سلباً مطلقاً فليس مختصاً بالجسم بل لا  
يكون مسئلة والإلهي يصح اذا التلب لا يقتضيه جود الموضوع فيكون اعم وموضوعه  
فلا يكون عرضاً ذاتياً له وانخذ عدماً لللكة فليس الجسم شأن التركيب منها عند الحكم  
بل المسئلة قبول الجسم لانقسامات الغير المنشائية وعبر برب علم التركيب منها ان ادما  
لان هذا في قوة ذلك ثم انهم عروا الجسم الطبيعي بانه جوهر يمكن ان يغير فيه خطوط

والجسم هو الذي له وجود مستقل لا يتوقف على غيره  
والعرض هو الذي لا وجود له من نفسه بل يتوقف على  
الجسم كونه موجوداً  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي

والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي

والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي  
والعرض لا يكون له وجود مستقل بل هو عرضي

قلت  
والاستصحاب صالح الجواب  
فان الميتات مع كوارض  
والجواهرات إنما هي متعارضة  
لا عوارض جوهرية بل هي متعارضة  
الميتة عارضة من كوارض  
الجوهر لا وليست ذاتها إلا  
شيئية الميتة لا شيئية الجوهر  
فقد رتبها للجواهر كقولك  
يبنى وجودها لا يخرج المعروض  
وبهذا الوجه قد علمت كذا  
المتصف بجله ووجوده  
مختلف وكذا نظيره في المفا  
في كلام العرفاء وفي كلام صدر  
المشايخين صاحب  
الاستفاد  
العلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي  
والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي  
والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي  
والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي

والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي  
والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي  
والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي  
والعلم الطبيعي هو الذي لا يتوقف على العلم الطبيعي

ثلاثة منقاطعة على زوايا قوائم وانما فالوا يمكن ان يفرض لم يقولوا يوجد لان تلك الخطوط  
لا يجب ان تكون موجودة فيه بالفعل كما في الكره وان جئت كما في الكعب فليست الجسمية  
ويوجد ها فيه بالفعل بل جسمية الجسم بكونه معني الفرض ما قال احد المناهين من شر  
الهداية الابعاد المعبرة في الرسم والماخوذة في الحد في الابعاد للمقاطعة المفروضة نحن  
الجسم لا الابعاد الخطية الاطرافية التي تكون في المكعبات امثالها كيف لو كان لكل لصدق  
العرف على كل سطحين متلايين على خط واحد من سطوح المكعب لا يق يخرج مثلها من  
لانا نقول ضلي هذا يعني ان يؤخذ في التعريف بعد ما انتهى قول لحد من اراد سطح الكعب  
الشكل لا الشكل يعني هيئة احاطة الحد والمحدد لانه كيف لا يقبل القسمة والاشد ادلنا  
مسططح الهندسين فان الشكل عندهم المقتل المحدود وانما حملنا على ذلك لان السطحين  
هيئة حقيقية ومجموع الشئين ليس عندهم موجودا على حد والوحدة معبرة في المدخل  
والخرج والتعريف واقول صريح عبارات المناهين انهم والفقص غير ذلك لان المراد بفتح  
الخطوط المذكورة بالذات السطحان قبلها بالعرض للجسم الا فلا عو للسطح بل يقو لما بشرط  
الوضع المخصوص لو قبلها بالذات لا يمكن فرضها فيهما مع انظر عن الجسم الوضع وليس  
ممكن عدم الاكفاء ببسببنا للايقفاء بتمام الحد والرتب كما ان الفرض الام والحدود الاطلاع على  
الذاتيات لا الامتياز عن جميع ما عد المحدود فقط ولا التعش في المع والفضل خطا والمفاتيح  
ثم المراد بالفرض التميز العقلي لا التعريف وانما يكفوا بالفرض ان لا يثبت الفرض في الفعل  
لم يكفوا بالامكان بل ليتناول الاطلاق بناء على امتناع الخرق والحق ان التعريف الحقيقي

قولنا

في الرسم  
لزم ان يكون الجسم جسم  
او ان يفرض في الحد ان كان الجسم  
جسم كما هو المشهور عند الحكماء  
وهو المتفق  
قدس سره  
الاعلى

قولنا

لا نقول  
وايقنا اننا نقول  
انما هو الجسم  
المتفق

قولنا

والوجه معتبر في  
فلا لا حد له ولا وجه له لا بناء  
بعضه اواسد قد لا يصدق  
الجسمية الجوهرية هو الوجه كالمثل  
المعتمد للجوهر والعرض هو الوجه  
والمعتمد معتبر في الذات فما  
لا وجود خارج من

اصله

قولنا

والا فلا عو للسطح  
فالمعتمد المقاطع المثلثين  
الاخرين المبدء من سلك كجسم  
الاعتناء اننا يصدقها باعتبار  
لزم الجسم شئ والا فلا عو للسطح  
شئ لا فمؤيد عمقا لغيره  
فمعنى الذات

قولنا

لا نقدر  
والا لصدق الترتيب  
الجوهرية

قولنا

الوجه هو الذي لا ينفك  
عن الجسم كالمثل  
فانما هو الجسم  
المتفق

قولنا

بشرط الوضع المخصوص  
فلم يكن موجودا واحدا  
فما عو للمعتمد  
كالمثل

قولنا

ان لا يثبت الفرض  
والا لم يكن الجسم  
الفرض عما  
يقدر

المتفق

॥

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱


[illegible][illegible][illegible]

سِقَاتِنَا

[illegible]

مفتی

عبد الرقيب  
القريب  
من  
العلماء

[illegible]

للصورة المحيية لأنها الجسم بادي التناول لا باديها أما يفرض الذات فيها فهي لا منع وقيل لها  
الصورة النوعية الفلكية المانعة القبول وهي لاها خا بجهة عنها لكن لما اريد الامكان  
في التعريف الامكان بحسب نفس الامراض عالم يلزم من فرضه وقوعه في زيد بقيد الفرض حتى  
يتناول الامكان اذا عرف بهذا فقولهم جوهر شئيل ساير الجواهر قد قولهم يمكن ان يفرض فيه  
خطوط يخرج الجواهر المجردة وتفيد الخطوط بكونها على الوجه المذكور اما التحقيق والاعتبار  
في الجسم بقول الأبعاد على هذا الوجه اما الاعتراض عن السطح الجوهري عندنا هذا الاعتراض  
عن السطح العرضي لأن ذلك الجسم الطبيعي لا يدخل في الجوهر واول الامر ولنشرع الا في شرح

عَزُفْ فِي ذِكْرِ الْأَقْوَالِ فِي حَقِّهِ الْجَمِيعِ الطَّبَعِيِّ

لجسم المراد بالجسم البسيط وهو ما لم يتألف من اجزاء مختلفة الطبايع وانما خصصنا  
 بالبسيط لانه على الترتاع فان المركب لا يمكن ان يقابل اياه متصلا واحدا بل يمكن مفصلا  
 فان المراتج انما يحصل تبصرا لاجزاء بسيطه وبنايط المترج وقاسمتها للاجزاء المنصرفة من  
 بنايط الاخر وهكذا في الامتزاج بدون المراتج عند ذلك لا يبقى الاقسام انما لم يحصل على الجسم  
 الجسم المفرد كما في شرح الاشارات غير لانه ان لم يتألف من اجزاء سواء كانت مختلفة الطبايع  
 كالحيوان او منققة منها كالترس وجع يخرج قولنا غير الجسيم لان الجسم كالماء مثلا عنده ليس  
 بمفرد وان كان بسيطا ونحو ذلك في جملة الاقوال من حيث حصول الجسم انما هو على الجسيم المفرد  
 لم يذكر عند تعدد الاقوال فيه فيها ثم وجه الضبط للاقوال ان في الاشكال البسيط فاما  
 للانقسام فلا يخفى انما ان يكون جميع الانقسامات حاصله فيه بالبعد وانما ان يكون على حصة

بالقوة



مع انها هالدي الجهد اولادى النظام الشهو وقيل الجرام صغار مبدئه ليس فقلت كنهنا تجرته

التي هي سلطانها كما ان العقل سلطان القوى العقلية فاير القوى الحية لان الوهم هو  
مملكه للعاني الصو والقائم للركب العضوي اسطها بل التحقيق ان الحكم والادراك  
والقمة كلها للنفس لكنها لا يعلى الحسوان بعلا الوهم مدخل في انتهى وما ساقا حقا  
حقوق التصديق لكن يعلم ان مدخله الوهم وعلل النفس ليست كمدخلية خادم مبايع  
عل عدم مباين بل ليس للقوى شأن في النفس معها شأن النفس شؤون ليس للقوى  
معها شأن العقل كل محفوظ للقوى سياتي ان النفس في وحدته كل القوى مع انها  
لدى الجهد واللتكين بل جسم عديم منفصل الاجزاء متناهية لا اتصال بينها في الحقيقة  
وانما هو متصل في الحسن لا ينقسم الجسم الا على مواضع الانفصال هذا ايضاً غير غريب  
منهم ومنهم من يقول بنظر قولهم بخلافه في قول الحكماء فانه ينقسم كيف ما اراد  
القصة او الامع انها ما وهذا الذي النظام فانه واتباعه يقولون بتركيب الجسم واجزائه  
لا تجزى غير متناهية وحيث لا يشعر وفاقم لما وقفا على اخله نفاذ الجهد ولم يقدر على ذلك  
اذ عوا بها وحكوا بان الجسم ينقسم انما ما لا تنهاى كنههم لم يفرقوا بين القوة والفعل  
لحكموا باشتغال الجسم على ما لا يتناهى والاجزاء صريحا كذا قيل في للشهوه واخلوا للشهوه  
ظاهر ما خالجه اي وان الجسم عند مركب من اللون الطعم والرائحة وان وقوا به ما قيل  
والقائم يقر ليس اجرام صغار صلب مبدئه اي لابد القابل للجسم تلك الاجرام ليس  
كل واحد منها يفك لصغر صلابته ولكن وكنها تجرته والفرق بين هذا القول  
والقول بالجهد بتسمية المبادئ جأما ويقولها القصة الوهية بخلاف الجهد منها فاذ

فقلنا  
برس لقوتنا  
لما كانا في البرهان على  
ليقصر البرهان على ما  
اي كبريت في كانت حروف  
توحيد الله في شئته  
سورة توحيد النفس كانت  
في انبسته في تعاقبه وها  
مكت برات في شئته  
والمطابع في النفس العقل  
او ولة سبحانه ولة  
ما مضى في احد له  
براه في ليس في النفس  
سنة بين جنبش ركن  
اذل وقت  
للسهول  
و في اية في غايب  
الانتم الغايب في  
و من المفاصل في  
برس في كونه في  
اذ كان في النفس  
اجزء ولو كان عظم كان  
موسمية او في  
عند الحكماء في  
لا مضى الواقع في  
اجميت امتداد اجرام  
حقيق في نفس  
او متاد

فقلنا  
التي هي سلطانها كما ان العقل سلطان القوى العقلية فاير القوى الحية لان الوهم هو  
مملكه للعاني الصو والقائم للركب العضوي اسطها بل التحقيق ان الحكم والادراك  
والقمة كلها للنفس لكنها لا يعلى الحسوان بعلا الوهم مدخل في انتهى وما ساقا حقا  
حقوق التصديق لكن يعلم ان مدخله الوهم وعلل النفس ليست كمدخلية خادم مبايع  
عل عدم مباين بل ليس للقوى شأن في النفس معها شأن النفس شؤون ليس للقوى  
معها شأن العقل كل محفوظ للقوى سياتي ان النفس في وحدته كل القوى مع انها  
لدى الجهد واللتكين بل جسم عديم منفصل الاجزاء متناهية لا اتصال بينها في الحقيقة  
وانما هو متصل في الحسن لا ينقسم الجسم الا على مواضع الانفصال هذا ايضاً غير غريب  
منهم ومنهم من يقول بنظر قولهم بخلافه في قول الحكماء فانه ينقسم كيف ما اراد  
القصة او الامع انها ما وهذا الذي النظام فانه واتباعه يقولون بتركيب الجسم واجزائه  
لا تجزى غير متناهية وحيث لا يشعر وفاقم لما وقفا على اخله نفاذ الجهد ولم يقدر على ذلك  
اذ عوا بها وحكوا بان الجسم ينقسم انما ما لا تنهاى كنههم لم يفرقوا بين القوة والفعل  
لحكموا باشتغال الجسم على ما لا يتناهى والاجزاء صريحا كذا قيل في للشهوه واخلوا للشهوه  
ظاهر ما خالجه اي وان الجسم عند مركب من اللون الطعم والرائحة وان وقوا به ما قيل  
والقائم يقر ليس اجرام صغار صلب مبدئه اي لابد القابل للجسم تلك الاجرام ليس  
كل واحد منها يفك لصغر صلابته ولكن وكنها تجرته والفرق بين هذا القول  
والقول بالجهد بتسمية المبادئ جأما ويقولها القصة الوهية بخلاف الجهد منها فاذ

وَبَيْنَ قَائِلِ الْخُلُفِ فَقَالَ قَالَ يُقَيِّفُ وَالْقَوْمَ قَالُوا لَا تَقُوعُ عِنْدَ وَبَعْدَ ذَلِكَ فَالْوَالِي اعْتَقَدَ

شعب القول لا انفصال لا الشعب القول لا اتصال اشرا بقولنا وبين قائلين اتصال الخلف  
ايضا فقال وهو الشهرستاني قال انقسام دقيق وهذا ايضا يؤدى الى اخوة القول  
بالجزء والقوم اى الحكماء قالوا لا وقوف للانقسام في الجسم عند كذا فاذا لم يمكن  
الفك عن اؤلهم ايضا عن استحضار ما يريد ان يقسمه فغاية صغره يفرض العقل فيه شيئا  
غير شئ يحيط بالكل للمثل على الصغير والكبير والنهاى والغير للنهاى فيجوز بان كل شئ  
منه يتجزى الى غيراته ما يرمي معنى عدم الوقوف انه لا ينهى انقسام الحد لا يتجاوز عنه  
لانته يمكن خروج تلك الانقسامات الغير للنهاية والقوة الى الفعل هذا مثل عدم تنا  
مقدور ذلك البارى على مذهب الكلبيين كذا في المحاكات واعتبر على الحق الدلائل بان هذا  
في الانقسام الوهمي وانما في العقل فلا فاته العقل اذا فرض للجسم اجزاء غير متناهية بل لكل  
منها اجزاء غير متناهية فقد فرض جميع الاجزاء الغير المتناهية دفعة واحدة ذلك نعم اؤلهم  
عاجون عن ذلك لعل الباعث على هذا التفسير دفع ما يترادى روده على الحكماء ولان لا  
فرق بين الجزء التحليلي والجزء التركيبي في مقدار ما يتركب منه او ينحل اليه فانما نعلم قطعا  
ان المركب من ذراع وذراع ذراع ان كان للنحل اليه ما ذراعان <sup>هنا</sup> انما نقول انهم يطلوا  
مذهب النظام بانهم يارمون لانتهاى الاجزاء التركيبية لانتهاى مقدار الجسم قد ظهر له لاف  
بين التحليلي والتركيب في المقدار فيزعم عليهم ما الرؤى عليه فاجاب الحكماء بما ذكره ولا  
توجه ما اوردناه عليه ورد عليه الباعثون بان القسمة العقلية كالقسمة الوهمية <sup>الفاضل</sup> وقوف  
على ملاحظة العقل مقصود لكل واحد الانقسام للمقسم بصبي مقايضة الا ان في القسمة

[illegible]





بساطه وهو كاشفهم من صورة ومن هو ملئم ان الحيوان اعمى ملحم قوة شئ ما ثبت كل المل

غير مناهية مناهية لا يقولون انقسام الاجزاء غير مناهية متساوية فضلا على اننا  
انتهى في كلامه وبهذا كذا اي بعد اتفاق الحكماء على ان الجسم متصل واحد في نفسه قابل  
للتمتع بالانتهائية اختلفوا في بساطة الجسم تركبه فالرواقي اعتقد كما هو مذهب النظيم  
ان لا يكون بساطة فالجواهر المتصل بحيث انه يمتد عن جسمنا وحيث قوله للصوت  
يتمى هو وهو اي الجسم لدى مشاهد من صورة ومن هو على علمهم ضد الجسم  
هو الجسم ذلك الجواهر المتصل هو الصوت الجسمي والجواهر الاخر ان كان محملا هو الحيوان  
ان الحيوان اعمى ملحم قوة شئ ما ثبت كل المل ان ملل الاسلام وغيرها  
معناه ان الحيوان بمعنى حامل القوة والجواهر التي طر على الانفعال ان اتفاقه وكذا هي  
الايند بحسب هذا المفهوم فانه اذا قيل صار ان النطفة حيوانا والبيضه فرحا والبدن نباتا  
وغير ذلك فاما ان يراد ان النطفة مثلا باقية نطفة ومع هذا حيوان فيكون في حاله  
نطفة وحيوانا واما ان يراد ان النطفة بطلت بكميتها فانم حدث حيوان في ما صار ان النطفة  
حيوانا بل بطلت بكميتها وهذا شئ جديد حصل عنكم العلم بتمام اجزائه وهذا لا يلا  
يفيق ان يكون الجواهر لك ان ملتبسا بالصوات النطيفية خلعت عنه هذه واكتفى بالصوات الحيوانية  
وهذا اصح ان يقول الانسان هذا الزرع وبذره وهذا الفرج وبصته هذا الولد  
وهذا لان فظهر ان الحيوان بحسب المفهوم معلومة الايند حتى عند العامة انما النزاع في  
مهمته ما هل هي نفس الجواهر المتصل او جواهر باطنية في لمادة المواد او جواهر فرد  
او اجرام صفات صلبة كما اشترانا اليها بقولنا لكها اي الحيوان بالحق اعمى ملحم هل وجدك

قولنا

في كلامه ان الجسم ليس المراد ان يمتد  
لان تحقيق ان يمتد في الزمان  
لفظية ان يمتد في الاجزاء  
منه اي اذا لم يمتد في الزمان  
انقص من حقيقة قولهم  
ان يمتد في الزمان  
منه اي اذا لم يمتد في الزمان  
تجوز من هذا غير  
المراد

قولنا

لنرى الحيوان اعمى  
وهو المادة معرثا  
ان من الحيوان اعمى  
وهو الحق كقوله  
ان يمتد في الزمان  
القوة ويقول بالحيوان  
والحق قول  
قوله

لكنها هل تعدل كثرته وجسمه ولا بينهما تشاؤم <sup>في</sup> دليل الفصل والوصل كالفصل القوة بالعقد <sup>الحق</sup>  
متصل ملحقاً أو نفى ثابتهما غيري أو ذاتي

أو كثرته وعلى كل تقدير هل هي جسم أو لا فإذا كانت واحدة جسمًا ثابتهما <sup>جسم</sup>  
وإذا كانت واحدة وغير جسم ثابتهما <sup>طلب</sup> التشاؤم إذا كانت كبيرة وجسمًا كان قوله بمقتضى  
وإذا كانت كبيرة وغير جسم جاء قول المتكلمين بينهما تشاؤم وعلى جميع هذه الأحوال  
كانت الجوهرًا وإنما لم تعرض لكونها عرضًا كما هو قول خوارزمي المتكلم ونسب إلى النظام  
لكنه **غرض في إثبات الجبولى اصطلاح المشايخ** <sup>صنف</sup>  
ولم يمسالك نذكر منها ما سلكناه <sup>طلب</sup> أن دليل الفصل والوصل نطق كالفصل القوة  
أي دليل الفصل القوة بالقول لا الحق وهو قول المشايخ لم نخرج به لادعاء هؤلاء  
ولأنه سيعلم من دليله أن الأول فلهذه الأصول أصل متصل مضاف مبتداء وخبر  
أو نفى ثابتهما غيري وذاتى اعلم أن الاتصال يطلق على معينين أحدهما صفة الشيء  
بقياسه إليه غيره وهو أيضًا معينين الأول كون المقدار متحدًا لهما به بمقدار الخواص لذلك  
المقدار أنه متصل بالآخر بهذا المعنى كما في ضلعى الزاوية والثاني كون الجسم بحيث يتحرك بحركة  
جسم آخر وان لم يتحد لهما وإنما يقول لك الجسم أنه متصل بالآخر بهذا المعنى كما في حلول القيد  
والجديد وكما في اتصال اللوم بالرباطات الرباطات بالعظام وبالحركة كل جمين يكون  
بينهما تابعة في الحركة وهذا هو الموافق للعرض اللغوي وهذا المعنيان هما المراد بالانضمام  
في المتن وثابتهما صفة الشيء لا بقياسه لغيره وعبرنا عنه في المتن بالنفى هذا المعنى غير  
أحد هاتهما هو من قبل الوصف بحال متعلق الشيء كالموجود وعبرنا عنه بالغير وثابتهما  
وقبل الوصف بحال نفس الشيء وعبرنا عنه بالذات وهو أيضًا قائمًا أحدهما ما هو متصل

قولنا  
بينه تشاؤم  
رث جوت المدعى بينهم  
باعتب المحل المتعلق  
المذكورة

قولنا  
كون المقدار متحدًا لهما  
ولم يمسالك نذكر منها ما سلكناه  
أي دليل الفصل القوة بالقول لا الحق  
وهو قول المشايخ لم نخرج به لادعاء هؤلاء  
ولأنه سيعلم من دليله أن الأول فلهذه الأصول أصل متصل مضاف مبتداء وخبر  
أو نفى ثابتهما غيري وذاتى اعلم أن الاتصال يطلق على معينين أحدهما صفة الشيء  
بقياسه إليه غيره وهو أيضًا معينين الأول كون المقدار متحدًا لهما به بمقدار الخواص لذلك  
المقدار أنه متصل بالآخر بهذا المعنى كما في ضلعى الزاوية والثاني كون الجسم بحيث يتحرك بحركة  
جسم آخر وان لم يتحد لهما وإنما يقول لك الجسم أنه متصل بالآخر بهذا المعنى كما في حلول القيد  
والجديد وكما في اتصال اللوم بالرباطات الرباطات بالعظام وبالحركة كل جمين يكون  
بينهما تابعة في الحركة وهذا هو الموافق للعرض اللغوي وهذا المعنيان هما المراد بالانضمام  
في المتن وثابتهما صفة الشيء لا بقياسه لغيره وعبرنا عنه في المتن بالنفى هذا المعنى غير  
أحد هاتهما هو من قبل الوصف بحال متعلق الشيء كالموجود وعبرنا عنه بالغير وثابتهما  
وقبل الوصف بحال نفس الشيء وعبرنا عنه بالذات وهو أيضًا قائمًا أحدهما ما هو متصل

قولنا  
وهذا المعنيان  
وهما بعبارة آخر أحد هما المقدر  
بمعنى ذلك أن اتصال الأجزاء المقدر  
بما هو متصل بنفسه لا يقال  
بعبارة آخر أحد هما المقدر  
ذو الاستعداد الآخر له  
بما هو متحد بنفسه  
الاستعداد  
منه













له مراتب فانه حقيقة مقولة بالتشكيك مرتبة مفهوم مصلية يؤخذ منه بقا ريفية  
واخرى كيفية نفسانية واخرى جوهرية نفسية واخرى جوهرية عقلية اخرى لاجل الوجود  
عن شانه فكل القوة اية قابلة للشدة والضعف كما قالوا في الامكان الاستعداد ولاها  
كما علمت جود والوجود مقول بالتشكيك مرتبة منها كيف استعداد مرتبة منها هو  
هيولاني فالهيو قوة متجورة يشعب منها جميع الاستعدادات ويرجع اليها جميع القوى  
المقابل للفعليات كما يرجع جميع الفعليات الى انوار الوجود لانوار وفيما ذكرنا جوا  
عماد ذكر الشيخ الاشراقي من المحي لطريقه اطلاق العظيم بقول ان القابلية والاستعداد  
والقبول ليست امورا جوهرية بل ينبغي ان يتحقق للقابل في نفسه حقيقة حتى يقبل  
اخر ويضاف اليه اشارة قابل لاخر وحامل الصوليس نفس الاستعداد فان الاستعداد  
هو استعداد شيء لشيء له في نفسه حقيقة بل لا نفع ان يكون الجوهر حامل للقوة  
يتمى هو باعتماد القبول كما ان النفس هي نفسا باعتبار ما يميزها بالبدن فيكونه افعال  
اجل المفهوم الاسم لا الحقيقة الجوهرية وقال اية ولا يجوز ان يكون الجوهر حقيقة متجورة  
بالقوة والاستعداد او هو نفس الاستعداد فان جزء الجوهر من جميع الوجوه لا يصح ان يكون  
عرضا والام يكن الشيء جوهر محض بل مجموع جوهر وعرض انتهى فظاهر جوابه بما ذكرنا  
وكوه الاستعداد ذات مراتب فبسته القابلية والاستعداد الى المحي كنية الفاعلية والاعمال  
الا الباري فكما ان معنى عينية الصفات في الباري هي ليس ان المفهوم ان الاضافة اليه  
لا وجود لها الا في العقل هي عين ذلك الوجوه الصنف بل كونه بذاته منشأ الحكماء بها

قولنا

فمرتبة منها كيف  
من المقررات لنم البه  
ولم يثبت لها ذات قال المعلم  
ان في الغاية لا يلزم كونها في  
العلم ذات في بعدة تعلق  
بالذات وفي الارادة ارادة  
بالذات حتى يكون بذاته شيء  
بالذات فكما انه في طرف  
لغاية غير لغايات فعلية  
قائمة بذاتها كذا في طرف  
القوة متجورة لقوة  
قائمة بذاته  
شخص

قولنا

فبسته القابلية  
يتمى كونه في طرف الفاعلية  
باعتداله عليه برتبة  
الاضافة والاشياء غير ذات  
كذلك في طرف القابلية  
باعتداله عليه ويستعد له  
هو من اضافة قابلية استعداد  
بباعتداله الا لفعالية  
والاشياء عين ذات  
الاستعداد  
شخص

أَسْمَاءُهَا وَالْأَصْلُهَا تَخْتَلَفُ بِالْإِعْتِبَارِ عَلَى الْأَنْصِفِ      فَوَصَوْهُ مِنْ حَيْثُ هَذَا الْكَلِمَا      وَأَسْطَقْنَا إِلَيْهَا أَخْتَهَا  
مَوْضُوعٌ إِذَا بِالْفِعْلِ أَقْبَلَ مِنْ حَيْثُ هَذَا الْقُوَّةُ هِيَ الْوَلَدُ      لِلْإِسْتِرَاكِ بْنِ الْأَسْبَغَةِ      مِنْ صُورِ بَطْنِيَّةٍ وَمَدَّةٍ

[illegible]

لحلها بالحيثية فيردية تلك حكم عينية الاستبعاد للحيثية فلو لم يكن معدن الخطأ زمان  
ينفع الاوار فلهذا في رد التثنية والكل ذلك من غاية الضعفة الوبال هذا كما ان العمل  
وجوده بازاء العقل **عُرِفِي سَامِي الْهَوَلِ** وجوده كما في الاحاد  
اسماؤها في الاصطلاح تختلف مفهوما بالاعتبار انما الى ان كصفه ذكره صنف  
من حيث منها التثنية ان في الالتيام اي يتي الميوعه صنف واحد يتي منها التركيب  
واسطقتس اليها اختما اي من حيث يتي يتي يخل اليها التركيب موضوع بالقول وال  
اي انجانب الفعل من حيث القبول للصورة فالو موضوع مشترك بين تلك الميوعه موضوع  
اعني لعل المستغنى بمقابل المحول ونذكر بقاء للتعبير عنها بالموضوع من حيثها للقول  
اي من حيثها لم تلبس على الصو وطا قوة التلبس هو لى ولا اشتراك اي لا اشتراك  
بين ما استعده الميوعه من صور بيان اكمل ما فطنته وهذه اي مادة قال الشيخ في  
اذا قيل السماع الطبيعي والشفاد هذه الميوعه من حيثها با القوة فالبلة لصو اوله في  
هيوعه من حيثها با الفعل ما مله لصورة فيتي في هذا الوضع موضوعا لها وليس في  
الموضوع منها معنى الموضوع انك اخذنا في المنطق جزء رسم الجوهر في الميوعه لا في  
موضوعا بل المعنى البتة ومن جهة انها مشتركة للصوكلها فيتي مادة وطينة لا  
يخل اليها بالتحليل فيكون هي الجزء البسيط الغالب للصو ومجمله المركب في سيطر  
وكذلك كل ما يجرع في ذلك مجرعا ولا فائدة يتي منها التركيب في هذا المعنى يعني في صنف  
وكل كل ما يجرع في ذلك مجرعا هذا كما مر تبعا لا يرعون هذه الفرق التي عبرت في

[illegible]

والخرالاسماءالموضوعة والنفس متعلقة

مفاهيم هذه الاسماء لا في ذات الحيوان بل في كمالها من حيث هي وما يتكون هذه الاصطلاحات  
فيطلقون لفظ الحيوان على الفلك من الجزء القابل ان كان ذلك القابل ابدا بالغير وكل  
يتمونه مادة مع ان مادة كل واحد من الفلكيات محصورة والخرالاسماء هو الما في موضع  
العرض وكذا الما هو متعلق النفس من حيث فطلق عليها ايضا ويقولها المادة في  
الاعم ومنه قوله كل **عز في ابطال الجزء الذي لا يتجزأ** حادث لمادة ومدة  
اذ مع القول بتركيب الجسم ثانيا لا يتجزأ لا يمكن القول بالهوية والصورة كما لا يخفى علم ابطال ان  
الجزء في هذه الاعصار صار في الامر اليديات لكثرة ما اقام الافاضل من البراهين المحكمة  
الطبيعية والهندسية ولا يحتاج المطالب فريد عناية ولذلك اقتصرنا على ذكر بعضها  
وما بسطنا القول فيه فقلنا تفكك الرحي اللدزم القول بالجزء وبياننا ان اذا فرضنا  
خطا جوهرنا من مركز الرحي الى العلوق العظيم منها كان مركزا وجزءا لا يتجزأ اذا تحرك  
الجزء الك على الطوق العظيم مقدار جزء والمساواة فالاجزاء التي نالها اخرها وهو الذي على  
الطوق الصغير المجاور لمركز الرحي ان تحرك شيئا منها اقل مقدار جزء فقد صوّاقل  
والجزء وان تحرك كل واحد منها اي مقدار جزء والمساواة لزم تساوي مسافتها وكذا اذا  
حركها وهو مع بالضرورة وان سكن ما يليه من الخط بين ما تحركه الواسع مقدار جزء لزم  
انفكاكه عنه وهكذا تنقل الكلام الى الاخر فيلزم تفكك الرحي على مثال ذلك ويرى بعضها  
بعض وهو بطل لشهادة الحسن بخلافه ولا يستلزم التحرك في الفلك اذا فرض هذا في كبر  
يدور احدها عند القطب الاخر عند المنطقة ولا يتناول عجب الجمال ان يبرز في اجزاء الرحي

قولنا

لا يمكن القول بالهوية  
والصورة انما هي في فلك واحد  
لا يقبل القصد ان يكون في فلكين  
عند هم بل الهوية واحدة  
الجمية فمما لا يمكن له ان يكون  
الاعمال لا يباو على القول  
فلا يباو بها وكما في  
اللفظ  
المرتب  
في

قولنا

ولا يستلزم التحرك  
في الفلك ان يباو في  
الامر  
مقتضى

القول

تفكك الرجح ونفي الدائرة وحجج أخرى لهم ثانية

الغطنة بالها كم ينبغي ان تنفذ متى ينبغي ان يليق كل بالآخر في الحركة ويراعى النسب و  
يحفظها ولم يتنا هذه للاشنان مع كماله ولا سينلزامه تفكك اجزاء الاشنان نالما اذا  
وضع عقبه على الارض اذ ار على نفسه ذرة ثائرة ومثل الرجح لفرجارذ والشعب الكاش  
اذا اثبتت شعبة منها واديرت الشعبان الاخران فيلزم ما لزم هناك ومعلوم الشغبير  
الراسمين للدائرين مثلا لثمان لا انفكك وتنشأ بينهما ثم ان الحسم الترموا تفكك  
وقالوا الفاعل المختار يليق بعضها ببعض ولا يشعر الحسم بذلك للطافة الاثمنة التي تقع  
فيها التفكيك وهو بطلانه اذا كان فصل مسافة الدائرة العظيمة وحركتها على الصغير  
على فية عظيمة كسبة الالف الى الواحد مثلا لزم ان يسكن الصغيرة الى ان يقطع العظيمة  
شعائنه وشعته وتعين جزء ويحصل الانفكك في هذا القدر من الزمان اللصوف زمان  
يقطع جزء فومان اللصوف الطف بكثير من مان الانفكك ونفي الدائرة وبيان انه على  
تقدير تركب الدائرة والجزاء فاما ان يكون ظلوا هـ الاجزاء شلاقية كواظنها الاظلة  
الاولى ثا ان يكون كواظنها اصغر الظواهر فتقسم ولا فينا وفي المساحة باطن الدائرة  
المقعر ظاهرها اعلى المحيط فاذا احاطت بهذه الدائرة دائرة اخرى كان ظاهرها المحيط كواظنها  
وباطنها كواظها المحيط بها لانفتحة على ظاهر المحيط بها كواظنها فيكون ظاهر المحيط كواظن  
المحاط بها لان مطابوق المطابوق وهكذا يحصل للدائير يحيط بعضها ببعض الاضحية  
الا ان يبلغ محذبا للهلا لا اعظم وبلزم تناو الكل وهو بطلانهم وعلى الثاني يلزم ان  
يكون لان غير للملاقي غير للملافة وقد ائتمروا انشاء الدائرة وقالوا ان البصر يخطى في الدائرة

قوله  
انهم يكونون بطنها من  
استطاعوا وشيئا لا يشق  
والا فلا احتمال ان يكون  
فان لا اجزاء المتجاورة  
محذوف من كواظها الجوارح  
لا كواظها العرض لا امتداد  
العرض حتى يكون ظاهر  
من ان كان من ان لا  
الجوارح كواظها متحدة  
والخط العرض متغير  
بالعرض  
نحو



بطلان الجواهر المتزاو في جبال القبول لا يباد لما نفى لهزمه بقوله مطلق مماذا يانه الجهان فوق  
برهان قطع وناسب في معتقد النظام مع ما سلفا

قولنا

الركبة الاصلع  
الاشبهه بها فان الصلح  
هو الخط ولا خط هنا لان الخط  
المتساوية ذات مفصل كنها  
منفصلة وموضوعة منها  
كخط قصير تربط بين  
موضوعة كخط مورب اخر منها  
زاوية وكذا فتم في حال كون  
مبادر واجب كخط طوهرية  
يكون الاصلع كخط طوهرية  
فقولنا كالمسار الكاف فيه  
تشبيهه لا تشبيه الا في حال  
المذكور فتشبه التشبيه في الجسم  
الصغير كجسمه واما كالمسار  
فمن الالف

قولنا

وجوب القبول لا يباد  
من باب تعليق الحكم على الوجه  
المشعر بالعبارة والاداء  
هو الخطوط الثلثة لمقتطف  
في زوايا قائم ولو كان الجسم  
ذا مفصل كمن الخط متصلا  
بجوانحه من كمن الخط متصلا  
برقاطات لينة نظير  
تتاليات

قولنا

فان كل مستقيم بالذات  
نفع له كمنه وانه كافي في بعض  
الاداء فادوات الموضع كمنه  
وجوهه متغير بالذات كمنه  
تقريب الجوهرة عند ولا المظلمين  
كالزوايا ذات كمنه  
الجهات في اجزاء واما  
ان يقول بعد في  
جزء غير جزء  
منه

فان الدائرة المحيطة شكل مضروب في كثير الاضلاع منفرج الزوايا كالمسار في  
من بعيد ايرة مع انا اذا فرضنا خطا مستقيما محدودا واشتبا احد طرفي جدران  
الخطي عاد الى موضع الاول فلا محالة يحصل هذا دائرة حقيقة فلو كان هنا نظير  
بمعنى كثرة الاضلاع والزوايا لزم كون بعض اجزائه اقرب الى موضع الطرف الثالث  
وبعضها ابعد هفا وبمعنى كثرة الخط والفتح وهذا مستلزم للطرفة وقولنا خارج  
المقاصد في حركة الخط على الوجه المذكور على تقدير تركبه مما لا يتجزأ من نوع مكافئ  
كيف العقل يحزم بما كان مع قطع النظر عن كون الخط متصلا او لا يخرج اقول لهم  
دائرة والدوران مبطل الجواهر الافراد في الجسم الطبيعي الذي هو الجبل والاداء  
اشارة الى ما قال الشيخ الرئيس في الحكمة الملائية جسم در حد ذاته يوسلر كمنه اكر  
كيسية بود قابل ادبوعه مما نفى الجهر الذي لا يجزى بقوله مطلق اي واما كان  
في ضمن الجسم او منفردا مماذا يانه الجهان فوق فان كل متغير بالذات لا بد ان يكون ما يما  
من جهة الفوق غير ما يماذ في من جهة التحت كذا ياتي الجهان ثالث فيكون مقاما واما  
وفرنا برهان قطع وبرهان تناسب معتقد النظام من ان الجسم مؤلف من اجزاء  
غير متناهية مع ما سلفا والبراهين ما برهان القطع فنفريره ان الجسم لو كانت  
متناهية لم يكن قطع مسافة معينة في زمان مثناه اذ لا يمكن قطعها الا بعد قطع نصفها  
ولا قطع نصفها الا بعد قطع نصف نصفها وهكذا فيستحيل ان يبلغ التمهات فان الاجزاء  
بالفعل لا يتب عليها ان لا يلقى الشرح البطي اذا تخلل بينهما مسافة معينة بل لا يلقى الشرح

وَعُدَّةُ الطَّفَرَةِ وَالْكَلاِبِ فِي فِطْرَةِ الْعَقْلِ كَيْفَ يُطْلَأُ

الوافت وقد ضرب له مثل هوان فائلا قال في لحظة في بعض طراح النظر ذرية يد  
عليها بعل وهو لا يفرغ عن قطعها البتة لأنها مركبة مما لا ينأى في ذاتها بهان الناسب  
فقره ان نقول ان الجسم المؤلف من اجزاء متناهية موجود ولو في ضمن جسم اخر لاكثر  
الا والاصل فيهما موجود فاذا اخدناهما احاد متناهية امكن ان يتركب فيحصل منهما جسم لا  
اجزاء مقدارية ثم نعم الحكم بتناهي الاجزاء في سائر الاجسام بان نقول هذا الجسم حجم متناه  
واجزاء متناهية والجسم الذي هو محل النزاع له حجم متناه لتناهي الابعاد واجزاء غير متناهية  
على عم النظام ولاشك ان ازدياد الجسم بحسب اجزائه لا اجزاء فيكون نسبة الجسم الى الجسم كالبينة  
الى الاجزاء لكن نسبة الجسم الى الجسم نسبة متناه الى متناه ونسبة الاجزاء الى الاجزاء نسبة متناه  
الى غير متناه فيكون نسبة المتناهي الى المتناهي كنسبة المتناهي الى غير المتناهي وهو باطل  
وَعُدَّةُ اَيُّ عُدَّةِ النِّظَامِ الطَّفَرَةِ مَفْعُولٌ وَالتَّدَاخُلُ عَطْفٌ عَلَيْهِ فِي فِطْرَةِ الْعَقْلِ  
يَكُونُ بَاطِلًا حَتَّى اِنْ اَنْظَمَ تَشَبُّهُ فِي الْمَرْبِ عَنِ الْاَزَامِ بِجَوَازِ الطَّفَرَةِ وَالتَّدَاخُلِ فِي امَّا  
القطع المذكور ويجوز التداخل في حفظ النسبة المذكورة وربما يمتنع في جواز الطفرة  
بدلو على اسرر مشدد وطرفه الاخر يند في مشددة مع كلاب يجعل في ذلك  
الجعل عند الوند ويذهب فالتدوا والكلاب يصلان الى اراس البز معافا لدلوقطع متاف  
البز حين ما قطع الكلاب بصفه غير قوف للكلاب بالبتة وفي ان التدوير لا يترك  
اسرع لا تتركه بحركتها كلاب الاخر الوند والقوم استدوا به على بطلان النزاع  
فان ههنا سريعا وبطيئا فالسريع اذا قطع جزء فالبطيء اذا انقطع جزء فيلزم عدم

قولنا

الجسم المؤلف من اجزاء  
متناهية موجود ولما كان  
عنه كثير منهم معافا بغير  
الطير العرفي ليس فاق  
ما تركب من اجزائه اربعة اجزاء  
قانه اذا ما لف جزان حجم  
الطول واذا وضع جزء اخر  
بجنبه جزء حجم العرفي واذا  
وضع جزء اخر تحته جزء  
ليس وعنه جمهور لغته انه قبل  
متناهية اجزاء فانه قالوا اذا  
تلف جزء من حجمه خط واذا  
تلف جزء من حجمه سطح واذا  
تلف سطح من حجمه حجم والراد  
الحظ ويطع عنه حجم متناه  
اذ لا خط مقصود واحد ولا سطح  
كذلك لو وجد المقصود الواقع  
عنه هم وعنه لا شيء لا شيء  
تركب من اجزائه فانه كان  
عنه هم هو الجسم المتقسم  
ونظر المحقق القوي حركته بغير  
متناهية الا انه قد عرفت المقدر له  
اذا اعتبرنا البز معافا حقيقة  
لجسم هو الجسم المتقسم لا  
الشيء او لغير الخطوط البتة  
فالخطوط البتة هي التي حصلت  
من اجزائه اربعة موضوعة  
علم بغيره نفس الابعاد والخطوط  
الشيء المقبول ولا يتحقق البز  
الا بازدياد الاجزاء  
متناهية  
جزء

## واسئلزم الوهي نكيلا قياوت الاجزاطبا عا فاعلمنا

لحق السرج البطني واما ان يقطع الخرج فيلزم الانقسام واما ان يكون هو اطلالها  
 العين بخلافه بل يلزم وجود المعبدون عليه الثام لان حركة الكلاب على حركة الدلو  
 فكيف يتحرك هذا ويكون ذلك واسئلزم الانقسام الوهي فديطلق الانقسام الوهي  
 ويزاد به ما يعبر الفرضي هذا هو المبدأ فكيما وذلك الاسئلزم لما صدقت تساوت  
 الاجزاطبا عا هو مكد الصفة الذاتية للشيء سواء كانت حركة وسكونا او غيرهما و  
 كانت صفة تميز عن شعورام لا فهو اعم والطبيعة وجهين فاعلمنا وفي اشارة الى بطلان  
 مذهب عيمقراطيس بانه انواع القمة التي يجوز ذيمقراطيس على تلك الاجسام الصغار  
 فما هو مجرّد التوهم جزئيا او بقرض العقل كلياً او بختلاف عرضين قارين غير قارين  
 تحدث في المقوم اثنيّة ينادى بطاع كل منها طبايع المجموع وطاع الجزء الخارج الموافق  
 للمجموع في المهية المنفصل عنه في الوجود وحكم الامثال فيما يجوز وفيما لا يجوز والمقد ذلك  
 بوجوب يجوز على الجزئين المنسلين فيما يجوز على الجزئين المنفصلين عن المقوم الخارج الموافق  
 والانفكاك وان يجوز على المنفصلين فيما يجوز على المنفصلين عن المقوم والامتناع الخارج  
 لا يقتضي الامتناع الذاتي فجواز القمة الوهي ملزوم لجواز الفكية وقد يقال انه مقفوض  
 بالزمان فانه قابل للوهية دون الفكية ويجب ان الزمان من حيث طبيعته المقدارية لا يابى  
 عن الفكاك انما اباه وجهه خصوصية ذاته وان يمنع طرأ بالعدم اللاحق عليه بالجملة  
 عن الانفكاك خارج عن ان المقدار المطلق واعتراضه بان تلك الاجسام الصغار لها  
 كانت متخالفة بالطبع فلا يلزم اتحادها في الحكم وان يخفى على تسليم ذيمقراطيس قائلها

هنا

لما كانت الاجزاطبا  
 فانها جزء المقدارية نفسها  
 متحدة بربطها  
 الحدة والاسم ولذا  
 كان الجزء منها  
 جزئيا

فانما هو مجرّد التوهم جزئيا او بقرض العقل كلياً او بختلاف عرضين قارين غير قارين تحدث في المقوم اثنيّة ينادى بطاع كل منها طبايع المجموع وطاع الجزء الخارج الموافق للمجموع في المهية المنفصل عنه في الوجود وحكم الامثال فيما يجوز وفيما لا يجوز والمقد ذلك بوجوب يجوز على الجزئين المنسلين فيما يجوز على الجزئين المنفصلين عن المقوم الخارج الموافق والانفكاك وان يجوز على المنفصلين فيما يجوز على المنفصلين عن المقوم والامتناع الخارج لا يقتضي الامتناع الذاتي فجواز القمة الوهي ملزوم لجواز الفكية وقد يقال انه مقفوض بالزمان فانه قابل للوهية دون الفكية ويجب ان الزمان من حيث طبيعته المقدارية لا يابى عن الفكاك انما اباه وجهه خصوصية ذاته وان يمنع طرأ بالعدم اللاحق عليه بالجملة عن الانفكاك خارج عن ان المقدار المطلق واعتراضه بان تلك الاجسام الصغار لها كانت متخالفة بالطبع فلا يلزم اتحادها في الحكم وان يخفى على تسليم ذيمقراطيس قائلها

كان جداولاً غير مفيد في تحقيق مهية الجسم اذ لم يحدد لك الاحتمال الجواباً قد ثبت  
ان طبيعة الامتداد الجوهري على الجسم بالمتن الكهومادة لا الذهوجنسية واحدة  
محتملة نوعية **عُرِ في إثبات تناهي الابعاد** واختلفنا بالحاجات  
هذا من اللواحق ايراده في خلال تحقيق مهية الجسم اجزائه لتوقف لان المادة والصفة  
عليه كما سيظهر اعلم ان البرهان المسمى بالبرهان السلي قد اقام قوم والمادة على تناهي الابعاد  
نفالوا الواو امكن جود الابعاد الغير المنتهية لا يمكن ان يخرج منقطاً امتداداً ان كان في ذلك  
يذهب الى غير النهاية ومعلوم ان الشايفين كلما عاد في الطول ازداد البعد بينهما فافلوا  
لا غير النهاية كان البعد بينهما ابد غير منته مع انه محصور بين حاصرين هو غير  
عليه الشك في الشفا بان لا تم انه يلزم وجود بعد بين الخطين غير منته غايته ان يكون تناه  
بعد بعد بين الخطين الغير المنتهية لكن ليس يلزم منه وجود بعد زائد غير منته بل كل  
بعد فرض فهو لا يزيد على بعد متحصنه منته الا بعد منته والزائد على المنته المنته لا يكون  
الامتناهي وهذا كالعبد يقبل الزيادة الى غير النهاية مع ان كل مرتبة منه في النظام الغير  
المنتاهي عدد منته لا يزيد على ما تحتها الا بواحد ثم قال وان شئنا احديان لا لا بد بعد  
غير منته فلي فرض على الخطين الذاهبين نقطتين متقابلتين لوصل بينهما بخط يكون  
وتر الزاوية التقاطع فلما كان هاب الخطين الى غير النهاية يكون الزيادة ان على البعد  
الاصل غير منتهية ولي فرض تلك الزيادة متساوية فلما كان كل زيادة توجد بعد  
في موجودة فيافوقه فلزم ان يكون بعد توجد فيه زيادات غير منتهية بالفعل متناهية

ويعتبر أن هذه الحجة هي التي  
لأنه إذا كان الأمر كذلك  
فإنه لا يمكن أن يكون  
الشيء الذي هو في الحقيقة  
هو الذي هو في الحقيقة

کان بعد منها  
 غیر شاه بناء وید شاه  
 فرضت و از ترس  
 فیکو شفت و از  
 و از دایا  
 قدس

لأننا في البعد في السيل في مثل الزاوية فيلزم بوتر في الزاوية ثم هذا القدر ما كان آخر

فيكون ذلك البعد زائداً على البعد الأصل بما لا نهاية له فيكون غير متناه ويزنم الخلق قد  
اشترنا لا تقرير الشيخ فقلنا ولأننا هي البعد أي عطفنا في البرهان السلي هذا على  
ومفعوله اللانها في قدم عليه في ضلع الزاوية متعلق بقولنا فيلزم أنه فليست طع  
بوتر هو البعد الأصل فآخر أي بوتر آخر زيد على الأول فذلك دفع المراهو  
القدر بالسكون ثم زيد هذا القدر الذي كان لاخر زائداً على الأصل ما كان آخر أي كل  
واحد آخر حيث زيد كل على سابقه بمثل ما زاد سابقه على ما بقده من الصواع إشارة  
إلى قول الشيخ ويفرض تلك الزيادات متساوية قبل أن تفرض التساوي في تلك الزيادات  
الغير للنهائية على سبيل التناقص لم يجب أن يكون البعد المشتمل عليها غير متناه لأننا إذا  
فرضنا خطاً بقدر شبر ونجعل البعد الأول نصف شبر ثم نصف النصف الباقي فزيد على البعد  
الأول شيء يكون بعداً <sup>سعدنا</sup> ثم نصف نصف النصف فزيد على الثاني فيكون ثالثاً وهكذا يكون  
تصفيف الباقي لا غير النهاية لأن الخط قابل للقسمة لا غير النهاية ومع ذلك لا يكون البعد  
المتصل على جميع تلك الزيادات شبراً واحداً بل ناقص منه وأما إذا كان الزيادة على سبيل  
فهو في المثل وأما انحصار عليه لأن المثل موجود في الزيادة فإذا علم حصول المثل واعتبار المثل  
علم حصول الزيادة بالطريق الأول والعكس واعتراض عليه صاحب المثل كما كان الخط وكان  
قابلاً للقسمة لا غير النهاية لكن خروج جميع هذه الأقسام إلى الغلط ولو فرض خروج كان  
البعد المتصل على تلك الزيادات الغير للنهائية غير متناه والطول ضرورة أن المقدريد  
مجانبة ياد الأجزاء فلا فائدة في فرض تساوي الزيادات وإجاباً بنسبة زيادة البعد في

فإن قيل قد يقال في هذا  
المراد من البعد في السيل  
هو البعد في السيل في  
الزاوية فيلزم بوتر في  
الزاوية ثم هذا القدر ما  
كان آخر









ونسب الغير الى متصل مع انه بنفسه لا ينفعل ما جردت عن صورته اذ عند هذا وضع ال

فتلزم وحدة العلول فثبت كون الشكل كذا متبوعة احدا والجزء والجزء استوعب كل  
 منه في الشكل والمقدار فان العلة التي هي الامتداد في الجزء والكل واحدة والمزاد بالجزء الكل  
 اي لو فرض ان يكون الجسم جزء وكل ج لازم شايهما في المقدار وتابعة فاخل قليل من الامتداد  
 يساوي اكثر كغيره من المطبق في الكمية والجزئية حتى يكون هذا محذورا اخلا زما لهذا الشق  
 واشترانا لا بطلان الثاني منهما وهو ان يكون الامتداد بلا مدخلية المادة قابلا للشكل عن  
 فاعلى غيره بقولنا ونسب الغير مقارنا كان مقارنا استوعب المتصل اي الامتداد الجنا  
 وهذا اقربية على كونه هو المزداد الجسم فيما سبق وبالعلة لا يختص لان يعطى الغير هذا الشكل  
 بهذا الامتداد وذلك بذلك والفروض عدم مدخلية المادة ولو اتبعها مع انه اي المتصل  
 بنفسه لا ينفعل عندوا في هذا الشق بانه لو لم يكن الشكل للامتداد بالمدخلية للمادة  
 عن فاعلى غير ممكن ان الامتداد منفعة لا بنفسه غير هو لا لانه انما يقبل الاشكال للتحافة  
 اذا اختلفت اختلف الامتداد لا ينصوا لا با تفصال بعضها عن بعض اتصال بعضها ببعض  
 وتخلطها وتكاثفها وبخلافها في قول الكيفيات الفعلية والانفعالية والجملة بورد  
 الانفعالات عليها وهو مح فان هذا لواقع الميو والمفروض عدم مدخليةها ويكربق لهذا  
 المصراع بكلا التقين اذ في صورة لزوم الشكل للامتداد عن تفككها يكون فاعلى يكون متفعلا فثا

عز في ان الميو لا تغري عن الصو

والله هذا اشار الشيخ الرئيس بقوله الميو كالمرءة الدائمة المشقة عن سعادتها فانها  
 يكثف فاعطى ميمتها بالكم ما جردت عن صورة هيوا عند هذا عند التجرد

قولنا

لا زما لهذا الشق  
 وهو كونه اذ لم يكن له شكل لا يتبدل  
 بنفسه بنفسه  
 شق من

قولنا

وهو كونه اذ لم يكن له شكل لا يتبدل  
 بغيره اذ كان عطا الغير  
 بغيرية المادة ولو جها فاعلى  
 المادة بغير الحق ما نسته  
 استعدت لشق معين بغير  
 عارضة غير استعدت لشق معين  
 اخر فلا يلزم لتفصيل ما نقص  
 في لفظه من كونه شخص بعض  
 افراد نوع واحد من البات  
 مثلا بالجملة بغير افرادها  
 وبعضها ببعض بعض افراد  
 لا جبر المادة او جها

قولنا

قوله  
 وجزءا من الشيء الواحد فثا  
 واحدة لا يكون فاعلى منفعة  
 كالبيسط كغيره من اجزائين  
 فهو كغيره من اجزائين كغيره  
 بذاته بغير اشق وجزءا من  
 ينفعل فكم كونه القبول لانها  
 ش ان البنية لا الصورة واد

ع كذا اشق  
 من جردت  
 شق



وَصُورُهُ مَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا كَمَا إِلَهُمَا احْتَاجَ شَخْصِيَّتَهُمَا لِأَعْرِفَ فَالْكُلِّيُّ يُجَوِّدُ عَلَنَ مَعَ أَنَّ شَرَكُهُ خَفِيفَةٌ لَوْلَا

وَصُورُهُ مَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا أَيْ عِلَّةُ الْهَيْكُولِ هِيَ حَاجَةُ إِلَهُمَا فِي الْوُجُودِ وَالْبَقَاءِ أَحْيَا  
الْثَنَى لِأَجْزَاءِ الْعِلَّةِ النَّامَةِ كَمَا إِلَهُمَا أَيْ الْهَيْكُولِ احْتَاجَ شَخْصِيَّتَهُمَا إِلَى الصُّوَرِ الشَّخْصِيَّةِ فِي  
التَّشَكُّلِ كَمَا تَرَاهُ الْمَرَادُ بِالْمُتَشَخَّصِ هُنَا مَادَّةُ التَّشَخُّصِ كَمَا ذَكَرْنَا فِي الْمَعْنَى بِالْعَوَارِضِ الْمُتَشَخَّصَةِ  
فِي مَجِئِ التَّشَخُّصِ وَالْمَرَادُ بِعِلَّتِهَا أَنَّ صُورَةَ مَا شَرِكْتَ لَهَا هِيَ الْعِلَّةُ الْفَاعِلِيَّةُ وَالْفَاعِلُ الْقَاطِعُ  
الذَّائِمُ الْوَلَجِيُّ فِي هَذَا الْفَاعِلِ وَفِي ذَلِكَ لَطَفُهَا الْمَرَادُ أَنْ يَقُولُوا أَنَّهُ هَيْكُولٌ يَحْتَفِظُ مَعْدُومَاتِهَا  
بِوَاحِدٍ بِالْعَدَدِ وَوَاحِدٍ بِالْعُمُومِ فَالْإِلَازِمُ بَيْنَ الْهَيْكُولِ وَالصُّورَةِ بِاعْتِبَارِ اسْتِدْلَالِهَا بِإِثْبَاتِ  
هُوَ ذَلِكَ السَّبَبُ الْأَصْلُ فَيَسْتَحْفِظُ الْهَيْكُولُ بِعَطْلِ الصُّورِ دَوْنِ عَطْلِ الصُّورِ فِي عَالَمِ الْعَالَمِ بِتَعَابُقِ  
الْإِشْغَافِ قَدْ شَبَّهَ الْكَامِلُ الْعَقْلَ الْقَدِيسَ بِاسْتِحْفَاضِ الْهَيْكُولِ الشَّخْصِيَّةِ بِالصُّورِ الْمَرَادُ أَنَّ  
الْمُسْتَمَرَّةَ مِنْ عِلَّةٍ سَقَطًا مَعْنِيًا بِدَعَائِمِ مُتَعَابِقَةٍ يُزِيلُ وَاحِدَةً مِنْهَا وَيَقِيمُ أُخْرَى بِهَا وَلَمَّا كَانَ  
هَذَا سَوَالًا لَهَا أَنَّهُ كَيْفَ يَكُونُ طَبِيعَةً مَهْمَةً أَعْنَى صُورَةٍ مُتَعَابِقَةٍ لَهَا شَخْصِيَّةً أَعْنَى  
لِالْهَيْكُولِ وَالْعِلَّةِ لِأَنَّهَا يَكُونُ قَوِيٌّ مِنَ الْمَدَّةِ وَأَنَّ لَهَا وَجُودًا لَا لِإِشْغَافِ الْكُلِّيَّاتِ وَالشَّخْصِ  
هَذَا احْتِجَاجُ الْهَيْكُولِ فَالَّذِي يَكُونُ شَرَكًا لِعِلَّتِهَا أَجْبَابًا بَانَةً لِأَعْرِفَ أَيْ لَا يَجِبُ فِي ذَلِكَ  
فَالْكُلِّيُّ أَيْ الطَّبِيعِيُّ وَجُودُهُ عَلَنَ وَظَهَرَ كَمَا لَا يَحْتَجُّ لِكُلِّ الشَّخْصِ عَنِ الْأَعْيَانِ كَلَّا  
الْكُلِّيُّ دَلِيلٌ عَلَى شَرَكِهِ وَجُودُهُ عَوَائِنُ أَنْ يَكُونَ كُلُّ مَوْجُودٍ بِوُجُودِ عِلَّتِهِ  
كَالْجَنَسِ الْفَضْلُ فِي الْأَنْوَاعِ الْمَصْلُحَةِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ فِي الْإِسْبَاطِ مَعَ أَنَّ شَرَكَهُ خَفِيفَةٌ لَوْلَا  
هَذَا عِلَّةُ أَيْ الْعَقْلُ أَنْ يَنْقُصَ عَنْ تَجْوِيزِ كَوْنِهِ أَحَدًا بِالْعُمُومِ عِلَّةٌ حَقِيقَةٌ لِوَاحِدٍ  
بِالْعَدَدِ لَكُونِهِ أَوْ خَفِيفَةً لَكَلَّا يَنْقُصَ عَنْ تَجْوِيزِ كَوْنِهِ شَرَكًا وَإِطْلَاقُ الْحَدِّ بِالْعَدَدِ

قَوْلُنَا

فَالْمَرَادُ بِالْمُتَشَخَّصِ  
الرَّسْمُ الْمَرَادُ بِالْمُتَشَخَّصِ فِي قَوْلِهِمْ  
مَعَ بَرَاءَةِ الْهَيْكُولِ لِمَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا  
فِي قَوْلِنَا احْتَاجَ شَخْصِيَّتَهُمَا  
الْحَقِيقَةُ الَّتِي هِيَ الْمَرْجُوعُ بِهَا  
وَكَيْفَ يَكُونُ الْهَيْكُولُ  
وَالرَّوْضُ الْمَعْنَى فِي كَلَامِهِ  
أَنَّ مَعْنَى بَرَاءَةِ الْهَيْكُولِ  
مَعْنَى قَدْ عَرَفْتَ لِمَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا  
أَيْ الْهَيْكُولِ فِيهَا سَهْوًا الْأَمْرُ  
فِي الْقَبُولِ وَالْإِعْطَالِ

قَوْلُنَا

وَجَمْعُهُ عَلَنَ  
الرَّسْمُ الْمَرَادُ بِهَذَا الْفَرْقِ  
الْمُنْقَضِ وَالطَّبِيعَةِ الْكُلِّيَّةِ لَا يَحْتَجُّ  
بِاتِّفَاقِ بَرَاءَةِ الْهَيْكُولِ لِمَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا  
فَذَاتُ الصُّورَةِ الْمَرْجُوعُ بِهَا  
الشَّخْصِيَّةُ الْمَحْفُوظَةُ بِهَا كَوْنُهَا  
فَرَادِ الْوُجُودِ مِنَ الْهَيْكُولِ شَرَكُهُ  
فَالطَّبِيعَةُ مَرْجُوعَةٌ بِهَا كَوْنُهَا  
وَأَمَّا فَالشَّخْصُ مَوْجُودٌ لَا يَتَّفِقُ  
وَالْهَيْكُولُ بِطَبِيعَتِهِ مَوْجُودٌ لَا يَتَّفِقُ  
فَذَاتُ الصُّورَةِ حَتَّى يَكُونَ الْهَيْكُولُ  
وَشَفْهُهَا مَعَ تَجْوِيزِهَا لِلْمَرَادِ  
بِزَالِ الْفَضْلِ وَالْمَرْجُوعُ بِهَا  
لِيَكُونَ الشَّكُّ كَفَّ بِهَذَا  
الْإِعْطَالِ

وَالْمَرَادُ بِالْمُتَشَخَّصِ  
الرَّسْمُ الْمَرَادُ بِالْمُتَشَخَّصِ فِي قَوْلِهِمْ  
مَعَ بَرَاءَةِ الْهَيْكُولِ لِمَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا  
فِي قَوْلِنَا احْتَاجَ شَخْصِيَّتَهُمَا  
الْحَقِيقَةُ الَّتِي هِيَ الْمَرْجُوعُ بِهَا  
وَكَيْفَ يَكُونُ الْهَيْكُولُ  
وَالرَّوْضُ الْمَعْنَى فِي كَلَامِهِ  
أَنَّ مَعْنَى بَرَاءَةِ الْهَيْكُولِ  
مَعْنَى قَدْ عَرَفْتَ لِمَا شَرِكْتَ عَلَيْهِمَا  
أَيْ الْهَيْكُولِ فِيهَا سَهْوًا الْأَمْرُ  
فِي الْقَبُولِ وَالْإِعْطَالِ

وَالْإِسْتِغْنَاءُ

بلغ زمانها دهرية مثل التوسط القطعية ذا صور نوعية جسيم ثقيف مبادئ آثار اللواتي تختلف

ولاسيما الواحد بالعدد الذي هو الميول التي هي القوة المحركة كما يتوحد اجتماع عدة  
واعلام اجزاء العلة النامة المركبة ان العلة هي الفقد المشترك بين تلك الاعلام لتلاينها  
العلل المستقلة على ممت شخصي هو عدم العلم بالعين حيث ان كلامها بانفراذه متعلق  
ايجاب عليه بل هذا ترق في زمانياتها في الزمانيات من الصور صورة دهرية  
واقعة في الدهر لا في الزمان لانها اصلها المحفوظ نسخها الباقي منتسبة الى المبدأ العا  
الثابتة على حالة واحدة منزلة تلك الصورة الدهرية من هذه الصور الزمانية مثل التوسط  
اي الحركة بمسوى التوسط من الحركة القطعية فيكون المراد من الهمام او العوم صورة  
الاطلاق الوجودي **عُرِفَ فِي الصُّورِ النَّوعِيَةِ** كما مر نظيره  
اي ارجعته في بل الحش عن مقومات الجسم للاشارة الى انها ايجم ومقومات الاجسام  
النوعية وانها ايجم محصلة لليسو المجتمعة مثلا زمان فان الميول لا توجد بدون الصورة  
الجسمية وهي لا توجد دون الصورة النوعية وكذا النوعية لا توجد بدون الجسمية  
التي لا توجد بدون الميول **حَالَ صُورَ نَوْعِيَةٍ جِسْمٍ** اي الجسم المطلق ثقيف اي جسد  
مبادئ آثار اللواتي تختلف اشارة الدليل بان الصور النوعية في الاجسام هو  
ان كل نوع وانواع الجسم مخض باحوال معينة تكون بعضها حاراً وبعضها بارداً وبعضها  
في غير معين يقيضي السكون عند حصوله فيه والحركة اليه عند خروجه عنه وغير ذلك فاما  
لذلك الاختصاص ليس امراً خارجاً عن ان الجسم بالضرورة هو اثار الصور الجسمية والميول  
او صورة اخرى طبيعية والاولا بالاطلاق لشدة الصق الجسمية بين الاجسام وهيولى

قولنا

دهرية

قد مر معنى الدهر الزمان  
واسمده ولفظ من دلالة  
وما قبله انما قبله بصد  
اشأت الوجه لطيفة بصوت  
ونحن هنا بصد اشأت  
الوصف واثبت بعد  
الوصف

قولنا

الاطلاق الوجودي  
رسمه لا الهمام الذي  
الكل في نفسه

قولنا

ذو حال

في هذا الال شأ لا لزوم  
بصورة النوعية الجسمية فان  
الجسمية لا توجد بغير النوعية  
ان لا امتد لوجوده  
فانما رفته  
تدوين  
سنة



شَرَكَةُ الصُّورَةِ وَالْهَيْوَلِ مَعَ كَوْنِ شَاهِدٍ قَبْلًا فَإِنَّمَا أَعْرَضَ أَوْبَاهُ مَشَاوِشَاقَتِهِ تَشَابَعُوا

پیش رو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳

[illegible]

۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

سید محمد باقر بن محمد باقر  
بن محمد باقر بن محمد باقر  
بن محمد باقر بن محمد باقر

و اما در این باب

سید محمد علی، سید محمد علی، سید محمد علی

میں نے اپنے لئے ایک اور چیز بھی  
 تیار کر لی ہے جس کی مدد سے  
 آپ کو یہ سب سہولت سے  
 حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴

ॐ

فبعد ذلك فليكن  
غير اسلحة خيالة والصوم  
والحركات والحوادث والبرزخية  
والاخرى اختلافا لا احوال  
لنفيها بسببها

فَلَمَّا مَضَىٰ وَفُودَانِي  
لَمَّا مَضَىٰ وَفُودَانِي  
لَمَّا مَضَىٰ وَفُودَانِي  
لَمَّا مَضَىٰ وَفُودَانِي

بعضها منقولات من بعض النسخ  
بعضها منقولات من بعض النسخ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

أي هيو عالم العناصر مشتركة أيتم فيلزم اشتراك الأجسام كلها في النار مع كون شاهداً  
 أي الهيو قبولاً والقابل لا يكون فاعلاً ففتين الثالث وهو المظهر قبل ما سبقنا فذلك  
 الصور وما سبقنا خاص الأجسام بما قلنا أما ما سبقنا فهاضلي قولنا لاشترائين وهو الحق  
 إنما ظلال للثلاث النورية المتخالفة بالنوع التي نوع كل منها منصرف في الشخص لا بدعي فاجوز  
 عالمنا الأدنى ظلالاً لوجودات العالم الأعلى على قولنا الثاني إنما ظلالاً للصورة مرتبة  
 العلية وأما الاختلاف لأن الأظلام مفرقة وما فهو ذاتي الاختلاف مفاهيم الاسماء والصفات  
 للقول جلي شأنه وهي لا يجمعوله بل بالجوهرية وجود السمتي الموضوع كما هو طريقة العرفان قال  
 النوع في هذا حاله وأما الاختلاف لافرادى في المادة ولواقعها وأما السبب خاص في  
 الأفعال موادها المتخالفة بالنوع وفي العنصر يان قيل قد ذهبوا إلى الاختصاص لاجبا  
 العنصرية لأن المادة العنصرية قبل حدوث كل صورة فيها كانت متشعبة بصورة أخرى  
 استعدت لقبول الصورة الأخرى أقول هذا غير وجوبه لأن الأنواع عندهم بدعية  
 بل اختلاف التخصص الوجودية في الجسم المطلق يكفي في التخصص كل خاص جزء والتمالك يكون قلباً  
 وأخر يكون منطقاً ونحو ذلك فإنه لازم ذاتي الجزئين بحيث لو انكش قلبك لثابت  
 هذا القدر بل هذا الوجه يخرج عن طوره هذا المختص لأن العنصرية استشكل القام في لها  
 على الصور النوعية أعراض أجواهر متشابهة وأشراقية تشاؤوا فلهذا لا يشترط أن يكون  
 أعراضاً لأن الخالف محل كيف كان عندهم عرض الشيء إلى كونها أجواهر لا أن الخالف محل  
 مستغن عن الخالف الوجود والنوع جميعاً عندهم عرض لا لفظ وعينها أجواهر ولكن

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دلالة على قدرته وقوته  
ويعلم انما هذا هو الحق لا ريب فيه  
والله اعلم بالصواب

قولنا  
 كما هو طريقه العرفاء  
 طريقته اخلاقا راجع الى  
 الله وختمه بغير تقييد  
 وصفاته بغير قيد لانه لا  
 تعدى الى ما لا نوع  
 كما وصفته

هَذَا  
بِصَوْتِ أُخْرَى  
وَلَمْ يَنْتَهِ  
مَجْمُوعُهُ

١٤٤  
 ابد اعيت  
 اريد ان اشرح الصوتيات  
 في النوع فلا لا غير مسبوق  
 مادة وحدة

بقوله  
مروءة في العلم  
بمعيار ختلاف الوضع الزم  
لازم غير متاخر في الوجه علم الحس  
اعتبار في العرف ختلاف

وہنا جواب غور و تامل سے  
المنوعہ سے بقہ کی محبت  
وہ قصہ حسن و حسن و حسن سے بقہ  
تحتیق، المنوعہ سے  
وہ المنوعہ

والعصا



أو كان أوجهاً فهو الحركة إن كان لا يخرج من سلكه فالحركة الخارجة نادرة إلى أصل القوة أيضاً  
كأن أول لما بالقوة من حيث أن لا تستقر

كالهوى الأولى التي هي قوة محضة لذا تحصل بآية صوّ كانت كالحال على أن لو ان التصريح  
بأي لون القوة ما يبق أنه لا يمكن أن يكون الشيء بالقوة وجميع الوجوه حتى نفس القوة لا  
ماند لنا أن مرادنا الخلو عن جميع الفعليات المقابلة للقوة لا ما يشمل فعلية القوة  
أو كان أوجهاً فعلية وقوة وهذا على قبحه لا بد أن يخرج والقوة إلى الفعل  
والأول كان يدع القوة في لغواً أيضاً وذلك الخرج اما دفعه واما ندرتها فهو  
الكون أوجهاً السلوك من جهة إلى جهة بالتدريج الحركة كدل عليه قولنا أن كان  
بالتيخرج فعلاً سلكه واما ان لم يكن بالتدريج كما هو مفهوم الشرط بل كان دفعه  
التكون لما لم يفهم وهذا تعريف الحركة الاختصاصه بخا به بقولنا فالحركة الخارجة تدل  
إلى فعل القوة وهذا التعريف للقدماء وأورد عليه بأن التدريج وقوع الشيء في بعد  
ان والآن طرف الزمان في الزمان مقدار الحركة في دور وجب بان تصو التدريج واللفظ  
واللادفعه كغيره أيضاً إنما يذكر في التعريف أيضاً تصورات أولية لا عانة التصريح بها  
الآن الزمان فيهما سببان لهذه الأمور في الوجود لأن التصوفان ان يعرف حقيقة الحركة  
فهذه الأمور الأدلية التصوف ثم يجعل الحركة معرفة لأن الزمان للذين هما سببان هذه  
في الوجود لكن المعالم الأول عدل عنه التعريف آخر كقولنا أيضاً نقلاً إلى عالم الغا  
كأن أول لما بالقوة من حيث أن لا تستقر وقوة واختلاف القوة بالتعريف والتكثير  
مكتفي في عدم الإبطاء كما قرره موضعاً أما بيان هذا التعريف فهو ان المراد بالكم  
ما هو حاصل بالهغل فان الفعل زافع لشخصان قوة محققة أو مقدرة فالجزم

قولنا  
أما تدريج  
وربع سبب الاتصال  
بخصيص  
شئ

قولنا  
لأنه القدر

إذا المفروض أنها جارية  
فلا تحتاج إلى وسط في العلم  
المبادر القصورية في جهات  
الوسطية في شئ

قولنا

ثم يجعل الحركة معرفة  
في موضع آخر كقولنا والآن  
إذا اردنا أن نعرفها بحركة  
المعروفة في هذه الأمور  
ذريعة لمعرفتها فنقول الزمان  
مقدار الحركة والآن طرف  
مقدار الحركة

قولنا

أو مقدرة  
كما في تقدير الكمية كالتقدير  
بالنسبة إلى الصفة الفعلية  
المطلقة  
شئ





ما امتد في خيالنا يديت واسمه بالنسبة القوس

كون الشيء في أمر أو الأمور بحيث يكون حاله كل آن مفرضا فالحال قبله للآن  
 وبعد يناسب هذه الحركة الوسطية وكذا ما نقل عنه ان الحركة عبارة عن الخروج  
 المساءة أي مساواة الأنا في الأحوال الحركة بهذا المعنى أمر موهوب في الخارج بالضرورة  
 وهي ثابتة مستمرة باعتبار ذاتها ومساواة باعتبار ربها الالهي المحدود وهي بواسطة  
 استمرارها وسبيلاتها تفعل في الخيال أم متدا غير متارجمي بالحركة بمعنى القطع في  
 ثاني التعيين في ذلك شرفا بقولنا ورسم الأول في دعوا وبیان الرسم قولنا ما  
 أي حركة امتد في خيالنا ينسبط الأتيان بالمضارع الدال على الاستمرار المتجدد  
 للإشارة إلى ان القطعية ندرجيية المحدوث في الخيال لكونها قارة فيه بقاء وقولنا <sup>سهم</sup>  
 أي راس ما امتد في الخيال بالنسب متعلق بقولنا التوسط إشارة إلى رسم الحركة  
 بمعنى التوسط وهو أنها ما هي الراسمة للقطعية بيان أن الراسم فبسته التحرك في الحد الثاني  
 في الخيال قبل ان يزول سببه الحد الأول عنه فيخيل أمره منطبق على المسافر كما حصل  
 والقطعة البارز والعلية الجواهر أمره في الحس المشترك فيرى لذلك خطأ أو دايرو هذا  
 كما ان نقطة رأس الخروط المارة بسط تفعل بسبيلاتها خطا متصلا وكما ان الإتيان  
 يرسم زمانا متصلا إذ ان له معنيان ان يتفرع عليه الزمان هو الان السيات في تفرع  
 على الزمان هو طرفه حد مشترك بين الزمان الماضي والأزق فصل مشترك بين قطعه  
 وقطعة منه قارية الحركة عرضية وهي ان يكون الحركة فيما يوصفها وصفه الخيال  
 متعلقة بعبارة أخرى ما يعرض للتحرك بواسطة في العرض تحركه حاسل الفينة <sup>كلها</sup>

قَوْلُنَا

تغفره بحیال آمین  
و فی الحس المشتبه که او لا فان  
ثانیه حفظ و الحس المشتبه که  
ادراک العلوی غیریه  
حقه قدس  
سره

قَوْلَانَا

[illegible]

قولنا

فما هي سبلت وحيث ان  
فما حقيقة واما الثانية فبعض  
لا نظره وشبهها كيف وقد  
استقر ذلك الماسر معكم  
المملكة



وعرضته وماذا يشبهه  
وجعلها بل تقيم بدا  
البيد والنهي اقتسامه  
وفلكية وعصرية  
طبعة شوقية قسرية هذا اقتسام الفاعل وحسب ما فيجب قابل  
اذ عنصر تاوسما وياغدا ثما على مركزه التدوير وما على خارجيه يدبر  
بالاسندلة ولاسندقا ومنها ما ركب متخوم كمثل ما في الكرة المدحمة  
اولهما شرقية غربية ومستديرة لعنصرية وضعية او شبه الوضعية

هذا هو المقصود من هذه المقالة في بيان ما في هذه المقالة من المعاني والمفاهيم والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور

وما اى حركة ذاتية وهي ان يكون صفا للترك فتنه يعرض له غير واسطة  
في العوض كحركة السفينة في النال المذكور والذاتية ان تكون القوة المحركة الى هذا  
مستفادة من خارج وكانت بالشعور فهي طبعية ومع الشعور في شوقية واذا  
وان كانت مستفادة من خارج فهي قسرية فالفاعل على القسرية ليس له الخارج بل  
طبعه للقوة والا انعدم المحركة باعدام الخارج هذا اى تقيم الحركة الى العرضية  
والذاتية باقامتها اقتسام حسب الفاعل وحسب ما في اقتسامها بمطابقية الحركة  
يجب قابل اى من مستقبل فانظره وليس الا ربع في الخمس لما في الاثنى للدين  
بحسب انها وامثلتها واضحة وحسب القابل اى بحسب الموضوع للحركة تقيم بدا  
اذ قابلها عنصر ياوسما وياغدا فالحركة عنصرية وسماوية ثما بيان القابل الثما  
على مركزه التدوير كالتدوير بل الكوكب على قول وما على خارجيه يدبر فكل افلا  
البوقة الشاملة للأرض للبدن والنهي اى يبيها ويحبها اياك اقتسامه بالاستد  
والاستقامة فانها اما متحدان فالحركة مستديرة او مختلفان فستقيمة ومنها ما متعلق  
بركت اى الاستدارة والاستقامة ما اى حركة ركب متخوم كمثل ما في الكرة المدحمة  
وفلكية وعصرية اولها ما هي المسدرة ما لكون الاول شرقية وغربية كحركة  
الافلاك فان بعضها غربية وبعضها شرقية ومستديرة لعنصرية اى المستديرة لعنصر  
اما وضعية كحركة الروح الدالابا وشبه الوضعية كحركة الجوال والاشياء المسدرة  
اما عمة مخففة او ما اى حركة كهو سلق قطع بلا سلطان او رجح او عطف

هذا هو المقصود من هذه المقالة في بيان ما في هذه المقالة من المعاني والمفاهيم والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور

فانما  
تفرع من الاستفادة  
كان القوة المحركة  
من الخارج فالحركة  
المستفادة من الخارج  
بغير حيز عدم القدر  
وبقاء الحركة  
بعدم القوة

هذا هو المقصود من هذه المقالة في بيان ما في هذه المقالة من المعاني والمفاهيم والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور والاشياء والاعراض والحوادث والوقائع والامور



وقولنا الحركة والمقوله له معاني أربع مقوله وانما جنس لبيانها وعبره أو أنها الموضوع

فأفعله والواجب للشيء لا يكون فافداله ولو اتحد الحرك والمحرك لزم ذلك

### عُرِّفَ فِي بَيَانِ الْأَقْوَالِ فِي مَعْنَى الْحَرَكَةِ فِي الْمَقُولِ

وقولنا الحركة في المقوله له معاني أربع بجزءها العدد عن البناء باعتبار تأويل المعنى  
الحركة مقولة قال الشيخ في طبيعيات الشفا قولنا ان مقولة كذا فيها حركة قد يكون  
ان يفهم منها رتبة معان أحدها ان للمقوله موضوع حقيق لها والثاني ان المقوله  
وان لم يكن الموضوع الجوهرى لها فتوسطها يحصل للجوهر اذهى موجودة فيها  
الاما ان الملائمة انما هي للجوهر فتوسط السطح والثالث ان المقوله جنس لها هي  
نوع لها والرابع ان الجوهر يتحرك من نوع لثالث للمقوله النوع الاخر ومنه صنف  
صنف المعنى الذي نذهب اليه هو هذا الاخير انتهى بقولنا من بيايته انما هي المقوله  
جنس لبيانها عوا الحركة اياه وغيره أي ليس سئال اشارة الى الثالث أي عوا  
المقوله التي فيها الحركة اليها فافداله كيف منه سئال منه غير سئال الا لا ينسب  
ومنه غير سئال هكذا في البوائق السئال وكل واحد منها هو الحركة وهذا قول  
نقدم الحركة في المقوله ككون النوع في الجنس له متجه ويرد عليه ان الحركة بتجدد المقوله  
لانفس المقوله والجنس لا يدل على نوعه يتجدد ذاتا وقد صح هذا القول صلا لنا  
بان يكون الحركة للنوع التجدد شيئا ليس كعرض العرض للموضوع بل هي البوائق  
التحليلية كعرض الفصل للجنس والقول بان كيف منه فردا ومنه فرد سئال حق  
اقول لو كان هذا الثامن من اقره من يصدق تحقيق القول بالمثل الاطلاطوي

في معنى الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله  
انما هي الحركة في المقوله

قال الافلاطونيون كما في الهيئات ان القصة توجب جود شيئين كل شيء كائنان  
 في معنى الانسانية انسان غاسد محووسان معقول مفروق بتد لا يغير كان حقا  
 ما قاله ارسطو ان الكيفية ماهو شيئا منه ماهو غير شيئا كذا ما في طبيعيات الشفا  
 ان ربعا ثمار بعضهم في مذهب حق قال الجوهري منه فارو من شيئا هو الحركة في الجوهر  
 او الكون الفناء اية حق لان كل جوهر نوعي كالانسان الفرس الثور غيرهما منه  
 شيئا هو الطبيعي منه غير شيئا بل قال ثابت هو لا بداع منه ومثاله النور  
 بل في الجوهر الحق لا يقولون برالتوقع للعرض دائما صحته في الكيفية فهو جليبا  
 المعنوية ما هي الهيئات التورية التي اذا ظهرت في هذا العالم كانت كائنان هوها فغير  
 السال ارسطو عننا في عالم الابداع لا في هذا العالم لان جميع المقولات في هذا العالم اما  
 يعتبر عدم الفارق في جوهرها واما في مفهومها كتي وان يفعل وان يفعل ولذا كالحق  
 عندك موافقا لصدا المناطيين في النزاع الكذبهم ان الحركة واية مقولة انها موجودة  
 السال ان يحث الحركة وفجود الامر السال ما قاله الوجود ليس المقولان لطم  
 اقول بطلب من اثنان غيره وما ذكر ان السال كل مقولة هي الحركة اهلنا  
 اولها اي المقولة في الموضوع الحركة اشارة الى الاول فيكون الحركة في المقولة كالم  
 في الموضوع وهو مردود بان التو مثلا ليس بان يكون ههنا سوال اصل مستمر  
 محفوظ كما هو شان موضوع الحركة وينضم اليه سوالان متصله شيئا الاول ارجما  
 المثلين في كل واحد لزم تركيب العرض الخارج مع ان الاعراض بايط في الخارج فربكا

ما قاله ارسطو ان الكيفية ماهو شيئا منه ماهو غير شيئا كذا ما في طبيعيات الشفا  
 ان ربعا ثمار بعضهم في مذهب حق قال الجوهري منه فارو من شيئا هو الحركة في الجوهر  
 او الكون الفناء اية حق لان كل جوهر نوعي كالانسان الفرس الثور غيرهما منه  
 شيئا هو الطبيعي منه غير شيئا بل قال ثابت هو لا بداع منه ومثاله النور  
 بل في الجوهر الحق لا يقولون برالتوقع للعرض دائما صحته في الكيفية فهو جليبا  
 المعنوية ما هي الهيئات التورية التي اذا ظهرت في هذا العالم كانت كائنان هوها فغير  
 السال ارسطو عننا في عالم الابداع لا في هذا العالم لان جميع المقولات في هذا العالم اما  
 يعتبر عدم الفارق في جوهرها واما في مفهومها كتي وان يفعل وان يفعل ولذا كالحق  
 عندك موافقا لصدا المناطيين في النزاع الكذبهم ان الحركة واية مقولة انها موجودة  
 السال ان يحث الحركة وفجود الامر السال ما قاله الوجود ليس المقولان لطم  
 اقول بطلب من اثنان غيره وما ذكر ان السال كل مقولة هي الحركة اهلنا  
 اولها اي المقولة في الموضوع الحركة اشارة الى الاول فيكون الحركة في المقولة كالم  
 في الموضوع وهو مردود بان التو مثلا ليس بان يكون ههنا سوال اصل مستمر  
 محفوظ كما هو شان موضوع الحركة وينضم اليه سوالان متصله شيئا الاول ارجما  
 المثلين في كل واحد لزم تركيب العرض الخارج مع ان الاعراض بايط في الخارج فربكا

ما قاله ارسطو ان الكيفية ماهو شيئا منه ماهو غير شيئا كذا ما في طبيعيات الشفا  
 ان ربعا ثمار بعضهم في مذهب حق قال الجوهري منه فارو من شيئا هو الحركة في الجوهر  
 او الكون الفناء اية حق لان كل جوهر نوعي كالانسان الفرس الثور غيرهما منه  
 شيئا هو الطبيعي منه غير شيئا بل قال ثابت هو لا بداع منه ومثاله النور  
 بل في الجوهر الحق لا يقولون برالتوقع للعرض دائما صحته في الكيفية فهو جليبا  
 المعنوية ما هي الهيئات التورية التي اذا ظهرت في هذا العالم كانت كائنان هوها فغير  
 السال ارسطو عننا في عالم الابداع لا في هذا العالم لان جميع المقولات في هذا العالم اما  
 يعتبر عدم الفارق في جوهرها واما في مفهومها كتي وان يفعل وان يفعل ولذا كالحق  
 عندك موافقا لصدا المناطيين في النزاع الكذبهم ان الحركة واية مقولة انها موجودة  
 السال ان يحث الحركة وفجود الامر السال ما قاله الوجود ليس المقولان لطم  
 اقول بطلب من اثنان غيره وما ذكر ان السال كل مقولة هي الحركة اهلنا  
 اولها اي المقولة في الموضوع الحركة اشارة الى الاول فيكون الحركة في المقولة كالم  
 في الموضوع وهو مردود بان التو مثلا ليس بان يكون ههنا سوال اصل مستمر  
 محفوظ كما هو شان موضوع الحركة وينضم اليه سوالان متصله شيئا الاول ارجما  
 المثلين في كل واحد لزم تركيب العرض الخارج مع ان الاعراض بايط في الخارج فربكا

قوله  
 هذا اعظم من قوله  
 كذا ما في طبيعيات الشفا  
 ان ربعا ثمار بعضهم في مذهب حق قال الجوهري منه فارو من شيئا هو الحركة في الجوهر  
 او الكون الفناء اية حق لان كل جوهر نوعي كالانسان الفرس الثور غيرهما منه  
 شيئا هو الطبيعي منه غير شيئا بل قال ثابت هو لا بداع منه ومثاله النور  
 بل في الجوهر الحق لا يقولون برالتوقع للعرض دائما صحته في الكيفية فهو جليبا  
 المعنوية ما هي الهيئات التورية التي اذا ظهرت في هذا العالم كانت كائنان هوها فغير  
 السال ارسطو عننا في عالم الابداع لا في هذا العالم لان جميع المقولات في هذا العالم اما  
 يعتبر عدم الفارق في جوهرها واما في مفهومها كتي وان يفعل وان يفعل ولذا كالحق  
 عندك موافقا لصدا المناطيين في النزاع الكذبهم ان الحركة واية مقولة انها موجودة  
 السال ان يحث الحركة وفجود الامر السال ما قاله الوجود ليس المقولان لطم  
 اقول بطلب من اثنان غيره وما ذكر ان السال كل مقولة هي الحركة اهلنا  
 اولها اي المقولة في الموضوع الحركة اشارة الى الاول فيكون الحركة في المقولة كالم  
 في الموضوع وهو مردود بان التو مثلا ليس بان يكون ههنا سوال اصل مستمر  
 محفوظ كما هو شان موضوع الحركة وينضم اليه سوالان متصله شيئا الاول ارجما  
 المثلين في كل واحد لزم تركيب العرض الخارج مع ان الاعراض بايط في الخارج فربكا

واسطة فيه من غير من نوع أو صنف لها باخر ما هو فيه الجنس المسمى وغيره ما قد أتى وتبع

في الذهب اي ان بقيت ذرات السواد بعينها ولم يحدث فيها صفة فلم يشد بل هي كما كانت  
وان حدثت فيها صفة زائدة وذاتها باقية فلا يكون التبدل في ذرات السواد بل في صفاته  
ههنا ان لم يتوعد لا اشتداد فهو لم يشد بل عدم وحدث سواد اخر فلم لا يتوعد  
اشداد الجسم اسوداده وقولنا او واسطة فيه اي الموضوع بما هو موضوع  
يعني موضوعية الموضوع اشارة الى الثاني هو اي مود بان المقول اذا لم تكن  
موضوعا لم تكن واسطة في موضوعية الموضوع واذا بطلت الغائي التلذذ تغير  
الرابع من غير موضوع المقول كالجسم من نوع للمقولة او صنف لها باخر  
اي نوع اخر او صنف اخر على سبيل الاتصال ففي الاتجاه الى السواد وهو نوع  
الاستحالة يرد على الجسم صنف بعد صنف من البياض حتى يتخطى الى نوع الخضر ويورد  
عليه اصنافها اي حتى يرد نوع النيلية ويستوفي اصنافها حتى يرد السواد باخر  
وهكذا في حركته في الطعوم والكيفيات الاخر والكنان وجميع هذه الحركات  
محققه في التواك **غير في المقولات التي تقع في حركتها** والامار المتحركة  
وهذا تقسيم للحركة باعتبار ما فيه كان ما مر كان تقيما لها باعتبار ذاتها او سائر  
متعلقاتها مستتة تقاسم ما هي اي المقولات التي تقع الحركة فيه المذكور باعتبار  
لفظها اتما في الجنس وذا هو المرص عندنا وغيرها والمقولات دق او  
تبعي فان متى نسبت الى الزمان النسبة الى التبعي **تبعي** وان يفعل وان يفعل كما  
ها التأثير والتأثر **الندرجان** فلا كان التدرج معبرا في مفاهيمها لم يمكن ان يكون

قولنا

او صنف لها  
او من فرد لا فردا ما ذكر  
الاصناف لا شاة الى  
لزم المتحرك بعد الاستحالة  
فراست في مقالة  
شخص

ان صنف لها  
او من فرد لا فردا ما ذكر  
الاصناف لا شاة الى  
لزم المتحرك بعد الاستحالة  
فراست في مقالة  
شخص

فَالْكَرَامِيَّةُ بِأَلْفٍ لَدَى تَحْلِيلٍ وَفِي تَكَاثُفٍ وَفِي مَقُولٍ سَبْقٍ وَكَوْنًا فِي الْأَيْمَنِ وَالْوُضْعِ

حصولها بالتدريج والألکان المحركة في الحركة ولم يمكن الخروج عما فيه الحركة لان كل جزء  
والامر اللدني يجب سئال قابل للقسمة الى غير النهاية ولهذا الاجزاء اول ولا جزء اخر للحركة كقولنا  
اولا واخرا حقيقيين كانا للامتداد القار ايضا كالخط لاجزاء اوله اخر له لان المقدار جزئ  
موافق للكلمة في الحد واسم فافرضه جزءا دلالة لكونه متدايبا يخلل الاجزاء ثم يكون  
لها اقل واخر بمعنى انها ما والجانبيين اللامباين بالنوع فالحركة عبارة عن ان يكون في كل  
مقطع ضرورة ما فيه الحركة للوضع غير ما في ان قبله وان بعده فلا بد ان يكون للالفرد  
امرا قارا ولو كان غير قار لم يكن خروجا عنه كالفناء ولزم وقوع الزمان في الان مثلا ان  
الحركة والتسحق الى التبدد كان الجسم في حال تسحق متبوتا فانه لم يخرج عن التسحق والتدريج  
حتى يكون متحركا في اما الاضافة والحركة فيها بالتبع فان الماء اذا تحرك في السكون فنفذ  
انقلع الاشد للاضعف والعكس على التدريج تبعا للحركة في مراتب السكون وكذا  
فان حركة العام في الابر تسبق الحركة في التتم فالكم ما فيه اي ما يقع في الحركة بالتحا  
لدي تحليل حقيقي وفي تكاثف حقيقي وفي كل ان يرد على المادة فرد من المقدار على  
التدريج لم يكن ان قبله وان بعده وعدم الخلاف في قيد التحليل والتكاثف فالحال المطابق  
انكر الحركة الكمية في النقول والذبول وفي غور ذبول استقر كونكم ما فيه الحركة وتعلم  
معنى النقول والذبول فانه وكذا في التتم الهزال استقر كمال العلامة الشيرازي وكونها  
اي كون الحركة في الاين حركة الجرح صعودا ونزولا ظاهرة كونها في الوضع ظاهرا  
حركة الفلك حركة الرمح الدلا ب كذا الحركة القائمة اذا تعدى بالعكس الاستحالة



والاستحالة تجوز كالقول مع استحالة الخليط والنشوء زيادة المقدار في زيادة اجزاء الخل وفي كثافتها  
اجزاءها باسم الحقيقة من على انقماشها على رقيق وغلظة القوام استعمالاً  
على الأخيرين بمثابة موصفاً ثم الحركة ما قد سلفنا

هذا الاسم في الاصطلاح بالحركة الكيفية كما اختص اسم النقلة بالأيضية تجوز وقد  
مثالها كالنمو مع استحالة الخليط أي بحالة الكون البرزخية وحالة النشوء  
والنفوذ وتدين لأخبار هذا القول أصحاب النشوء والنفوذ وهما متفاديان لا النشوء  
مفسر ولا انتشاراً كان القائم من الجملة معناها الخروج الدخول في تمكين هذين القولين  
لم يكن حركة كيفية فالقائل بالاول يقول كلشي في كلشي يكن ثارة ويبرز لخرى القائل  
بالثاني يقول الاجزاء ينفذ ويدخل خارج ويخرج ويدخل الحرارة القائمة بالماء انما  
هي قائمة في الحقيقة بالاجزاء النارية الباردة ويدخل الماء او القائمة والخارج في الماء  
ولم يستعمل الماء حاراً ومخاليق القولين اصحهما ولما حدنا البحث عن الحركة الكيفية على التقيد  
عن التخلل والكثافة قلنا زيادة المقدار ما نافية زيد في جزء أي اجزاء الجسم  
وفي كثافة الجسم والمقدار منقوص لانقصان من اجزاء المذكور فيهما باسم  
الحقيقي من فوقها التخلل والكثافة الحقيقيان كما يشاهد في القارورة الموصوة  
الهواء المكبوتة على الماء وايضا التخلل والكثافة على انقماشها على رقيق  
معنى لا طلاق وعلى اندماج استعمالاً أي يطلق التخلل على الانقماش وهو يتبادر  
اجزاء الجسم من داخلها جسم غير كقطع النقوش والكثافة على الاندماج وهو نقاد  
الاجزاء بحيث يخرج ما بينهما والجسم القريب كقطع النقوش بعد انقماشها على رقيق  
القوام وغلظة القوام استعمالاً على المعنيين الأخيرين بمثابة موصفاً فيهما  
بالتخلل والكثافة المشهورين ثم ما عدناه من الحركة الكيفية انما هو ما قد سلفنا

قوله  
الاجزاء ينفذ  
منه الاجزاء النارية  
القدرة مسماة بعنيفة  
في الماء يغشيه  
منه

قوله  
المكبوتة على الماء  
فكثافة الهواء القارورة  
الماء او تناسلها ارضية  
فيخرجها كغليظ الماء  
او الماء مع الاخر لثابتة  
سندف اذا كانت غير  
هذه الله بغيره لا يثبت  
في قوارير صلبة  
منه

من باب صنع كائنها من كيفية ثالثها القدر كـ وجوهية كائنها واقعة اذ كانت الاخرى كائنها  
والطبع ان يثبت في العظام بالثاني السائل كيف انبطا

ايها بالحق الذي ابتدئنا بذكره اي حقيقتان هما فاللام في الحركة للعهد المذكور في باب  
وضع كائنها من كائنها الثاني العظام ومن باب كيفية ملوثة ثالثها القدر كـ ولما  
عرف كـ القولان الاربع التي تقع فيها الحركة عند القوم اردنا ان نخرج في بيان الحاشية  
وهي الوجهة فانما للحكيم المحقق البصير المحدث صد المناهلين المنفرد بهذا التحقيق  
من قبله الحكماء الاسلاميين على ما اطلعنا وقد اتفقنا على هذه المسئلة مسائل مهمة كـ  
العالم الطبيعي ثبوته وانا وصفته بحيث لا يلزم نفاذ كائنها الله وانقطاع فضة كائنها  
سبب جلت الازد وحت غماؤه ولا يحجبها الا هو والوصول الى الغاية لا يستكمال  
الذاتية للطبيعتان الواحدة الجمعية الحافظة لجميع المراتب الطبيعية والاولوية للنفوس الحافظة  
وعين ذلك فضلا وحركة جوهرية كائنها واقعة لوجوه الاول قولنا اذ كانت  
الاخرى كـ كائنها تابعة للجوهر الذي هو الطبيعة والحق التوعية ووجوه ثانيا  
الحركات في القولان الاربع ولهذا الثانية ثالو الصواب النوعية مبادى لانها الخاصة  
الطبيعية بانها المبدأ الاول لحركة ما هي في سكونه بالذات والطبع المتبع للاعراض  
ان يثبت ويكره ان يثبت انما ان هذه التجددات المرضية لا تليق لا يثبت  
الاعتقاد القديم الذي لا خالده منظره للملازمة مقربة فكيف لجنا بقرم والطبايح الصواب  
التي جعلوها مصادرها ثابثا كاهو المفروض على قول الخصم اذا كانت كذلك بالثابت  
السائل كيف ارتباطا فان تخلف العلم عن العلة غير جائز فاذا كان الثابت علمه للثبات  
لزم ان يجمع جميع خلفه ودفعة واحدة فافرضه سائلا كائنها ثابته فلا بد ان يكون

قولنا  
والاصول لا اله الا الله  
او كـ لا وصول الى الوصول  
نحو القول والاصول لا اله الا الله  
الاضافة فان النفس تقول  
بعقد البعد والبعد بقية  
في البعد البعد هذا ليس  
الا بلبس الذات والحركة  
الجمهورية نقص ذات  
الكمال ذات

قولنا  
غير ذلك  
مشرك الصورة النوعية  
كاتبه احد متقني ضد الدنيا  
لا ريب في عدمه ولا لزمنا  
كونه صورة فبدا في  
ذلك ثم لم يزل يمارسها  
عنه في الحركة الجبروتية منها  
او لم يزل يمارسها في الجبروتية منها  
عالم الطبيعة يمارسها في  
والله اعلم بغيره منها  
وهو يمارسها في ان لا يكون

قولنا  
والوحدانية الجمعية  
او كـ لا وحدة جمعية  
لا ياتي الا ان يكون جسمانية  
الحدوث وروايتها الجمعية  
من الطبيعة لا الطبيعة الاخوية  
فاذا كان تبدا لها الذات على  
نحو الحركة فما يجوز من العلم  
كان على سبيل الاعتقاد او غير  
والاستمرار  
سنة

او كـ لا وصول الى الوصول  
نحو القول والاصول لا اله الا الله  
الاضافة فان النفس تقول  
بعقد البعد والبعد بقية  
في البعد البعد هذا ليس  
الا بلبس الذات والحركة  
الجمهورية نقص ذات  
الكمال ذات

وفي استعمال العلوم اظهر اذ صور الجواهر جواهر ثم اتحاد العرضي بالعرض الاول باعتبار شدة الغرض

الطبيعة متحدة بالذات أي بالوجود والهووية لا بالماهية وهو المظهر ان قلت تنقل الكلام الى الطبيعة المتحدة كيف فصلت عن المبدأ القديم ثم قلت قد مر في مسئلة ربطها بالذات بالقديم كيفيته ملخص الجواب هنا ان المتحد ذاتي لهووية الطبيعة ذاتي غير معلل فالجاء على جعل للتحدة لان جعل للمتحدة بالذات متحدة ان قلت ما هو جوابكم بنوا في نفس الحركة العرضية قلت قد مر انما استناد الاعراض كلها الى الجوهرية حيث هو وقد صرحوا به فالذاتية لا بد ان تتم في الطبايع وتنازع راحلتها عندها ان قلت القوم ايضا صحوا راطها بالطبيعة ولكن يلحق بالغير لها خارج كتحده مراتب قرب بعد من الغاية المطلوبة في الحركات الطبيعية وكتحده احوال اخرى في القسرية وكتحده الاوقات في النبضة والنفس الإرادية فقلت تنقل الكلام الى تحده هذه الاحوال لانه انتهى الى الطبيعة لان الفاعل المباشر للحركة مظهر هو الطبيعة حتى في الارادية فانها باستخدام النفس الطبيعية فيها والثاني قولنا وفي استعمال العلوم أي في حركة النفوس المنطبعة ولا سيما تلك في التصورات الخبرية للجواهر ظاهرة نوع الجوهرية فان السبيل القريب لحركان الاقلال تصورات نفوسها المنطبعة لمبايها على الوجه الخفي تصور المتحدة يا اتصالا كنفوس كل ما في الوضعية والتصورات وان كانت كيفيات عندهم فلها استعمالنا لفظ الاستحالة لكن جواهرها جواهر ذهنية اذ صور الجواهر جواهر والذاتيات في اتحاد الوجودان محققا وانما خصصنا التصورات بالخبرية اذ الكليات لا تغير لها بذاتها والثالث قولنا ثم اتحاد العرضي بالعرض أي مع العرض كاذه اليه جمع والماخزين رتبا في العلم الاول

قولنا  
لا جبر المتحد والذاتية  
بطهران الجبر الكبير من نظير

هبة لتجد بسيط والجبر  
لنوعه لطيف لم يبقا لغيره  
اذ وجوهه سب راء تجدد  
فلا اول محمول في

التي  
قولنا  
فانما يستخدم النفس  
وهذا هو قول بعض الحكماء  
مركب الفلك طبيعي لا انساني  
ارادية حاشا منه عرض

قولنا  
والتصورات  
فان التصورات كقوله الجبر  
هو التصور لذات لا التصور  
بالعرض لهذا قالوا العلم هو  
الصورة المستقلة فتصور  
لشئ شئ اخر وللقوة اخر

وللجبر اخر وكذا نقول لم  
العلم والتصور عرض كيف  
ليس من شأنه اذ التصور  
يقرب ما عرضا وكما  
معناه الجمع بين الامرين  
العرضية وكيفيته زمنية  
انما لا يشاء في الذهن  
لحقن هذا الوجه كلفه العلم  
هو نوع من الكيفية الجوهرية مثلا

قولنا  
تبا نورا حاشا عند  
لان العرض لا يبرز غير  
الذات كما قال المعلق  
لا بد لكم من في العلم علم  
وفي القدرة قدره بالذات  
وفي الاله ارادة بالذات  
تتكون في ذاته لا بالذات  
فمنها لا بد لكم من في  
استعمال بسيط بالذات  
وهو بسيط من الجبر لان بسيط  
عين في انه وجبه في الطبيعة  
كاصح في تحرك في غير  
ادراكها لا كاصح في تحرك  
فوقه  
قد مر

دعوى  
فانما يستخدم النفس  
وهذا هو قول بعض الحكماء  
مركب الفلك طبيعي لا انساني  
ارادية حاشا منه عرض



موضوعها في بقية أعلامها الفارقة

:

كالم يتحقق بلا صورة جسمية لم يتحقق بدون مقدار ما اذ قد تحقق ان تفاوت الجسم الطبيعي  
والعلمي بحجة الإبهام والتعيين في المجموع مقدار ما تحرك في المقادير للعينة كل ما نحن فيه  
ومعنى اعتبار صورة ما أو مقدار ما في جانب الموضوع ليس ان هنا صورة مثلا متحركة  
وأخرى هي ما فيه الحركة كأي توهه العقل المشوب بل التفاوت بينهما كالتفاوت بين الكل  
الطبيعي والفرد ومعلوم انهما موجودان بوجود واحد يرد على الهيولى بغير اتصال  
الذي يحذف الفرد الصوري اذ لا حاجة للهيولى الخصومية شيئا منها فيق انما تحتاج طبيعتها  
الكلية فادامت تلك الطبيعة محفوظة بتعاقب الأفراد كانت الهيولى باقية ولا يتجدد فيها  
حالة الكون الفاسد حيث حكوا في ما يبقاء الهيولى بصفته ما بين الحركة الجوهرية حيث  
حكوا في ما بعد بقاءها بل الثاني في قرب البقاء الاتصال الصوري ان قلت الهيولى لم  
لم يوجد وما لم يوجد كيف يكون صورة ما علة لوجود الهيولى تلك العلة الحقيقية  
كما اشير اليه لوجودها وتخصها في الواحد العلة الذي هو المفارق واما الواحد العمومي  
والصورة في شريك العلة والشركة خفيفة المؤنة وكذا هو جانب الهيولى ان يكونها قوة  
في كنهها ذلك بالجملة فان الطبيعي شيئا للفرد شيئا اخر ولا سيما الطبيعي النوعي الجسم  
وان كان جنسا للمادونه لكنه نوع بالنسبة الى ما فوقه اعني الهيولى والانه اشتراكنا  
موضوعها أي ووضع الجوهرية في شخصه ويعينه له البقاء مقيده اعلمنا المفارقة  
وليس مرادنا بالمفارق العقل العاشر الذي هو الماشي والواحد العلة المفارقة  
هو مقيده هو العناصر بصفته ما في الكون انما الفاسدات بل المراد المثال التو الذي هو لكل

المراد  
بالمفارقة  
هو مقيده  
هو العناصر  
بصفته ما  
في الكون  
انما الفاسدات  
بل المراد  
التمثال  
الذي هو لكل

هو





فصورة شيئا لا منقرضه واحدة على الوجه فأيضا تنضم في كل جزء كون لا خلو ليس فيها كون

قوله من هذا المطلب ان الوجود المهيته فانه ان اريد بقاؤه وجودا فاختار ان يبق  
حيث انه وجود واحد شخصي مستمر لكنه غير متغير فيترفع منه في عين حادثة وشخصيته  
في كل ان مقرر في معنى ان اريد بقاؤه مفهوما فاختار ان يغير بقاء ولا يلزم بطلان وجود  
بالفعل وجودا ومثلثا حركه لان تلك المفاهيم ثابتهما نوعا عندما كانت موجودة كل  
بوجود عليهما واما في الحركة فالحال موجود بوجود واحد شخصي في الوجود الواحد الشخصية  
يجوز انتزاع مفاهيم مختلفة منه قوله لا يكون الصور بالفعل ليس كذلك فان الصور  
الائتية بالقوة واما الصور انشائية فهي بالفعل بحسب الوجوه السبب الشئ الشخصي كما علمت  
ولا فرق بين الحركة الجوهرية وغيرها في ذلك اذ الموضوع الجسماني كاللوح عن قوتها  
شئ لا كذا لا يخفى عن مقدار ما ايسر ما هو غيرهما فهو مثلث في الفرد الزمان بالفعل  
وكل واحد منهما ثم اشرنا الى ذلك ما تقدم ونتج عنه ان ثبات الحركة الجوهرية بقوا  
فصورة شيئا لا وجودا منقرضا اي منحوصة منقضية واحدة حقيقة على  
المعنى فأيضا تحت تنضم في كل جزء وبذلك الصورة كون لا خلو ليس فيها كون  
اي فصل يكون عدم حتى لا يكون المنضم عين النكون بل يكون بينهما ما حد مشترك في  
الخارج نعم هو بالفرن اذا فرض فضلا عن مشترك كان بينهما فلا يلزم مثلا الا لايين  
والايين صورة شيئا لا منقضية الاجزاء غير منتهية وكذا كل جزء وكان للآخر الكيفية  
من المبدأ الى النهي كفا واحد مستمرا ولكن يكون شيئا لا كذا الحركة الجوهرية صورة  
متصلة شيئا لا كذا والحدود ثابتهما في ذلك لا تتحقق الا للكثر والسيلا ان لا

قوله  
وانما في الحركة فالحال  
كالفرد الواحد والآخر  
والاصغر والاعظم والاكبر  
المشتركة في الشيء فانه كونه  
شيئا لا كذا في كل جزء  
القابل للحدود والآخر  
والاخرى من

قوله  
والاخرى من

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
وجسده  
ارادة جميع لا تتحرك  
وبقائه

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء

قوله  
في كل جزء





فَرَمَ مَقْدَارَ قَطْعِ كَانَا ٢ وَمِنْهُمْ قَدَرٌ فِي الزَّمَانَا ٣ لَقَدْ جَرَى الزَّمَانُ فِي الْقَطْعَةِ ٤ مَجْرَى الطَّبِيعِ فِي تَعْلِيمِهِ

قَوْلَانَا

ليس منها فاعلم  
آلة من بقا السكون بقا الزمان  
ليكون وجهه ليس يصح  
نصف المقاربات المحسوسة  
السكونية من غير المحسوس  
السكونية يكون أشد في المقاربات  
الأولى من الحركة يكون أول  
في المكان أشد كما  
مدين

قَوْلَانَا

الزمان في مقدار الحركة  
القطعية والفلكية لا يكون  
المستقيمة والأزمنة قطع الزمان  
لأن المستقيمة تقطع  
منه قدر  
شدة

قَوْلَانَا

القطعية لا وجود لها  
وإنما الموجودات موجودة  
بوجود مسطرة ووجود وجود  
منها ثم وجودها في المقادير  
وجود الإضافات وكما  
مرجع المباشرة والعلية  
الطبيعية وجودها في وجود  
تزاوجها من الزمان  
والأشياء من القطعية  
موجوده عند المقادير  
شدة

سَلَبَ الْحَرَكَةَ عَنْ مَوْضِعٍ قَابِلٍ لَهَا فَعَدَمَ لِلْمَلَكَةِ الَّتِي هِيَ الْحَرَكَةُ وَلَيْسَ مِنْهَا تَقَابُلُ الشَّيْءِ  
**الْفَرِيَّةُ الثَّالِثَةُ فِي بَاقِي اللَّوْحِ لِعَامَّةِ الْجَسَمِ فِي الزَّمَانِ**  
لَقَدْ جَرَى الزَّمَانُ وَالْحَرَكَةُ الْقَطْعِيَّةُ مَجْرَى الْجَسَمِ الطَّبِيعِيِّ وَاجْتِمَاعُ تَعْلِيمَتِهِ لِلْوُجُودِ  
الْمَحْذُوفِ لَفْظِيَّةً يَعْزِي كَأَنَّ الْفَاوْتَ بَيْنَ الْجَسَمِ الطَّبِيعِيِّ وَالتَّعْلِيمِ بِالْإِبْلَاقِ وَالْيَعِينِ  
فَالْأَمْرُ دَلِيلُ الْجَسَمِ إِذَا لَوْحٌ مَطْلُوقٌ بِالْأَقْيُنِ بِالنَّهْأِ وَالْأَنْهْأِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ كَمَوْضِعٍ  
بِمَنْحَرَةٍ مَعِينَةٍ عِنْدَ النَّهْأِ فَهُوَ الْجَسَمُ الطَّبِيعِيُّ إِذَا لَوْحٌ مَتْنَاهُ مَطْلُوقٌ بِمَنْحَرَةٍ مَعِينَةٍ  
وَعِنْدَ هَذَا يَطْرُقُ الْقَدْرُ وَالْكَيْتُ فَهُوَ الْجَسَمُ التَّعْلِيمِيُّ كَأَنَّ الْحَرَكَةَ الْقَطْعِيَّةَ لِلتَّصَلُّفِ فَاثَنًا  
أَيْضًا مِثْلَهُ الْأَمْرُ سَيَأْتِي إِذَا لَوْحٌ مَطْلُوقٌ فَلَا نَدْوَى لَكَيْتِهِ وَإِذَا لَوْحٌ مَطْلُوقٌ مَعِينَةٍ  
مُتَقَدِّمَةٍ بَقْدَرٍ خَاصٍّ جَاءَ الزَّمَانُ ثَانِيَةً أَوْ دَقِيقَةً أَوْ سَاعَةً أَوْ غَيْرَهَا أَفْطَلُ وَكَذَلِكَ الْهَادِ  
وَقِيلَ عَوَاضَ الْمَهِيَّةِ لَا يَرْتَبِعُ عَوَاضَ الرُّجُوعِ فَرَمَ مَقْدَارَ قَطْعِ كَانَا ٢ أَيْ الزَّمَانُ كَانَ  
مَقْدَارَ الْحَرَكَةِ الْقَطْعِيَّةِ لَكِنْ فِي الْمَقْدَارِ تَجَدُّدُ الْوَضْعِ الْفَلَائِي فِي التَّحْقِيقِ مَقْدَارُ تَجَدُّدِ  
الطَّبِيعَةِ الْفَلَائِيَّةِ ثَبَاتًا عَلَى الْحَرَكَةِ الْيُوجُوتِ وَهَذَا أَشْكَالُ هَوَانِ الزَّمَانِ وَجُودُهُ عِنْدَ  
وَالْقَطْعِيَّةِ لَا يَوْجُودُ عِنْدَهُمْ إِلَّا فِي الْخِيَالِ كَيْفَ يَكُونُ الْمَقْدَارُ مَوْجُودًا وَالْمَقْدَرُ غَيْرُ مَوْجُودٍ  
طَعَامُ النُّوسُطَةِ فِيهِ شَيْطَانُ الْمَقْدَارِ لَهَا وَلَا جُلُودَ هَذَا وَغَيْرُهُ وَهَذَا الْمُنَاسِقَةُ الْيُوجُوتِ  
الْقَطْعِيَّةِ وَقَالَ صَاحِبُ الْبَاحِثِ لَشَرَفِيَّةِ الزَّمَانِ كَالْحَرَكَةِ لَمْ يَعْزِزْ أَحَدُهُمَا أَمْرُ يَوْجُوتِ الْخِيَالِ  
غَيْرَ مُنْقَطِعٍ هُوَ مَطْلُوقٌ لِلْحَرَكَةِ بِمَعْنَى النُّوسُطَةِ وَبِهِ يَكُونُ الْأَنْشِيَالُ أَيْضًا وَالْأَمْرُ مَوْجُودٌ  
وَجُودُهُ الْخَارِجُ بِمَعْنَى الْمَطْلُوقِ لِلْحَرَكَةِ بِمَعْنَى الْقَطْعِ وَمِنْهُمْ قَدَرٌ فِي الزَّمَانِ لَا لَكِنَّهُ لَا يَسْتَقْبَلُ

وقال بعضهم هو التحرك وقيل اجب قيل ذلك كون المكان الكون في معنى فكونه الموهوم ويزيد في

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

Handwritten text in two columns, likely a manuscript or ledger. The text is written in a cursive script, possibly Persian or Urdu, and is organized into two distinct sections separated by a horizontal line. The top section contains several lines of text, and the bottom section contains more lines, some of which appear to be numbered or dated.

قولنا  
 وتزوج  
 بهيات الوجع  
 حمرية محطمة  
 وبها وجع ترك  
 ضعيف من ضعف الاعراس  
 ثم هذا ايضا  
 الوجع فانه بدوية  
 دوام الوجع  
 ب طه الزا  
 التوسيط  
 للقطعة

و قال بعبثهم  
 و يكبر مقتضيه ثم الزمان لما كان  
 عاصفا غمر متاعه الزمان و هو كوكب  
 كما هو مرجون و هو كوكب ثم  
 الزمان هو كوكب  
 ثم  
 قال  
 كما هو مرجون  
 ثم قال  
 يقول بعبثهم ثم الزمان لما كان  
 عاصفا غمر متاعه الزمان و هو كوكب  
 كما هو مرجون و هو كوكب ثم  
 الزمان هو كوكب  
 ثم  
 قال  
 كما هو مرجون

معدّدان لأن لا يتحقّق مع آن طرف الزمان المتخالف نوعاً والجواب أن التامّ لا ينقبل  
معدّد ما في الحال الأمّا إذا لا يلزم من نفى الاخصّ نفى الإعمّ وكان المكان إذا كان متّوحد لا يدر  
أما يكون متّوحد في المكان وفي طرفه من كل الزمان وقال بعضهم هو أي التّحرك  
أي الحركة فمنها وليس المراد بالتّحرك هنا خيبة الحركة لا القابل وقد حجّ على هذا  
بأن الحركة منقضية متجدّدة وكل منقض متجدّد فهو زمان الجواب أن الوسط المتكرّر  
لأنها منقضية متجدّدة بالعرض هو منقض متجدّد بالذات كما هو أي جموع الحوادث

انحنى بطلان القبول  
 الراسم لآية بطلان الوجوه  
 محكم الحيات الجوهرية  
 خورسكم الحرك علم شلال  
 وصدرة بطلان كانت الان  
 لمسان واحد بطلان مع  
 وبطلان محكم كثرات الان  
 من الدقيق والافعال  
 والاعمال والاسرار  
 بسين غير العلم لهذا  
 لا تسبوا الدهر فان  
 الدهر هو

الحركة لا مقدار فلا يخرج ولا يجر  
منه كونه في مكانه الا جزاء هذا  
بمختلف مرتبة عباد الزمان  
اذ فيها يتحقق المقدار في تقدير  
الحركة لا يخرج ولا يجمع في موضع  
جزء فان كان غير كالاجزاء  
بالذاتة والحركة كذلك  
بالوحد  
**فصل**  
في تقدير الحركات  
وهذا من الحركات الجارية في  
قدر سيرة الطبيعة العقلية

وهل الزمان يجب له من ذلك شيء بان الزمان يجوز عليه العلم كما  
فهو واجب لذات اما الكبرى فضرورية واما الصغرى فلا تلو فرض عدم الزمان  
قبل وجوده او بعده وجوده لكانت القبلية والبعثه زمانين فلم يفرق بين وجوده  
ههنا والجواب ان الواجب لانه ما يمنع عليه جميع انحاء العلم سواء كان علما بجمعا  
مقابلا للزمان لا يابك لا يوجد اسان وان في عدم السابق واللاحق الزمانين  
وقيل فلك واقع بان كل جسم في الزمان كل جسم في الفلك والجواب انه لو لم هذا القول  
هو المكان بوضع المكان مكان الفلك والحل ان النتيجة ان بعض ما في الزمان في الفلك

و در فی المطلب  
 و اما شیخ مطالب به لولم کن  
 فی الصغر واکبر وکونان  
 کبر جسم فان کبر جسم  
 فکون وذا ظاهر  
 القیاد  
 ع

الطبيقة صورتا بطبيعة اللغات  
شبيهة الشيء لصورة وصفه  
فاللغة قد طبقت الى  
موجود وحده سائر مدلولها  
في مقامات الوجودية وغير  
انه يكون الوجه النفعي لهذا  
القول اننا لانقدر حركة  
اللغة جوارها ووصفها  
نفس اللغة

وهي غير المطلوبة **عز في المكان** لما كان مطلبه  
البسيطة مقدماً على طلب ما فيه مناه. فلما ذكر في المكان أي وجوده مضموناً  
ليحق الكون، وأوضح أي كونه قابلاً للأشارة الحسية بأن الجسم هنا أو هناك **ليحق**  
لأن العدم لا يشار إليه فكونه أي كون المكان هو الوجود من بعيد كما هو مبين

وسطح باطن كذا الشاين حاد على الحوى كما نألفه بعد حجرة لدى الاشراق جتما بكليته مولات  
 تزييف سطح عندهم مشهور والعقبة انه المظنور اذ قال كل الناس لا موقنا الماء فيما بين اطراف الانا  
 ان الطبيعى مكان طلبا ان قاسر يخرج بنج اقربا لكل جسم ثم للركب كان المكان بالجرح غالب

قولنا

بعد حجرة  
 نقضاء الحوى الزر قبدل  
 الماء والهواء وجزا غير  
 وهو لا يتبدل اذ لا يجوز عليه  
 الحركة الا بينية غير لان  
 المتبدل غير المتبدل كالحا  
 لها وجزءه بقا عدم علم  
 في مادة او موضع كالبعد  
 المتكسر وان كان البعد لا  
 فيه نحو اطرافه ولا ينفذ فيه  
 لا كالجرح المشا فانه لا يور  
 في المادة ولا الماء فيه  
 نقضاء نظيره اذ انزل  
 لا وضع لسر حركات هذا  
 العالم الطبيعى ليس حجة  
 من حجات هذا العالم كبد  
 هذا البعد المظنور فكذا  
 انزل جردا منه  
 من غير

قولنا

بالقاء  
 وبعضه ضبط بالفاضل  
 انظر مثلا في السطح والاول  
 اول اذ في شرة  
 الماء انظر في  
 حجة

كثير المتكلمين محق وذهق وسيقح باطن لدى الشاين من جسم حاد مستقل  
 على السطح الظاهر للجسم الحوى كما نألفه في المكان بعد حجرة موجبة تغير  
 تجرد الموجهات المثالية التي هي العالم بين العالمين اعني الفارقات التوتية والمقارنا  
 للظلة لدى الاشراق جتما اي جسم المتكسر فيه بكليته اي باعماق وجزائره ذلك  
 البعد الذي هو المكان ملاقي لا تحجرة وبعد المتكسر مادي الداخل فيها مائع  
 بخلاف ما اذا كانا ماديين فيه تعرض على المشاين اذ على مذهبهم الجسم بطل في الكا  
 لا بكليته تزييف سطح على القول بانه سطح عندهم مشهور وفي كتبهم سطو  
 كلود حركة الساكن وسكون المتحرك وعدم عموم المكان غير ذلك مما يليق ذكره في هذا  
 المختصر والحق ان المكان بعدا في موضع التعليل المظنور بالقاء اذ قال كل  
 الناس قولنا موقنا لا في نظريات عقولهم ولذا تمسكا بقولهم وليس بالبقاء من  
 الحقايق الحرف في اللغة الماء فيما بين اطراف الانا هذا موقول القول لا شك انهم يريدون  
 بها اطرافه الداخلة وما بين اطرافه الداخلة هو البعد ثم اشرا لا الطبيعى المكان بقولنا  
 ان الطبيعى منه مكان طلبا للجسم الطبيعى ان قاسر يخرج اي يخرج عنه بنج متعلق  
 اقربا اي على ترتيب الطور والنسبة لا الطبيعى لانه على انه مقتضاها لا انه مقتضى  
 الجمعية المشتركة والحيوات الفاعل الفارق لاستواء شبةها للجميع الامكنة ولا انه  
 مقتضى امور خارجية اخرى اذ مع قطع النظر عنها الجسم لك المكان العين لكل جسم  
 اثيريا كان وعصويا ثم للركب كان المكان الطبيعى ما الجرح غالب كما





۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱

الكونية فيه كثر لان الصلح والشكل يكون جانب خطأ وآخر سطحا وآخر نقطة  
 والارض مفعول اخرجت قوى قسرية كالرياح والامطار من كونية حقيقة  
 لا قسوة طبع الارض اليهوسة للحفاظ لشكلها الطبيعي ولما ازاله الفاسد ولم يزل اليه  
 صان حافظا للشكل القسري بالعرض لا تتوهم انه دوام القسوة هو مخ لا نفع اليه  
 دائم وهو في العقل دائما اشخاصة في اثره زايده سوى كونية حسية اذ قد تقرر  
 في الهندسة ان نسبة ارتفاع اعظم الجبال الى الكرة الارضية كنسبة سبع عرض شعيرة الى الكرة  
 قطر هذا ذراع **غير في الجهة** فوق تحت جهة الطبع  
 فانها لا يتبدل اذ القائم اذا كان مكو سالا يصير الى اسه فوقا واطل جله تحت اطل  
 باقى الجهتان فان محدهما الانتان تبدل لبقوله وكل منهما عند التحقيق جهة فوق واتخذ  
 اعتبرن معها اضافة والجهة موجودة اذ هي ان وضع اى قاطبة للاشارة الى جهة القدر  
 لا اشارة حسية اليه بجهة متعلق بمبادئ طرف الامتداد الواقع في ما خلا  
 مرادى يعنى ان طرف كل امتداد جهة لكن لا وجه هو طرف مطلق فوجه هو واقع  
 في ما خلا الاشارة وينتهى الى الاشارة الى الامتداد الموهوم الذي يفخذ للمشير  
 الاشارة لم تنقسم الجهة في ما خلا الاشارة لان الجهة طرف الامتداد وانها غير فلا  
 لانقسامها وجه كونها طرفا ونهاية واللام تكررها ونهاية هي اما نقطة ان انقسم  
 او خطا وسط ان انقسم غير هذه الجهة فيلزم اليها الاستدارة منفرد على  
 ما سبق الى ما كانت جهتا الفوق تحت طبيعتين متقابلتين فان الاجسام الطائفة

وكوفايتها وليست تحصر تقريبه الخاص على شئ من جسم قديم الذات الصفات او محدث كلتاها اذ اتى  
ايضا قديم الذات محدثا صفته وعكسه لم يرو عن ذي معرفة فثانيا يقول اهل الملل من ذهب في دور يلى جزل

بعضهم يقول ان الذات قد يكون لها صفات قد يكون بعضها قديما وبعضها محدثا فلو كان كذلك لكانت الذات محدثة بصفات قديمة وهذا محال لان الذات لا تتغير بغيرها فلو كان كذلك لكانت الذات محدثة بصفات قديمة وهذا محال لان الذات لا تتغير بغيرها فلو كان كذلك لكانت الذات محدثة بصفات قديمة وهذا محال لان الذات لا تتغير بغيرها

لا حديتها هاربة عن الاخرى بالطبع واذا كانت احديهما في غاية القرب من جسم يكون الاخرى  
في غاية البعد عنه كانت جهة الفعل غاية البعد عن جهة الفوق فلو لم يكن المعد ذكرنا  
بل بوضو او عدسيا او مكعبا او غير ذلك تبدل جهة الفعل بالنسبة الى ما هو بعد  
منها عن كونها سفلا وصار فوقا بالنسبة اليه وكذلك جهة الفوق وكونها الى جهة  
سيتا وال حال انها ليست تحصر ولا تنهاى لان جهة كاعلى طرف الاستاذ ويمكن ان  
يفرض في كل جسم امتدادان غير متناهية طرف كل امتداد في جسم جهة يتحرك الجسم  
اليها ويتحرك ذلك الجسم اسم الى الجهات القائمة بذلك الاخر تقريبا على وجه هو الجسم  
يمكن ان يفرض فيه ابعاد ثلثة متقاطعة على زوايا قوائم وكل بعد منها طرفان فكل  
جهتان وتقريرها العامي ايها اشتبه هو المجازاة للاجزاء المختلفة في الانسان  
والرأس القدم الظهر **غز في حد الاجسام والاف** والبلع والنجين  
اخلف اهل العقل في حدوث الاجسام والوجوه المحتملة اربعة لان الجسم اما محدث  
والصفات اما قديمها واما قديم الذات محدث الصفات اما بالعكس هذا ما لم يقل  
احد واما الثلثة الباقية فقد قال بكل منها قوم كما قلنا جسم اما قديم الذات في صفات  
او محدث كلتاها فيه واتى ايضا قديم الذات ولكن محدث الصفات وعكسه  
لم يرو عن ذي معرفة بل هو احتمال عقلي في بادى النظر ثانيا وهو يقول اهل الملل  
الميلون اليه هو التصاري الجوس من بيان ثانيا مذهب في دور يلى جزل  
فالاجسام كاتحاد ذاتا ووصفها هو وجودها كونهما متحدة جوهر فضاء عن العبد النفس

قولنا  
ولكن لم يرو عن ذي معرفة  
كجسم امتدادات غير متناهية  
والاخرى دون فرضها في كل  
منها شدة المكعب في جهة  
وعشر في جهة بغيرها في جهة  
اتى في خطوط الاخر عشر  
والنقاط ثمانية  
شبه قوس





ومن يراها غيره تفرقها فالحرثايتون منهم نطقوا بقدماء خمسة فاشنان حين فاعلين كانا ذان  
البارئ والنفس اذ شين ليسا بجيتين فاعلين بلا انفعال ذان كمر خلا وواحد هو الميكنو فعلا  
فعدا البارئ الميكنو بعدا تعلق النفس بها فالنثما ضرور الاجسام كالارض والفلك فارقت النفس عن الملك  
اذ في الشين الشراء وفي النثيث فليس كل الكفر والتلويت

الذات وكذا اصل قولهم ان الجسم قديم الذات لا يعتمد عليها وكن يراها اي يراها الذات  
القديمة غيره اي غير الجسم تفرقها فترين احديهما الحرثايتون الاخرى كحمايتا عور  
فالحرثايتون منها في شرح الوافهم ففرز والجوس منسوب اليه بعليق له حرثايتون  
والظن من كين الرء وتحررك في النظم للضرورة نطقوا بقدماء خمسة جعلوها اصل  
العالم فاشنان منها جيتين فاعلين كانا ذان هما البارئ والنفس اذ شين اخرين  
منها ليسا بجيتين فاعلين وكذا ليسا منفعلين كانا فلنا بلا انفعال ذان هو  
ومزادهم الزمان الكان واحد هو الخامس منها هو الميكنو فعلا اي واحد منها  
منفعل فقط وليس في علا ولا دليا وهو الميكنو واكفى في عدم كونه ملحية وفاعله بعنونها  
وذكر في شرح الوافهم فعبه قدمها عنهم من شاة فليظن فعدا البارئ الميكنو بعدا  
تعلق النفس بها فالنثما ضرور الاجسام كالارض والادنى والفلك والنيك  
فارقت النفس بعدا فاضد البارئ العلم والادراك عليها وتذكرها عالمها وحقها به  
لعالم الملك المراد به عالمها الذي كان لها قبل التعلق والذهن الميكنو والواقفها اذ على هذا  
الذهب نفسها والاصول القديمة ولا اصل سادس واذا فرغنا وتبين هذا القول شرعا في  
يقولنا اذ في الشين وفي القاموس لا شين في الصفة كالي لا تؤخذ مرتين في عام ولا  
تؤخذ ثانيا كان الحاة اولا رجوع فيها فالنثما كان القول لا شين كير في ذان  
الشراء وفي النثيث اي في القول بالاثنا عشر الثلاثة اي في الشراء ففيه اي في النعائس  
كل الكفر كل التلويت بقا ذان النقايم ارباب منقرضين علم الله الواحد

قوله

بعدا تعلق النفس بها  
ارثا جردا بارئ الميكنو بعدا  
صارت محبة ومسوطة  
وتعلق النفس اذ به ومن  
ذلك لا ربط بينهما

قوله

ارثا يقول لا اذ في الشين  
وهو الا بالروح القدس  
دوجرا قوم الامم في قوم كير  
واقدم العلم من شين  
زهر من قبل من كير  
فالعلم من شين  
واحد والحق لا متعدد  
والحق واحد





الجسم عنصرى أو اثرى و ذلك و كوكب منير تحقق التركيب في الأركان دل على الفرق الكافي  
وهو على جسم بذاكوتيا يكون ان تحرك دوريا

على الاثنين الثلاثة ثم عن الثلاثة الأربعة وهي مبادئ الوجودات ثم صدق واجب الوجود  
الذي هو الفرد والوتر الذي ليس فيه شيء من العقل الذي هو زوج تركيب الوجودات فيه  
فهو شأنان ايها وقوعه ثانيا مرتبة الوجود مقوم لوجوده لا يقدم ولا يتوخر كان الاثنين  
كل ثم صدق عن الواجب بقا بواسطة العقل النفس هي الكلية اذ لها وراء المهية والوجود  
التعلق بالمواد متعلقات به ثانيا بخلاف العقل اذ لا توجه الى المادة لترصدها غاية التي  
ثم صدق الطبع وهي الابعاد اذ له وراء الثلاثة انطباع وتوغل فيها فغلق الانطباع يحل  
في ذاته الما صل توجهه وسوخ واثير وقوع كل منها في مرتبة ثالثة ورابعة مقوم  
لوجوده كما **الفريفة الرابعة في الفلكيات** قلنا في النقل  
بعد تهديد تقسيم الجسم كما قلنا الجسم عنصرى والعناصر وما تولد منها أو اثرى  
الاثير الخمار وكون الفلك مختارا وكونه افضل العناصر معلوم من بيان للاثيرى  
**فلك و كوكب** هب شرعنا في اثبات وجود الفلك عملا قبل النظر الى الواقع بانه تحقق  
التركيب في الأركان يعني العناصر وان كان تركيبا غير حقيقى كما في الطين دل على الفرق الكافي  
اي الحركة الابدية ضرورة اقتضاء كل منها كونه في مكانه الطبيعي فخيرها على الانعام  
وانتقال بعضها الاثير بعض سبغها طبيعة كل منها وهو غناية المبدأ الفلك هو كوكب  
الفرق الكافي دل على وجود جسم بذاكوتيا بوسط الدلالة على اليقين المختلفين الطبع  
اذ الحركة الابدية وجه الحركة والجمادات الاضافية ترجع في الحقيقة اليها وقد علمت ان  
وجود جسم محدد ذي وضع محيط بالانبعاد والجمادات في شكل مستد ويكون تحرك دوريا

قولنا  
الجسم عنصرى  
في نظر البعض والاشير بنفسه  
الجسم العنصرى شدة من شدة  
شدة الجسم اذ هو كوكب  
الصور ما هو الما  
متن

وعنصره وخصها ما مخلو وذا محدد جها ما ذاقوة ليس لها انتهاء وذلك الجسم هو السماء  
والفلك الكل ذنعة وفي اولها الاطلس بها الكذ حركة بطيئة تضاف له وبالسريرة اخصه اوله

قولنا

وهذا ايضا يدل على الحركة الايقية وجن حذوها وطلب للخصم لمحوها ورطبها بالقياس  
الايقية او الحركة الايقية للمكان  
من جهة الاجرة وليس ذاك  
والمحو ما دل على حركة الدائرة  
اذ لم يحدث لا بد من رابط  
الى القديم وهو حادث زمان  
قلت جميع صدقهم بشرط  
حادث هو جرد من الحركة  
الفلكية والحركة المستقيمة  
حادث لانها كانت  
بعد ان كان

قولنا

ما يستلزم حذوها  
بقوله الحركة المستقيمة كما كان  
والبرهان انما تفرق جميع  
كما قالوا انهم كيف يتفرق  
لثقلها في جامعة ثلاث  
والبرهان انهم كيف يتفرق  
ستفعلها ثلثا واثق في جميع  
حركة مستقيمة لا جوارها الا  
الى الاطراف من الاطراف لا  
الواسط وكذا انهم كيف  
والطوية كيفية يكون بها  
سدد القبول للثقل والبرهان  
والبرهان كيفية يكون بها  
ومعلوم انما يستلزم ان  
المستقيمة لا جوارها والبرهان  
البرهان للمستقيمة  
والبرهان انهم كيف يتفرق  
وفي الاطراف من الاطراف  
من الاطراف لا الوسط تفرق  
والا انهم كيف يتفرق  
سطح قائم بالحد وكذا اذا  
تفرق الوسط لا  
الاطراف

وهذا ايضا يدل على الحركة الايقية وجن حذوها وطلب للخصم لمحوها ورطبها بالقياس  
فان المستقيمان من كان مبدية والتكون منهية اليه ذلك الجسم عن عنصره وخصها ما  
ولوازمها مخلو وذا محدد جها ما والبرهان انهم كيف يتفرق  
نفى كيم من الاشياء عن الفلك المساق وجوارها عليه جواز منها عدم قبول الفلك الكون  
والفساد اى الكون شي والفساد الاشئ طوبى للكون بمعنى الوجود عن الجا على سبيل  
الابداع والفساد بمعنى الفناء البعث اشد من الفناء الاشئ اذ بقي ما من الفلكات  
خامسة فلا حار ولا بارد ولا رطب ولا يابس لا خفيف لا ثقيل ونحو ذلك مما يستلزم جوار  
عليه بقوله الحركة المستقيمة وكلما يقبلها فانه متجه من جهة الجهة فكل ما هذا شا قبلها  
محددة قبله هذا بنا في مبدية الفلك للجها ان الاو في قولنا وذا محدد لما يكون على  
لخلو ويكون لك الجسم ذاقوة فعالة لتلك الحركة الوضعية الحافظة للزمان ليس لها انتهاء  
لان لها نفا مجرة كما ياق ولوصول الدايير المثلث للمفارقة على التولم ذلك الجسم هو السماء  
اذ لا نفى السماء والفلك الا الجسم الموصوف بالصفات الكذا شيء واما عدد الفلك فقلنا  
والفلك الكل ذنعة قينا بالكل اذ لو اطلق كان اذ ينفىها وذى اى الذنعة اولها  
الفلك الاطلس سمي به لخلو عن الكوكب كالاطلس لما اعني القوس ثابتهما الفلك  
الكذ حركة بطيئة تضاف له يسمي فلك الثواب وبالسريرة اى بالحركة السريعة  
اليومية اخصه اوله اى قبل الافلاك الذنعة وهو الفلك الاطلس كذا الصغير  
باعتبار راجع الى الفلك المراد به الجنس الدال على المنشد وللإشارة الاكثيرة سمي قلنا

جبر

يقطع حيث لفظ واحد من سطح ثان هـ قصويلا ثم كذا السبعة الشارة ترتيبها بنجته مشهورة  
والثاني كرسى عرش طلس في السبع خُس جوار كُش والفلك الكلى والجرفُ يعني به السُموان السبع  
وكل ما هناك حتى ناطق ولجمال الله دوما عاشق من خارج المركز أو موافقه وشامل الأرض وغيره فقه

قولنا  
حيث لفظ واحد  
بالسكون كما هو ظاهر قولهم  
بمقدار ما يقول احد واحد  
ولو كان متواترا زاد  
العدد  
٥

قولنا  
والفلك الثاني  
بش ت لا يتوفى في الشرح  
وله قد فله ما فاه بين يده  
الفلك تفع وفيه كذا  
الامر من امر سبعة  
الفلك طلس الثواب  
سمي في الشرح  
والكره

قولنا  
من قبيل قولنا  
في البلد فاني الى من كونه  
في البعد الذي شغلوا العام  
والاعم وكذا كونه في البيت  
والدار والبلد وكذا اقام  
قد ذلك لان كونه في  
لا في سبع ولم تقدر في خمس  
اذ لم يصح بها  
شعر

حبا قررة المينة يقطع الفلك الاطلس حيث لفظ واحد قبيلا اي يتحرك بمقدار  
ما يقول احد واحد من مسافة سطح ذلك ثانيا هو ذلك الثواب هـ قصويلا  
اي خمسة الاف وما من مستودعين ميلا وهو الف سبعة واثنا ثلثون سحنا  
ومعه والله اعلم بما يتحرك محدث اذ مقدار ثخن الفلك الاقصى وبعد محد سطحي  
مركز الأرض لا سبيل للبشر استخراجها كافي القبان ثم بعد كذا الثواب كذا  
الكواكب السبعة الشارة وترتيبها بنجته مشهورة والفلك الثاني كرسى لنا  
لنا الشريعة وعرش في لك اللسان فلك اطلس وكان في السُموان السبع  
خُس جوار كُش اي رواج جاريا مستورا تحت نور الشمس والنجمة الخيرة  
وكونها في السبع وقيل قولنا اذ في البلد من باب لا ين العام والمراذ بها ليست في الثاني  
والناس والفلك الكلى المنطوق به والفلك الجرف المفهوم منه يعني به اي البلد  
المشمول ناظر الى الجرف واليحي ناظر الى الكلى يعني لا يراه بها ما يمنع فرضه  
على كبرين مقابله وكل ما هناك اي في عالم الافلاك حتى ناطق لكونها ذات نفوس  
ناطقة كايان ولجمال الله دوما عاشق وهي وان كان اكل منها معشوق فيصير  
التعة التي بازاء الافلاك كما هو المشهور في كبرهم مسطورا لانها سر راق جلاله  
واشرفا من جمال وقبله الكل احد من ذلك كله وان كل خارج المركز عن مركز العالم  
او فلك موافقه اي مواضع المركز كذا العالم وحر فلك شامل الأرض محيطها ومن  
غيره اي فلك غير شامل للأرض كالنديم فقه وفيه اشارة الى تقسيم الفلك اليها

وهذه التعليل يمكن الحمل منها ولا أكثر اذ كل بطل فليس كل ثابت في ذلك مع كونها بالذات متحركة  
اذ كلها نوعاً ونوعاً للخالق وواحد بواحد لا كشف كيف اتفاق سيرها في كهر ولا نظام واتفاق يعترى  
ولم يحرك تبعاً ذى فلك ان لم يكن لثابتها تحرك

## كلام في القيام مع اعلام فحام

منهم الشيخ الرئيس حيث جرد ان يكون الثواب كل في ذلك عليه وفيه الحق الطواني  
حيث جرد ان يكون الافلاك ثمانية ذوى حركات خاصة غريبة وتعلق بغيرها في المجمع  
تحركها الحركة اليومية نقلنا وهذه التعليل يمكن اقل منها ولا اكثر منها اذ كل ان  
الافلية والاكثوية بطل اذ نقول في مقام الاكثرية لو كان الثواب كل في ذلك فاما ان يكون  
كل واحد من الافلاك متحركاً بذاته فنقول كيف يكون نفضاً حركات الجمع في زمان واحد كيف  
يكون حركاتها متفقة مع اختلاف تلك الافلاك فقلنا لا خاطئة بعضها ببعض مع خلا  
نوعاً كما سيجي في هذا اثرنا بقولنا فليس كل كوكب ثابت اتماماً على ما عدا السبعة  
ثوابت مع كونها متحركة لبطور حركتها ولباشا واضعاً لها كل النسبة الى الاخر في فلك  
عليه مع كونه اى كون كل من تلك الافلاك بالذات لا بالبيع لفلان على كذا في التوافق  
ذا تحرك اذ كلها اى كل تلك الافلاك على تقدير تعدد افلاك الثوابت نوعاً ونوعاً ولا  
اختلاف وواحد منها بواحد اخراً لا كشف وعند هذا كيف يتفق اتفاق  
سيرها اى سير افلاك الثوابت في كغير اى في خمسة وعشرين الف سنة ومائتين  
والحال ان لا نظام واتفاق في اتفاق اى فيما هو بالاتفاق يعترى واما ان يكون  
كل واحد منها متحركاً بتبعيته فلك على محيط بالكل يحركها الحركة البطيئة فنقول كيف يكون  
هناك افلاك ليس لها حركات خاصة واما هي متحركة بالعرض لو لم يكن للشيء ارجح  
خاصة لم يشهدنا افلاكاً سوى الفلك الاطلس الى هذا اثرنا بقولنا ولم يحرك تبعاً ذى





فاستدعت البعير ذي جمل وطبعته فخرج طبعه يحمل للتعس وكلية العقلان واستثنى عاشر ايجال البشر  
واما الجرف منه اثنان وعشرون للذكا نومان ومثل والاخر التدوير او خارج ترديد شهر  
سيرة منطقة البروج وليس للخارج وخرج بغير يد الفضول اربعة لانها معدلة لمقاطعة  
علوية وزهرة كراها كل ثلث استوت هياها

قولنا

هو لفظ الاصل من  
جسمه لفظه نفس  
ولفظه عقل  
منه نفس

قولنا

للتع ١٥  
او لفظ التع مراد فلك  
الهيئة اربعة لفظه اربعة  
المراد بها تسعة كما هو  
تقسيمها في خمسة بعد  
فعلية وسمي بغيره لفظه  
المراد بها اربعة لفظه  
وهو لفظه اربعة لفظه  
منه نفس ولفظ الفعلية  
وهو ما سمى بلفظ الفعلية  
فيما دونه وهو لفظه  
في اشرح بلفظه لفظه  
على يد القدر وهو لفظه  
كما قال لفظه لفظه  
ذروة من لفظه لفظه  
ثم بين وبينها مقام  
مقام ذكره

قولنا

استوت بيانا  
بلفظ الشمس من الارض  
من حيث الاطراف فانها كرتين  
كما علمت بلفظ الطائر  
والمراد من حيث الاكثية  
اذ لفظها اربعة لفظه  
كما علمت  
منه نفس  
منه

وعدم الاحتياج والعقل مجمل الخطر اي متفرع الثاني عن مباشرة الحركة فاستدعت  
التريفة ذي بداجم كل كى طبعته فخرج اربعة طبعه خامس يحمل به  
تدنيك للتعس وكليةها اى كلى الافلاك العقل العشرة واستثنى منها عقلا  
عاشر ايجال البشر فهو باراء النفوس الارضية وهو باذن الله تعالى يوحى الانبياء  
صلوات الله عليهم ويؤمن الاولياء سلام الله عليهم ويعلم العلماء والتع الاخرى  
والعقول العشرة باراء النفوس الفلكية معشوقان لها وتلك النفوس تشبهها  
بحركاتها الخاصة عز في اشارة اجمالية الى الافلاك الجبروتية العقلية لفظها  
بدينبط احد الحركات التسع والجرف ما ليس كان اى لا ينضب طبعه قطبا لابلان ختم  
الغيره حتى ينضب احد هابه واما الجرفي منها اى الافلاك اثنان وعشرون لفظه  
عشرون للذكا نومان اى الشمس اثنان احدهما مثل والاخر التدوير او بد الله  
خارج مركزه عن مركز العالم ترد يد لهم وان حركة الشمس تضبط بالكديور  
بالخارج لاناجه في اليها معا شهر مسيره اى سيرة الذكا منطقة البروج  
اى منطقة فلكه المكونه في منطقة عليها ملائكة لها كالملايك وليس للخارج  
الخارج مركزه من خرج عن سطحها بسيرة بيد الفضول اربعة لانها اى منطقة  
البروج معدلة اى ما يره عدل النهار مقاطعة فنصير حركة شمالية وجبوتية  
علوية اى كواكب علوية هي المخرج والمثري الزحل وزهرة كراها كل اى  
مركزها ثلث استوت هياها اى هيئتها كل من الافلاك الاربعة من حيث افعالها

القول

مثل حامل ندير يركز فيه كوكب نير عطار د زادمير كالمز علوية وزهرة بالجور  
 وقمر حامله في مايل ليس مطبقا على مثل مناطق المثل انطبقت منطقة البروج اسما انطبقت  
 وخارج لغير شمس في مقاطع المناطق في المنطقة مثل حامل في الوخير اشتركا في الودج الحضيض  
 فجوزهم ومدير مايل وما كالا طلس لغير مايل وغيرها حركتها مغرب على قوال البروج لا زب  
 لكنها اختلفت في سيرها وحالات الهيئة كغيرها وانما الحادى الى تكثيرها سواخ شمس في سيرها

قوله  
 زاد علوية  
 عليها كالحجاب  
 اعز ولا يصح  
 حجب

الثالث وتلك الثالث مثل حامل ندير موصوف بانه يركز فيه كوكب نير  
 وعطار د زادمير علوية وزهرة فلما مدير اهو في نحن مثله كحاملة في نحن نير كالمز  
 اى كان القرداد علوية وزهرة بالجور هو تلك منواز الطين موافق الى  
 محيط بافلاك الثلاثة الاخرى منطقة في سطح منطقة البروج وقمر حامله في نحن فلما  
 مايل ليس مطبقا منطقة على منطقة مثل وهذا يسمى بالايال مناطق المثل  
 انطبقت منطقة البروج واسما انطبقت به اى لفظ المثل الى الاطيان وخارج  
 شمس مشتركة مقاطع المناطق في المنطقة اى منطقة البروج وانما خارج مركز النير  
 فعد في حاله ومثل مطلقا حامل ندير ذى الكوكب الوخير اشتراكا في الودج  
 والحضيض فان محدد الحامل ماس محدد المثل في نقطة مشتركة وكذا مقعره لمقعره في النقطة  
 الاولى هي الودج الثانية هي الحضيض وما من الاطلاق كالا طلس لغير مايل اى الذي  
 لا الغر بغير فجوزهم ومدير مايل وغيرها اى غير هذه الاربعة حركتها مغرب  
 الى المشرق على قوال البروج لا زب اى لازم بخلاف حركة الاربعة فانها على خلاف القوال  
 لكنها اى لان غيرها اختلفت سيرها مع اشتراكها في كونها ذات حركات غيرية  
 وحالات اى عينت مقادير حركاتها المختلفة في علم الهيئة كغيرها اى كقادرها كالمز  
**عرفني بيان الداعي الى تكثير الافلاك**  
 وانما الدليل الحادى الى تكثيرها سواخ شمس في سيرها اى اختلفت في  
 في سير الكوكب كالمز او حضيض اى مثل ان يكون الكوكب نارة بعينه ارض وذلك

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

وَلَعَلَّ الرَّاغِبِينَ فِيهَا  
 وَذَلِكَ لَأَنَّ الْأَخْرُوفَ ثَمَنُهَا  
 مَكُونَةٌ وَسَاءَ عِزُّ الْمَلِكِ  
 وَبِئْسَ الْأَوْلَى وَسِيلَةً لِمَنْ  
 الْأَخْرُوفُ غَايَةُ الْعَالَمِ  
 مِنْ مَنَازِلِ الْفَخْرِ  
 الْبَيْضَةِ

اذا كان في الوجود قارة قرهه من ذلك اذا كان الحضر او رجعا او اقامه واستقامه  
 راواي مثلك كذا ونحوه الخيرة يرى مرة راجعا مرة مقيما ومرة مستقيما والحال  
 ان كل ملك وفلك ضلع على بقرة واحدة كما قلنا مع كونها بسيطة لا تختلف وكل  
 ناسك هناك لا يفتق عن شكره ولا يكر عن عبادته فكيف يقيم فاهدا الى تكثير  
 الافلاك لينضب هذه الاحوال وكلها وفلك وفلكي فوقع غير منتشر افراد  
 بل مختصر في احد يدك هذا الحكم الحكيم الذي العالم باقون الطبيعة الحسية حلة  
 وافرادها كثيرة اتماما هو بالقطع ونحو المنع على الفلك لا هرفا لافلاك ابدا  
 او لا شرفها على الدوام ورأسا وكلها مظاهر السلام والبر والخير المحض وش  
 فقل ان الجنة الجمالية في السماء ولعل المراد ان مظهرها وسياق التفصيل ان شاء الله  
 ليس لها شيء متعلق بقولنا الكون لا تقاس لها الاشياء كافي الغرض الغرض بان  
 بل لها كبرها كذا وطراشي اخر وهو انه من علم صوفي كاورديا وخلق الاشياء بالله  
 الى الخضر الفنا كاورديا وهو يبقى دفين كيشي انشاها ارجعها خالقنا لكن  
 الانشاء عن عدم الخضر النكوي عن المادة السابقة بالزمان ان القاء الكدو الخ  
 المحض الطرس الصوف الفناء الذي هو استعمال الاشياء فيبقى مغادة وقالتم كل شيء  
 هالكا لا ديم **عز في عبد التواب** كوكب تواب  
 موصوف بانها قد رجدت وعينت مواضعها الفواشاني عشر ردد وغير موصو  
 فليست تحم لم يحضها الا الغرض المقصد لا يعلم خود ربك الا هو خاتمة اعدا دم



كانت ثلاثا طبقات الأرض طينية وصوفية وراسين لكن الوهاد رقيقة لا تجدد الماء بالتي تفيض  
وغير ربيع منه في الماء نفذ وواحد ذو الهواء أربع إذ يخلط بالبخار والاطية مانح ثانيا وأولاً فانبه  
وأولاً قسم إلى الذي ينقل إليه عكس الضوء والظلمة هذا الأخير زهرية أو سما ماقبله ماقبل الأرض ما

الأرض عاكسة ما صودان فجميع اثنا عشر حاصلا وضرب كل الطبقة الثلاثة المتبقية  
غير في بيان عدد طبقات الأرض غيرها

كانت ثلاثا طبقات الأرض طبقة طينية كلز وبيانية وهي الطبقة المجاورة  
ووطبقه صوفية وهي المحيط بالمركز ووطبقه هي ما يسكن فيه للواليد لكثرة ألوانها  
الغايه ربيع أي دج الأرض السما لا تكشف للماء لا تخد الماء إليها بالطبع فما  
مكنا للحيوانات لنفسه وغيرها والنباتات المعادن غناية والشمس وهذا منه كبحم  
أولاً تجدد الماء إلى ناحية الجنوب وجانب الشمال بالشمس إلى جانب الشمال الأرض  
في ناحية الجنوب أشد الحرارة وهي جذبة للرطوبة تكشف الريح الشمالية وهذا  
بعض الخوفهم وغير ربيع منه أي الأرض في الماء نفذ وبلق واحد إلى الماء  
والهوا طبقات أربع طبقة الهواء المجاور للأرض والماء ثم الطبقة الزهرية ثم  
طبقة الهواء القسبي الخلوص ثم الطبقة الدخانية التي يلاشي فيها الأبخرة المتبقية  
والتي قد شذلتها وجب ضبطها بقولنا إذ يخلط الهواء بالبخار وهو أجزاء  
يمازجها أجزاء صفراء مائية نلطف بالحرارة لا تميز بينهما في الحس لغاية الصغر في خط  
له بمر ثم أتا مانح ثانياً الهواء الذي يخلط بالبخار ثانياً وأولاً مانح النار فانبه  
وأولاً وهو الهواء الذي يخلط بالبخار فيتم لاجل الهواء الذي ينقل إليه عكس الضوء  
والشمس غيرها ربيع الأرض في الطبقات الثلاثة واصل إليه عكس الضوء فلا  
الطبق الأخير المخلوط بالبخار الذي يصل إليه الأشكال من زهرية أو سما ماقبله

قولنا

وغير ربيع منه  
قسمت الأرض إلى طبقات  
الماء على نقاط الأربع  
وإشائية وإشائية وإشائية  
نصفين ثم بقية ربيع ربيع  
الاستواء أربعاً ربيعاً ربيعاً  
الفرق في وجهه جميعاً ربيعاً  
الشمس في غيرة الماء والريح  
الفرق في إشراقه كشف  
محض

قولنا

ثانياً أولاً  
الأول طبقة الهواء المجاور  
المنزج بالبخار في ربيع الشمس  
الهواء الذي هو في الموضع  
أولاً في موضعين أو خطين  
منه صفراء يمازج بلق  
سوف في  
فوق

قولنا

عكس الضوء  
في كبريت لا ينفذ في  
الكشف في ربيع  
فوق  
العلم

والثاني الذي خلط وطبق الدخان في الأول فخلط وطبق الدخان في رقة السما وقيل من بعد الجواهر  
ومنه فوئاة ودوب ويزك واعمد ثم شهب طبقة للنار تباعرك ذود نطفة ذاكفت  
بكونها أصلاً أصلاً فالأول والشيخ الأشرف قد نفاه بالكوكب فخرج المركب في شكلها عند السما اهليلج

الشيخ الأشرف قد نفاه بالكوكب فخرج المركب في شكلها عند السما اهليلج

الشيخ الأشرف قد نفاه بالكوكب فخرج المركب في شكلها عند السما اهليلج

الشيخ الأشرف قد نفاه بالكوكب فخرج المركب في شكلها عند السما اهليلج

الشيخ الأشرف قد نفاه بالكوكب فخرج المركب في شكلها عند السما اهليلج

إذا أخذ المبدأ المحدث للأرض والماء وأما إذا أخذ المبدأ المحدود فابعد هذا إذا  
الواقع وأما إذا لوحظ الذكر اللفظي فواضح ما أي هواء قبل الأرض بفتح البناء  
الوحدة وما مقصود اللطخ والطبق الثاني بالاعتبار الثاني هو الهواء الذي يشي  
والنار من العلو والجوار السفلى ما نافية أخلط وطبقه الدخان في الطبقة الأولى  
من الهواء انخط فيكون فيها ذواتاً لا ذواتاً في شهابها من طبق الدخان في رقة السما  
في السما وقيل من بعد كذا يترك الجواعلما ومنه أي من الدخان يكون كوكب  
ذود وابتة وكوكب وذوب ومنه يكون فيرك معرب نيز واعمد ثم شهب  
فأدة الكل هو الدخان طبقة واحدة للنار تباعرك الفلك حركت بالنار الفلك  
ذود تب يظهر في بعض الأحيان في اشتعال الدخان عند كة النار فقلته في نطفة  
مع الكواكب أم مقبول مقدم أي تبعها في الحركة كسفت ثم ان القوم بكونها كوكب  
النار أصلاً أصلاً علمه فاهوا أي نطفوا والشيخ الأشرف قد نفاه أي نفى كونه  
أصلاً برأسها بل هي هواء خا ومختلف حرارته شدة وضعفاً بعضها وببعض غير متحدة  
بالكوكب فخرج المركب الفضي يحمي فان النار لا تنزل ولا يبر لصير أصلاً أصلاً  
المركب في تنعيمها وشكلها أي شكل النار المنولة والهواء عند السما اهليلج  
بجلب القدر عند الشيخ ويقول يقول لأنها تكون عند المنطقة الكبرس في الحركة ثم يتبع  
في الغلة إلى القطبين غر في الجسم المركب حيوان وانس معد  
وقامى بشرط لا كالحوان كل واحد منها مركب ثم ولذا لا مفهوم الوصف على الثام







يبرد والأفكون برداً ان كان بعد الاجتماع انجداً وقبله تلج واليس صعد للزهر برمع كثرة فقد  
يعقد فهو ما طر السحاب ودون عقديسم بالضباب مع قلة ان ليس بالزاجد طل والأفوصيق بعد  
بشدة البرد هو الذي يعقد بلا بخار منه هذى يوجد في المزج ان يجيد طاجيلاً رعد يرق ريثما تغلق

فما طر السحاب أي يعقد سحاباً ما طر أو ان لم يقوياً بروداً ولا أي من قول البر  
فيكون برداً بفتح الزاء ان كان بعد الاجتماع أي اجتماع الأجزاء المائية والبخار انجداً  
وقبله أي ان يجيد قبل الاجتماع فهو تلج هكذا اذا صعد وصل البخار الى الطبقة التي  
واليس صعد للزهر يرق قلة حارته الموجبة للصعود فاما ان يكون كثيراً او يكون قليلاً  
فان كان مع كثرة فقد يعقد ويتكاثف البرد فهو ما طر السحاب كما حكى الشيخ ان  
البخار قد يصل الى ما نزل بعض الجبال هوذا يسيراً وتكاثف حتى كانت مكينة موضعاً وهذا  
وكان الشيخ فوق تلك الغمامة في الشمس كان رتحة واهل القرية التي كانت هناك يظنون  
ودون عقديسم بالضباب ولجل لطافته يرتفع سريعاً بادف حارته وان كان مع  
فهو قهتان فانه ليس بالبرد أي يبرد الليل انجداً فهو طل ولا أي ان انجداً هو صقيع  
بكسر الصاد وتشديد القاف يعقد وحسب الى الطل كنبه الثلج الى المطر هذا هو السبب  
الاكثر في المذكوران في التدور بشدة البرد هو الذي يتكاثف ويعقد بلا بخار  
متصاعداً الى هذى المذكوران توجد وقد حكى في بحث الانفلا بان عن الشيخ  
وغيره انهم شاهدوا ذلك اما الرعد البرق الصاعقة فسيها ان في المزج انجداً  
دخان بان يرتفع انجدة واخذت كثيرة مختلطة وانعد السحاب احبس الدخان فيما  
بين السحاب صلاً رعداً وهو الصوت المائل المعروف بمركي والدخان للسحاب  
في صعود ذلك الدخان العلوي لبقا حارته المقضية للصعود لشدته لطافته ويذكر  
في هبوطه الى السفل لشدته الحار لشدته تكاثفه وثقله البرد الشديد ريثما أي حين تغلق

قولنا

في المذكورات  
من الجود والاطار وهذا نوع  
الانقلاب كقائنا قد يكون  
بسبب الانقلابات والهواء  
مع انه ليس بالبرق في  
التي تسمى الرعد  
بفتح السين



فيحدث الكواكب الجوفى واخر اذ يلهو صرغان والريج وان خذ مصرق او بجوار السما مردودة  
مع سحب اذا تحرك سحب مصوبا بالحر ويما ينقلب ويرى تحلل الهواء بالندى فكل فيه محبب متوجبا

اصناف الغمام قد لو فرضه ولا اختلافات يحصل الا لوان الخلفات فيحدث  
اللون الكواكب لو ان جوفى معربا رغوانى وكحر ناصع اذ يلهو اى  
هذه الالوان الاوسطا الاخرى ما يحصل بالاستحالة صرغان هما السواد والبياض  
فالالوان المتوسطة تحدث باختلافها فهنا ما هو في الاشراق يرى حر ناصعا  
وما ضعيف غلب عليه الظلام والسواد يرى في حمره نقر على السواد وهو لا يجوز  
وما توسط بينهما يرى كراشا واما الريح فيكون اذ خذ مصرودة لوصولها  
الى الزخم بر فقلت هبط فتموج الهواء او تكون نتيجة بجوار السما اعنى لما  
لدى الحركة الدورية مردودة فيذاع الهواء ذلك اذ لم ينكسر هوا بهر دال فيصعد  
لخفها فمر هذا لك الجاور وهذا اشارة الى ما قال في حكمة الاشراق ان الدخان افاض  
البرد فيبط ارجعا ويرجع لنفع بجوار للفلانك ايراب موافقة تحامل بقوة على الهواء  
متبدل اكان منه الرياح ولا ما قال الرئيس في البقاء واكثر ما هي لبرد الدخان المنضبط  
الجمع الكثير ونزوله فلذلك كان بعد الرياح فوقانية وبعنا عطفها مقاومة الحركة  
الدورية التي تقع الهواء الساخنا فاعطف نياحا انتهى من اسباب تكونه مع سحب  
اذ اتحرك التكبير للنوعية اى تحرك شديد سحب مصوبا اى ينزل لثقلها بكثير  
البرد فيج بالحر اذ او جب الحركة الغيفد رجيا اى هواء متموجا ينقلب ويحصل  
التموج بالانفعا ايقه كما في السابق والفرق ان السابق للمادة دفانية وههنا غائبة  
ايها هناك حصر الريح كان الانفعا فقط وههنا بالانقلاب وعل سبابة فيتحلل

قولنا

فيما يخص الاستحالة  
ارفع الالوان المتوسطة  
بالمرتبعة ارفع المركبات  
يتحرك الموضوع من اليمين  
الى اليسرة مثلا ومنها  
ومن مراتها انكراشها منها  
الحركة ومن مراتها الاخرى  
وانها فلا تستحالة  
كالتحليل  
فترى

قولنا

لنرى في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته  
سحب في حركته

زلزلة الأرض والبحر والعيون تكيفها منجزة والبر والقناة وهذا واشتد انما واليهما هبط  
 ذال ان تكون في الاصل معادن مما في الارض حثي

الهوا بالحرارة تكافه بالبر واندفاع من جهة الى جهة بالتدريج والشدة فجاءا لكل  
 الاسباب المذكورة فيه محدث موجبا ولما غناويان كايان الجو وتشرع في  
 ما يكون في الارض او عليها **عز في الزلزلة** زلزلة الارض في الغالب  
 كحسين البحر بالمعنى لا في شمل البحار والظان في ذلك كانت لا بحجة غليظة بحيث لا  
 ينفذ في مجاري الارض كانت الارض مستقيمة عليه السامان اجتمع طلائع  
 زلزلة الارض انما قلنا في الغالب قد تحدث من قسا قسا عوال وهذا في باطن الارض  
 فيتموج به الهوا للتحقق في زلزلة الارض في الفجاء وغيرها والعيون من تكيفها في  
 تكيفها لا بحجة ويحتمل ان يكون واضحا المصد الى الفاعل اي من تكيف الارض في  
 انجها بحيث تطلب بها ما يختلط باجزاء بخارية منفجرة لاها اذا كثر بحيث لا تنبعث  
 الارض ارجح اشتقاق الارض انفعال العيون والبر والقناة وهذا التماسا  
 البحر للبرودة ولكن ناقصة القوة عن شق الارض فاذا ازيلت الارض عن وجهها ظهر  
 مياهها جارية ام لا واشتد اي شدة مياهها مما اي ماء او ملح او بر في السماء  
 تعرض بصاحب البركان البعد حيث قال ان السحب العيون القوان والبارو  
 ما ييل والثلوج الامطار فيبقى منها اجزاء منفردة في ثقب حمار الارض لا ما يجدها  
 بزيادتها وتقصير نقصانها فاشد بالانسان في كونها موجبة للشدة وما يكون  
 موجبة لصلها فلا **عز في تكون المعادن** ذال الذي ذكرناه  
 وتكون الزلزلة وغيرها من البحر المحثية في الارض ان تكون البحر والاي

قولنا

عوال وهات

في علم الارض استورة  
 غير مشورة من جهة اصلاح  
 تكون العوال المستقيمة  
 وذلك التي تظن ان  
 الارض بغيره وذلك في  
 في الوهر الغضبة المستورة  
 مشرفة شفا جرف  
 لزم كان عظيم وقول شيخ  
 في زلزلة الارض في  
 في الوهر عظيم ونفوذ في  
 سماء الارض  
 بالنعف

قولنا

واما كونها موجبة لصلها  
 ان جعلت حكم القدر صير  
 الا بحجة سيات  
 شها





[illegible]

حشر الاغراض  
 كالحول والبرد ونحوهما مما لا  
 افعال طبيعية حتى يقول  
 حكماء افرس للكيهيات  
 الرابع ان هناك ما به العالم  
 العناصر كما لا يتوكل للعقد  
 الافعال كعقد هذا العالم  
 ومعلوم من طريقه الا للبين  
 والمتا لبين الفكر فاعلم  
 باذن الله وسبحه  
 ورواه رحمه  
 قولنا  
 كانت  
 مستحقين بحسب ما علم من  
 الفاظهم كونه موضع  
 كونه تعريف النفس من  
 وهو كماله بصوره  
 فانفس كالاول في الحجج  
 عن النفس كماله  
 والكمال الاول في  
 وصورة فوعد لا تها في الحجج  
 المادة عن العقل لا  
 والصورة في  
 وقد خلت لا تها في الحجج  
 الحقة وسبب التغير  
 قوة خلت  
 قولنا  
 الراس  
 فخرج شدة صورة اسرارها  
 كمال اول كسب من رايته  
 قد بين جبره من  
 من رايته

اَسْمَاوِيَّةٌ اَوْ اَرْضِيَّةٌ      نَمَّاوِيَّةٌ نَظْمِيَّةٌ

عرفته ووجه الرفع  
 حيث لم يعلل الا بالرفع  
 اطبعه الا ان لم يرفع  
 تعريفه مع جميع النقول  
 ولا رغبة اذ النفس السائدة  
 لم تكن كما لا اول الجسم  
 بان يكون جسم العاكس  
 مشرق كبد ورواغ وعصا  
 وشرايين واوردة ولكل  
 بسنة في الآلات كالقول  
 والمحركة

فهلما  
اقول ليا اذ انك  
ولا تيا لتعقيق لثم  
المدرسة الباطنة تجوزا  
فانما نضع  
المنحة

قوله  
ولم ينجو  
هذا قلنا في العنبر  
قلنا في سبيل التزيين  
لا ينجو النفس البتة  
فيها الضال المتقنعة  
فان النفس البتة تضر غضبان  
الشجر لا العلوة وقتها  
ولم لا رضى رقيق فربما  
ويصلط جرد وميض  
ومر الا غير كلب من الضال  
المتقنعة لم ينجو  
الطبيب فان قلنا  
وتيرة وحده  
نحوه

[illegible]

انه لا يمكن تعريف النفس بما يندرج فيه النفوس الثلاثة على النباتية والحيوانية والفلكية  
لان ان فترناها بما يصدر عن فعل ما كان العقل والبطيعة نفساً وان فترناها بما يفعل  
بالعقل والاداة يخرج عن النفس النباتية وان فترناها بما يصدر عن الافعال بالا يخرج  
عنه النفس الفلكية فالنفس لا تكون مقولة على النفوس الا بالاستزاد اللفظي هذا كلام  
صاحب المختصر وانما عرفه ومعنى الالى عرف وجه الاندفاع ولا يحتاج الى اختيار رآى  
وقال ان النفس للكل فقط والافلاك الجرمية كالنار والحر والخواج بمنزلة الالوان  
بل تخارها هو التحقيق ان كل كرم عليه نفسا كما ان على اى الاشياء نفسا بكل كرم وكرم  
عقلاً ذا عنائية فبر على هذا فرفع الالى هو الالصح وقال صدقاته المتألهين سر في شرح الهداية  
الاولى فنه يكون صفة كمال لا تنسب الاله الالفاعل اظهره في حقيقته ما الى القابل اقول لا  
اذا كان المراد بالالان هو القوي فليس فالنفس سم لهذه الاضافة الى الجسم الحقيقة  
هذا الوجه المدبر ولهذا كان مجرى النفس والطبيعيان يتحولنا ترى الخلق بالدرك  
والافعال دليل على وجودها على سبيل التوزيع فاننا ترى ثاراً خاصة في بعض الاجسام  
كالادراك والحركة والتغير والتغير وتولد النسل وليس مبداً هذا الثار وهو الحيوان  
لكونها قابلية مختصة مع اشياءها ولا الصورة الجمعية للثركه ولا اشترك الاجسام كلها  
في تلك الالوان ولا الصورة الطبيعية لعدم الذك فاذ في تلك الاجسام مباد غير جمعية  
هي النفوس اما سيمائية وارضيتة ثم الارضية غما اى نفس نامية نباتية ثم غما  
بمعنى نام وعند بناء التحقيق هما واحد اما مشددة على ان صيغتها بالغة ضرورة

والمعلم مصلو  
توفيق بينا واولا ثم  
التي قد لم نعلم  
لا لا طلبة الا اننا لم  
البحر واما قوله مصلو  
وعدت الشبهه بالهكم  
نصفه في ذلك فظ  
للكمال في الله المصلو  
شهر  
والمعلم مصلو  
توفيق بينا واولا ثم  
التي قد لم نعلم  
لا لا طلبة الا اننا لم  
البحر واما قوله مصلو  
وعدت الشبهه بالهكم  
نصفه في ذلك فظ  
للكمال في الله المصلو  
شهر

جہد اس  
تسمیہ نہیں منطوقہ  
المتعلق بالمتعلق  
الکلیۃ المحمۃ  
در

هنا  
في مكان الشرف  
بين الفلاسفة المفسرين  
الكلمة والجزئية مملكتهم  
من الفلاسفة المتفكرين  
فيجوز ذلك عن الحكيم

وظاهر نيك القديس  
 القول بغير فراق  
 الحقة فقط كانه قال  
 عن نفس الحية الحقة  
 مقام الطبقه في حال  
 المخطئة فقط كانه قال  
 بطبقه الاقامه بعد  
 لا مناسبه من الماد المحر  
 ولا رابط بين المخطئة  
 والمجد والحق

قوله  
المراد بالحيوان في هذا  
في قوله في المثل  
المراد بالحيوان في هذا  
قوله

فولنا  
لا الحق  
لا الحق فقط  
حقه  
سره

لَمْ يَرَوْا الدَّقَّةَ بِالشَّامِ وَعَصَبًا حَلَقِي الشَّامِ وَعَصَبًا حَلَقِي الشَّامِ وَعَصَبًا حَلَقِي الشَّامِ  
تَدْقِلُ الْأَبْصَارَ بِالْإِنْطِبَاعِ وَقِيلَ بِالْخَارِجِ وَشُعَاعٍ مُضْطَرِبٍ لِأَحْرَاقٍ وَخَوِطٍ مُصَمِّتٍ وَأَلْفٍ مِنْ خَوِطٍ

وَالْعِظَامُ أَيْضًا لَمْ يَسْلَمْهَا فَأَتَاهَا دَعَائِمُ الْبَدَنِ فَلَوَحَّتْ لَهَا الْمَنَابِلُ بِالصَّطَاكَ وَالْأَوْبَالُ لِلشَّامِ  
لَا تَرْقُوهُ مِنْبَتُهُ وَالْعَصَبُ الْفَرْشُ عَلَى جَرَمِ الشَّامِ لَمْ يَكُنْ الطَّعْمُ بِوَاسِطَةِ الرُّطُوبَةِ وَالْفَقَا  
الْعَدِيدَةِ الطَّعْمِ الْمَتَكْفِيزِ بِرُخَايَجٍ وَقَوْلُنَا بِاللَّشَانِ تَمَّ يَشِيرُ إِلَى وَسَاطَتِهَا لَمْ يَكُنْ تَبَعُ  
الْجَمْعُ الْعَدِيدُ الْمَتَى بِالْمَلْعَبَةِ كَذَلِكَ هُوَ تَحْتَ الشَّامِ فِي أَوَّلِهِ وَعَصَبًا حَلَقِي الشَّامِ  
لَا تَرْقُوهُ مَوْدَعُهُ فِي الْعَصَبِينَ الزَّائِدِينَ الثَّابِتِينَ مِنْ مَقْدَمِ الدِّمَاغِ الشَّيْءُ يَهْدِي إِلَى  
الْقَدْرِ تَذَكُّرُ الرِّجَالِ بِوُصُولِ الْهَوَاءِ الْمَتَكْفِيزِ بِهَا إِلَيْهَا وَحَفَظَ الشَّامُ التَّشْبِيرَ فِيهِ لِيُؤَدَّ  
فِي عَصَبِ الْقَمَاحِ سَمْعٌ فَانْتَقَى مَوْدَعُهُ فِي الْعَصَبِ الْفَرْشُ عَلَى سَطْحِ بَاطِلِ الْقَمَاحِ لَمْ  
الْأَصْوَانُ بِسَبْقِ تَوَجُّهِ الْهَوَاءِ الْحَاصِلِ بِالْقَرَعِ وَالْقَلْعِ الْغَنِيْفِ وَالْبَصَرِ عِنْدَ الْفَتْحِ  
الصَّليْبِيِّ ظَهَرَ فَانْتَقَى مَوْدَعُهُ فِي مَلَقَتِي الْعَصَبِينَ الْمُجَوِّفَيْنِ اللَّيْنَيْنِ يَنْبَنُ غَوْرُ  
الْبَطْنَيْنِ الْمُقْتَمَيْنِ الدِّمَاغِ يَتِيَامُنِ الثَّابِتُ مِنْهَا يَأْرَأُ بِالْعَكْسِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عِنْدَ طَعْمِ  
صَلِيبِي ثُمَّ يَمُتُّ الثَّابِتُ يَمُتُّ إِلَى الْحَقِيقَةِ الْيَخْرُجُ الثَّابِتُ يَأْرَأُ إِلَى الدِّمَاغِ لَمْ يَكُنْ الْأَصْوَانُ  
أَكْلًا وَبِالذَّاتِ وَسَائِرِ غَيْرِ فِي ذِكْرِ الْأَوَّلِ الْفَيْضِ بِالْبَصَرِ ثَانِيًا وَبِالْبَصَرِ  
فَلْيَقِيلَ وَالْقَائِلُ الطَّبِيعِيُّونَ الْأَبْصَارَ بِالْإِنْطِبَاعِ أَيْ بِطَبَاعِ صَوْرَةِ الْمَوْجِدِ فِي  
فَاتِمَّا كَمَا أَنَّهَا مَلُونٌ بِغَيْرِ سَبْعَةٍ دَاخِلَةٍ صَوْرَةٍ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَلَى الْقُوَّةِ  
الْبَاصِرَةِ الَّتِي فِي الْمَلَقَتَيْنِ وَقَبْلَ الْقَائِلِ الرِّيَاضِيِّونَ بِالْخَارِجِ وَشُعَاعِ الْعَيْنَيْنِ كَمَا  
هُوَ صَرِيحُ عِبَارَتِهِمْ أَوَّالُ الْخَارِجِ مِنْ شُعَاعٍ كَمَا هُوَ نَائِلُهُمْ ثُمَّ ائْتَمَرُوا بِهَا ثُمَّ ائْتَمَرُوا بِهَا ثُمَّ ائْتَمَرُوا بِهَا  
ذَلِكَ الشُّعَاعُ مُضْطَرِبٌ لِأَحْرَاقٍ وَخَوِطٍ فَتَالِ بَعْضُهُمْ أَنَّ الْخَارِجَ وَالْبَصَرَ خَطٌّ وَلَمْ

هَذَا  
ذِكْرُ الْأَقْوَالِ  
وَالْهَيْئَةِ

لدى الجليدة راسيت قاعدة منه على الرئوت تكيف للشفا باستحالة بكيف ضو العين بقله  
ويأتي النفس لاشراق منها الخارج كذا الاشراق وصدر الارهاوى الصد فهو يجعل النفس ابايته

مستقيم يثبت طرفه الذي على العين يضطرب فيحرك طرفه الاخر على الرئوت فيجعل مشقة  
عزوط وقال بعضهم ان الشعاع الخارج عزوطه الواقع ثم اختلفوا في مضميت

العين من خطوط شعاعية مستقيمة مجمعة في الجانب الذي على الراس منفردة في الجانب  
الذي على القاعدة ضلي الاوال الثلثة لدى الرطوبة الجليدة سميت بهما لان الجليدة  
هو البارد وهي شبيهة بهما في الصفا والابتناد كما سميت الرطوبتان الاخرتان  
بالزجاجية والبيضية لشباهتهما بالزجاج وبيضا من البصر واسم الرئوت  
الخيال والتحقيق ثبت وقاعدة منه على الرئوت كون ثم ان كيفية الابصار تكيف  
المشقة الذي بين البصر والبصر كاهوا باستحالة الرئوت باستحالة ذلك الشفا كيفية  
بكيفية ضو العين اضانه كيف الضو يمانية بعض الحكماء قاله والابصار  
بانتا النفس لاشراق عطف تغير لا انتاباى باضافة اشراقية منها الى النفس  
الخارج وهو البصر لدى الحكيم لاشراق وهو مختار الشيخ شهاب الدين السهروردى  
فضله لا انطباع ولا شعاع وانما الابصار يعاقبة المستير للعض الباصر الذي رطوبة  
شفاة صقيلة مرآتية في يقع للنفس علم اشراق حضورى على البصر وقد وجدنا  
في تعاليق على سفر النفس في الاسفار وانما في هذا المختصر فلم نعرض له كالم نعرض له في  
والا قول بالجمع والتوهم كفاء بما في الكتب مطو حذو الملا في افاقية في اثر  
غالبا اثر اللين ثم الحق في ذلك منه بفضل المحققين صد المناهين من كالمنا وصد  
هو راي الصد وهو من يجعل النفس وانما بها جعل الله ثم وقوة ضو مثله

النفوس انما هي في  
الرطوبة الجليدة  
بعض صفات رقا وحلت  
الجليدة كذا في وقت  
الاضواء الالهية  
استقفا الطيف النفس  
وان من الطيف النفس  
عالم صلتها  
لين كالم صفتها  
سازة الجليدة  
زفرة النفس  
عذار صفتها  
ويعمل النفس  
وان مع طيف  
يقن الان البصر  
الاشراق والاشراق  
نفسه انما هي  
المختصة بجمع  
بينها كالم  
شجرة البصائر  
في يقع النفس  
انما هي في  
الاشراق والاشراق  
بعض صفات رقا وحلت  
الجليدة كذا في وقت  
الاضواء الالهية  
استقفا الطيف النفس  
وان من الطيف النفس  
عالم صلتها  
لين كالم صفتها  
سازة الجليدة  
زفرة النفس  
عذار صفتها  
ويعمل النفس  
وان مع طيف  
يقن الان البصر  
الاشراق والاشراق  
نفسه انما هي

قلنا  
وقد ثبت من  
حيث اعرض  
في المدرك  
للمدرك كيف  
وجوه للواد  
مدركه في  
نم الارادات  
قلنا  
صوره حاملة  
وهذا الاشياء  
لقد علمنا  
مهمة وصفا  
ستة لاهوت  
مرأة كاهن  
وهذه الالهة  
انما هي رتبة  
لان المدرك  
صوره عند  
يصدق كالم  
منه كون



للعنوا مداما فانه الصو قامت قياما عنه كذا يستمر مدركا اماما عاين مو والاول الكلي الجزئي سبر

قولنا

من تجرد  
العرض  
الوضوح

قولنا

اللاتر فيها تجرد  
ارفعونها ابصرة  
في طريقهم تفيض من الخارج  
كالنفس العقلية في طريقه  
تفيض من النفس ان طرفة  
من عالم الملكوت لها اقدار  
في اختراع الصور  
شبهة

قولنا

كالذكريات  
ارفع انما ايقظ يفتين  
النفس في قيام صورها  
وقس على ذلك  
الان في الكبر  
شبهة

للبصر والعرض مجردة نوع تجرد عن المادة الخارجية خاضرة في صقع النفس عالمها ان الله  
بالذات وجوده للمدرك في طريقه الانطباع الان فيهما بنحو المحلول في طريقه الاحلول  
بل وجود البصر بالذات النفس بنحو القيام الصدور والعضو الشفاذ البصر بنحو الظهور  
للمظهر رأيا اى رؤية وراى العين يدهم للعضو كالعين والملتقى اعدا افاضة الصو  
والنفس فلا في العضو وحصول شرايط الابصار للتصحيح الاعداد ولها الاشياء في النفس  
فالصو قامت بالنفس قياما عنه لا قياما فيه كذا في استمر في الشئ العلقية في  
المثال الاسفل كذا هو الخيال المنسل كذا الشئ العلقية التي في عالم الخيال المنفصل فالحل  
الصدور ولا بصر هو النفس في المقام النازل والصورة فيها واحدة لان المحل هو الملتقى  
بنحو المظهرية كذا قالوا ان محل الادراك هو الملتقى لا العين الا لراى الواحد اثنين ذلك  
لان محل الادراك التعميق في العالمين الصماخين عندهم ولم يجمع الصو الواحد  
صوتين ففي التمع ايض الصو من شأن النفس قائم به قيام عنه بعد الاعداد وحيث ان  
الانشاء في النفس يجمع الصو الواحد اثنين ان تعد في الصماخين فلهما بنحو تجرد  
وتجرد الثالث البواقي ولذا ليس المحل في علمه كذا ليس و ثم اطلق التجميع البصر  
على الله ثم دون البواقي طوى ذكر البواقي في قولنا حيث قال ثم جعلنا سمعا  
بصيرا **عز في الحواس الباطنية** وهي ايضا حش  
وجبة الضبط لها ان مدركا لا في اماما عاين وصور المدرك الاول الكلي  
والجزئي سبر ولما الثاني فلا سبيل الى كليته اذ المراد به ما من شأنه ان يترك بلغة





وَالْوَهْمُ لِلْجَزْفِ وَمَعْنَاهُ خَافِظُهُ خَافِظَةُ الْقَدَرِ وَالْعَقْلُ لِلْكَفِّ وَمَعْنَاهُ خَازِنَةُ الْقَدَرِ وَالْعَقْلُ شَوْقُهُ زَانٌ تَشْرِبُ وَخَصَّ

[illegible]

إلى جهة ضبط اشراقه بقولنا وَالْوَهْمُ لِلْجَنَّةِ مِنْ مَعْنَى مَضَاهِ الْأَصْوَةِ مَحْسُوتَةٌ  
 كعادته زيد وصداقه عمر والمجبة الخيرية التي تدركها والذنب علم حافظه أي حافظ  
 المعنى الجني أو حافظ الوهم وفازنه حافظه لقد رسم والعقل الكلوي يقنع عقل  
 خازنه القدسي وهو العقل الفعال عند المشائين رب النوع الانساني عند الاشراقيين  
 فكما ان العقل نفسه ليس بطريق يكون للتمتع كل خازنه أمر دسي مجرد عن الواو والحقا  
 وذكره وذكر خازنه هنا بالبيع تيمنا الوجه الضبط واليسان دلالة على وجود خازنه  
 للعقل بقول العقولان فله يكون شعورها باحاطة عند العقل قد تصير غايته عن هذا  
 على جميعهما ان تزل عنه بحيث لا يمكنه استرجاعها بل يحتاج إلى كعبه وثانيهما  
 ان يكون بحيث يمكنه استرجاعها بعد الغيبة فهذا يدل على ان له خازنا تدنير العقل  
 عنه لا عن خازنه وقد نزل عنهما معا حتى يتم التفانين الجالين وقد وَنَظَرْنَا إِلَى  
 الباطنة قوة أخرى باطنية مشتهرة لِلْوَصْلِ وَالْفَصْلِ أي لتركيز الصور المتأبصها مع  
 بعضكم شأنه راسا وأرجاءه ان تفصيل بعضها عن بعض كأنه راس لِلْمَرْكَبِ  
 في الوجيان والفيض في التوالد لكونها مشرفة في الصور المتأبصها جعل الصانع الحكيم  
 موضعها بين اللوحين مقدم البطل الأسطر والذماغ هي المفكرة وَحَيْثُ اسْتَعْمَلُ  
 الحق انما هو انما وجه استعمال الوهم انما هو انما هو متخذ

غَزَرَ فِي الْقَوَى الْحَرَكَةُ الْحَوِيَّةُ

وَمَعْدُ التَّحْرِيكِ أَيْ دَوْسُ عِبْدٍ فِيهَا قُوَّةٌ عَمَلُهُ شَوْقُهُ هِيَ ذَاتُ شُعْبَيْنِ تَشِيرُ

[illegible]

۱. کلمات  
 ۲. ایستقام  
 ۳. یوسف و مری  
 ۴. کمر او را بتر  
 ۵. در کعبه بعد از نماز  
 ۶. در کعبه بعد از نماز  
 ۷. در کعبه بعد از نماز

[illegible][illegible]

١٠  
 ١١  
 ١٢  
 ١٣  
 ١٤  
 ١٥  
 ١٦  
 ١٧  
 ١٨  
 ١٩  
 ٢٠  
 ٢١  
 ٢٢  
 ٢٣  
 ٢٤  
 ٢٥  
 ٢٦  
 ٢٧  
 ٢٨  
 ٢٩  
 ٣٠  
 ٣١  
 ٣٢  
 ٣٣  
 ٣٤  
 ٣٥  
 ٣٦  
 ٣٧  
 ٣٨  
 ٣٩  
 ٤٠  
 ٤١  
 ٤٢  
 ٤٣  
 ٤٤  
 ٤٥  
 ٤٦  
 ٤٧  
 ٤٨  
 ٤٩  
 ٥٠  
 ٥١  
 ٥٢  
 ٥٣  
 ٥٤  
 ٥٥  
 ٥٦  
 ٥٧  
 ٥٨  
 ٥٩  
 ٦٠  
 ٦١  
 ٦٢  
 ٦٣  
 ٦٤  
 ٦٥  
 ٦٦  
 ٦٧  
 ٦٨  
 ٦٩  
 ٧٠  
 ٧١  
 ٧٢  
 ٧٣  
 ٧٤  
 ٧٥  
 ٧٦  
 ٧٧  
 ٧٨  
 ٧٩  
 ٨٠  
 ٨١  
 ٨٢  
 ٨٣  
 ٨٤  
 ٨٥  
 ٨٦  
 ٨٧  
 ٨٨  
 ٨٩  
 ٩٠  
 ٩١  
 ٩٢  
 ٩٣  
 ٩٤  
 ٩٥  
 ٩٦  
 ٩٧  
 ٩٨  
 ٩٩  
 ١٠٠









وقوة تفعل شكلاً وخطاً طبعاً لا يدركه الشطط كما كيف الخلط أعضاء بدن لطيفة ووجاهة يأخذها  
من أديم القوي للقلب نجس وهو الشرح الزين لا يقدر

ثم انك تراهم من الجاهل وروى ساء القوى النباتية أربع بإضافة المصنوع ومعلمها التي في  
الرحم كالمفصلة وتباجلك وشب المولدة يجعل وحدة المولدة اعتبارية كما جعلها  
بعضهم مجموع القوانين كما تراها نحن فقد قلنا كما قال العلامة الطوسي من المصنوع  
عندى باطله وكما قال الاشرقيون باسناد الهيئات الجسمانية الى الهيئات النورية  
في العقول المتكافئة والشيخ الغزالي باسنادها الى اللانكته كما في الشرح الاثني عشر  
تفعل شكلاً وخطاً وقف بالتكون على لغة طبعاً اي فاعل الطبع لديهم  
باول الكلام والذي في الشطط بطلان اسناد هذه الافعال الجينية الى القوة  
لله قوة عليه الشعور بل هي مستندة الى اللانكته المديرة الفاعلين بالتخييل لا والله

### غز في القوة الحيوانية

المراد بها القوة التي تفعل بباطن القلب الشرايين انقباضها للترويح ونظفها  
الدخاني هذه هي المبالغة للقوة النفسانية التماغية والقوة الطبيعية النباتية  
وهذا الاطلاق في عرف الاطباء اكثر وقد يطلق القوى الحيوانية في عرف الحكماء يراد بها  
القوى النفسانية التماغية التي كانت عقابلاً لها في الاطلاق الاول لاخصاص  
بها وهذا المعنى غير لادهمنا فنقلنا اولاً تهمة اللط ككيف الخلط أعضاء بدن  
كأن لطيفة ووجاهة يأخذها وذلك الروح الغاري من كبر التثويف للذات  
للقلب نجس وذلك لان الدم اذا انجذب من الكبد الى التثويف لا يبرق والقلب عليه  
حوارته فانبعثت البخار سارياً الى التثويف لا يبرق فاذا عكس في حالة الاكبر فخاصيته

سنة ١١٣٥  
سنة ١١٣٦  
سنة ١١٣٧  
سنة ١١٣٨  
سنة ١١٣٩  
سنة ١١٤٠  
سنة ١١٤١  
سنة ١١٤٢  
سنة ١١٤٣  
سنة ١١٤٤  
سنة ١١٤٥  
سنة ١١٤٦  
سنة ١١٤٧  
سنة ١١٤٨  
سنة ١١٤٩  
سنة ١١٥٠  
سنة ١١٥١  
سنة ١١٥٢  
سنة ١١٥٣  
سنة ١١٥٤  
سنة ١١٥٥  
سنة ١١٥٦  
سنة ١١٥٧  
سنة ١١٥٨  
سنة ١١٥٩  
سنة ١١٦٠  
سنة ١١٦١  
سنة ١١٦٢  
سنة ١١٦٣  
سنة ١١٦٤  
سنة ١١٦٥  
سنة ١١٦٦  
سنة ١١٦٧  
سنة ١١٦٨  
سنة ١١٦٩  
سنة ١١٧٠  
سنة ١١٧١  
سنة ١١٧٢  
سنة ١١٧٣  
سنة ١١٧٤  
سنة ١١٧٥  
سنة ١١٧٦  
سنة ١١٧٧  
سنة ١١٧٨  
سنة ١١٧٩  
سنة ١١٨٠  
سنة ١١٨١  
سنة ١١٨٢  
سنة ١١٨٣  
سنة ١١٨٤  
سنة ١١٨٥  
سنة ١١٨٦  
سنة ١١٨٧  
سنة ١١٨٨  
سنة ١١٨٩  
سنة ١١٩٠  
سنة ١١٩١  
سنة ١١٩٢  
سنة ١١٩٣  
سنة ١١٩٤  
سنة ١١٩٥  
سنة ١١٩٦  
سنة ١١٩٧  
سنة ١١٩٨  
سنة ١١٩٩  
سنة ١٢٠٠

قوله  
المراد بها القوة التي  
تفعل بباطن القلب الشرايين  
انقباضها للترويح ونظفها  
الدخاني هذه هي المبالغة  
للقوة النفسانية التماغية  
والقوة الطبيعية النباتية  
وهذا الاطلاق في عرف  
الاطباء اكثر وقد يطلق  
القوى الحيوانية في عرف  
الحكماء يراد بها القوى  
النفسانية التماغية التي  
كانت عقابلاً لها في  
الاطلاق الاول لاخصاص  
بها وهذا المعنى غير  
لادهمنا فنقلنا اولاً تهمة  
اللط ككيف الخلط أعضاء  
بدن كأن لطيفة ووجاهة  
يأخذها وذلك الروح  
الغاري من كبر التثويف  
للقلب نجس وذلك لان  
الدم اذا انجذب من الكبد  
الى التثويف لا يبرق والقلب  
عليه حوارته فانبعثت  
البخار سارياً الى التثويف  
لا يبرق فاذا عكس في حالة  
الاكبر فخاصيته

قوله  
وهذا الاطلاق في عرف  
الاطباء اكثر قد يطلق  
القوى الحيوانية في عرف  
الحكماء يراد بها القوى  
النفسانية التماغية التي  
كانت عقابلاً لها في  
الاطلاق الاول لاخصاص  
بها وهذا المعنى غير  
لادهمنا فنقلنا اولاً تهمة  
اللط ككيف الخلط أعضاء  
بدن كأن لطيفة ووجاهة  
يأخذها وذلك الروح  
الغاري من كبر التثويف  
للقلب نجس وذلك لان  
الدم اذا انجذب من الكبد  
الى التثويف لا يبرق والقلب  
عليه حوارته فانبعثت  
البخار سارياً الى التثويف  
لا يبرق فاذا عكس في حالة  
الاكبر فخاصيته

والحس والحركة نوراً انقب وحره الشمس وخس الخصب وزيته دم صفي وفضل والقلب جاد بلا علم  
فقيطه امسك ارسلا للشرايين ما انتفى عندا وثلك الروح ففياق ثم طبعي وحيواني  
ومالك النماغ عند سكا يقبل ما حق ما ذركا والنور الاسفهد هذا منه مطايار كيم ما عسك

صار روحا حيوانيا شبيهة بالاجرام السماوية وهو اى الروح السراج وذلك  
التعريف كالمسحبه الزيت مفعول مقدم التعريف لا يمتنع ان يفسر اذ الدم يجذب اليه  
والكبد والحس والحركة نوراً حالكونه انقب حره خير مقدم الشهور مبذو  
ومثله جلد عليه كخيه مصد خنت النار خنا اى ارتفاع دخانها الغضب وزيته  
دم صفي من فضله عند ما فارقت الكبد والقلبه اى في ذلك الدم جاد علة  
واحدة وافضل فقيطه مفعول مقدم امسك القلب ثم ارسلا كما هو شية  
كل جري وغازى العنا للشرايين اللام بمعنى اى ما انتفى اى ما هو الخناور عند  
ليكون كالبند البندى الشرايين ما كان الدم فيها قليل والروح كثير والادوة بعكس ذلك  
وثلك ذلك الروح الغازى القوي حيث علمنا انها طبعية نباتية كبدية وحيوية  
قلبية ونفسانية دماغية ففياق اى روح نفثا منبع النماغ ومجاها لخصا  
ثم روح طبعي منبع الكبد مجرا الادوة وروح حيواني منبع القلب  
الشرايين وما من ذلك الروح الى الدماغ فمسالك بعض الشرايين على الاقل  
وكسورة حره الكبد من الخناور يبرد الدماغ البارد سكا وارتفاع يقبلها  
حس ما اذ حركا اى يقبل قوه الحس والحركة والنور الاسفهد هذا الروح عظمه  
ومثله وبوسطه يتعلق بقره وغلافه الضاير له وهو البندى ذلا بد وقصر  
اللطيف في الغاية في الكيف في الغاية وبوسطه باسم ما فيه اى هذا الروح مطايارا  
ركبه ما عسك اى عسك النور الاسفهد وهو لاء العسك الذين صلوا وطنان

قولنا

وزيته دم  
اضافة الزيت الى العصار  
ارزنت ارفقا انه في  
دم كذا وكذا وصدره  
شبه الدم لثقله من الكبد  
الى القلب بخص من الدم  
عالم طبعية اى كيم دم  
بيت الاحرام الذر من القلب  
فصدر الروح الاعمال  
الذر هو الدماغ وصار  
للصغار العلية المكنية  
من قدر

قولنا

وثلك ذلك الروح  
لفظ ذلك لا يقارن عزم  
الامر والذر من سكا  
وامر بان جري وروح الشرايين  
ونفث في غير روح والروح  
منها الملقى وقد قلنا ان  
روح كذا قد يرس في  
روح بما يرس في  
فالروح الدم الذر من  
منه الارواح النباتية  
وهناك لثقة لثقة مرتبة  
كطيات ثلث من الساء  
مرتبة في اللفظ  
من قدر  
منه



بل عرشة غالبه المثالي كالقوم ثم هذه المجالي واللفظ الشفيف شبه الملك ومنه قسط في الشرايين ملك  
فأبعد العضو للحيته دبر الروح في جوانبه بط وقبض الملك الشرايين لها الروح الروح يُنْبِئَان

١٥٧  
هذه القصة البنية هم القوى بل عرشة أي سر النور لا سفيها قاله المثالي  
يقول سلك الحق فنعلمه الأول هو الصورة المثالية فهذا الروح متوسط والطاثيرا  
وبين ما دونه كما قاله الصافي اللطيف متوسط بين هذا الروح وبين البدن الكيف  
كالقوم أي كأنه في المقام يظهر في العالم المثالي ويرمى ويطن بصريه فيطابق  
يخاطب غير ذلك فكونا نفس تارة بارزة وهذا البدن الطبيعي تارة تاركة آياه وظاه  
بالصورة المثالية يرشدنا إلى تجربتها عن البدن ثم هذه المجالي أي متعلقة بالثاني النفسي  
هذا المجالي الطبيعية ثم أن هذا الروح واللفظ الشفيف شبه الملك ولا سيما ما  
منه اللدنا وتود في تجاوزها الباردة فاعلم من التجربة قل شيفه فحدث شيفه صقالة  
يصح لظهور العالم المثالي واللكو في فيه والعدل المتوسط بين الاطوار كالحالة عنها فإذا  
سمعت العرفاء يقولون في الانسان شيء كالفلك شيء كالملاك شيء كالجنان شيء كالملاك  
هكذا فهذا احد وجوه فليكنه وَعَيْنُهُ أي من هذا الروح قسط في الشرايين ملك  
ليثبت في جميع اطراف البدن كما ورد القلب على ما مر سلك قسط في الشرايين إذا عرفت  
هذا كله فما أي قوة يعبد العضو للحيته أي كونه حيا كما يوق القوة الحيوانية قوة بها  
يستعد الأعضاء القبول المحرك دبر الروح كما مر من التعريف لك ذكرنا في  
اول البحث في جوانبه أي قوة جوانبه ثم بيننا ذلك الذي يقولنا بط وقبض  
القلب الشرايين وما يضاف إليه بط محذوف بقرينة لما متعلق بقوله يُنْبِئَان  
الروح بفتح الراء الروح بضم عُرْشَتُهُ الراء قليل للبط ينسبان

فليكنه  
أما هذا احد وجوه فليكنه  
من وجوه ومنها انك لا تدري  
في خيالنا سبيلنا كان سبيلنا  
لا في شيا من هذا  
في الذين هم بها لها  
وجوهها الطبيعية والحيوية  
كل من الافراد والروح وحياتها  
العلية وهذا كسب الاخر  
كانت الاذنان والاعمال  
سبيلنا لا في شيا منها  
عين ما لا يشترط ان يكون  
طبيعية مقولة في كذا  
بقرينة ومنها انك لا تدري  
وهذا الفلك كقوله في  
هو من وجوه ولم يرد فيه  
رأيت من هذا  
شبه

قوله  
كما مر التعريف  
ارضى جميع بين كبريت  
شبه قوس  
مرو





وَذَانِ مِنْ جاذبة ودافعة للروح واغذاء واستبقة اولئك حيوانية واقعية لانه حركتها بالعرض  
واختلف مع ما قبله لانه انواعا اقوال ذاتها لانه فالقلب اثرها كما يستوفى وقودها دم كهم موند  
وهذه القوة كالوَجج والصدء مثل منفعج

متضادان قلنا وجا بشرطين له اى للطبع ضدان فطبيعة الشرايا المعرض  
للروح الكذبة نماء وشبهان ان بسطه واذا عرض له احتراق بقبضة لطيفة لا يتيه  
تقتضى السكون في الحيز الطبيعي بشرط وجدان الحالة الملائمة والحركة اليه بشرط فاعلها  
وثانيهما قولنا اودان اى البسط والقبض من جاذبة ودافعة للروح واغذاء  
اى اغذاء الروح ذاك اى المذكور من البسطة والقبض استبقعه اذ الروح مغذيات  
بالمواد عند صلح هذا القول وان كان اغذاء المركب بالبيسط باطلا ذاك الاعم بالحقبة  
وكل مغذية قوة جاذبة وقوة دافعة وثالثها قولنا اودان قوة حيوانية  
ذا تقتضى لانه حركتها اى حركة الشرايين بالعرض لحركة القلب اى لها قوة  
عيلحة ولاء ما للقلب كما قلنا واختلفت قوتها الحيوانية مع ما اى مع حيوانية  
ثامته بقلب البعده لا انها تختلف معها نوعا لثماثل اثرهما اقوال متعلقا بول  
وذا اى القول الاخير وهو ان حركتها بالقوة الحيوانية منها اى من جملة الاقوال  
واحكم ولا يلها وتزييفاتها يطلب من شرح القانون للعلامة الشرايين اى يسمها هذا  
تمثيل فالقلب الشرايين كما يستوفى للحداد وقودها دم فيها فخم موقد  
بصيغة القول وهذه القوة كالوَجج والثالث القلب والصدء المحصل للموجج  
بالنفس مثل منفعج للحداد مفرج للقلب الشرايين القريبة والابتداء الشرايين البعيدة  
فيجذب الهواء في تمام البدن من الخارج ولو كان من القلب اى لزم ان يكون مقدار الهواء  
الوارد عليه غايته الكثرة وذلك يفرض الى قيام مراتج الروح وقوامه اطفاء حرارته

قولنا  
ولنا ان اغذاء المركب  
دايم بطبعه لا ان الحيز واللبس  
والاسك والابن في السطوة  
ولست فنته والمدرية ليست  
فيه شدة قوت  
شده القدر

أَوْهَا مِثْلُ قِيَانِ لَبِثَ دَسَتْ بَانَ طَفَرَهُ لَابَرَنَ فَالْقَلْبُ مَصْدَرٌ ذُو خَارِجٍ مِثْنَتُهُ خَمْسٌ وَخَارِجُ  
النَّفْسِ لِحْدُوثٌ جِسْمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَقَاءِ تَكُونُ وَحَاثِيَّةٌ

مِثْلُ الْخَرَأِ وَأَهْمَا أَيْ الْقَلْبُ لِشَرِيهِ أَوْ أَحْمَا فِي بَسَاطَتِهَا وَتَقْبَاضَتِهَا مِثْلُ قِيَانِ  
أَيْ لِمَاءٍ مَغْنِيَّةٍ لَبِثَتْ دَسَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ لِأَخَوِيَّاتِ نَارَةٍ وَبَانَ نَارَةٌ أَوْ  
طَفَرَتْ صَافِرَتْ عَنْ الْحَرِّ كَانَ فَالْقَلْبُ مَصْدَرٌ أَيْ هَوَاءٌ وَذَا أَيْ الصَّدْرُ خَارِجٌ  
أَيْ كَيْ هُوَ خَارِجٌ مِثْنَتُهُ خَمْسٌ وَخَارِجُ الْقَلْبِ بِوَاحِدَةٍ أَيْ تَبْقِصُ وَاحِدٌ  
الصَّدْرُ يَجِي بِعَيْنٍ بِمَقْدَارِ نَفْسٍ وَاحِدٍ مَعْدِلٌ يَنْبَسُطُ وَيَنْقُضُ الْقَلْبُ خَمْسَ مَرَّاتٍ  
**عَرَّ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ**  
النَّفْسُ فِي الْحَدُوثِ جِسْمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَقَاءِ تَكُونُ حِجْرَةً يَعْنِي النَّفْسُ  
جِسْمَانِيَّةٌ لِحْدُوثٌ وَحَاثِيَّةٌ الْبَقَاءُ فِي الْإِبْتِدَاءِ حَكْمُ الطَّبَاعِ الْمَطْبُوعَةِ فِي الْمَادَّةِ  
بَلْ أَنْزَلْنَاهَا أَدْلَمُ تَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا فَلَا ضَائِفَةَ إِلَّا الْمَادَّةُ دَاخِلَةٌ فِي جُودِهَا وَلَا  
لَا كَالَّذِينَ السَّقْلَةُ بَلْ الْحِجْرَةُ الَّتِي يَطْرُقُ عَلَيْهَا الْإِضَافَةُ الْمُقُولِيَّةُ وَخَارِجٌ وَفِي الْأَوَّلِ  
بَعْدَ حَرَكَاتِ الْجَوْهَرِيَّةِ وَالِاسْتِكْمَالِ لِأَنَّ الدَّائِيَّةَ وَالصَّفِيَّةَ تَصِيرُ حِجْرَةً وَأَنْ تَعَرَّكَ  
كُونَ الطَّبِيعَةُ أَوِ الْجِسْمُ أَوْ غَيْرُهُمَا وَجِزْ أَيْ النَّفْسُ فَا عِلْمُ أَنَّ كُلَّ مَعْنَى أَيْ عَتَا لَنْ  
لَا بِشَرْطٍ وَاعْتِبَارًا أَنْ تَبْشُرَ بِأَدْبَارَةٍ أُخْرَى عَتَا لَوْ كُنَتْ فِي الْحَرَكَةِ وَالِاسْتِكْمَالِ أَوْ عَتَا  
الْوُقُوفِ وَالْفَعْلِيَّةِ وَالْمَعْدُومِ مَرَّتِ النَّفْسُ أَنْهَا هِيَ كُلُّ أَحَدٍ لَاعْتِبَارِ الْأَوَّلِ الْعِبَارَةُ الْأَوَّلُ  
أَنَّ كُلَّ أَحَدٍ شَارِقٍ مِنْ شَرَاثِقِ النَّفْسِ نَدَبُهُ هُوَ النَّفْسُ فِي اسْتِكْمَالِهَا أَيْ عَتَا لَنْهَا بِحَرَكَةٍ  
تَحْدِثُ فِي فَرْجِهَا مَرَارَةً مُتَعَدِّلَةً بِجَاوَرَةٍ ثُمَّ تَشْدُدُ ذَلِكَ الْحَرَاةَ بِالْحَرِّ وَالْتِغَالُ وَالنُّوْرُ  
عَرِيبٌ هَذَا قَاعُورٌ عَيْنٌ عَيْنِ النَّفْسِ جِسْمَانِيَّةً كَمَا يَقُولُ أَنَّ النَّفْسَ جِسْمٌ لَطِيفٌ

فَالْقَلْبُ مَصْدَرٌ ذُو خَارِجٍ مِثْنَتُهُ خَمْسٌ وَخَارِجُ  
النَّفْسِ لِحْدُوثٌ جِسْمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَقَاءِ تَكُونُ وَحَاثِيَّةٌ  
مِثْلُ الْخَرَأِ وَأَهْمَا أَيْ الْقَلْبُ لِشَرِيهِ أَوْ أَحْمَا فِي بَسَاطَتِهَا وَتَقْبَاضَتِهَا مِثْلُ قِيَانِ  
أَيْ لِمَاءٍ مَغْنِيَّةٍ لَبِثَتْ دَسَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ لِأَخَوِيَّاتِ نَارَةٍ وَبَانَ نَارَةٌ أَوْ  
طَفَرَتْ صَافِرَتْ عَنْ الْحَرِّ كَانَ فَالْقَلْبُ مَصْدَرٌ أَيْ هَوَاءٌ وَذَا أَيْ الصَّدْرُ خَارِجٌ  
أَيْ كَيْ هُوَ خَارِجٌ مِثْنَتُهُ خَمْسٌ وَخَارِجُ الْقَلْبِ بِوَاحِدَةٍ أَيْ تَبْقِصُ وَاحِدٌ  
الصَّدْرُ يَجِي بِعَيْنٍ بِمَقْدَارِ نَفْسٍ وَاحِدٍ مَعْدِلٌ يَنْبَسُطُ وَيَنْقُضُ الْقَلْبُ خَمْسَ مَرَّاتٍ  
**عَرَّ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ**  
النَّفْسُ فِي الْحَدُوثِ جِسْمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَقَاءِ تَكُونُ حِجْرَةً يَعْنِي النَّفْسُ  
جِسْمَانِيَّةٌ لِحْدُوثٌ وَحَاثِيَّةٌ الْبَقَاءُ فِي الْإِبْتِدَاءِ حَكْمُ الطَّبَاعِ الْمَطْبُوعَةِ فِي الْمَادَّةِ  
بَلْ أَنْزَلْنَاهَا أَدْلَمُ تَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا فَلَا ضَائِفَةَ إِلَّا الْمَادَّةُ دَاخِلَةٌ فِي جُودِهَا وَلَا  
لَا كَالَّذِينَ السَّقْلَةُ بَلْ الْحِجْرَةُ الَّتِي يَطْرُقُ عَلَيْهَا الْإِضَافَةُ الْمُقُولِيَّةُ وَخَارِجٌ وَفِي الْأَوَّلِ  
بَعْدَ حَرَكَاتِ الْجَوْهَرِيَّةِ وَالِاسْتِكْمَالِ لِأَنَّ الدَّائِيَّةَ وَالصَّفِيَّةَ تَصِيرُ حِجْرَةً وَأَنْ تَعَرَّكَ  
كُونَ الطَّبِيعَةُ أَوِ الْجِسْمُ أَوْ غَيْرُهُمَا وَجِزْ أَيْ النَّفْسُ فَا عِلْمُ أَنَّ كُلَّ مَعْنَى أَيْ عَتَا لَنْ  
لَا بِشَرْطٍ وَاعْتِبَارًا أَنْ تَبْشُرَ بِأَدْبَارَةٍ أُخْرَى عَتَا لَوْ كُنَتْ فِي الْحَرَكَةِ وَالِاسْتِكْمَالِ أَوْ عَتَا  
الْوُقُوفِ وَالْفَعْلِيَّةِ وَالْمَعْدُومِ مَرَّتِ النَّفْسُ أَنْهَا هِيَ كُلُّ أَحَدٍ لَاعْتِبَارِ الْأَوَّلِ الْعِبَارَةُ الْأَوَّلُ  
أَنَّ كُلَّ أَحَدٍ شَارِقٍ مِنْ شَرَاثِقِ النَّفْسِ نَدَبُهُ هُوَ النَّفْسُ فِي اسْتِكْمَالِهَا أَيْ عَتَا لَنْهَا بِحَرَكَةٍ  
تَحْدِثُ فِي فَرْجِهَا مَرَارَةً مُتَعَدِّلَةً بِجَاوَرَةٍ ثُمَّ تَشْدُدُ ذَلِكَ الْحَرَاةَ بِالْحَرِّ وَالْتِغَالُ وَالنُّوْرُ  
عَرِيبٌ هَذَا قَاعُورٌ عَيْنٌ عَيْنِ النَّفْسِ جِسْمَانِيَّةً كَمَا يَقُولُ أَنَّ النَّفْسَ جِسْمٌ لَطِيفٌ

فَالْقَلْبُ مَصْدَرٌ ذُو خَارِجٍ مِثْنَتُهُ خَمْسٌ وَخَارِجُ  
النَّفْسِ لِحْدُوثٌ جِسْمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَقَاءِ تَكُونُ وَحَاثِيَّةٌ  
مِثْلُ الْخَرَأِ وَأَهْمَا أَيْ الْقَلْبُ لِشَرِيهِ أَوْ أَحْمَا فِي بَسَاطَتِهَا وَتَقْبَاضَتِهَا مِثْلُ قِيَانِ  
أَيْ لِمَاءٍ مَغْنِيَّةٍ لَبِثَتْ دَسَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ لِأَخَوِيَّاتِ نَارَةٍ وَبَانَ نَارَةٌ أَوْ  
طَفَرَتْ صَافِرَتْ عَنْ الْحَرِّ كَانَ فَالْقَلْبُ مَصْدَرٌ أَيْ هَوَاءٌ وَذَا أَيْ الصَّدْرُ خَارِجٌ  
أَيْ كَيْ هُوَ خَارِجٌ مِثْنَتُهُ خَمْسٌ وَخَارِجُ الْقَلْبِ بِوَاحِدَةٍ أَيْ تَبْقِصُ وَاحِدٌ  
الصَّدْرُ يَجِي بِعَيْنٍ بِمَقْدَارِ نَفْسٍ وَاحِدٍ مَعْدِلٌ يَنْبَسُطُ وَيَنْقُضُ الْقَلْبُ خَمْسَ مَرَّاتٍ  
**عَرَّ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ**  
النَّفْسُ فِي الْحَدُوثِ جِسْمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَقَاءِ تَكُونُ حِجْرَةً يَعْنِي النَّفْسُ  
جِسْمَانِيَّةٌ لِحْدُوثٌ وَحَاثِيَّةٌ الْبَقَاءُ فِي الْإِبْتِدَاءِ حَكْمُ الطَّبَاعِ الْمَطْبُوعَةِ فِي الْمَادَّةِ  
بَلْ أَنْزَلْنَاهَا أَدْلَمُ تَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا فَلَا ضَائِفَةَ إِلَّا الْمَادَّةُ دَاخِلَةٌ فِي جُودِهَا وَلَا  
لَا كَالَّذِينَ السَّقْلَةُ بَلْ الْحِجْرَةُ الَّتِي يَطْرُقُ عَلَيْهَا الْإِضَافَةُ الْمُقُولِيَّةُ وَخَارِجٌ وَفِي الْأَوَّلِ  
بَعْدَ حَرَكَاتِ الْجَوْهَرِيَّةِ وَالِاسْتِكْمَالِ لِأَنَّ الدَّائِيَّةَ وَالصَّفِيَّةَ تَصِيرُ حِجْرَةً وَأَنْ تَعَرَّكَ  
كُونَ الطَّبِيعَةُ أَوِ الْجِسْمُ أَوْ غَيْرُهُمَا وَجِزْ أَيْ النَّفْسُ فَا عِلْمُ أَنَّ كُلَّ مَعْنَى أَيْ عَتَا لَنْ  
لَا بِشَرْطٍ وَاعْتِبَارًا أَنْ تَبْشُرَ بِأَدْبَارَةٍ أُخْرَى عَتَا لَوْ كُنَتْ فِي الْحَرَكَةِ وَالِاسْتِكْمَالِ أَوْ عَتَا  
الْوُقُوفِ وَالْفَعْلِيَّةِ وَالْمَعْدُومِ مَرَّتِ النَّفْسُ أَنْهَا هِيَ كُلُّ أَحَدٍ لَاعْتِبَارِ الْأَوَّلِ الْعِبَارَةُ الْأَوَّلُ  
أَنَّ كُلَّ أَحَدٍ شَارِقٍ مِنْ شَرَاثِقِ النَّفْسِ نَدَبُهُ هُوَ النَّفْسُ فِي اسْتِكْمَالِهَا أَيْ عَتَا لَنْهَا بِحَرَكَةٍ  
تَحْدِثُ فِي فَرْجِهَا مَرَارَةً مُتَعَدِّلَةً بِجَاوَرَةٍ ثُمَّ تَشْدُدُ ذَلِكَ الْحَرَاةَ بِالْحَرِّ وَالْتِغَالُ وَالنُّوْرُ  
عَرِيبٌ هَذَا قَاعُورٌ عَيْنٌ عَيْنِ النَّفْسِ جِسْمَانِيَّةً كَمَا يَقُولُ أَنَّ النَّفْسَ جِسْمٌ لَطِيفٌ





ودركها للصورة البسيطة كالوحدة والعلة للحطة

للعقول امر لا يفكر كل محسوس من هذه فهو فاسد يجعل العلم البراهين تنحو  
هذه وايضا انتقادك كالحروف بالاطول معلمة سترط ان يعرف طاق هذا الرأي  
ولحق انها عنوانها وعكسها في الطلب انوار مشرق والسموات العلوية هي عالم الابد  
ولاسيما السموات الطابقة التي هي العلم بها على ما هي عليه في نفس الامر والثابت  
وكون فعل النقيض لا نهائيه بيا من ان العاقلة تقوى على افعال غير متناهية كقائه  
والجسمانيات تقوى على افعال غير متناهية اما الصغرى فلا في العاقلة تقوى على افعال  
غير متناهية ففي ادراك كل معقول كل محيط بجميع افراده الغير الشاهية لان ذلك المحول  
من حيث التحقق عين تمام المشترك النوع والجنس او غيرها جميع افراده فاذا عقلت  
عقلية بان النار مشقة لاطاط عاقلتك جميع النيران ماضية واكثره خارجة كقائه  
بجلا في الخيال من الصورة النارية لغيرية وكون العقل فضلا ليس فيه كبرياشكال  
كذلك قولهم في الملكة العلية انها عقل بسيط خلق التفاصيل ولما الكبرى فلا تشارك  
قوى الجسمانية متناهية التأثير والتأثر اذا عرفت تقرير هذا الدليل فلا تقبلا باعتدال  
الفاضل القوشي عليه عند قول العلامة الطوسي من قوتها على ما يعجز القائلان لانها  
عنه والرابع قولنا ودركها للصورة العقلية البسيطة كالوحدة والعلة للحطة  
ببانه ان النفس تدرك العقول التي يتجمل عليها القسمة كالوحدة لقيمة وكهذه  
الكل كالبسيط التي يالف منها المركب لا تركل كقائه لا بد من تفهم البسيط فلو كانت  
النفس حما او جسمانية كمقدار او منقطعة في مقدار كان قابله للقسمة الى غير النهاية







لها بلاترأخ كل الضوء كلا لخصمها كلها الفكر

قوله  
التي هي الحقيقة كما اشرفنا اليه بقولنا ظل وجود هذا يثبت للظ على الظير ولا ولي  
لان كونها وجودا بالهوية فوق التجرد لان التجرد لا يمتنع بمصادقته هو التجرد عن المادة  
والتجرد عن الهوية فوق التجرد عن المادة كما انه فوق الجوهرية وسياقنا مبسطة  
في العاد ويرشدنا البصالة انه لا مهية لها اثر لاحد لها في كان تفتد ونرشد  
الثاني في الغايان حتى تغني غايه الغايان والثاس قولنا لها اي لنفسه لعل بلاترأخ  
وتمام كل الصور الجملة خبر بعد خبر كلمه ان بيان ان النفس يجمع كل صو للوجود  
ومزجهم المتقابلان في مقام العاطلة يجمع الصو الكلية والتجريدات في مقام الخيال  
معترك صور السموات والارضين الجبال البلدان الاشخاص في الجملة صو جميع الحواس  
ومثل التفتد كل ذلك بهيئتها ومقاديرها بلاترأخ بين متقابلها بل موزع  
الغير الاديان والبول المتصادمة والاهواء المتخالفه ولا شيء من ذلك يجمعها كل هذا الخيال  
يثبت تجرد الغيال اليه ضلها العاطلة والناشر قولنا كلا لخصمها اي بدنها وما  
خبر مقدم كلها ابتداء مؤخر الفكر بل من كلها وهذه الجملة اي خبر بعد خبر كل  
بيان ان الفكر كلها وهي كلا اذ ذلك معلوم بالتجار الطبية لان كثرة الافكار سبب جفاف  
الدماغ وهذا البدن فنقول لو كانت النفس بقاء ابدية كان كلها كاله والناظر لكان  
انتهى الثالث فللمقدم مثله ان قرره على هيئة الثاني هكذا النفس كل الفكر والكل  
كل ادل عليها الجمع المعرف باللام ولا شيء والبدن البدن تكلها فينتج للظ تلك الصورة  
والادله على تجرد النفس الناطقة فانفسها لان معرفه تجرد النفس اليها

قوله  
فوق التجرد المادة  
فان لا شيء يقول تجرد  
انفسه ان طقة يعقول  
عن المادة والتجرد عن الهوية  
لا يقول تجردا  
او جيب

قوله  
انه لا احد لها في الحال  
او لم يرد تصد اليه تجرد  
وكم هو متمسك ولا كانه  
الوان وضعفا وكلا  
الاذكر انه تظهر العلوب  
او يصر له الهوية العرف  
بالعرف والجمع مع المانع  
وذلك المنع ضيق وتحد  
والنفس طقة منفس  
الاخر الجمع لوجود الادله  
ولا منع وضيق فيها فكيف  
انفسه الم الاكر قولنا  
تد لها الذات او لم يرد  
وهو لم يرد العفة حكم  
بغير فيه

[illegible][illegible]

بِحِسْبِ الْكَمَالِ اسْتَعْدَدَ زَيْلُ الضَّعْفِ التَّوَسُّطُ كَقُوَّةِ الطِّفْلِ وَتَعَرُّمًا لِضَعْفِهِ فَاهِ مَضْمَعًا  
فَمَا هُوَ اسْتَعْدَدَ الْأَوَّلَ سُمِّيَ بِالْعَقْلِ الْمَيُولِ إِلَى وَعَقْلُ اسْتَعْدَدَ كَالْبَيْتِ وَلَوْ لِيَاكُلَهُ بِالْمَلَكَةِ  
بِالْعَمَادِ وَاسْتَعْدَدَ الْأَوَّلَ سُمِّيَ بِالْعَقْلِ الْمَيُولِ إِلَى وَعَقْلُ اسْتَعْدَدَ كَالْبَيْتِ وَلَوْ لِيَاكُلَهُ بِالْمَلَكَةِ

قولنا  
لكن العفة العظيمة  
هذه الصدق العلم بذلك  
يستعمل القوم في العفة  
لادراك الخبرين كايها  
في الحاشية ان قد  
منه

**فعل**

يعقد العقد  
يعقدها العقد في مقابلة  
يعقدها العقد المتعقد  
مقابلته يعقد  
الفعال

۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲

(۱) من در  
 قلنا  
 ایها العجم  
 اذ بقدر تمسک فی المرتبة  
 ووجهیات التمرید الیه  
 است و اما فی مرتبة العقدة  
 لیلا فی لیلعة وجمعة  
 وجمعة جمیعاً وکل  
 مرتبتین ایها العجم  
 لان قوا فیستعد  
 من در  
 تر

وهذا رأي جزئي، وذكره العقل النظري، لكن العقل العملي لما يفعل هذا الصدد  
للعلم بذلك الجزئي، فالعقل العملي بل النفس إنما يصدمه الافعال الانوارية، حيث ينبعث  
ازاء كليته عندها مستنبط من مقدراته، أو مشهود أو تجرّبه انتهى، ثم ان  
لكل منهما اربع مراتب، قد اشرنا الى المراتب الاول بقولنا فالمبتدأ، اي العقل النضج لا يرفع  
مراتبه صعودا، وقد اشرنا الى وجه الصبط لها بقولنا بحسب الكمال، يستعد الى  
اي صاحب وذو النوسيط، وذو الشئ، ذى شئ، يعنى مراتب النفس من الية الاستكمال  
الى النهاية، اما استعداد الكمال، ونفس الكمال الاستعداد، اما ضعيفا، او متوسطا  
او شديدا، ثم مثلنا الاستعدادات بقولنا كقوة الطفل، قوة من ترعرع عما  
لصنعة، كالكتابة مع كونه اتميا، وقوة ما هي في تلك الصنعة، ما يكون طائفا بصفا  
ولكن يقيد على ايقاعها متى شاء، فما هو استعداد العقول الاولى، سمي بالعقل  
الحيواني، تشبها في خلقه عن جميع الصور العقلية، بالحيوان الاول، الخالية في ذاتها  
عن كافة الصور الحسية، وعقل استعداد كسب النظريات، المدركة، اي العقول  
من اوليات معقولة، له سواء كان بالفكر، او بالحدس، فهو العقل بالملكة والمراد  
بالملكة هنا ما يقابل العدم، وما يقابل الحال، الروح، استعداد، الاثقال، والعقول  
في هذه المرتبة، والعقل بالفعل، واستعداد، الاستحضار، للنظريات المكتسبة  
الخفية، متى شاء، مجرد اللفاظ، بلا انظار جديدة، ثم اشرنا الى وجه ضبط اخر، في  
بدل استعداد متوسطا، او شديدا، ان الاستعداد، اما استعداد، الاكساب، والاستعداد

(۱) استعداد  
دانا استعداد  
استعداد  
توسیع  
فرا

والعقل حيث تقدم استحضار العلوم مستفاد والاول المشكوة والثاني علم زجاجة الثالث المصباح سم  
 الرابع نور على نور سما والزينة قوة العقل كمال حدس قوة قدسية يكاد زينة ما يضيئ ما يتة  
 شجرة زيتونة افكار لعقل فعال يعزى نادر

الاستحضار والعقل حيث تقدم استحضار فيه واستحضار العلوم مشاهدا  
 اياها مستفاد اي من العقل الفعال الكهو مخج نفوسنا والقوة الى العقل في  
 الكمال والعقل المستفاد قد يعبر بالقياس الى كل مدرك وقد يعبر كما اشارنا اليه  
 النظم بالقياس الى جميع المدركان معا بان يصير جميعا خاضعا لاشهاد بحيث لا يغيب عنه  
 شئ منها وهذا في النفوس القوية التي لا يشغلها شأن عن شأن هي عقول مقارفة  
 في التسلسلة الصعودية بازاء العقول في التسلسلة النزولية فكانتم وهم في الجيب  
 من بلغم قد نضوها وعادوا الى ما بدأ وهذا هو الكمال المشار اليه وجبه الضبط ثم  
 اشارنا الى ما ذكره الشيخ في الاشارة من تنزيل القليل المورث في التنزيل لنور الله على هذا  
 المراتب كما في الخبر مع وفيه عذر في بقولنا والاول هو المشكوة والثاني علم  
 زجاجة والثالث المصباح سم الرابع نور على نور سما والزينة ايضا قوة العقل  
 والفرق بين الفكر والحكمس ان الفكر حركة والمطالبة الى المبادئ والمطالبة الى  
 خفي بالمحدود الوسطى فمعه عند الانفا الى المطالبة تمثل لاطالما في الدهر مع  
 الوسطى كذلك من غير هذا الحركتين المذكورتين سواء كان مع شوقا ولم يكن ثم الحكمس  
 مراتبه البانعة منها الى غاية الشرف قدسية كالفناء كالحكمس قوة قدسية  
 يكاد زينة ما يضيئ ما يتة صفة قوة اي قوله يكاد اتمها وهي ما يتة شجرة زيتونة  
 افكار لشباهة الفكر الصحيح بكثرة فروعها تتابع المتوصل بها الى نور الفيض اللهم  
 بالشجرة المباركة الكثير الخيرات المتوصل بها الى النور الحق لعقل فعال يعزى نادر

**قولنا**  
 بعين جميع المدرك  
 من المراتب التي هي كالات  
 ان طقة من العلوم الحقيقية  
 وصول الى اليقين في كل  
 يعتبر به لقياس المدرك  
 وليس ميزان الجميع كانت  
 قوة العقل الفعال على غايته  
 كما ليس عند مراتب النفس  
 الجاهل ان لا يثبت في الجاهل  
 بالقلب من انوار الحق  
 وحجابها لا حقا بقها قال  
 قال ولز كانت يعبر  
 غايته علم لم ينفق علم  
 انما في العقول الباطنة  
 بنوع الجمع في عالم الحس والخيال  
 بنوع الفرق من ذاتها مشهورة  
 للعقل الباطن بنوع الجمع وهو  
 دفعة واحدة غير مائية وهو  
 الجاهل وجهه للقطر نحو الحق  
 والقياس والتبرج الزائد لا  
 وجهه ليعتاد لعلم حقيقة ما كانت  
 وطلة الجميع حاصله والعقل الباطن  
 ذات حاضرة لذاته والحقول  
 وجهه ليعتاد بعينها بآية  
 لوجهه نعم عند الانفا الى الجاهل  
 من حيث الحكاية يريتم كماله  
 معلومة بنوعها في هذا الدائر  
 علم نفساني لم ينفق  
 الا بنوعها

**قولنا**  
 اول ما يكون  
 دور ما يحض ما بالها  
 شجرة  
**قولنا**  
 كمال حدس  
 كذا وكذا وفطرة وب  
 او بنوعها في العلوم  
 يريتم كماله  
 منه

نور





ولعل قبيح ذنبك من التذات طرحت بجانب تحلية انصار القلب على عن الرذائل الفضائل الجلى  
فما هو كذا في ظهوره منتهى هلكا بنور نور الله بفعله لا مجال يحق في النعت طمس الوجه المحق  
النفس وحده كل الله وضلها وفيله قد انطوى

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

بالقائمين للقلق اللسان الواو الحالك قبيحاً والقبح بالقائمين البطون ذنباً في  
والنذب بالذال للبحرين الذكر من بيانية التذات طرحت بجانب وفي هذا البيت  
تليح القول النبوي في شرق لفره وقبيح ذنبه ظنوه في الشكره تحلية من انضما  
للقلب على اى الخلاء عن الرذائل الفضائل اسم صار خبره الحلى جمع حليته فاقوا  
شهود السالك كل ذى ظهوره منتهى هلكا بنور الله نور التور كانه هلاك  
آوار الكواكب النهار بنور الشمس معبه ثم اشرا الاخصاص المحو توحيد الافعال  
والطس بتوحيد الصفات الحق بتوحيد الذات بقولنا بفعله معلق بمحو الافعال  
مفعول مقدم يحو الحق وفي النعت طمس فنحو الوجودات الممكنة معلومة في شدة  
في الوجود الحق فوجودها محو في وجوده فلا حول الا قوة الابا لله العلى العظيم  
ولا اله الا الله **غز في ان النفس كل القوى** ولا هو الا هو  
النفس وحده التي هي ظل الوحدة الحق التي لواجب الوجود في كل لقوى في مقام  
مقام الكثرة في الوحدة وقام الوحدة في الكثرة وبعبارة اخرى مقام شهو الفضل  
في الجمل ومقام شهو الجمل في الفضل وفعلها اى فعل القوى في فعله اى فعل النفس  
قد انطوى فالتقسيم الحقيقة هي الموهبة الخيلة الحاسة المتحركة وهي الاصل  
المحفوظ في القوى لا قوام لها الا باها وقد اسند لنا عليه وجهين احدهما فاجية  
المدك وهو اننا نحكم بكل واحد من الحواس والخيالات الموهوبات والمعقولات على  
مثلاً نقول لكذا لور كذا الطعم كذا او رائحة كذا او هذه الصورة الخالية لهذا الصو

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
قوله  
فلا حول الا قوة الابا لله  
النفوس الثلاثة في الوجود  
الشيء في سبيل  
الترتيب  
قوله  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
قوله  
فلا حول الا قوة الابا لله  
النفوس الثلاثة في الوجود  
الشيء في سبيل  
الترتيب  
قوله  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
قوله  
فلا حول الا قوة الابا لله  
النفوس الثلاثة في الوجود  
الشيء في سبيل  
الترتيب  
قوله  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
قوله  
فلا حول الا قوة الابا لله  
النفوس الثلاثة في الوجود  
الشيء في سبيل  
الترتيب  
قوله  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

لِحُكْمِ الْمَرِيِّ عَلَى الطَّعْمِ وَبِالْخِيَالِ عَلَى الْوُجُوهِ وَالْقَاضِيَيْنِ ابْنَيْ بَدْرٍ تَدْحِضُ الرَّكْبَةَ الْبَاقِيَةَ  
وَقَطَعْنَا أَنَا مَرِيضُ نَفْسِي نَقْلُ نَوْحِهِمْ وَنَشْتَمِيهِمْ

الحسنة أو هما صاحبنا هذه الوجوه والقاضيين ابني بادر تدهض الركبة الباقية  
المقضى عليهما والمصدق لأبد لم يمتدحوا الطرفين كذا انصرف في التصديق إلى المألف  
بالتركيب التفصيل نضم بعضهما إلى بعض إجماعاً وبنفرد بعضهما عن بعض سلباً والنظر  
لأبد ولا يحجز النضر فيه فاذن فينا قوة واحدة مدركة للكلية والجزئية انصرفت  
فيها بل محركة بفنونها كان هي الأصل المحفوظ في جميع القوى هي النفس في هذا الشأن  
بقولنا للحكم بالمرى على الطعم وبالخيال على الوجوه والقاضيين ابني بادر  
تدهض الركبة الباقية على ما لا خوم نأية المدرك وهو أننا نقطع بأن كل واحد  
مثلاً لعدة أشخاص أنه كما هو الذي يقول ذلك هو الذي يدرك بالأعضاء الثلاثة الأخرى  
ولا يدرك وهو الذي يحرك ويمشي ويقوم ويقعد ويحوز ذلك فلو لا أن النفس كل القوى  
والقوى أصل محفوظها النفس لما اتينا ذلك أن قلنا سناد هذه الأدراك كما قلنا  
إلا النفس من جهة أن هذه صفات قواه وأعمالها فلو لم يكن القطع حاصل بأبد لا يخاف في  
هذا الإسناد ولو كان إلا كما قلنا كان الإسناد مجازياً على أن أدراك الصلوات لا  
مثلاً إلا الواح إلا النفس كانت النفس هي العاقله للنوهم والتحيلة لها هي النفس  
وإن تباد إليه فلم تكن مدركين مثلاً وهو يتألف القطع المذكور والميل شرنا جوا  
وقطعنا أنا بادرنا بالحقيقة نرى نضحي شتم نغفل نؤهم ونشتيهم في نضحي  
أن قلنا فعل هذا ما الحاجة إلا إثبات القوى قلت ليس المراد نفو القوى بل نفو  
ويبنونها عنه فللنفس من است كما قال ثم خلقكم أطواراً والمرتبة التي تخيل ليس لها

قولنا

كذلك هو الذي يدرك  
بالأعضاء الثلاثة الأخرى  
إذا توهم استغنى عن العلم  
كما في صفات النفس  
أنه عالم مدرك خفي العلم  
بجوهرات العالم  
وغيره من التوهم والتوهم  
وبالحكم بأن النفس  
بعينه الذي يدرك  
يحرك ويحرك به غيره  
شتم النفس  
دريج

فوق سفه من اجل ان لا يلقى  
 وغير بلق هو غير بلق وحادثه الصبيصه باق وهذه نصير فانيه  
 لزوم اجتماع نفسين صبيصية تناسخا فاطلا  
 من غير بلق هو غير بلق وحادثه الصبيصه باق وهذه نصير فانيه  
 لزوم اجتماع نفسين صبيصية تناسخا فاطلا

ان قوم وقس عليه عز في بعض حوال النفس منها انه غير المزاج  
 لو محين اول ما قلنا فوق سفه من اجا والى فلا يكون عين المزاج لان بلقي  
 ولا فيه غيره والثاني ان المزاج لا يبق بل يتبدل بمحسنان من الصبا والاشيا الكون  
 والشيخوخة والنور لا ينفهد بقي وغير بلق هو المزاج هو غير بلق هو النور  
 لا ينفهد فهو ما ان النور لا ينفهد جاد ش عن خلق الصبيصية المتخلفا  
 لا فاطلون الا على القابل بعدم النفس بالزمان على ما نال به ولعل مراده قدم ما هو عليه  
 ذات النفس وهو العقل فان القول حقايق والنفس قايقة يكونها الساكنة  
 النفوس بوجه لان النفوس على نفوس قديمة بالزمان كيف هي على القوي جما  
 المحذوف روحانية البقا ومنها ان النور لا ينفهد باق وهذه اي الصبيصية نصير  
 فانية اذ لو قد بفساد الصبيصية كان عاملا قوة الفساد فكان ماديا وقد ثبت  
 وقد اثنا الاختصار عز في ابطال الناسخ  
 ولهم في ابطاله وجوه والملايل عمدتها ان البدن اذا اكل استعدادا لمحو النفس  
 فاضت عليه فالبدن لان الجود تام والفيض عام والشهود هو صلوح القابل حاصل  
 فلو تعلق به نفس مستنسخة اي لم اجتماع على بدنا احد هو باطل لان كل واحد  
 محبات ثامة واحدا اشان اليه اشنا بقولنا لزوم اجتماع نفسين على صبيصية  
 تناسخا فاطلا ولصدنا الناهيين برهان اخر من هو قوله عز وجل  
 والهامه علما يبرهان على نفى الناسخ مطر وهو ان النفس لما خلق في البدن

فوق سفه من اجل ان لا يلقى  
 وغير بلق هو غير بلق وحادثه الصبيصه باق وهذه نصير فانيه  
 لزوم اجتماع نفسين صبيصية تناسخا فاطلا  
 من غير بلق هو غير بلق وحادثه الصبيصه باق وهذه نصير فانيه  
 لزوم اجتماع نفسين صبيصية تناسخا فاطلا

ان قوم وقس عليه عز في بعض حوال النفس منها انه غير المزاج  
 لو محين اول ما قلنا فوق سفه من اجا والى فلا يكون عين المزاج لان بلقي  
 ولا فيه غيره والثاني ان المزاج لا يبق بل يتبدل بمحسنان من الصبا والاشيا الكون  
 والشيخوخة والنور لا ينفهد بقي وغير بلق هو المزاج هو غير بلق هو النور  
 لا ينفهد فهو ما ان النور لا ينفهد جاد ش عن خلق الصبيصية المتخلفا  
 لا فاطلون الا على القابل بعدم النفس بالزمان على ما نال به ولعل مراده قدم ما هو عليه  
 ذات النفس وهو العقل فان القول حقايق والنفس قايقة يكونها الساكنة  
 النفوس بوجه لان النفوس على نفوس قديمة بالزمان كيف هي على القوي جما  
 المحذوف روحانية البقا ومنها ان النور لا ينفهد باق وهذه اي الصبيصية نصير  
 فانية اذ لو قد بفساد الصبيصية كان عاملا قوة الفساد فكان ماديا وقد ثبت  
 وقد اثنا الاختصار عز في ابطال الناسخ  
 ولهم في ابطاله وجوه والملايل عمدتها ان البدن اذا اكل استعدادا لمحو النفس  
 فاضت عليه فالبدن لان الجود تام والفيض عام والشهود هو صلوح القابل حاصل  
 فلو تعلق به نفس مستنسخة اي لم اجتماع على بدنا احد هو باطل لان كل واحد  
 محبات ثامة واحدا اشان اليه اشنا بقولنا لزوم اجتماع نفسين على صبيصية  
 تناسخا فاطلا ولصدنا الناهيين برهان اخر من هو قوله عز وجل  
 والهامه علما يبرهان على نفى الناسخ مطر وهو ان النفس لما خلق في البدن



للكل افرى بالابواب ذنا نزول الصعود عكس هذا  
اقول في اسباق الاربعة بالوصل الفصل بدو

والنباتية وهذا هو رأي يود اسفل التناسخي فقالوا ان الكاملين والسيادة يتصل  
نفوسهم بعد الفارقة بالمالا الاعلى تنال من السعادة ما لا عين رأت ولا ادركت  
ولا خطر على قلب بشر وما غير الكاملين كالموسطين الناصيين الغاية والاشياء  
على طبقاتهم فينقل نفوسهم من هذه الابدان الى ابدان اخرى خلق فيلعب على النور  
الاسفهد واية هيئة ظلمانية تفكر فيه يوجب ان يكون بعد فساد صيغته نقلا  
الى صيغته عناسبه لئلا لهيئة الظلمانية ولهم وانما التناكسرة اروس كانتقال  
نفس الحمر بغير الخنزير ونفس المثار في الفاره وذا اي هذا القسم التناسخ يعني  
التنزل من الاعلى الى الادنى نزول اي تناسخ نزول الصعود من التناسخ عكس هذا  
يعني الترفي من الادنى الى الاعلى خذ واليد هطاي فخرى فرعون الاول يقول  
الفيض الجدي هو الثبات لا يعرف ان الزواج الانسان في تدعى نفسا شرف في الله باذن  
الدجاء النباتية والحيوانية فكل نفس انما يفيض على النبات فينقل في انواع النفا  
المراتب من الانقص الى الاكمل حتى ينتهي الى المرتبة الناضجة الادنى مرتبة الحيوان والخل  
ثم ينقل الى المرتبة الادنى من الحيوان كالنودة متروكة منها الى الاعلى الى الاعلى حتى يصعد  
الى مرتبة الانسان اقول من ليس اي اريد استيناف النقيض الاشارة الى انه يحصل  
للمستخرج عدد كبير من قيام التناسخ وما يشبهه فاقول بان الاربعة المذكورة من  
التناسخ واخواتها اعم مما يطلق عليها هذه اصطلاحا او تشبها بالوصل الفصل  
اي حبيب الانتقال من شيء الى شيء على سبيل الاتصال في مادة واحدة هو الواقع الحق

قولنا  
الانفس  
او الانفس صنفان  
حسب مراتبهم  
وتسلي  
قولنا  
الناحية  
منها هم كقاربين  
لا مناعهم بالمرتب  
عطف على ما يقرأ  
المعالم  
قولنا  
اريد ان يتناسخ  
وهو تناسخ الى  
بالمعنى انهم جميع  
من افراد

كذلك بالصُّعُورِ النَّزْلِ وَالنَّقْلِ الْبُرُوزِ وَالتَّمَثُّلِ وَالْمَلَكُوتِ مَا فِي الْمَلَكُوتِ فَمَا يَصِحُّ أَنْ يُجَالَ اسْتَحْجَا  
قِيلَ نَفُوسُ الْفُلْكِ الدَّوَّارِ نَقُوشُهَا وَاجِبَةُ التَّكَرُّارِ

١٠  
١١  
١٢  
١٣  
١٤  
١٥  
١٦  
١٧  
١٨  
١٩  
٢٠  
٢١  
٢٢  
٢٣  
٢٤  
٢٥  
٢٦  
٢٧  
٢٨  
٢٩  
٣٠  
٣١  
٣٢  
٣٣  
٣٤  
٣٥  
٣٦  
٣٧  
٣٨  
٣٩  
٤٠  
٤١  
٤٢  
٤٣  
٤٤  
٤٥  
٤٦  
٤٧  
٤٨  
٤٩  
٥٠  
٥١  
٥٢  
٥٣  
٥٤  
٥٥  
٥٦  
٥٧  
٥٨  
٥٩  
٦٠  
٦١  
٦٢  
٦٣  
٦٤  
٦٥  
٦٦  
٦٧  
٦٨  
٦٩  
٧٠  
٧١  
٧٢  
٧٣  
٧٤  
٧٥  
٧٦  
٧٧  
٧٨  
٧٩  
٨٠  
٨١  
٨٢  
٨٣  
٨٤  
٨٥  
٨٦  
٨٧  
٨٨  
٨٩  
٩٠  
٩١  
٩٢  
٩٣  
٩٤  
٩٥  
٩٦  
٩٧  
٩٨  
٩٩  
١٠٠

فِي تَوَاتُاتِ الْأَنْسَانِ مِنَ الْجَادِيَةِ إِلَى النَّبَاتِيَّةِ وَمِنَ النَّبَاتِيَّةِ إِلَى الْحَيَوَانِيَّةِ وَمِنَ الْحَيَوَانِيَّةِ  
إِلَى الْإِنْسَانِيَّةِ وَالْإِنْقَالُ عَلَى سَبِيلِ الْإِنْقِصَالِ كَمَا هُوَ إِيَّا النَّاسِخِيَّةِ بَدَنٌ مَوْزَعٌ  
فَهَذِهِ ثَمَانِيَّةٌ كَذَلِكَ بَدَنٌ هَذِهِ الثَّمَانِيَّةُ مَوْزَعَةٌ بِالْصُّعُورِ وَالنَّزْلِ فِي هَذِهِ عَشْرَةٌ  
وَالنَّقْلِ وَالْبُرُوزِ وَالتَّمَثُّلِ إِي مَوْزَعَةٌ بِهَا إِي وَالتَّبَرُّزِ هُوَ أَنْ يَبْرُزَ الرُّوحُ فِي الْبَدَنِ  
لِهُوَ كَمَا أَنَّ النَّقْلَ هُوَ أَنْ يَتَلَقَّ النَّفْسُ بَعْدَ الْمَفَارِقَةِ بِالْمَوَادِّ الْمُسْتَعِدَّةِ كَالنَّطْقِ الْيَوْنِ  
كَمَا هُوَ الْمَرْفُوعُ عِنْدَ النَّاسِخِيَّةِ وَقَدْ حُوزَ بَعْضُ الْعَرَفَاءِ كَالنَّجْمِ النَّفْسُ وَغَيْرُهُ أَنْ يَبْرُزَ  
الْعَارِفُ بَعْدَ الْمَفَارِقَةِ فِي الْكُلِّ وَالتَّمَثُّلُ هُوَ تَمَثُّلُ الرُّوحِ بِصُورَةٍ كَثَرَتْ رُوحَ الْأَمِيرِ يَتَوَقَّعُ  
وَحَيْثُ كَانَ الْبَشَرُ يَرَاهُ بِصُورَةٍ شَيْءٍ كَلَامُهُ بَازِنُهُ وَتَمَثُّلُهُ بِشَيْءٍ سَوِيٍّ أَلَمْ يَرَهُمْ وَغَيْرَهَا  
وَالْمَلَكُوتِيُّ إِي كَذَا بِالنَّاسِخِ الْمَلَكُوتِيِّ هُوَ أَنْ يَتَوَقَّعَ النَّفْسُ الصُّوَرَةَ الْخَرِيقَةَ الْمُنَا  
لَا خَلْقَهَا وَمَلَكَايَا كَمَا يَجِيءُ فِي مَجْمَعِ الْعَادَاتِ وَمَا إِي النَّاسِخِ فِي الْمَلَكُوتِ كَمَا هُوَ  
النَّاسِخِيَّةُ وَفِي هَذِهِ التَّصْيِيمَاتِ بَعْضُ الْأَشْهُامِ مُتَلَاخِلَةٌ فِي بَعْضِ الْأَشْهُامِ الْمُتَقَرَّبَةِ إِلَى النَّاسِخِ  
الْمُطْلَقِ مُنْقَسِمَةٌ ثَارَةً الْكَذَا وَثَارَةً هُوَ بَيْنَهُ الْكَذَا وَكَذَا وَإِنَّا النَّاسِخِ إِلَى الْكَذَرِ  
النَّاسِخِيَّةُ تَتِمُّ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ بِاسْمِ فَرَةٍ بِالنَّاسِخِ عَلَى سَبِيلِ الْفَصْلِ ثَارَةً بِالنَّقْلِ  
وَاخْرَى بِالْمَلِكِ فَمَا يَصِحُّ كَمَا هُوَ عَلَى سَبِيلِ الْإِنْقَالِ وَالتَّمَثُّلِ وَالْمَلَكُوتِ وَأَيُّهَا الْفُلْكِ  
وَالْبُرُوزِ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ النَّقْلَ وَالْمَلَكُوتَ وَالنَّاسِخِ عَلَى سَبِيلِ الْإِنْقِصَالِ اسْتَحْجَا  
مُؤَكَّدًا بِالنُّونِ الْخَفِيفَةِ **الْفَرْدَةُ السَّابِقَةُ** فِي بَعْضِ حُكَامِ الْفُقُورِ الْهَلَكَةِ  
**عَزَّ** قِيلَ نَفُوسُ الْفُلْكِ الدَّوَّارِ نَقُوشُهَا وَاجِبَةُ التَّكَرُّارِ إِي تَكَرُّرُهَا

١٠  
١١  
١٢  
١٣  
١٤  
١٥  
١٦  
١٧  
١٨  
١٩  
٢٠  
٢١  
٢٢  
٢٣  
٢٤  
٢٥  
٢٦  
٢٧  
٢٨  
٢٩  
٣٠  
٣١  
٣٢  
٣٣  
٣٤  
٣٥  
٣٦  
٣٧  
٣٨  
٣٩  
٤٠  
٤١  
٤٢  
٤٣  
٤٤  
٤٥  
٤٦  
٤٧  
٤٨  
٤٩  
٥٠  
٥١  
٥٢  
٥٣  
٥٤  
٥٥  
٥٦  
٥٧  
٥٨  
٥٩  
٦٠  
٦١  
٦٢  
٦٣  
٦٤  
٦٥  
٦٦  
٦٧  
٦٨  
٦٩  
٧٠  
٧١  
٧٢  
٧٣  
٧٤  
٧٥  
٧٦  
٧٧  
٧٨  
٧٩  
٨٠  
٨١  
٨٢  
٨٣  
٨٤  
٨٥  
٨٦  
٨٧  
٨٨  
٨٩  
٩٠  
٩١  
٩٢  
٩٣  
٩٤  
٩٥  
٩٦  
٩٧  
٩٨  
٩٩  
١٠٠





فما انقضى العام الربوي يوم امثال الاجسام انقضى  
لاما مضت له الذي يوافق والقول بالحق الانبساط

هذا كلامه وزيادة التفصيل طلب من هناك والبرزخ في اصطلاح حكمة الاشراق  
هو الجسم فظاهرية او شرطية انقضى العام الربوي اليوم وصفه بالمتعلق  
عام ايامه ربويته وان يوما عندك كالف سنة مما تعدون فاذا انقضى العام لا  
وهو ثلثمائة الف سنة وستون الف الحق انقضاء مدة دورة فلك الثوابت  
امثال الاجسام وانقضى الاما مضت وانقضى الذي يوافق فانه  
لما كان فيسوقا تاسعا قال بان بعد عبور هذه المدة يعود اسباب الاجسام وتولد  
بها هذه الانفس بعينها لا انفس جديدة وعلى مدتها يرجع كل سعيد وشقي  
الادوار والاكوار وهذا المذهب باطل لان خالق الله تعالى لا ينفد ولا يتبدل ولا يتغير  
عن افاضة النفوس الجديدة ابدا ولهذا تبعه الشيخ الاشراقي تكرر الاوضاع الفلكية  
وكذا تكرر الضوئية الكونية دون تكرر علقان النفوس الفارقة القلوب  
بالحق والاثبات اصطفى قال صدد المناهين في حاشية حكمة الاشراق الحق النفوس  
الفلكية للطبعة في اجرامها كتاب الحق والاثبات فهو الله ما يشاء ويثبت عند  
ام الكتاب هذا يتصور على جهين الاول ان يثبت الله تعالى بحجته الكثيرة المنطقية  
وتشبع العقول والقواهر الطولية والرضية بعضها مع بعض في راس كل سنة من  
العام الالهية وهي ثلثمائة وستون الف عاما بعد المجتوب اذ كل يوم ربوي منها  
سنة مما تعدون في تلك القوى الفلكية صو جميع ما يوجد في تلك السنة ثم بعد  
تمام اليجاد فيها هو ما يشاء وما يوجد في السنة الاخرى هكذا في الغاية

قولنا

فاذا انقضى العام الربوي  
وصف المير الذي يعرف  
سنة بالرب والعام هو  
بالثلاثمائة الف سنة بالامر  
وتعين المدة بهذا الصدد  
المالين من كاستنفذ  
عن قرب نقد العلامة في  
شرحهم عن بعض ثباته  
وثلثون الف الفاربعية و  
خمس عشر سنة وعند  
انها مدة دورة فلك الثوابت  
وهي كغيرها من فلكيات  
الكونية وحيث انكروا ان  
لا يدخل في برج الحمد والقول  
وربما من رجعت لوزم  
ذلك الوضع بهذا

قولنا

بحجته الكثيرة المنطقية  
حتى يلزم صدور الشرع  
الواحد الا بعد  
منه

قولنا

في هذه المدة يرجع كل سعيد وشقي  
الادوار والاكوار وهذا المذهب باطل لان خالق الله تعالى لا ينفد ولا يتبدل ولا يتغير  
عن افاضة النفوس الجديدة ابدا ولهذا تبعه الشيخ الاشراقي تكرر الاوضاع الفلكية  
وكذا تكرر الضوئية الكونية دون تكرر علقان النفوس الفارقة القلوب  
بالحق والاثبات اصطفى قال صدد المناهين في حاشية حكمة الاشراق الحق النفوس  
الفلكية للطبعة في اجرامها كتاب الحق والاثبات فهو الله ما يشاء ويثبت عند  
ام الكتاب هذا يتصور على جهين الاول ان يثبت الله تعالى بحجته الكثيرة المنطقية  
وتشبع العقول والقواهر الطولية والرضية بعضها مع بعض في راس كل سنة من  
العام الالهية وهي ثلثمائة وستون الف عاما بعد المجتوب اذ كل يوم ربوي منها  
سنة مما تعدون في تلك القوى الفلكية صو جميع ما يوجد في تلك السنة ثم بعد  
تمام اليجاد فيها هو ما يشاء وما يوجد في السنة الاخرى هكذا في الغاية



النوم حبس الروح في الدماغ حصه الرطوبات التي في ركن

قوله  
ان الروح لا تعلق بالبدن  
بل هي في الدماغ  
فكيف يكون النوم  
فان الروح لا تعلق  
بالبدن بل هي في  
الدماغ فكيف يكون  
النوم

قوله  
ان الروح لا تعلق  
بالبدن بل هي في  
الدماغ فكيف يكون  
النوم

قوله  
ان الروح لا تعلق  
بالبدن بل هي في  
الدماغ فكيف يكون  
النوم

قوله  
ان الروح لا تعلق  
بالبدن بل هي في  
الدماغ فكيف يكون  
النوم

قوله  
ان الروح لا تعلق  
بالبدن بل هي في  
الدماغ فكيف يكون  
النوم

وصيرا لله ثم ابدان اهل الجنة مع ارواحهم في الجنة وصيرا لبدان اهل النار مع ارواحهم  
في النار انا لله ثم لا يعبد في بلاد ولا يخلق خلقا يعبدونه ويعظمونه ويعظمون الله  
ليخلق الله خلقا من غير قول ولا اناث يعبدونه ويعظمونه ويعظمون الله في طائفة كثيرة  
**المقصود الخامس في النبوة والاشهاد في الدنيا والآخرة**  
**في الشكر كاتبة ما عر سبب الوفا وكذا**  
اعلم ان النوم حالة تعرض للجوع في النفس عن الحركة الا ان الروح لا تعلق بالبدن  
الطبيعية بل هي في جوع الروح النفس وانقطاع عن الاكل لا البدن لا الكلي بل  
منه شيء جبر اليها والسبب العالي للنوم ان كان حكمة اجتماع الروح للجوع في الباطن  
لا استراحت فان الروح جسم لطيف سهل تحللها والبدن كده هو قشره وغلافه فلو استمر  
اليقظة لعل بالكلية لان الجسم كحركة اثنان بحركة الروح كحركة محلة بحركة في  
المنع حتى يصلح وينمو نبال بدله التحلل في القظة وثانيها ما تجو يد هضم الغذاء  
فان اشغال النفس القظة بالافعال مما يمنع عن تجويد الهضم ثم انه عند ذلك يجمع  
الرطوبات التي تخلق في القظة ويرفع الى الدماغ انجرة عليه فيسترخي بها الاعضاء  
وينطبق بعضها على بعضها على بعض وينع نفوذ الروح الى الظاهر وكذا في الانجرة فيمنعها  
كافي نفوذ شعاع النور وايضا يخلط الانجرة بالارواح فتغلظ وتقلع عن النفوذ في  
المسالك اليها ثم يقولنا النوم حبس الروح في الدماغ في الدماغ افي تجاويه  
وان اطلق الدماغ كثيرا على نفس التجاويه من فتاير حصه الرطوبات التي في

فَيُفِيدُ بَارِعًا مَحْقِقًا أَنْفُسَنَا وَالنَّفْسَ الْمُنْطَبِقَةَ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّ فِيهَا كُلَّ شَيْءٍ مُسْتَطَرٍّ  
وَلَا غَشْلَ فِي الْمَفَارِقَاتِ فَهِيَ الْمَرَاتِلُ الْمُنْعَاكِسَاتُ وَأَمَّا الشَّوْاعِلُ الْحَيَّةُ قَدْ حَجَرَتْ نَفُوسَنَا النَّوْثِيَّةُ  
وَمَوْجِبَاتُ تَفَاعُلِ حُجُبِهَا مِنْ ذَلِكَ النَّوْمِ مِنْ قِلَظِهَا صَفَاؤُهَا الْقَطْرُ وَنُجْجَارُهَا وَمَوْتُهَا بِالطَّبَعِ اخْتِيَارُهَا  
فَنَارُهَا النَّفْسُ فَمَا تَبَدَّلَ مِنْ ذَلِكَ الْعَالَمِ حَيْثُ انْصَلَّتْ

لِلرُّوحِ فَإِنَّ ذِكْرَ غَيْبِ أَيُّ مَوْجِبَةٍ ثَمَّ هُوَ كَأَنَّهَا وَكَأَنَّهَا سَيَكُونُ قَلْبًا غَدًا  
مَجْمُوعَةً أَنْفُسَنَا وَالنَّفْسَ الْمُنْطَبِقَةَ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مِنْ نَفُوسِ  
الْكَلْبَةِ وَالْعُقُولِ النَّوْثِيَّةِ يَعْنِي إِذَا انْطَلَقَ الْهَوَاسُ بِجَدِّ النَّفْسِ فِي مَتْنِ الْفَرَاغِ انْصَلَّتْ  
بِالْجَوَاهِرِ الشَّرِيفَةِ الرَّوْحَانِيَّةِ فَاطْلُبْ عَلَى مَا فِيهَا حَيْثُ جَالَمَا فَإِنَّ فِيهَا فِي الْأَوَّلِ  
الْجُزْئِيَّةِ وَالْكَلْبَةِ كَلْبِيَّةٍ مُسْتَطَرٍّ فَإِنَّهُ لَا يَطْلُبُ إِلَّا بِمَا فِي الْأَوَّلِ كَمَا بَيَّنَّ قَالِ الْكَلْبَةُ  
ضَلُوهُ فِي الْمَرْبُورِ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٍّ وَلَا عَشَاءَ فِي الْمَفَارِقَاتِ حَتَّى لَا يَنْقُشَ  
النَّفْسُ لَمْ يَكُنْ فِي الْمَفَارِقَاتِ بِنَا فِيهَا فِي الْمَرَاتِلِ الْمُنْعَاكِسَاتِ نَصْبًا عَلَى الْقَطْعِ لَا  
الرُّوحِ فِي الْمَوْجِبَاتِ الْأَوَّلِ مَكُورًا وَأَمَّا الشَّوْاعِلُ الْحَيَّةُ قَدْ حَجَرَتْ نَفُوسَنَا النَّوْثِيَّةُ  
مَعْدَّةً مِنْ نَدَا ذَلِكَ يَكُنْ بَيْنَ الْمَفَارِقَاتِ حُجَابٌ فَلَمْ يَتَّصِلْ مِنْ عِلْمِ رُكُودِ الْهَوَاسِ  
فِي الْكَلْبَةِ وَمَوْجِبَاتُ تَفَاعُلِ حُجُبِهَا كَثُرَ شَرْعٌ فِي تَعْدَادِ سَبَابِغِ الْمَانِعِ نَاتِمًا  
كثيرةً مِنْ ذَلِكَ النَّوْمِ الَّذِي هُوَ مِنْ سَبَابِغِ الطَّبِيعِيَّةِ وَمَقْلُظُهَا صَفَاؤُهَا  
النَّفْسُ الْقَطْرِيَّةُ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ بِحَسَبِ الْفِطْرَةِ نَفِثَةً صَافِيَةً عَنِ الْكُدُورِ وَالْعِلَاقِ  
الْبَدَنِيَّةِ وَمِنْ أَنْفِجَارِهَا عَنْ هَذَا الْعَالَمِ بِصَافٍ وَأَمَّا مَوْجِبَاتُ تَفَاعُلِ حُجُبِهَا  
الْحُجَابِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَالَمِهَا وَمِنْ مَوْجِبَاتُهَا الطَّبَعِ الْمَوْجِبِ لِكَشْفِ الْغُضَاءِ لِكُلِّ حُجْبَةٍ  
وَاخْتِيَارِهَا أَيُّ مَوْجِبَاتُهَا بِاخْتِيَارِهَا كَمَا يَكُونُ لِلْأَوَّلِيَّةِ وَالْأَوَّلِ وَالْمَعْرِفَاتِ الْمُنْعَاكِسَاتِ  
الَّتِي يَقُولُهَا مَوْجِبَاتُهَا مَوْجِبَاتُهَا شَرْعًا فِي بَيَانِ أَقْسَامِ الْأَطْلَافِ عَلَى الْمَغْنَبَاتِ  
فَنَارُهَا النَّفْسُ فَمَا تَبَدَّلَ مِنْ ذَلِكَ الْعَالَمِ حَيْثُ انْصَلَّتْ فَصَوْنَتُهَا خَالِكُوتُهَا

قَوْلًا

وَالنَّفْسَ الْمُنْطَبِقَةَ  
وَالْأَرْضَ وَالْقُلُوبَ الْعَالَمِ  
الَّذِي يَرَوْنَ الْحَقِيقِينَ  
وَالْأَشْرَاقِينَ الْعَوَارِثَ  
وَصَدَقَ الْمَلَأَ وَالَّذِينَ  
النَّفْسَ الْمُنْطَبِقَةَ  
عَالَمِ الْمَثَالِ

قَوْلًا

وَأَمَّا الشَّوْاعِلُ  
وَالْأَرْضَ وَالْقُلُوبَ  
الَّذِي يَرَوْنَ الْحَقِيقِينَ  
وَالْأَشْرَاقِينَ الْعَوَارِثَ  
وَصَدَقَ الْمَلَأَ وَالَّذِينَ  
النَّفْسَ الْمُنْطَبِقَةَ  
عَالَمِ الْمَثَالِ







وَصُورُ ثَبَتِهَا جَرِيَّةٌ فِي الْحَقِّ وَالْبَدِيلُ كَالْكَلِيَّةِ وَرُبَّمَا تَضَاعَفَ التَّبْدِيلُ فَاحْتَمَلَ الْأَصْحَاحُ التَّحْقِيلَ  
وَأَنَّ لَدَى الْقِيَظَةِ يَلْدُغِي نَفْسُ كُلِّ جَانِبٍ بِضَعْفٍ تَحِيلُ عَنْ غَيْرِهَا لِبَطَاسِيَا وَمِظَاهِرُ فِتْلَةٍ جَارِ أَوَّلِهَا  
فَمَنْ مَا وَحْيًا صَرِيحًا لِيَتَقَرَّ وَمَنْ مَا لَا تَأْوِيلَ الْفَقْرِ  
فَمِنْ مَا كَثَلَ الْأَصْغَارُ نَعْدَ وَأَنَّ فِيهِ أَوْ مَا وَفَا يَعْدُ

ضرباً لأمثال من الأنبياء لأنهم تكلموا مع الناس بقدر عقولهم وكما أن عقولهم أشد  
للعقول العالية وعبادهم أمثال عبادنا لا خيار كل ما يخاطبهم ينبغي أن يكون أشد  
للعارف والحقيقة وقد عقولهم أعم في التوهم والثائم لا يكشفه شيء إلا بتمثلها فاما أو  
أنه هو أعم فوات الخلل صادق ودقته أي كان لم يكن مناسبة بوجه الوجوه  
أضغاث أحلام حاصلة ودعابة التخيّل قرينة صورته بها جرئية عطف على  
صورته بها كلفة في الحفظ والتبديل كالكيفية فكيف لها حكمها وربما تضاعف  
التبديل بأبيد ذلك المثال بأخر وهكذا إلى حين اليقظة فاجتمعت الأضغاث  
أنها ينشأ ما يمكن أن يعاد إليه بضر من التجليل والتحليل أي التعبير فانه  
بأنه تحليل بالعكس أي بوجع وأصوله العالية إلى المهاد في نفسانية المعنى ذلك  
هذا ما يتلقاه النفس عن المبادئ عند النوم وأما ما يتلقاه عنها في اليقظة فهو  
على قسمين أحدهما ما أشنا إليه بقولنا وإن الذي اليقظة يدرك نفعا  
وفي نفس بكل جانب وهو جانب المجازة لا يشغلها البدن وقوام على  
بالمبادئ الحال أنه لم يضعف تخيل عن نزعة مضائق الطاعل البظا  
مفعول يعني يكون التخيّل قوته على استخلاص الحسن المشترك من حقل المرئيات  
غيبية جارا أمثا مفعول الرؤية المثل فنه أي ما يترك في اليقظة ما وحيّا  
صريحاً استقر كروياً لا يحتاج إلى التعبير ومنه إلى التوالف فقر كروياً  
إلى التعبير ومنه إلى الأضغاث أي أن معنى التخيّل في المخالفة والاشغال

۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲

وإن لم يلقظه حصلته أمور شيطانية قد سميت وما من لأغوال الأحوال والأقوال على الخيال فيخرجها  
أصول الاعجاز والكرامة خصايط كبقوى العالمة كما حوّد الحس ببلع انهما يصعد شدة غايتها

وإن لم يلقظه حصلته أمور شيطانية قد سميت وما من لأغوال الأحوال والأقوال على الخيال فيخرجها  
أصول الاعجاز والكرامة خصايط كبقوى العالمة كما حوّد الحس ببلع انهما يصعد شدة غايتها

الكيفية المخصصة بالأجسام فيقبل منها ما في طبعها بقوله انتهى أهل التحقيق  
لها نوع تجرد عن المادة والروح الدماغي مظهر لها والشرع السلبية ما وان النفس  
جمالية لحدوث وحائية البقاواتها ذات مراتب النفس كل القوى لأصول المصنوع  
فيها فيسري صفة بعض للارتبة لو كان مراد في الأذى لا البعض الآخر ولو كان على  
الأعلى الأتري في القضايا والاعتقادات المحبوبة والبغوضة الواردة على النفس  
كيف تؤثر في البدن فتغير تقوية وتوهنة وتزيد الفج التلطي يزيد القوى على  
والغم التلطي ينقصها بل يفسدها وأنه كيف يؤثر سوء المزاج أو تفرق الأتري  
النظاريان على المثلث النفس فيلطفن الملبد الحار في بان للنفس حجة حقيقة  
هو ظل الوحدة المحيطة بكل الوحدة الكثرية **وإن لم يلد في القطة هداى**  
الريثان بغير الاتصال بالمبادئ العالية حصلت أمور شيطانية بازاء انفسا  
أحلام والنوم قد سميت ما من الأغوال والأقوال والأقوال على الخيال فيجب  
**مخرجها وإن كان الفرق الثاني في أصول المعجزات والكرامة** لها حقايق  
أصول الاعجاز والكرامة في الانبياء والكرامة التي في الأولياء خصايط ثلاث  
أولها أن يقوى القوة العلانية يعنى القوة النظرية التي بها يعلم الحقايق على  
ما هي عليها بجو الطائفة البشرية واثرا الأقوت بها بقولنا كما حوّد الحس ببلع انهما يصعد شدة غايتها  
يبلع انهما كذلك يصعد شدة أى شدة الحس ببلع انهما يصعد شدة غايتها أى غايتها فى هاتك  
فى غايتها شدة الحس يكاد زيتها وهو عطفه المنفعل لغايتها استعلاده يعنى

فهلنا  
وإن لم يلد في القطة هداى  
الريثان بغير الاتصال بالمبادئ العالية حصلت أمور شيطانية بازاء انفسا  
أحلام والنوم قد سميت ما من الأغوال والأقوال والأقوال على الخيال فيجب  
**مخرجها وإن كان الفرق الثاني في أصول المعجزات والكرامة** لها حقايق  
أصول الاعجاز والكرامة في الانبياء والكرامة التي في الأولياء خصايط ثلاث  
أولها أن يقوى القوة العلانية يعنى القوة النظرية التي بها يعلم الحقايق على  
ما هي عليها بجو الطائفة البشرية واثرا الأقوت بها بقولنا كما حوّد الحس ببلع انهما يصعد شدة غايتها  
يبلع انهما كذلك يصعد شدة أى شدة الحس ببلع انهما يصعد شدة غايتها أى غايتها فى هاتك  
فى غايتها شدة الحس يكاد زيتها وهو عطفه المنفعل لغايتها استعلاده يعنى

مخرجها

أولها ان الذي أدركه شخص في خياله صورة في المنام انشقت بنطاسيا بالعين مناسبة حكيما  
والثاني ان الفكرة ياتيه مما اذ في الصورة ثالثها مزج روح حلا لقوة الخيال تبدلا  
تبدلت افعالها بحسبه فمن حرور غالف قاله حاكي نيرانا في شبهه من يغلبه من صفرا أو سوادا  
ومن عليه البرد يغلب في ثلجاء عليه كط مطرا

من نعمة اذ احره اولها ان الذي أدركه شخص في حال اليقظة المحسوس  
ففي خياله صورة في المنام انشقت بنطاسيا بالعين اي عينها او مناسبة  
اي عذاب قد حكيما بتصرف الخيلة والثاني ان الفكرة في الصورة ياتيه  
ياق البطاسيا عند النوم مما اذ في الصورة اي الخيال ثالثها مزج روح  
دماغ حلا لقوة الخيال تبدلا وتغير تبدل افعالها اي افعال الخيلة  
ومما كانا بحسبه اي مجتهد لروح القابل من حرور غالف في مزج  
قاله حاكي اي حكاية تخيلته نيرانا في شبهه كالحمام الحار ومن شطية  
كافي الموضعين الاخرين يغلبه من اشياء صفرا جمع اصفران كالمرة الصفراء  
او اشياء سودا جمع اسودا كالمرة السوداء علك في المرنى بالاصفاد  
ويمكن ان يرجع المسترفية الى كلمة من بل هذا الولي لفظا ومعنى اما لفظا فانه في  
غنية عن الرابطة العاطية الى كلمة من بل اما معنى فلان غير اشارة الى ما هو التحقيق  
واتحاد المدرك واللدرك ومن عليه البرد يغلب في ثلجاء عليه  
وكذلك يغلب في مطرا قال العلامة الشيرازي في شرح حكمة الاشراق  
هذه وامثالها في الخيلة عند غلبة ما يوجبها اما كان لان الكيفية التي في موضع  
وتما تعدد في المجاور له والناسبتا يتعدن في الشير الى الاجسام بمعية انها يكون  
لحدوثها خلقت الاشياء موجودة وجودا فافضا باسالة على غير الخيلة  
في الجسم المكيف تلك الكيفية في اثره تاثيرا يليق بطبعها وهي ليست بحسب

قولنا

ما قد اذ في الصورة  
التركيبات كاشف الصورة  
الخيالية فقط اذ هو من  
الاشياء العقلية فبقا لفرق  
بينه وبين الاول في كونه  
جديدا وفي الاول من الصور  
التي كانت قديما  
اذ اشد طريق  
الشيء



فَمَا يَكَادُ مِنْهَا يَصْغُرُ وَفِيهِ لَا تَمُكُّ أَحِبُّ نَزَلَ أَحِبُّ أَبْنَاءِ النَّفْسِ التَّمْ خَالِدًا بِلَا لَوْجٍ قَرَى عَلَى الْقَلَمِ  
وَيَقْوَى الْخَيْرَ الْبَطَاشِيَا الصُّورُ الصُّورُ هُوَ قَدَالِ فِي غَايَةِ حُسْنِ بَاهِرٍ إِذَا جَاءَكَ عَالَمُ الْفُؤَادِ

[illegible]

قوله

بِالْعَمَلِ الْفَعَالِ

في الانبياء والاولياء والعق  
 بعد البسيط بعد الاول  
 في الحفرة بحميت والورثه بحميت  
 لان روحاني محمد صلوات الله  
 عليه وآله بعد الاول وانزل  
 قلت بعد البسيط قال  
 اول خلق الله فدرت  
 مرس

موت

مجموعہ

وهو لعقد الكتاب الاقلام  
ونفسه بالحية ام المكتاب  
وبصيصه دونه الشريف ام  
الصام ومكده وشواه  
المينف المقرر

قَوْلُنَا

بِحُجَّتِ الْخَلْقِ عَزَّوَجَلَّ

لا حتى يفرغ الكفن من الكبريت  
وهذا ايضا نفق وجع كبريت  
او الباس للزيتون هو كج  
اسلم و منهم في معاد جمع الجمع  
جمع خبر الجمع كاجز من  
بقوله مع الله وقت  
لا يصف فيه ملك مقرب  
خبر مرسل

پیشانی

میں نے کہا: "اے خداوندی! میں نے اپنے آپ کو تو سب سے زیادہ پسند کیا ہے۔"

بنور العقل الفعال الذلّيس يحتاج من حقيقته ذاته وانما يتأثر بالعلم البشري  
 وصل من القرآن المجيد وفيه اى نحو الحمد لك لانهم لم يكن اجبت لى عند  
 على رسله الختم وذلك لعدم استعلاء الاستشراق بالانوار الالهية على طبقة  
 النفوس الستم وهو نحو المذكور ذال اى صاحب غاية شدة الحمد بل بالروح  
 قرى على الفلم اى ما فيه ان جعلته قرى صفه لوح كان اجود اى ان صار عين الفلم  
 الا على بناء على اواز اتحاد النفس بالعقل الفعال بل العقل الاول الحقيقى الختم  
 ان يكون له لوح قرى بل هو اى صاحب هذه المرتبة لا يتجمل بالخلق عن الحق ولا  
 بالحق عن الخلق بل يرى الواحد فى الكثرة والكثرة فى الواحد وله القضاء بعد البقاء  
 بعد الفناء ويشاهدونه فى كل ما ينع ويرى يلحظ وهم من كل ما يظهر يخفى فى  
 احكام هذه المرتبة فلا تخفى الكلام وتاثيرها ان يهوى التجمل بحسب تقديره استلزام  
 الحس المشترك عن الحواس الظاهرة ويشاهد فى القطة عالم العيب فالبطاسيا الصوة  
 هذا وما عطف عليه يسمى الصوة معقول مقدم لقولنا ان هو قولنا وهو  
 المثال باصطلاح حكماء الفرس كما لا دلالة ان جابربا وجابلقا من مدن عالم الغلابة  
 قلنا فى غايه حسن النظر وحال من المفعول اذ ذاك كما فى عالم القوام اى كيف  
 لا يكون فى غايه الحسن وما ياتى به من الباطن الى الظاهر جميع ما يرى ويسمع راقب  
 الحقائق التى هى الانوار القاهرة فصاحب النفس القدسية يتعلم ويشاهد معناه على الملك  
 وحقيقته وصورة صورة الملك رقيقته فيشاهد بصره العقلى اى ربه لكبرى

واینها در روزی از این که لایق  
لان فخر مسلمانیه خوانند و هر  
روز آنها و فکرتان در این روز  
عشق لایقانه و روزی که

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥  
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥  
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

1



وَيَقْوَى الْعَمَلُ بِالْمَوْلَى      تَقْدَادُ خَلْقًا شَاءَ وَخَلَقُوا      فَيَقْبَلُ الْخَيْرُ وَمَحْدُ الطَّرِيقِ      يُبْدِءُ طَوْفًا نَابِيئُهُ فَيُخْبِرُ  
يَطْبِيعُ النُّصْرَةَ طَائِعَةَ الْحَمْدِ      لِلنَّفْسِ كُلِّ كَيْسَرٍ يُعِدُّ      وَأَوَّلُ أَمَلِ الْأَوْجَادِ      فَالذِّكْرُ عَلَى الْمَجْدِ أَخَذَا  
فَالْأَوَّلُ الْعَقُولُ وَالْأَخِيرُ      كَالْأَنْزِلِ يُطْفِرُ عَنْ طَبَائِبِهَا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

قَوْلُنَا

شَاءَ اَوْ صِلُوا

معلوم از مشیت حکمت و  
رحمت لایست جزافیه و فعاله  
حکمت متقنه باحق للحق منه  
قدس تر از اهدک

فَمَا

ستاد فخر

منه الزيادة الجولية  
المحضرة الرضوية عليها الف  
سلام وتحيته بهم كفت لي  
وتحوت المحركات ومثال  
ذلك ما لا يطير ذكره

منہ میں

14

وَلَذَانِ لَذَكَرَاهُ  
فَالْمَعْبُودَاتِ الْقَوْلِيَّةِ بِرَأْسِهَا  
لِلْخَوَاصِّ وَالْإِعْقِلِيَّةِ لِلْعَوَامِّ  
وَعَمَرُ يَوْمٍ مِنْهُمْ  
سِتْرُ

وسمع بسمه العلي كائنات ما بين يديه وسمع أصواتا وروفا  
 منظمه منضدة في غاية الجوده والفضاضه وقال الله ما من يقوى العمل الى البحر العلي  
 النفس التي بالقوة العتاله فالهوى الى هوى عالم العاصه تنقاد له خلعا اى خلع  
 صورة عنها شاء وخلقوا اى خلجوا صورة فيها فيقلب الهوى الى عنصر اخر  
 ويحدث الطربيد اى يظهر طوفانا يبدى اى هلك من فخر يطيل العنصر طاء  
 الجسد للنفس فالنفس مما امرت الرجل بالشي تحرك اليد بالبشر بطت والجنون  
 بالانفتاح انفتحوا بالانطباع انطبق هكذا وكذا طاعة القوى لها فالكل كجبه  
 كجبه يعد وهو كمنزف فوج كجج العالم وقدره في الامه الاخيار سلام الله عليهم  
 انفيكم في النفوس وارواحكم في الارواح واجسادكم في الاجساد وانما ان لك نعم كان  
 لايتام كالاب الشفيق والشيوخ الحجة كالابن الرحيم الودود ولا ارا مل البنه الوسايل  
 كالاهم الغيث لا يرتضى لغيره الاما لا يرتضى لنفسه بل يؤثر غيره على نفسه لا غرو في مثال  
 ذلك في حقه واول فلخصايل تلك التذكير للتاويل بالاصل اصل الاصول والذات  
 فالذكر اى القرآن المجيد على العجرات اخذ الاستماله على عظام المعاد والربوبه  
 وامهات العلوم الالهيه والجميع في انواره منطيه الكل وناره مقبديه الاول اليه  
 المبدئ تالي العقول مقعول اولى اى اعطى طابعا اى خاتما والماد العقول  
 العايزه في السلسله الصعوديه فهذا الشارة الى وجود سيد الكل وختمه بنينا  
 محمدا كذا الخ اناسيد وللدائم وقال دم ومن ذره تحت لوائه يوم القيمة كالانسان

إنا نتصور أن الامور تنشأ من لا عن الحوادث وعلة لا علة في العين لها ومن ذلك السؤال  
الم تكن لفعلنا مبادئ تعطي السما للحر والاداد

الاشرف ما لم يستوف به النوع المقدم الاخر كما نقر في الانسان الطبيعي كانه  
جامع لجميع الانواع الطبيعية لا يشذ عن وجوده نوع والانواع السبعة البسيطة  
والمركبة كذلك الانسان الحقيقي حتى جامع لجميع المراتب من الانسان المجرى في الملكوت  
والملكي مجرى في جامع الجبروتيات من العلم الطليع اعمده هكذا كما قال وينبغي مع العلم

الفرد الثالث في بيان صلب الافعال الغريبة النفس الانسانية  
بمجرد تصور ما ان التصور ان الامور تنشأ لا من شيء اذ قد علمنا ان العلم ما هو  
فعل سبب لوجوه العلوم كحل لا عن الحوادث الطبيعي كانه اذا حدثت النفس في العلة حتى  
البدن واحمر الوجه واسفل العروق الادراج واذا وقعت صورة مشبهة في النفس حدث  
في عينه في حرارة منبهة حتى يعلو عروق الاله الوفاق والمهيج الحرارة ليس التصور  
الموصفين في مثل ذلك الحركات في العالم النومي بالتقوطين جذع عال ومثل علة  
اي من لا علة اي سبب في العين ان في الخارج لها اي العلة بمحض التصور ولا نقل  
وفي الشئ المعنوي مسطور ومن ذلك القليل سوء العين أي الباصرة ويعبر عن ذلك  
بإصابة العين قاله العين تدخل الرجا في القبر والجملة القديمة معناه انه يستحيل  
ويستعجزه يتعجب منه وفيه خبيث حصة في فعل الجماعين توفيه هذا خاصية ذلك  
الوجوه ومثل حدوث العلة بمجره التصور في العلة بمجره كما حكى المعالجان عن خلق  
الاطباء بمجره التدبير ان النفس ان لم تكن التصورات لفعلنا مبادئ لجميع ما يتبعنا

قولنا  
ورن منقذ  
ارسخة واذا فارت  
دكولة عو الغار  
صارها  
من

قولنا  
وهذا من غاية ذلك  
يعني ان ليس له نفس  
بمن ضرورات  
من النفس  
من

فلوليد بآية أسوة موجب هزال وبوة باول الموراد يكون لا يلزم المستحسن القبح  
لا عرو فيما تلو ناسخ امط اذنى العسفة على ان الذى بالعقل والفعل فهو لعالى العقول متى

قولنا

فان تصور المظهر  
انما كان ليقول  
بنائية لغيره من سائر  
تصوره او لا ثم يقدر  
ثانيا وانه في بعض  
من العقدة الشقية كافي  
ضعة العلم موجبة لصفته  
ولزم كونه مستقيما  
على وجه المبادر  
الافخر

قولنا

بأول الموراد  
هذه الحجة والبرهنة والبرهنة  
والبرهنة وكالموراد  
تتم اوان الموراد كذلك  
هذه تتم اوان الموراد وتتم  
الموراد من الصلابة و  
العين المحسوسة والملازمة  
ونظيره ما كونه مدار الكون  
والفد على الاربعه فم قال  
كلما انفس اليها مفوض كثر  
عالم الغمر ولا العقل  
كذلك خداعه ليس التوفيق  
على طاهره وبراهنهم وطه  
فيض الله كوسيلة الملازمة  
في شمع الطهر والبراهن  
لا يكون له سبب الا ان السبب  
قد يكون خفيا فلهذا  
لا بد منه ولكن جليله  
يلزم وانما لم يكن متفهما

تعدد الموارد فالشوق المطلق بحجته يفعل نفس الشوق مع المبدأ الا ان الشوق الحزم  
والاجماع والقوة المنبثة في العضلات على الفعل يعطى خبر بعد خبر السها العقل  
الا ان ادى الى ان تكون شوق النفس السماوية كالارباب يادهم العقلية تفيد للسما  
الحرى الا ان ادى الى الوضعية طلبا للتشبه بها فللوليد الذهو النفس التجزئية الارضية  
بآية الذهو النفس الكلية السماوية أسوة اى اقتداء وانما لا ياتى انما فهذا الوليد  
موجب هزالى حركة وهزالى اى تحل ربوه المراهب اليتم والالموس يكون  
اذ توفيقية اى لما وقع التكوين في هذا العالم باوالم الموراد اذ عليها مدار الكون  
والفساد ولا يلزم المستحسن فقول مقدم على الفاعل وهو النفس اذ ليس شرط  
كل مستحسن ان يكون متحنا ولا من شرط كل مبرر ان يكون مبررا وقس على ذلك لا عرو  
فيما قد نلونا عليك من الغريب استبحر والاجماع بمعنى حسن العفو امط اذنى  
العسفة عنك قلح اى الذى لا يتاخذ على غير الطريق عن نفيك تغفر السعادات  
**المقصد السادس في الجار في ايد الفريد الاولى**  
في العاد الوحان هو الحشر الله وصفاته وافعاله الابداعية ان الذى العقل  
بالعقل بالفعل انقى والاشقاء بمعنى اختيار فهو لعالى العقول الامم على  
مرفقى بعلم الفارقة عن البدن الموراد من الانقضاء اتم ما هو بعد انفسه الملك  
قليلة او كثيرة في عالم المثال منعا بالتموه البهيمية المستندة وقما هو غير مكش فان الله  
صار عقلا بالفعل اتم والكامل في الحكيم البهيمية والعلمية والكامل في العلمية والعلمية

فان

فان يكون له سبب الا ان السبب قد يكون خفيا فلهذا لا بد منه ولكن جليله يلزم وانما لم يكن متفهما



كونا اشدية اصغفيه خالف والمهمة الهية فالعالم الاكبر كان جاديا كان غذا كل مرانا  
ملحق بمثل نوريه واجلة لسنخها عريه

الاشدية اصغفيه خالف والمهمة الهية فالعالم الاكبر كان جاديا كان غذا كل مرانا  
ملحق بمثل نوريه واجلة لسنخها عريه

اي كانا في القوس الاول النزول في الاجزاي في القوس الاخر الصغوى كونا اشدية  
واضعيته خالف يتوانى لك العالم العقلي المضاهي او هيئة الوجوه الحاصلة العقل  
خالف العالم العيني من حيث الوجوه بالاشدية ولاضعفية الغير المناق لو هذا لطيفة  
الشكك والمهمة الهية اي من حيث الهيئة لا قارب منها اذ الحقيقة لا اشياء  
تحصل باقية في الذهن لا ياشيا بها فالعالم الاكبر كان جاديا كان غذا كل مرانا  
انزع انك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر كان مخففة غذا كل مرانا  
جميع الملة ملحق خبر بعد خبر كلهم هو بمثل نوريه اشارة الاما قال الشيخ لاشراق  
في حكمة الاشراق والكامل من المبتدئين بعد المفاخرة للفق القواهر في زاد عمدا المقدسين  
والانوار الى غير النهاية وقال في موضع اخر منها واذا تحلى النور الاسفهبك بالاطلاع  
على الحقائق وعشوق نبوع النور والحياة وتطهر من جسد البدن ان كانا شاهدا عالم النور  
المحض بعد الموت تخلص عن البصيرة الكلية وانعكت عليه اشراقا في الامتنان في  
الافوار من غير واسطة ومع الواسطة على ما سبق الاشارة اليه والقواهر انهم  
الاسفهبية الطامرة الغير النهائية والاولى كل واحد فوره وما اشرق عليه وكل واحد  
مراد الامتنان في ليلته لاننا هي تملح على مذاق صدر المناهجين في ذلك الكليات  
انه بمشاهدة النفس للثقل التوريه ولكن من بعيد فقد اختلفت في فهمهم لان كل واحد  
تصلى لثقة بروقة هذه النواسق المظلمة الزمهريرة ولقد علمنا لثقة الاولى  
فلولا تذكره عندنا الكليات لان مكدها على ما هي عليه اعوانا وعكسها

الاشدية اصغفيه خالف والمهمة الهية فالعالم الاكبر كان جاديا كان غذا كل مرانا  
ملحق بمثل نوريه واجلة لسنخها عريه

قولا  
فكنا انك كسلسل سائر اشراق  
وصفاتك كذلك لغير عكس  
فالنباتات عكس نباتية  
والحيوانات عكس حيوانية  
والفلكات عكس فلكية  
لبنانية روم وروافيت  
المملكة العالة لصغيرة  
العليه والملازمة والملازمة  
العلامة لمعروفة عندنا  
وكلية روم وروافيت  
في الحقيقة

واللهو عوارض محض بها كعنوانها الكيفية ذي الصلة بشرط التعريف في تلك غير معرفته  
مُشاهد يُعَدُّ كلُّ البها بها يحيط بالكي المتقني يفسيه نفسه اتصالاً كماله في عالم الغرور

فمراه قلبه اذ كان المنقش في عالم الملك المكون كماله ووزنه في عالم الجبروت  
ولما وجد ان لا نفسه ما وجد ان لا نفسها واجدة والوجدان هذه صفة للثُل  
لستفها اى اصل اصنامها بنحو الكثرة في الوحدة فخرج الصميم معلوم في التباين عرته  
واللهو في من عوارض تحجب بها اى بالميتو في هذا الحكم كعنوانها اى عوانا  
المثل الكليات العقلية فانها اياهم دلجة ليسخ افرادها وحصصها بحيث ان النفس  
اذا اذ ركضت حقيقة نالت جميع افرادها من حيث هي اذ تلك الحقيقة اُحاطت  
بكلها وعترته فما من غير ايتك الحقيقة واجانبها لكن تصفح في اى العوانا  
بالضرافة والتجربة بشرط التعريف وفي تلك المثل من غير تعريفه ومقره يفتقر  
مفسر تحيية وتقرير مشاهد خبر بعد خبر لكاه هو من بعد اى بعد مشهور  
العقول العرضية والاتفاق بها كل البها بالاضافة الى مادونها اى العقول الطولية  
هذا يجب ترتيب الوسايط والوسايل الى الله ثم واما يحيط به هذا اللفظ فهو  
ظاهره سبحانه بان يلد بكل البها ذات من حيث الاسماء والصفات المقول الوترية  
الواحدة عند العرفاء وبما هو في قولنا بها يحيط بالكي المتقني ذاته بقا القو  
مرتبة الاحدية وعلى هذا فالقول المرتبة ما يحسب بوضع الربوبية فان الترتيب  
يؤدى الى الوحدة واما معددة وان على ناحية العقول المتكاملة لكونها بالحق في عالمها  
يُفسيه نفسه عن نفسه هذا كما هو اتصال فيس بينوع التور ومعدلاتها  
والشركا في عالم الغرور فيفسيه اتصالا جام الظلال والشرود علم

هذا هو الحق في عالم الملك المكون كماله ووزنه في عالم الجبروت  
ولما وجد ان لا نفسه ما وجد ان لا نفسها واجدة والوجدان هذه صفة للثُل  
لستفها اى اصل اصنامها بنحو الكثرة في الوحدة فخرج الصميم معلوم في التباين عرته  
واللهو في من عوارض تحجب بها اى بالميتو في هذا الحكم كعنوانها اى عوانا  
المثل الكليات العقلية فانها اياهم دلجة ليسخ افرادها وحصصها بحيث ان النفس  
اذا اذ ركضت حقيقة نالت جميع افرادها من حيث هي اذ تلك الحقيقة اُحاطت  
بكلها وعترته فما من غير ايتك الحقيقة واجانبها لكن تصفح في اى العوانا  
بالضرافة والتجربة بشرط التعريف وفي تلك المثل من غير تعريفه ومقره يفتقر  
مفسر تحيية وتقرير مشاهد خبر بعد خبر لكاه هو من بعد اى بعد مشهور  
العقول العرضية والاتفاق بها كل البها بالاضافة الى مادونها اى العقول الطولية  
هذا يجب ترتيب الوسايط والوسايل الى الله ثم واما يحيط به هذا اللفظ فهو  
ظاهره سبحانه بان يلد بكل البها ذات من حيث الاسماء والصفات المقول الوترية  
الواحدة عند العرفاء وبما هو في قولنا بها يحيط بالكي المتقني ذاته بقا القو  
مرتبة الاحدية وعلى هذا فالقول المرتبة ما يحسب بوضع الربوبية فان الترتيب  
يؤدى الى الوحدة واما معددة وان على ناحية العقول المتكاملة لكونها بالحق في عالمها  
يُفسيه نفسه عن نفسه هذا كما هو اتصال فيس بينوع التور ومعدلاتها  
والشركا في عالم الغرور فيفسيه اتصالا جام الظلال والشرود علم

الشيخة



اذ للضياحي اهل البصر يؤي فانه الله نفسه يعلم بالجنس والشيء وفي اذ كان ضل الشيء شيئا  
وماله تكثر فحصل فيه ما سواه قد خلا انا الوجود ما لثان ليس قرى راء عبادان  
وكما جاوز شيئا كالفقر الفقير بضد

فان قيل انما هو في نفسه لا في غيره فلهذا هو في نفسه لا في غيره فلهذا هو في نفسه لا في غيره

فان قيل انما هو في نفسه لا في غيره فلهذا هو في نفسه لا في غيره فلهذا هو في نفسه لا في غيره

قولنا

فيمر بالاهل  
والا لغيره في بيانه  
بعضه انفس كدرة لقا  
في شاع يحيط من شاع  
ويظهر نفذات جبهه  
استفاد كمالنا من شاع  
الجملة العباد استفياد  
بعضه من شاع  
مفوض من شاع  
ويشال انه كمال  
الجملة لو كان اسع عقلي  
انظر الى كمالنا  
الاقدم والاسم الا عظم  
فان في كمالنا  
فان في كمالنا  
شذوذ في كمالنا  
شذوذ في كمالنا

قولنا

ففيه ما سواه قد خلا  
وبكس النقص من شاع  
الغير في شاع  
لقولنا الوجود في شاع  
من شاع  
من شاع  
من شاع  
من شاع

الشيخة رايًا فيشربا بالاله كابات وهو مع ان النفس زاد والبشر في فانظر  
الى العلاقة العنقية كيف تضع واليه اشرنا بقولنا اذ للصيا اللام بعلى الاله  
اي اهل عالم الفرد بالانفس فوي ثم كيف لا ينش لان الفرة دائره وناسي الله  
نفسه مفعول فونك في قال في نواسه فاني انا انفسهم وهذه الاية الشريفة  
عكس فيض لقوله من عرف نفسه فقد عرف ربه قال الشيخ الاشراقي وكان القول  
لما كان له تعلق بالبرخ وكانت الصيغة مظهره فوم ان فيها وان لم يكن فيها فلا نور  
للذرة اذا فارقت من شدة قربها والانوار القاهرة العالوية فوالانوار وكثرة علا  
العنقية معها يتوهم انها في فيض الانوار القاهرة العالوية مظاهر للذرات كانت  
الابدان مظاهر لالتقى لعلك تعرف من في شريطين بعض العرفاء يعلم بالجنس  
خبر بعد خبر لانه هو باعتبار بعض مراتب الاشياء وفي شريطين في قيل  
كون العلم حضوريا شهوديا لاهل الشهود بقولنا اذ كان ضل الشيء من شيء في  
ولم يخلل الاشياء الذي هو مبان به وجهه والخالق ما له تكثر فحصل لا شيء كان  
ففيه ما سواه قد خلا كمثل غير الاعلان شديدا في وجبت كثرها اما الوجود  
هو حقيقة نورية وسبعة ما فانية لمن اية فضلا عن ان يكون ضدا وادابا  
ليس قرى راء عبادان مثل معرف وكما جاوز شيئا كالفقر الفقير  
بتدلي ضده اشارة الى قاعدة عرفانية قال العرفاء الشاهون اذا جاوزوا الشيء انعكس  
منه فالفقر الى جاوز ضده وبلغ نهاية انعكس الى البعد كالفقر الى الغنا والظهور



نقصت العاد في الرضا قصر كالحا ص في العنما وجامع بينهما جافا بنا وقصبات التيقن كافي

نقصت العاد في الرضا قصر كالحا ص في العنما وجامع بينهما جافا بنا وقصبات التيقن كافي

نقصت العاد في الرضا قصر كالحا ص في العنما وجامع بينهما جافا بنا وقصبات التيقن كافي

اعادة العاد بيمين ومن لم يجوزها منهم كعوفى جانب البك بالمشية فالتين بالكلية  
بالحقيقة ليس الا النفس هو الملائكة والنالم هو الملائكة العاد بيمين ومن لم يجوزها منهم كعوفى جانب البك بالمشية فالتين بالكلية  
ان النفس في انما سمعنا وبصرنا وشمنا وذوقنا ولمسا وعبرنا ذلك بتدريجها حيثما دارت  
بل قوة الخيال هذه بتجربتها وقدرها القائلون بعالم المثال مندفعون ذلك في  
الشيخ وليس للتائين فانه ينكر العاد بيمين ما شاع في ذلك الا انه لم يحققه لولا  
كما يظهر ان نظريات الشفا كالحا ص في العاد في العنما وهو كثير من المسلمين  
من الظاهرين المنكرين لعالم القول بل العالم المفقار من حق النفس المجردة فليس  
الانسان عندهم شيئا سوى هذه البنية الجسدية المركبة من اللحم والشمم والعصب والباط  
والعروق وما شاكلها وما يحلها والاعراض والكيفيات الفعلية والانفعالات العقلية  
مخصوصة الصفة الانسانية عندهم وذلك الاجسام مادتها والقيمة ليست عندهم الا  
اعادة هذه الاجسام بمادتها الشاذة القابلة للكون في العباد وفي ايها نقص قصودا  
عقلا فلا يخفى وانما فلا نقول له ورضوان الله اكبر وقول امير المؤمنين علي ما عندك  
خوفنا نارك ولا طمعا لجنك بل وجبتك احلا للعبادة فبذلك قوله في صلات  
علي نابل فيكنا صبر على فرائذك عزة لك في الثقلان وقال نخل جامع بينهما ما  
بين العاد في الرضا والعاد في العنما جافا بنا وقصبات التيقن كافي من ان العلم بالحقيقة  
كان جافا بنا اي جافا لان الاديين ثلثة اصناف المقربون اصحاب الجاهل كالحا ص  
والعوالم ثلثة عالم الصور الطبيعية المادية الدائرة وعالم الصلوات الدائمة القائمة بها

والانسان عندهم شيئا سوى هذه البنية الجسدية المركبة من اللحم والشمم والعصب والباط والعروق وما شاكلها وما يحلها والاعراض والكيفيات الفعلية والانفعالات العقلية مخصوصة الصفة الانسانية عندهم وذلك الاجسام مادتها والقيمة ليست عندهم الا اعادة هذه الاجسام بمادتها الشاذة القابلة للكون في العباد وفي ايها نقص قصودا عقلا فلا يخفى وانما فلا نقول له ورضوان الله اكبر وقول امير المؤمنين علي ما عندك خوفنا نارك ولا طمعا لجنك بل وجبتك احلا للعبادة فبذلك قوله في صلات علي نابل فيكنا صبر على فرائذك عزة لك في الثقلان وقال نخل جامع بينهما ما بين العاد في الرضا والعاد في العنما جافا بنا وقصبات التيقن كافي من ان العلم بالحقيقة كان جافا بنا اي جافا لان الاديين ثلثة اصناف المقربون اصحاب الجاهل كالحا ص والعوالم ثلثة عالم الصور الطبيعية المادية الدائرة وعالم الصلوات الدائمة القائمة بها

والانسان عندهم شيئا سوى هذه البنية الجسدية المركبة من اللحم والشمم والعصب والباط والعروق وما شاكلها وما يحلها والاعراض والكيفيات الفعلية والانفعالات العقلية مخصوصة الصفة الانسانية عندهم وذلك الاجسام مادتها والقيمة ليست عندهم الا اعادة هذه الاجسام بمادتها الشاذة القابلة للكون في العباد وفي ايها نقص قصودا عقلا فلا يخفى وانما فلا نقول له ورضوان الله اكبر وقول امير المؤمنين علي ما عندك خوفنا نارك ولا طمعا لجنك بل وجبتك احلا للعبادة فبذلك قوله في صلات علي نابل فيكنا صبر على فرائذك عزة لك في الثقلان وقال نخل جامع بينهما ما بين العاد في الرضا والعاد في العنما جافا بنا وقصبات التيقن كافي من ان العلم بالحقيقة كان جافا بنا اي جافا لان الاديين ثلثة اصناف المقربون اصحاب الجاهل كالحا ص والعوالم ثلثة عالم الصور الطبيعية المادية الدائرة وعالم الصلوات الدائمة القائمة بها

نقصت العاد في الرضا قصر كالحا ص في العنما وجامع بينهما جافا بنا وقصبات التيقن كافي

نقصت العاد في الرضا قصر كالحا ص في العنما وجامع بينهما جافا بنا وقصبات التيقن كافي

نقصت العاد في الرضا قصر كالحا ص في العنما وجامع بينهما جافا بنا وقصبات التيقن كافي

[illegible]

فصل في  
الاشياء في الجمع  
لا يلزم في الواحد لا تاذ  
ت نفس المتعلق بالصفة  
يهوتية والصورة البرزخية  
الاخرية واحد شخصية  
كانت من شدة لما كان  
الاشياء لسان لهذا الصورت  
طبيعية كانت الصورت  
واحد ولكن لما كانت  
تتضمن درجات متميزة  
فان التميز غير المتخصص في  
تميزات لغات في  
شخص واحد فالميزة في  
الجمع ايضا ملازمة ليز  
شرطا بالنسبة الى نفس  
واحد واحد والواقع في  
شرطية اول الشرط  
كجزء البنية

و نظیر دلت  
 شد و دلت بخیر بعضی  
 صورت حسن عده اقره  
 الحنا زبر و شد شیر خا  
 الام و در اس  
 اسکار

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
التي كنا على غير الهدى  
من قبله

لا بالمادة وعالم العنق والأدراكات لثقله حتى وخيال عقله وكل ذلك بمنزلة كوة لا  
 عالم للعالم فمن غلب عليه المعلق بالصوت الدنيا وآية الدائرة والذات العاجلة والغايات  
 الوهمية الغائبة فهو بعد وفاته اليفحسرة وندامه ورهين نكال وبال له عذاب اليم  
 ومرد عليه المعلق بالصوت الدائمة الآخرة والذات الأجلية الباقية كمن كاه حور  
 القصور وغير ذلك فالله لا يغيب الدنيا ما هو منه هيئته وأن غلب عليه المعلق بالبقاء والذات  
 العقلية والوصول الموصول الأصلي فالله لا يغلط في صلاح العقول المجردة من القيامة  
 رب العالمين لا تستغرق في شهوة جماله وجلاله وهذا قول كثير من كبار الحكماء وشيوخ  
 العرفاء وكثير من علاننا الإمامية وجاعل المتكلمين ثم لهم أي هؤلاء القائلون بالعقل  
 قسنتوا في القول بالمدار الجمالي في باب عود عين البدن وعمد مثل القول  
 وأجده العينية والثالثة فهل يترط في كل واحد من عضواي تحتل أو شك  
 أم لا بل يكفي العينية والثالثة في المجموع بحيث المجموع وقيل في الأخير أي يشترط  
 العينية والثالثة في كل واحد منهما وهو مفعول مقدم لقولنا لم يوجد أحد  
 إذا يكون أهل الجنة جرداً ورد إشارة القول في أهل الجنة جرداً مرد ونما يدل على  
 عليه قوله أن أول مرة يدخلون الجنة على صورة القرنية البدن الذين كانوا في  
 كما شد كوكب ترى التخلو اصناثة وقال في صفته أهل النار ضرب من الكافر يوم القيمة  
 مثل جلال المد نظير ذلك وأد الجاني الشباب من عاقبة إلى الدنيا إلى الشيب  
 ليس علو ولا العود عن عمله فلا يقاومة معاقبة لعين الجاني أن العاقبة ظالم

القول في بيان ما هو المقصود من هذا الكتاب



المطابقة بين النفس والمادة في الأزمنة الغير المنتهية لنا هي علم هبها  
 وغير ذلك مما هو مذكور في الأسفار ولم نذكرها بعبارة غائبة التطوير وقد تجب  
 عن الشيخ الاشارة الى لا تجب بعض الموصوفين بعبارة المعارف الالهية ولا يشترط  
 لانوار المكونية كصاحب النوريات مع شدة توعلي في الرياض الحكيمة واعتناء  
 بوجود عالم اخير القالين كيف هو في النوريات قول بعض العلماء كونه جسم  
 موضوعا للتبدل طو ايف من السعداء ولا شقيا اقول كون جسم تلك الصفا والظا  
 منظر الصو الخيلة لنفوس هو لا نسا في هذا الصفا جميع صوماد من نقوشه  
 كما اشار صاحب حكمة الاشراق اليه بقوله واعلم ان كثير مما في العالم العنصرى مصور  
 الفلك على نحو ما وجد منه في جميع هيئاته وكل اثنان منقوش مع جميع احواله كما  
 وسكانه ما وجد وما سينوجد انتهى وقال العلامة الشيرازي في شرح قول الشيخ الاشراق  
 وهو ان نقوش الكائنات التي في الافلاك مصورة واجبة التكرار كلما كان الوجه يعلم  
 كل الكائنات المستقلة على ترتيبها كالنفوس العلية او بتقسيمه كان كالأجزاء  
 فنكرر كل ما يقع والحوادث على الوجه المذكور والجل لكن المقدم حق لا سبق والبيان  
 فالتا لا حق انتهى ولا منافاة بين كون الصو قائما بذاتها وكونها ذاتا لظواهرها  
 عند من مجرد والواقع انما هي مظهر له والمقيل الكه هو بين الخيال كما هو مذهب هؤلاء  
 الصو قائما بذاتها في الظاهر ليس في الاحتياج تلك الصو بل هذا من خاصية وجود  
 للظهور وهو الخيال والمقيل بل النفس التي في مقام الخيال الى الجرد المتعدد المتشعب المنصو

قولنا

لنا بريد عدم سبب  
 هذا المحذور او لحد منها اذا  
 قضا ايضا هذا الجسم  
 من تلك النوريات  
 الشيخ الاشراق  
 في شرحه

قولنا

وغير ذلك  
 اقول ويرد عليه انه مركب  
 كما ذكرنا وهو مركب من  
 والكل من دار الاشياء  
 كدار السعداء والكل  
 ولا يكون القدر المقطوع  
 العذاب ايضا ولنزاعا  
 ان بسيط دائم لا يقرب  
 ابا دفه بالحقيقة  
 فاستمر ذلك عشر سنين  
 وبسبب سبب  
 العقلية

قولنا

البحر  
 من النفس التي في مقام  
 هذا الترتيب على ان  
 مراتب تفرقة طبعها  
 عقولها من رتبة  
 النفس تصويرها بغير رتبة  
 تنزهها من نور روح تيمم  
 ومجرد تيسر بلا تنزه  
 من مقامه العالي  
 كما ترى







وقال الاشراق بالمثال والانفس في الأحوال

والتوحيته اذ شئته بصورة وكونه شخصيه  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

تصير ذي اى الاجزاء البثوثه في الدنيا بالوصل الى جمع الفاعل للمخاد والاعمال  
في اللطاد ذات حجة اتصاليه مصورة بصورة مثل الصورة السابقة فعلق انفس  
بها مرة اخرى وفيه ما لا يخفى على اولى انتهى وقال الاشراق في تصحيح المثالين  
لنفوس المتوسطين والاعمال باليمين اصحاب الشمال بالمثال كما قال  
صاحب كنه الاشراق بعد ذكر شرط من احوال عالم المثال وهذا العالم المذكور في  
عالم الاشباح المجردة وبه يتحقق جلال الجاد والاشباح الربانية وجميع مواميد  
البثوة انتهى القائل بالمثال مثل الصورة التي في المراد لو كانت فائدة بذاتها متجوهره  
ولو كانت ذات روح بان يتعلق الروح الذي في هذا البلد الدينى بها فتكون تلك  
حيته وهذا ميتا شجما والانفس في النشأ الصورة الاخوية الانفس في النشأ  
المادية الدينية باعيا بها لان النفس باقية لا سبيل للفناء اليها في جميع الأحوال  
يقول الاختلاف المذكور انما هو في ناحية الجسم الجسد لا في ناحية النفس بل هو جهة  
الاتحاد بين الاجساد **الفردية الثالثة** في بيان كون البلد المحسوس  
النشور عين البلد الدينى كما قلنا والحق حكيمة اى عينية البدل الاخوية للبدل  
الدينى لا مثليه بحيث لا واحد يقول هو هو بعينه هو فلان كذا كان في الدنيا  
انكر هذا انكر الشرهه والبرهان عليه وجوه منها ما اشارنا اليه بقوله اذ شئته  
اى شئته البدل بصورة التوحيه عوض الخاضع اليه اى يتوحيه لا نفرا ان شئته  
بصورة لا بما دته فالسرير بهيئته لا بخبيته وليكون حيوانا بغيره لا بحجته والحق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق

فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق  
فان النفس لا تتصور الا في صورة  
الاشراق بالمثال والاشراق بالاشراق















بما وضع نفاطون جنت لا يد بما فلكيت وجت عرضها الارض والاسع الفلك لاضاه  
فدع عن الايمان بالتصديق بما اتى النبي على التحقيق وتبدل لسانا او جنانا تقليدا او برهاننا او عيانا  
والكفر بفتح الايمان وهو كالايمان على فنان  
فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

صقع نفاطون جنت لا يد بما فلكيت انما هي انما لكم تن اليكم لا يظلم  
ربك احدا وجنت عرضها الارض والاسع الفلك لاضاه  
ولا تترام وقولنا وكلها توجد الى هنا كايضع به شبهة التناهي كذا للتدفع شبهة  
عويضة خليك في الاعضال باطن منها وما تاقبها على من لم يدق مشرنا كشيء  
المكان للجنة والثالثة ثمانية اثنان ولا سيما للجنة التي عرضها السما والارض في  
مطالبة المادة لهما فان حجم الارض مقدار محدود ومسوح بالمساحة المعينة فلا يفي  
بها وبكاهما وقطانها الغير المنتهية وكيفية مطالبة الغاية والفرق للثالث  
فان ليس هذه كغير اعضال تقريها في الكتب البسطة لانظيرها لغيرها لا يفي  
المقصد السابع شطرون علم الاخلاق وفيه فرائد فريدة  
في الايمان والكفر ففتح عن الايمان التصديق بما اتى النبي على التحقيق ان علم  
يحيط منه بالضرورة من الدين هو التصديق بالله وملئكته وكتبه ورسوله واليوم  
ومحظه علم التوحيد وقد بدل اى الايمان لسانا والتصديق بعبادة اللسان كونه  
مراتب الايمان او بداجنانا تقليدا او برهاننا او عيانا اى ما يحيط بها اثباته  
اقسام بحيث فالتصديق الثقيل كايان اكثر العلوم والبرهان كايان العلماء  
النظار انهم الافكار الواردة فيهم تفكر سنا عن جوارح من عبادة سبعين سنة  
والعيا كايان اهل الشهوة وهو كايان الفرائض المنها فانه على الشرح بربها  
الحياة بالنار والوشيد والكفر في قسمة الايمان فتقابلهم مقابل العهد والقسمة

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق

فان كان المراد من الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق فليس فيه كفر  
بل هو ايمان صحيح ولا بد من ان يكون المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان  
فان كان المراد من الايمان هو التقليد او البرهان او العيان فليس فيه كفر  
بل هو كفر في الايمان لان الايمان هو التصديق بما اتى النبي على التحقيق



كَدَجِ التَّوْبَةِ الْبَقِيَّةِ مِنْ جُرْحِهِ وَأَوْحَلْ وَدُلُّهُ الصَّدَقَ بِالْقَوْلِ الْيَسِيرِ وَالْفِعْلَ كَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ  
يَكْدَجُ مَبْتَعِينَ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ إِذَا لَمْ تَجْعَلْ أَرِيئِ اثَابَةً بِالْعَلَقِ تَوْجَهَا حَقًّا وَاللِّسَانَ أَنْ يَقُولَهَا  
بَذَكَهُ وَفَعَلَهُ وَفَعَلَا أَنْ تَذَكَّ كَأَنَّا ظَلَمْنَا عَمَلًا صَوْنَكَ عَنْ لَذَائِكَ الْمَرْبَةِ وَخَذَّهَا طَاعًا نَكَلًا  
إِنْ دَنَى طَاعَةً فَرَيْنَ نَجْمَهُ تَرَجِعُ كَلِيلًا لَنَا مَكْرَهُ

قوله كَدَجِ التَّوْبَةِ الْبَقِيَّةِ مِنْ جُرْحِهِ وَأَوْحَلْ وَدُلُّهُ الصَّدَقَ بِالْقَوْلِ الْيَسِيرِ وَالْفِعْلَ كَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ  
قوله يَكْدَجُ مَبْتَعِينَ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ إِذَا لَمْ تَجْعَلْ أَرِيئِ اثَابَةً بِالْعَلَقِ تَوْجَهَا حَقًّا وَاللِّسَانَ أَنْ يَقُولَهَا  
قوله بَذَكَهُ وَفَعَلَهُ وَفَعَلَا أَنْ تَذَكَّ كَأَنَّا ظَلَمْنَا عَمَلًا صَوْنَكَ عَنْ لَذَائِكَ الْمَرْبَةِ وَخَذَّهَا طَاعًا نَكَلًا  
قوله إِنْ دَنَى طَاعَةً فَرَيْنَ نَجْمَهُ تَرَجِعُ كَلِيلًا لَنَا مَكْرَهُ

### فَرِيَّةٌ فِي التَّقْوَى كَدَجِ التَّوْبِ

فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً  
فَكَوْنَهَا ثَلَاثُ كَوْنِهَا عَامًا وَخَاصًّا وَلِخَصِّ مَوَاتِبِ التَّقْوَى مِنْ جُرْمَةٍ صَلَاحِ التَّقْوَى  
هَذَا تَقْوَى الْعَوَامِ أَوْ مِنْ جِلِّ هَذَا تَقْوَى الْخَوَاصِّ أَوْ مِنْ غَيْرِ اللَّفْظِ أَيْ لِقَاءِ اللَّهِ  
هَذَا تَقْوَى الْخَاصِّ كُلِّ فَرِيَّةٌ فِي الصِّدْقِ عَالِمُ مَقَامِ التَّامِّعِ زَيْلُ  
الصِّدْقِ يَكُونُ بِالْقَوْلِ يَكُونُ بِالْفِعْلِ يَكُونُ ثَابِتًا وَفَضْلُ الْمَطْلُوبِ  
وَلَا يَنْفَعُ غَيْرُهُ فِي الطَّلَبِ الْفِعْلُ أَيْ يَكُونُ بِالْفِعْلِ كَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ رَجَالُ الصِّدْقِ  
مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَلَئِنْ يَكْدَجُ كَدَجًا صَاحِبًا أَوْ لَوْ لَنَا ثَانِيًا مِمَّنْ هُوَ مُسْتَعِينٌ  
تَعَالَى شَانَهُ إِذْ قُرِئَ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ تَسْتَعِينُ عَلَى سَبِيلِ الْحَقِّ وَذَلِكَ فِي  
كُلِّ صَلَاةٍ عَرَيْنِ ثُمَّ إِذَا لَمْ تَجْعَلْ فِي الْبَيْنِ غَيْرًا أَيْ غَيْرَ الْحَقِّ شَانَهُ غَيْرَ تَرْجِي

### فَرِيَّةٌ فِي الْإِثَابَةِ

إِثَابَةً بِالْقَلْبِ هَوَاكَ تَوْجَهَا حَقًّا أَيْ التَّوَجُّهَ جَلَالَهُ وَيَجْعَلُ الْإِثَابَةَ  
وَلَنَا كَانَتْ قَلْبُ الْإِنْسَانِ الْكَامِلُ مَوَاطِنَ بَيْتِ الْحَرَامِ وَثَابَتُهُ بِاللِّسَانِ أَنْ يَقُولَهَا  
بَلِّغْهُ أَيْ بَذَكَهُ عَنْ اسْمِهِ فِي خِلَاوَةٍ وَمَلَا وَلَا يَثَابَةُ نَكُونُ بِالْإِثَابَةِ كَأَنَّا  
إِنْ نَبَّارُكَ أَيْ نَحْنُ فِيهِ فَرِيَّةٌ فِي الْحَقِّ وَالْإِثَابَةِ الْإِثَابَةُ الْإِثَابَةُ الْإِثَابَةُ  
صَوْنَكَ نَفْسَكَ عَنْ لَذَائِكَ كَيْلَا تَمُوتَ وَحَاسَتِكَ يَا مَاعَانَهُ مَا هُوَ الْمَرَاغِبَةُ  
وَحَذَّهَا طَاعًا نَكَلًا أَيْ عَاهَدًا طَاعًا نَكَلًا نَكَلًا لِنَعْلَمَ إِيَّاهُ مَا يَرِيدُ الْحَاسِبَةُ  
ثُمَّ إِنْ دَنَى مَعْصِيَتُهُ عَلَى الطَّاعَةِ ضَلِكِ النِّكَالِ لَوْ لَمْ نَسْتَلْزِمْهَا بِالْإِثَابَةِ وَنَكَلًا

قوله لا يَنْفَعُ غَيْرُهُ فِي الطَّلَبِ الْفِعْلُ أَيْ يَكُونُ بِالْفِعْلِ كَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ رَجَالُ الصِّدْقِ  
قوله مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَلَئِنْ يَكْدَجُ كَدَجًا صَاحِبًا أَوْ لَوْ لَنَا ثَانِيًا مِمَّنْ هُوَ مُسْتَعِينٌ  
قوله تَعَالَى شَانَهُ إِذْ قُرِئَ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ تَسْتَعِينُ عَلَى سَبِيلِ الْحَقِّ وَذَلِكَ فِي  
قوله كُلِّ صَلَاةٍ عَرَيْنِ ثُمَّ إِذَا لَمْ تَجْعَلْ فِي الْبَيْنِ غَيْرًا أَيْ غَيْرَ الْحَقِّ شَانَهُ غَيْرَ تَرْجِي  
قوله إِثَابَةً بِالْقَلْبِ هَوَاكَ تَوْجَهَا حَقًّا أَيْ التَّوَجُّهَ جَلَالَهُ وَيَجْعَلُ الْإِثَابَةَ  
قوله وَلَنَا كَانَتْ قَلْبُ الْإِنْسَانِ الْكَامِلُ مَوَاطِنَ بَيْتِ الْحَرَامِ وَثَابَتُهُ بِاللِّسَانِ أَنْ يَقُولَهَا  
قوله بَلِّغْهُ أَيْ بَذَكَهُ عَنْ اسْمِهِ فِي خِلَاوَةٍ وَمَلَا وَلَا يَثَابَةُ نَكُونُ بِالْإِثَابَةِ كَأَنَّا  
قوله إِنْ نَبَّارُكَ أَيْ نَحْنُ فِيهِ فَرِيَّةٌ فِي الْحَقِّ وَالْإِثَابَةِ الْإِثَابَةُ الْإِثَابَةُ الْإِثَابَةُ  
قوله صَوْنَكَ نَفْسَكَ عَنْ لَذَائِكَ كَيْلَا تَمُوتَ وَحَاسَتِكَ يَا مَاعَانَهُ مَا هُوَ الْمَرَاغِبَةُ  
قوله وَحَذَّهَا طَاعًا نَكَلًا أَيْ عَاهَدًا طَاعًا نَكَلًا نَكَلًا لِنَعْلَمَ إِيَّاهُ مَا يَرِيدُ الْحَاسِبَةُ  
قوله ثُمَّ إِنْ دَنَى مَعْصِيَتُهُ عَلَى الطَّاعَةِ ضَلِكِ النِّكَالِ لَوْ لَمْ نَسْتَلْزِمْهَا بِالْإِثَابَةِ وَنَكَلًا

قوله فَرِيَّةٌ فِي الْإِثَابَةِ  
قوله إِنْ نَبَّارُكَ أَيْ نَحْنُ فِيهِ  
قوله وَحَذَّهَا طَاعًا نَكَلًا  
قوله ثُمَّ إِنْ دَنَى مَعْصِيَتُهُ عَلَى الطَّاعَةِ ضَلِكِ النِّكَالِ لَوْ لَمْ نَسْتَلْزِمْهَا بِالْإِثَابَةِ وَنَكَلًا



بل هي منها التي تفتتته فقد لنته في هذاتيه ومن عاصي مضيف خاطر في ليله نذارك النعثر  
وظالب القربة من غير عرض دنياء وعقباً غلظت فاضف فالبغي للشهرة مريض وطامع الثواب يستعوض  
لغيره الشر الذي يرا ديبه جلد اخذتيا توكل ان يدع الامر الى مقدر الامور جل وعلا

هذا هو المقصود من قوله تعالى ومن عاصي مضيف خاطر في ليله نذارك النعثر  
والله اعلم بالصواب

على الزلة قرن طاعتك بنعمه سبحانه التي اسبغ عليك ظاهرة وباطنة وقواك  
والانك ومنافعها ما اشتملت عليها كتب التشريع وغيرها فانها بالنسبة الى ما  
اليها كخطرة في بحر لجج غارتك واشربك واسباب توبيلك من العلوات والقليل  
فان لا تجد بينهما شبه لقوله تعالى وان تغفلوا يغفل الله لا تحضوا تغفلوا بالقصير كما  
قلنا ترجع كليل الحسرة انما ثابوا ثاقاً بكرمه بل هي اية الطاعة فيها لية  
من نعمته انما في موضع التعليل بمنته بضم الميم اي استطاعته فلله  
في هذا بينه اشارة الى قوله تعالى لا تتوا على اسلامكم بل الله من عليكم هذا  
للايمان ومن محاسن يوجب اهل السلوك واهل الله محاسبه مضيف خاطر  
الى الاعمال فيحاسب الخواطر البانية والملكية مع الخواطر الشيطانية والنفس الانفة  
لنقوله وكليله نذارك **قربة في الاخلاق** وتلا في النعثر عشرة وعشرون  
وظالب القربة من غير عرض دنياء وعقباً لغيره عرض دنيوى اخر ومخلص  
فيما اخض الاعمال فالبغي للشهرة في عمله مريض لا غلظت في العمل  
وكذا طامع الثواب بعلمه يستعوض معامل ليس من الخاص للشرية  
لغيره يرا عباد بيبه اي بيب الشر كجداً بل خفياً اي خفياً جداً اساق الى  
قوله ان بيب الشر في امية اخفى من بيب الحيلة السوداء على الصفا في  
الليلة الطلاء **قربة في التوكل** توكل هو ان لا  
مقدر الامور جل وعلا في الوصف اشعار بالعلمية وتاكيد تحت على التوكل

هذا هو المقصود من قوله تعالى ومن عاصي مضيف خاطر في ليله نذارك النعثر  
والله اعلم بالصواب

**قلنا**

قربة في الاخلاق  
قال الله تعالى وما امر الا  
ان تصنعوا الدين وقال  
كلية عرض من غير عرض  
اجمعين لا جوارك من المنعش  
او جوارك من عرض او من  
جوت يا شيخ الحليم  
قربة في الاخلاق

هذا هو المقصود من قوله تعالى ومن عاصي مضيف خاطر في ليله نذارك النعثر  
والله اعلم بالصواب

**طلب القربة**  
اعلم ان القربة لغير عرض  
او خلاص من غير عرض  
او اعباءات من غير عرض  
مقينة بما ليست قربة  
ولا نافية ولا رتبة ولا حجة  
ذاتية وطوعية باجتماع  
شيتين متصليين لتمام  
الحق سبباً من غير عرض  
فمعه فقد عدوه هو كونه  
غير فقيد وليس بمؤمن  
من خلقه بمؤنة غداً بل  
بمؤنة صفة المراد لخلق  
بالخلق والوجه لخلق  
في الملك  
والله اعلم بالصواب

هذا هو المقصود من قوله تعالى ومن عاصي مضيف خاطر في ليله نذارك النعثر  
والله اعلم بالصواب



عن عارف عشرين سنة ان لم يقل راسا لاشيا كما ياليت لم تقع لانا اتفع مما هو المرغوب فيه مع  
 ارجاع مالنا الا قديم يملك كل اسم بالتسليم فرغ الانانية صافا لكا محيصة النار على الكا  
 اذ حثما الرب كالأجلا فنوكل بقلنا صعب وليس مخلوذا لافضل ولا

قوله  
 كايان  
 هم اهل الوجه الذين  
 ان الوجه حقيقة بسيطة

بسيطة تارة بعد عدم  
 ذاتها والميات محذرة  
 فانه فيها وانا كسرب  
 حقيقة بحسب الظاهر  
 ان لم تكن الحقيقة ثابتة  
 ما و غير ذلك من حلالها  
 ارضت ثم يرقون فابا  
 بين الحيرة والطمع والهم  
 الارادة والقدرة وغير  
 ذلك من الحالات وان

قوله  
 فريضة التسليم  
 في حديث الاسلام  
 في حديث  
 قوله  
 ارجاع مالنا  
 ارجاع مالنا اجيعا من الذوات والصفات  
 مقصود توحيد الذات والصفات  
 كما قال النبي صلى الله عليه وسلم  
 على كيتي قد برست من اى سمه بالتسليم  
 قلنا من في الانانية صارها لكا  
 في السموات والارض الى القوابل والمهيات  
 ذلك الوجود بامتداد نور التوركن  
 صغرا وكبرا محيصة ولما في النار  
 وهو التسليم علا الرضاء والتوكل  
 اذ حثما الرب كالأجلا في التوكل  
 بعد ولكن فوض امره الى الله

قوله  
 وهو كايان  
 والمثلث من  
 من فريضة  
 الواقع من السراج  
 في الدنيا  
 اشعاع من قرب  
 وفراشة من السراج  
 قائمة بالبيت  
 تراه وهو في البيت  
 فريضة تراه وهو في البيت  
 وفريضة تراه وهو في البيت

ارتضى وذا ستيان لصاحب الرضاء هذا على سبيل التمثيل فكذا يختار الصبوة  
 المرض على الصحة والموت على الحياة وكل بلاء على رفاهية والجميع عند صاحب الرضاء  
 سواسيته ونقل عن عارف عشرين سنة ان لم يقل راسا فانه المثلث  
 عمره لاشيا كائنة مما هو المرغوب ياليت لم تقع بهلة مفعول لم يقل ولا اى  
 ولم يقل لما ارتفع مما هو المرغوب ان لية وقع فهذا ايضا مفعول

### فريضة في التسليم

ارجاع مالنا اجيعا من الذوات والصفات ولا تضال بما هو وجودان كما هو  
 مقصود توحيد الذات والصفات لا تضال الى قديم ههنا ههنا يملك كل  
 كما قال النبي صلى الله عليه وسلم قال على سبيل المصولة الملاك له الحمد  
 على كيتي قد برست من اى سمه بالتسليم ولما كان الاشياء تعرف باضدادها  
 قلنا من في الانانية صارها لكا واضاف الوجود المنبسط اليه هو نور الحق  
 في السموات والارض الى القوابل والمهيات وتشتت نظره الكثرة ذاهلا عن وحدة  
 ذلك الوجود بامتداد نور التوركن يغفل عن عاكس بعكوس المتلونة المختلفة  
 صغرا وكبرا محيصة ولما في النار يملك لكا مقابل رضوان طازن الجنة  
 وهو التسليم علا الرضاء والتوكل انا علوه على التوكل فلما قلنا  
 اذ حثما الرب كالأجلا في التوكل فنوكل بقلنا صعب فهو لكا  
 بعد ولكن فوض امره الى الله

قوله  
 فريضة التسليم  
 في حديث الاسلام  
 في حديث  
 قوله  
 ارجاع مالنا  
 ارجاع مالنا اجيعا من الذوات والصفات  
 مقصود توحيد الذات والصفات  
 كما قال النبي صلى الله عليه وسلم  
 على كيتي قد برست من اى سمه بالتسليم  
 قلنا من في الانانية صارها لكا  
 في السموات والارض الى القوابل والمهيات  
 ذلك الوجود بامتداد نور التوركن  
 صغرا وكبرا محيصة ولما في النار  
 وهو التسليم علا الرضاء والتوكل  
 اذ حثما الرب كالأجلا في التوكل  
 بعد ولكن فوض امره الى الله

الانوار  
 في بيان حقيقة الوجود  
 في بيان حقيقة الوجود  
 في بيان حقيقة الوجود

دُونِ مَسْلَمٍ وَرَاضٍ كُلُّهُ يَفْعَلُ حَقَّ طَبْعِهِ قَلِيلًا وَهَذَا الطَّبْعُ وَالْمَعْدُ كُلُّ الْأَمَانَاتِ لَا هَلَاكَ لَهَا تَوَدُّ  
 فِيهَا نَظْمًا كَالْمِائَةِ النَّظْمِ مُوسَى الْعِيدِ الْكُلِّ الْحَكْمِ مَنْظُومَةٌ تَهْفُو لَهَا الشَّيْخُ ضَائِلٌ لِأَسْرِهَا مَخْطُفٌ  
 مِنْ رَوْضَةِ الْقُدْسِ نَالَتْهَا شَذَاهُ نَاحٍ عَرَفَ سَلْعِي عَفَا

الابواب سببها المقربين دون مسلم فانه لا يعلم شيئا وانما علقه على الرضا فلما قلنا وراض كلما يفعل حق علاوة طبعه مفقود مقدم اى طبع الزاد قد لا يما ولكن ههنا اى مقام التسليم الطبع وما له اى للطبع فقد ونفى كل الامانات الوجود لئلا يهلكه فيه لاهلها هو مال الملك تركه الا الله تصير الامور وههنا مقامات اثرنا الاختصار لان فيما ذكرنا غنية للمالك والبسط فى العمل هنا اليقون اننا من البسط فى القول فهما لى خذ فلما هو كالبان بنهم ليجم الاول للنظم موسي العيد اى مزجها بالوشاح وهو ادم غريز مع بالموافقة المراه بين عاتقة وما وكشيها والعيد حج الاعيد كالبيض جمع لا يضل الكوا عجب جمع كاعب فى المارة حين يبدى نفوذ ثديها الحكيم الته شبهت بهن منظومة تهفون ههنا الفؤاد اى هب اثر اليه وطرب المعنى نذهب بطرب اثر المنظومة الته اى العقول جمع تهفون بالعلم بالشيخ من شغفى حبه اى غشى القلب بحب من فقه وذلك لان الادواق السليمة شدة الميل الى النظم سيما نظم هو اكسبة المطالب العالية وملا حوزاء الحكمة ضنائير حج ضنينه اى ما يرضى بغيرها الشائفة وتوضاين الله لطايفة والى لانه لاسر الحكمة فيها تخفى من روضة القدر من عوالم العقل برىا الزيات بشديد لى المشاء تحت الریح الطيبة وهو معلق بقولنا اتحفا شذاه الشذاه ذكاه النجم الطيب فاج وهو عرف على مفقود مقدم اى ايجتها الطيبة عرف اى تحفظ ذلك

الابواب سببها المقربين دون مسلم فانه لا يعلم شيئا وانما علقه على الرضا فلما قلنا وراض كلما يفعل حق علاوة طبعه مفقود مقدم اى طبع الزاد قد لا يما ولكن ههنا اى مقام التسليم الطبع وما له اى للطبع فقد ونفى كل الامانات الوجود لئلا يهلكه فيه لاهلها هو مال الملك تركه الا الله تصير الامور وههنا مقامات اثرنا الاختصار لان فيما ذكرنا غنية للمالك والبسط فى العمل هنا اليقون اننا من البسط فى القول فهما لى خذ فلما هو كالبان بنهم ليجم الاول للنظم موسي العيد اى مزجها بالوشاح وهو ادم غريز مع بالموافقة المراه بين عاتقة وما وكشيها والعيد حج الاعيد كالبيض جمع لا يضل الكوا عجب جمع كاعب فى المارة حين يبدى نفوذ ثديها الحكيم الته شبهت بهن منظومة تهفون ههنا الفؤاد اى هب اثر اليه وطرب المعنى نذهب بطرب اثر المنظومة الته اى العقول جمع تهفون بالعلم بالشيخ من شغفى حبه اى غشى القلب بحب من فقه وذلك لان الادواق السليمة شدة الميل الى النظم سيما نظم هو اكسبة المطالب العالية وملا حوزاء الحكمة ضنائير حج ضنينه اى ما يرضى بغيرها الشائفة وتوضاين الله لطايفة والى لانه لاسر الحكمة فيها تخفى من روضة القدر من عوالم العقل برىا الزيات بشديد لى المشاء تحت الریح الطيبة وهو معلق بقولنا اتحفا شذاه الشذاه ذكاه النجم الطيب فاج وهو عرف على مفقود مقدم اى ايجتها الطيبة عرف اى تحفظ ذلك

قوله  
 واهلها لاهلها تود  
 اى ما يرضى بغيرها الشائفة  
 الجيد فاطلة طالع لا  
 مرات الميقين لاهلها تود  
 مرات الميقين لاهلها تود  
 النكاح قال لاهلها تود  
 علم الميقين لاهلها تود  
 لاهلها تود الميقين لاهلها تود  
 الواثق قال لاهلها تود  
 جميع لاهلها تود  
 خلف ريق لاهلها تود  
 اذ يفر من جال لاهلها تود  
 لكنهم كموالهم لاهلها تود  
 لطيف خفيفا لاهلها تود  
 يصدر لاهلها تود  
 ويقهره ويغنيه لاهلها تود  
 منه من الرج لاهلها تود  
 وكفى بغيره لاهلها تود  
 كالدخان لاهلها تود  
 العلوية لاهلها تود  
 وضع قدر ورق لاهلها تود  
 في محض ضاء لاهلها تود  
 من لاهلها تود  
 الكواكب قد سر لاهلها تود  
 وخضر عيشهم لاهلها تود  
 ذلك من وضع لاهلها تود  
 شين غير لاهلها تود  
 لاهلها تود  
 الحلافة الكبرى لاهلها تود  
 التمنى والنجى لاهلها تود  
 ونحو ذلك لاهلها تود  
 ان رطبا يقره لاهلها تود  
 بجود لاهلها تود  
 بوجهه برؤية لاهلها تود  
 مرات لاهلها تود  
 ضعيف لاهلها تود  
 وكثر تاهلها تود  
 ونهم من لاهلها تود  
 يرضوه ونهم من لاهلها تود  
 وقد ياد ونهم من لاهلها تود  
 من لاهلها تود



مرکز علم حکماء  
اصحاب علم بود که در کافه البیاض  
بودند و گفتند دنیا در میان صحیحین  
نفس است و این صحیحین از او گفتند  
الدنيا تعظم فی عینک

15

[illegible]

از این عالم غافل  
پرسیدند و حکمت علم  
بچه و پسر و قد عرف  
در او کشت بر عقل

از آنجا که در این کتاب  
 بعضی از کلمات و عبارات  
 که در این کتاب آمده است  
 در بعضی از کتب دیگر  
 نیز آمده است و بعضی  
 از کلمات و عبارات  
 که در این کتاب آمده است  
 در بعضی از کتب دیگر  
 نیز آمده است و بعضی

و راجع است و اول چندی است  
مفهوم در ملک حفظ شدیم  
و آنچه بدست آمد از پیرین  
تقریباً نیکو شدیم و پیر

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله خالق البلاد ورازق العباد موضع الرضا وطمع السداد والصلوة  
على رسوله محمد باعث الائمة فاعلم ان هذا كتاب من اثاره بالصلاح والناهي  
عن الفساد وعلى وصية صادق ولكل قوم ما د على باب العلوم وينوع الوداد  
وعلى آلهما الاطياب الابواب الامجاد صلوة متواليه القعداد مترادفة الامداد  
والامة باقية الى يوم المحر والنار **وبعد** جنين ميکار بند مذنب ذليل  
متوسل بفضل بزرگ جلیل قتل الحجاج و قمار و حجر الطلائع التجار الترابی  
غفور رب الاکرم الاکبر محمد حسین بن المرحوم الحجاج محمد جعفر غفر الله تعالى  
ذنوبها وستر فی الدارين عیو بها که چون در سنوات قبل کتاب شرح  
جوشن کبیر و شرح دعاء صباح را بخط خود نوشته بریت طبع در آوردم  
از حیثیت صحت مطلوب علماء حیا کر دید لهذا غلب این بر دعا کو خوش  
انجام کتاب شرح منظومه حکمت مینودند و پوسته اصرا میفرمودند زیرا که  
نسخه مطبوعه قبل از هجته و فور غلط مطبوع و پسند خاطر ایشان نبود و یکی  
اکثر حاشی مؤلف را ندشت نظر بیل و غمت ایشان نسخه اصل شرح منظومه را  
که بخط مؤلف است از سبزه و از خواستم که تحت بران تربت پاک باد بعلاوه  
نسخه حاشی جدا گانه و بعلاوه شرح منظومه تنقیه که جمیع بخط مؤلف علیه الرحمه  
ولیکن این نسخ مبارکه در حالتی باین دعا کو رسید که مشاغل و گرفتاریا

در ملاقات  
مذکور است که تخته زیارت  
را بعد از صبح تا آخر وقت  
جذب می نمایند و هر وقت  
در لوح محفوظ دیدم که این تخته  
نماز ذکر و مشغول می باشد  
حضرت تکریم خواجگان را  
گفت که یا رسول الله! هر وقت  
رفتن تو بیک شهر ملازم  
و لالت کنم و حاضران را که  
بعینه عمر ضایع خواهند  
حضرت صلی الله علیه و آله  
فرمود که بعلوم و مشغول  
شوید و مشغول و علم را  
نیکی و تربیت  
صدق ۱۴

[illegible]

۸۴







منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم

منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم

منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم

عیایت فرماید در هر علمی کتابی ممتاز و از هر فنی نسخه در عایت امتیاز  
از آنجمله که شروع نموده انجام راز خداوند مشلت بنیام کتاب مفتاح الکرام  
شرح بر قواعد علامه است از استاد کل فی الکلی جبر معتد و سید سند  
مرحوم مغفور رسید جواد عالی است اعلی الله مقامه استاد مرحوم شیخ  
الشیوخ شیخ محمد حسن صاحب اهر الکلام بوده و این کتابست طبایع جسته مثال  
بسته قصای احوال مختلفه فصحا و جنوای بر تحقیقات رشیقه علیاً خصوصاً مؤلف  
سر آمد تمام کتب فقیهیه است که می توان گفت امروز در علم فقه کتابی بهتر کاغذ از  
آن در دست نیست گسیما از برای اهل استنباط احکام که در سبایت تمام است  
و مجموع در دست مجلد است که این عا کو در زمان شرفیابی و توقف نجف شرف  
ببالغ خطیری مصارف و مخارج آنها نموده بمباشرت جمعی از علماء اعلام که خط  
مرحوم شارح مانوس ایشان بوده است بنسخه اصل در عایت وقت و کمال فطنت  
مقابل شده است انشاء الله تعالی در چهار مجلد بزینت طبع در می آید و این مجلد  
که نوشته ام و مختصر بعد از شرح منظومه بزینت طبع در آید اصل این  
و منظومه منطقیه حکیمیه است در قطع کوکب با جاشی مختصری بنحو مشق قایم بر طبع  
و صاحبان البابنه برای همراه داشتن و حفظ نمودن انجام داده ام و دیگر شرح  
منظومه منطقیه است جدا گانه با جاشی مختصر تر از این نسخه از برای کسی که بلیقه  
خواند یا آنکه نسخه حکمت را جدا گانه دارند انشاء الله تعالی بزینت طبع میرسد

منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم

منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم  
منه دار بیکر  
مشهد العدد المصاحف  
مشهد المصاحف  
أما قوله  
والله اعلم







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

در تسم تا دل روان باشد  
دل چو حسنه عشق لبر جان  
مرغ جان چون هزارستان است  
کامستانی که نوبهار آرد  
لوحش آینه از این خوشه زلف  
رخ دلبر چو آفتاب مینر  
ماه کی چون خورشید فروز است  
ترک چشمش بغارت دلها  
دید کانش چو زهر جادو  
تیر خنجرش باهر من ماند  
دزدان نشک نقطه مو مو  
مکر این چشمه که در خط است  
مرمر احظ وافی و کانی  
نایب السلطنه امیر کبیر  
اگر هر روزه ریزه خویش  
آن قضا صلتی که صولت  
آن فلک غرک می که غرک او  
بشش اندرین منجی  
در بلاغت کسی بد و رسد  
برتران جمله ز رفو مانند

وقف خوابان دلبران باشد  
جسم سجان کجوبان باشد  
کش کلزار وستان باشد  
کستانیکه سحران باشد  
که دو غم غمبیربان باشد  
قدا و طوبی چان باشد  
سبر و کی چون قدش نوان باشد  
خیل افغان ترکان باشد  
زلفکان افغانان باشد  
لباس چ بجز بکون باشد  
فلسفی را کثان باشد  
خضر را نصیبان باشد  
در مدح خدایکان باشد  
انکه عاقان شبان باشد  
مایه رزق احسان باشد  
صورت اشرافان باشد  
بر زلفان کسان باشد  
کرک مرکزه اشبان باشد  
بس معایشان باشد  
بس معایشان باشد

التذاذ دل از رخ جان  
مهر جان بشو چو گیسو  
بر گل باغ نشکر دگورا  
رخ جان بوستانه  
بارک الله بران بجا  
تن او همچو خرمن نرسین  
سجده پیش رخسار دزد  
تن جانسانم حریر  
چین زلفش چو زلف چیت  
در میانش قیقچ برشته  
از موزا پس کج از حیرت  
حفظ دل کر ز رخ جانان  
حضرت شاهزاده والا  
انکه قدرش در ای خلقت  
انکه دست عطا چو کشاید  
ان قدر تیکه قدرش از  
حکمش اندر جهان چنانند  
عدش اندر زمان بسار  
هم بنام عاجز از شماره و  
نسخه مشکلات و در

هسته زار تن از روان باشد  
 عشق و کیمیا جان باشد  
 از رخ و دو کلبهستان باشد  
 زلف و همچو خیمه زان باشد  
 که ز صفا رنگ مغنا باشد  
 قد و اشخ خیزان باشد  
 که خوش قبله مغنا باشد  
 زلف و لبر چو ریشان باشد  
 گل و دیش و ارغوان باشد  
 که از آن به هم در گمان باشد  
 عقل با جای بازمان باشد  
 ز لبش نیک شادمان باشد  
 آنکه کیوانش استمان باشد  
 چاکر ما بهش گمان باشد  
 خانه پیر و از سحر و کمان باشد  
 قدرت امر و فرمان باشد  
 که رقصا پیشتر روان باشد  
 باز و تیهو هم شیمان باشد  
 بس هنر و دانش و بیان باشد  
 فکرش نیک تر جان باشد

[illegible]

مری درام  
 مصیبتان لم یسج  
 وافر من مثلها العبد  
 في ماله عند موتة  
 قيد و هو قاتل  
 يرخص من كل بول  
 عنه كل ماله  
 قال  
 قال ابن عباس  
 اذ ابلغ القبر ربيع  
 سنة ولم يفسد خمر

شره قبر شیطان  
پن عین و قال  
و جمل  
قال  
عالم الحسین علیہ السلام  
لنر قوا عبدا لله و عبدا  
فكنا عبادة عبدا  
و اخرین عبدا لله  
طعنا فكنا عبادة  
العباد و اخرین عبدا  
تسلكوا فكنا  
عبادة العباد  
صدقوا  
العباد  
فكنا عبادة العباد

روز





بایدی پای مادحت امروز  
تا براقان کند تفاخر ادا

اگر چه سوشش ده زبان باشد  
 برتر از فرق فرق داند  
 کاین چنین گفتش قرآن باشد

چون بان در شناختیم  
پنیازش کنی زیم  
میسانند جمله خلق جهان

مرور اُخبر بردمان باشد  
زانکه خالص در امتحان باشد  
تا که جود تو میزبان باشد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
الذي كنا لنهتدي لہ  
والصلاة والسلام على  
المرسلين

نه عجب عمری ارشاد کرتو  
زان بانشوچ تیغ بران  
بازوان خمد در کاک چنبد

برخوان میمان باشد  
که ز جود تو شرفان باشد  
تیرا قوت از کمان باشد

عزیزانم و یارانم که در این راه  
با من بودید و یارانم که در این راه

وَقَرَأَتْهُ فِي خَوَاتَمِهَا  
وَقَرَأَتْهُ فِي خَوَاتَمِهَا

آز مینت جان نظام ارد  
از زمین بانگت الهی شنوی  
آدفا عا شقان

نظم کرد و دست از تن بآید  
از هوا بانگ الا مان باشد  
تا خفا خیزد و مهوش باشد

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

فَقَالَ لِقَوْلِهِمْ إِنَّا زَكَّيْنَاهُمْ وَأَنَّا لَمَبْطُونُونَ  
فَقَالَ لِقَوْلِهِمْ إِنَّا زَكَّيْنَاهُمْ وَأَنَّا لَمَبْطُونُونَ

از جہاد شہنشاہ چنانچہ پال  
دوستان ترا و فادایم  
خدا را شکر

که نه در عشق استخوان باشد  
چاکر سر برستان باشد

[illegible]

مجلس علمای اسلام آباد

از لبش خنده و در رو محبت  
شب و روزت بفرخی تمام

چهره اش همچو غفران باشد  
تاب و روز تو امان باشد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيد المرسلين  
آل سيد المرسلين  
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام

مهر کانی زند ترا مطرب  
داد عشرت بکمر و داد بد

تا که در محضر هر کجانش  
باید و روانه وستان باشد

ساعت تلاطم نفس خیزند و عوا

وہاں سے لے کر ان کے گھر تک پہنچا۔

تا بود هیچ پر در گردش  
استانت ز جبهه شان

ماہین ہی مکان سے  
دلت و بخت تو جوان با  
غیرت چرخ بہستان شد

وین بانه در میان و

هو الله تعالى  
الحمد لله رب العالمين والصلوة  
والسليم على محمد وآله  
الطاهرين

که این دو کتاب است طب  
یعنی دو آفات جهانباب سعی و اهتمام  
این عبد مذنب حائز اقل حاج و حق طلبه شیخ  
محمد بن ابجر کاشانی در روز جمعه چهاردهم شهر  
جمادی الثانیة من شهر ۱۲۹۱ با کثرت احوال و خدش  
و تفرق بال و وفور شغال صورت اختتام و سرایه انجام پذیرفت  
و در کارخانه عالیشان عبادت تو امان خاتمت یافت و بابت  
اقرآن الاستاد الماهر فی امر الطباعة و المشهور بالموفق  
فی هذه الصناعة صاحب خلاق حمیده و دارای  
صفات پسندیده آقا مشهیدی محمد تقی  
لواستانی الاصل طهرانی المسکن  
که الحق امر و رد میان  
اقرآن خود ممتاز  
و عمل او نسبت برساتیدن صنعت  
در غایت تمیز است قدرت  
طبع خجلی کرده

محمد تقی





